بیاناتِ عطّاریہ

جلد 5

صفحات: 480

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

مُحمّد الیاس عطّار قادِری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

Go To Index

96 بیانات
بیانات عطاریہ (جلد 5)
مؤلف:
شیخِ طریقت، امیرِ اَہلِ سُنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال
محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ
آن لائن اشاعت

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن۔

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں (یعنی نیچے) دی ہوئی دُعا (اوّل آخر ایک بار دُرُود پاک کے ساتھ) پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَاللہُ الْکریم جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ، وَانْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ، يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام

ترجمہ: اے اللہ پاک! ہم پر عِلْم و حِکْمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر اپنی رَحْمت نازِل فرما، اے عَظَمت اور بُزُرگی والے! (اَلْمُستَطرَف ج ۱ ص ۴۰)

غمِ مدینہ، بقیع، مغفرت اور بے حساب جنّتُ الفردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۱۳ شوّالُ المکرّم ۱۴۲۸ھ

نام کتاب: بیانات عطاریہ (جلد 5)

مؤلف: شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ

اشاعت نمبر 1: آن لائن، شوّال شریف 1446ھ، اپریل 2025ء

الگ سے شائع ہونے والے 96 رسائل کا مجموعہ ہے، بغیر ترمیم کے اپلوڈ کیا۔

Go To Index

96 بیاناتِ عطاریہ ایک نَظَر میں (جلد 1 تا 8)

جلد 1 (1)غفلت (2)پُراَسرار خَزانہ (3) خزانے کی اَنبار (4)بادشاہوں کے ہڈّیاں (5)کفن چوروں کے انکشافات (6)بُری موت کے اسباب (7)مُردے کی بے بسی (8)مُردے کے صدمے (9)قبر کی پہلی رات (10)قبر کا اِمتحان (11)قِیامت کا اِمتحان (12)پُل صِراط کی دَہشت

جلد 2 (13)سَمُندری گُنبد (14)احترامِ مسلم (15)زندہ بیٹی کنویں میں پھینک دی (16)شیطان کے بعض ہتھیار (17)ظُلم کا انجام (18)عَفو و دَرگُزر کی فضیلت (19)ہاتھوں ہاتھ پھوپھی سے صُلح کرلی (20)بسنت میلا (21)باحَیا نوجوان (22)مدینے کی مچھلی (23)زخمی سانپ (24)اسلامی پردہ

جلد 3 (25) انمول ہیرے (26)ویران محل (27)نَہَر کی صدائیں (28)جنّتی محل کا سودا (29)میں سُدھرنا چاہتا ہوں (30)پُراَسرار بھکاری (31)کالے بچھو (32)ٹی وی کی تباہ کاریاں (33)گانے باجے کے 35 کُفریہ اشعار (34)سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات (35)وُضو اور سائنس (36)قومِ لوط کی تباہ کاریاں

جلد 4 (37)تِلاوت کی فضیلت (38)ثواب بڑھانے کے نسخے (39)نیک بننے کا نسخہ (40)گھریلو مسجِد بنانا سنّت ہے (41)مسجِدیں خوشبو دار رکھیے (42)مِسواک شریف کی فضائل (43)کفن کی واپسی (44)آقا کا مہینا (45)ابلق گھوڑے سوار (46)میٹھے بول (47)خاموش شہزادہ (48)فاتحہ و ایصالِ ثواب کا طریقہ

جلد 5 (49) خودکشی کا عِلاج (50)ناراضیوں کا عِلاج (51)غصّے کا عِلاج (52) وسوسے اور ان کا عِلاج (53)چڑیا اور اندھا سانپ (54)بیمار عابد (55)مینڈک سوار بچھو (56)مدنی وصیّت نامہ (57)قبر والوں کی 25 حِکایات (58)ذِکر والی نعت خوانی (59)نعت خواں اور نذرانہ (60)بجلی اِستعمال کرنے کے مدنی پھول

Go To Index

جلد6 (61)ضِیائے دُرُود و سلام (62)25 حِکایات دُرُود و سلام (63)صُبحِ بہاراں (64)سب سے آخِری نبی (65)ہر صَحابیِ نبی جنّتی جنّتی (66)عاشِقِ اکبر (67)کراماتِ فاروقِ اعظم (68)کراماتِ عثمانِ غنی (69)کراماتِ شیرِ خُدا (70)امام حَسَن کی 30 حِکایات (71)امام حُسین کی کرامات (72)کربلا کا خونیں منظر

جلد 7 (73)فیضانِ اہلِ بیت (74)حسینی دولہا (75)اشکوں کی برسات (76)منّے کی لاش (77)سانپ نُما جِنّ (78)جنّات کا بادشاہ (79)خوف ناک جادوگر (80)تذکرۂ مجدِّدِ اَلف ثانی (81)تذکرۂ امام احمد رضا (82)تذکرۂ صدرُ الشّریعہ (83)سیّدی قُطبِ مدینہ (84)بریلی سے مدینہ

جلد8 (85)بھیانک اُونٹ (86)جوشِ ایمانی (87)ابوجہل کی موت (88)سگِ مدینہ کہنا کیسا؟ (89)حلال کمانے کے 50 مدنی پھول (90)کھانے کا اسلامی طریقہ (91)دعوتوں کے بارے میں سوال جواب (92)کباب سموسے (93)وزن کم کرنے کا طریقہ (94)میٹھی کے 50 مدنی پھول (95)مچھلی کے عجائبات (96)پان گٹکا۔

فہرست

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ، اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”پیارے اَحمد رضا“ کے بارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 12 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (مُعجَم کبیر ج۶ ص۱۸۵ حدیث ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ اَعمال کا دارو مدار نیّتوں پر ہے۔
﴿۲﴾ جتنی اچھّی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوّذ و ﴿4﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صَفْحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہوجائے گا) ﴿5﴾ قراٰنی آیات و ﴿6﴾ اَحادیثِ مُبارَکہ کی زِیارت کروں گا اور ان میں بیان کردہ اَحکامات پر عمل کی کوشش کروں گا ﴿7﴾ جہاں جہاں ”**اللہ** پاک“ کا ذاتی یا صِفاتی نامِ پاک آئے گا وہاں ”پاک“ یا ”کریم“ وغیرہ کلماتِ ثَنا پڑھوں گا اور ﴿8﴾ جہاں جہاں ”سرکار صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کا کوئی بھی ذاتی یا صِفاتی نامِ مبارَک آئے گا وہاں صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿9﴾ اگر کوئی بات سمجھ نہ آئی تو عُلَمائے کرام سے پوچھ لوں گا ﴿10﴾ تذکرۂ صالحین پڑھنے سُننے کی بَرَکتیں حاصِل کروں گا ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا ﴿12﴾ اچھّی نیّتوں کے ساتھ کتاب پڑھنے پر جو ثواب حاصِل ہوگا وہ ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔

بیان: 1

خودکشی کا علاج

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

خود کُشی کا علاج[1]

شاید نَفس و شیطان رُکاوٹ ڈالیں مگر آپ یہ رسالہ

پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بَھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیِّ بن کَعب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی کہ میں (سارے ورد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) اپنا سارا وقت دُرُود خوانی میں صَرف کروں گا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ مُعاف کردیئے جائیں گے۔''

(سُنَنُ التِّرْمِذِیّ ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥ دار الفکر بیروت)

لائیں گے میری قبر میں تشریف مصطفٰے
عادت بنا رہا ہوں دُرُود و سلام کی

مدینہ

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنت (دامت برکاتہم العالیہ) نے تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تین روزہ بین الاقوامی اجتماع (۹، ۱۰، ۱۱ شعبان المعظم ١٤٢٥ھ مدینۃ الاولیاء ملتان) میں شبِ اتوار فرمایا۔ ضروری ترمیم کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ مجلسِ مکتبۃ المدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زبردست جنگجُو

حضرتِ سیِّدُ نا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: رسولِ ثَقَلَین ، سلطانِ کونَین ، رَحمتِ دارَین، غمزدوں کے دلوں کے چین، نانائے حَسَنَین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم و رضی اللہ تعالٰی عنہما کے ساتھ ہم (غزوۂ) **حُنَین** میں حاضِر ہوئے، **تو اللہ** کے مَحبوب ، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کے بارے میں جو کہ اسلام کا دعوٰی کرتا تھا فرمایا: **یہ دوزَخی ہے۔** پھر جب ہم قِتال (یعنی لڑنے) میں مشغول ہوئے تو وہ شخص بَہُت شدّت سے لڑا اور اُسے زخم لگ گیا۔ کسی نے عرض کی: **یارسولَ اللہ!** عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم جس کے بارے میں آپ نے کچھ دیر پہلے فرمایا تھا کہ وہ **دوزخی** ہے اُس نے آج شدید قِتال کیا اور مر گیا۔ تو نبیِّ اکرم، رسولِ مُحتَشَم، شاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **وہ جہنّم میں گیا۔** قریب تھا کہ بعض لوگ شک میں پڑ جاتے کہ دَرِیں اَثنا (یعنی اتنے میں) کسی نے کہا: وہ مرا نہیں تھا بلکہ اُسے شدید زخم لگا تھا اور

جب رات ہوئی تو اُس نے اُس زخم کی تکلیف پر صَبر نہ کیا اور **خود کُشی** کرلی۔ چُنانچِہ ہادِیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اس بات کی خبر دی گئی تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اَللّٰہُ اکبر!** ''میں گواہی دیتا ہوں کہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا بندہ اور اُس کا رسول ہوں''۔ پھر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ **بلال** رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حکم فرمایا تو حضرتِ بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ نے لوگوں میں اِعلان فرمادیا کہ ''**جنّت میں صِرف مسلمان داخِل ہوگا اور بے شک اللہ تعالٰی اِس دین کی تائید کسی فاجِر آدمی سے (بھی) کروادیتا ہے**''۔

(صَحِیح مُسلِم، ص٧٠ حدیث ١٧٨ دارابن حزم بیروت، صَحِیحُ البُخارِیّ ج٢ ص٣٢٨ حدیث ٣٠٦٢ دارالکتب العلمیه بیروت)

اس جنگجو کے دوزخی ہونے کے دو اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّار کے ساتھ نہایت بے جگری سے لڑنے والے زبردست جنگجو کو جو **جہنّمی** قرار دیا اس کے دوسبب ہو

سکتے ہیں ﴿۱﴾ ''خود کشی کرنا'' اِس صورت میں یہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنّت میں جائے گا ﴿۲﴾ ''مُنافِق ہونا'' جیسا کہ شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیِّدُنا مُحیُ الدّین یَحییٰ بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی، خطیبِ بغدادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی کے حوالے سے فرماتے ہیں: **''خودکُشی کرنے والا یہ شخص مُنافِق تھا''**۔(شرحِ مُسلم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۲۳ دارالکتب العلمیہ بیروت) **اس صورت میں وہ ہمیشہ جہنّم میں رہے گا۔**

مفتی شریف الحق صاحب کی شرح

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللہ القوی نزھۃ القاری جلد 4 صَفْحَہ 173 پر فرماتے ہیں: یہ شخص حقیقت میں مسلمان تھا یا کافر اس کا فیصلہ مشکل ہے۔ مگر ابتداء میں جو فرمایا: **لِرَجُلٍ یَدَّعِی الْاِسْلَامَ** (یعنی ایک شخص جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا) اور اَخیر میں جو مُنادی کرائی اس سے بظاہر یہ مُتَبادِر ہوتا (یعنی فوری ذہن میں آتا) ہے کہ یہ حقیقت میں مسلمان نہ تھا اور اخیر میں فرمایا: بے شک **اللہ** اس دین کی فاجر انسان سے مدد کرالیتا ہے۔ اس فاجر کے معنیٔ مُتَعارِف (معنیٰ معروف) کے لحاظ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حقیقت میں

مسلمان تھا کیونکہ عرف میں فاجر کا اِطلاق گناہ گار مسلمان پر ہوتا ہے لیکن یہ قطعی نہیں ۔قرآنِ مجید میں ہے: **اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ﴿۱۴﴾** (پ ۳۰،الانفِطار:۱۴) (ترجمہ: بے شک کافر جہنّم میں ہیں) اور فرمایا: **اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ﴿۷﴾** (پ ۳۰، اَلمُطَفِّفِین:۷) (ترجمہ: بے شک کافروں کی نامۂ اعمال سجّین میں ہیں) جلالین میں دونوں آیتوں کی تفسیر، کُفّار سے کی ہے۔اس لیے اس حدیث میں بھی فاجر سے اگر کافر مراد لیا جائے تو کوئی اِسْتِبعاد (یعنی بعید) نہیں۔

(نُزْھَۃُ الْقاری،ج ٤ ص ١٧٣، فرید بک اسٹال مرکز الاولیاء لاھور)

قَبولیّت کا دارومدار خاتِمے پر ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بظاہر کوئی کتنی ہی عبادت و رِیاضت کرے، دین کی خوب تبلیغ و خدمت کرے، لیکن اگر دل میں مُنافَقت اور میٹھے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عداوت ہو تو نیکیوں اور عبادت کی کوئی حقیقت نہیں اور یہ بھی پتا چلا کہ اعمال میں خاتِمے کا مکمَّل عمل دَخل ہے۔چُنانچِہ ''مُسندِ امام احمد بن حنبل'' میں ہے: ''اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْم'' یعنی اعمال کا دارومدار

خاتمے پر ہے۔ (مسند امام احمد بن حنبل ج ۸ ص ۴۳۴ حدیث ۲۲۸۹۸ دارالفکر بیروت)

جنّت حرام ہو گئی

نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیم کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے: ''تم سے پہلی اُمّتوں میں سے ایک شخص کے بدن میں **پھوڑا** نکلا جب اس میں سخت تکلیف محسوس ہونے لگی۔ تو اس نے اپنے تَرکَش (یعنی تیر دان) سے تِیر نکالا اور **پھوڑے** کو چِیر دیا، جس سے خون بہنے لگا اور رُک نہ سکا یہاں تک کہ اِس سبب سے وہ ہَلاک ہو گیا، تمہارے ربِ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: **''میں نے اس پر جنّت حرام کردی۔''**

(صَحِیح مُسلِم ص ۷۱ حدیث ۱۸۰ دار ابن حزم بیروت)

اِس حدیثِ مبارَک کی شَرح میں شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ علّامہ **نَوَوِی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی **فرماتے ہیں:** ''حدیثِ پاک سے یہ نتیجہ اَخذ کیا جائیگا کہ اس نے جلدی مرنے (یعنی خود کُشی) کیلئے یا بِغیر کسی مَصلحت کے ایسا کیا (اِسی وجہ سے اس پر جنّت حرام فرمائی گئی) ورنہ فائِدے کے غالِب گمان کی صورت میں عِلاج و دوا کیلئے **پھوڑا** (وغیرہ) چیرنا (آپریشن) حرام نہیں۔'' (شَرحِ مسلم لِلنَّوَوِی ج۱ ص ۱۲۷)

فرمانِ مصطفےٰ: (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بےشک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

خود کُشی کا معنیٰ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا معنیٰ ہے، ''خود کو ہلاک کرنا۔''
خود کُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ پارہ 5 سورۃُالنّساء ، آیت نمبر 29 اور 30 میں ارشادِ باری تعالٰی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَیْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ ۫ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۲۹﴾ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾	ترجَمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ، مگر یہ کہ کوئی سودا تمہاری باہمی رِضا مندی کا ہو۔ اور اپنی جانیں قتل نہ کرو بے شک **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) تم پر مہربان ہے۔ اور جو ظلم و زیادَتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں داخِل کریں گے اور یہ **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کو آسان ہے۔

وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْؕ (یعنی اور اپنی جانیں قتل نہ کرو) کے تحت حضرتِ علّامہ مولیٰنا سیّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی " خَزائنُ العِرفان" میں فرماتے ہیں: **مسئلہ:** اس آیت سے **خودکُشی** کی حُرمَت (یعنی حرام ہونا) بھی ثابت ہوئی۔

پارہ 2 سورۃُ البقرۃ آیت نمبر 195 میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ (۱۹۵) (پ ۲ البقرۃ ۱۹۵)

ترجَمۂ کنز الایمان: اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ۔ بیشک بھلائی والے **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے محبوب ہیں۔

اِس آیتِ مُقدّسہ کی تفسیر "خَزائنُ العِرفان" میں یوں ہے: "راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں اِنفاق (یعنی راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں خرچ) کا ترک بھی سببِ ہلاکت ہے اور اِسرافِ بے جا (یعنی بے جا فُضُول خرچی) بھی اور اِسی طرح وہ چیز بھی جو خطرہ وہلاک کا باعِث ہوان سب سے باز رہنے کا حکم ہے، حتّٰی کہ بے ہتھیار میدانِ

جنگ میں جانا یا زَہر کھانا یا کسی طرح خُودکُشی کرنا۔‘‘

خود کُشی کے اَعداد و شُمار

افسوس! آج کل خودکُشی کا رُجحان (رُجْ۔حان) بڑھتا چلا جارہا ہے۔ایک اخباری رَپورٹ میں ہے،’’جناح پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر‘‘ کے فراہَم کردہ اَعداد وشُمار کے مطابق سن 1985ء میں **35** افراد نے خودکُشی کی تھی اوراس کی تعداد بڑھتے بڑھتے نوبت یہاں تک پہنچی کہ سن 2003ء میں **930** افراد نے خودکُشی کی۔ان وارِداتوں کا دردناک پہلو یہ ہے کہ مرنے والوں میں زیادہ تر کی عمر **16** سے **30** سال کے درمیان تھی۔’’ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان‘‘ کی رَپورٹ کے مطابِق 6 ماہ میں یعنی جنوری سے جون سن 2004ء کے عرصے میں **1103** افراد نے خودکُشی کی کامیاب اور ناکام کوشِشیں کیں، ان میں بچّوں کا تناسب 46.5 فیصد تھا! گویا آدھوں آدھ بچّے تھے۔ان بچّوں نے خودکُشی کیلئے جو طریقے اختیار کئے وہ یہ ہیں: **21** نے زَہریلی گولیاں کھائیں، **11** نے زَہر کھایا، **8** پھندے سے جُھول گئے، **2** نے خود کو آگ لگا دی، ایک نَہر

میں کود گیا، 9 نے خود کو گولی مار لی، 2 نے تیزاب پیا اور ایک نے شہ رگ کاٹ لی۔ یہ وہ اَعداد وشُمار ہیں جو انتِظامیہ (یا اخبار والوں) کی نظروں میں آگئے ورنہ بَہُت ساری وارِداتیں چُھپا دی جاتی ہیں۔

خود کُشی کے بعض اَسباب

عُموماً گھریلو جھگڑوں، تنگدستیوں، قرضداریوں، بیماریوں، مصیبتوں، کاروباری پریشانیوں اور اپنی پسند کی شادی میں رُکاوٹوں یا امتحان میں ناکامیوں وغیرہ کے سبب پیدا ہونے والے ذِہنی دباؤ (یعنی TENSION) کے باعِث بعض انتِہائی غُصیلے اور جذباتی بدنصیب اَفراد خود کُشی کر ڈالتے ہیں۔

سُن لو نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخِر ان کو
نفْس کے واسطے غصّہ جو کیا کرتے ہیں

خودکُشی کی پانچ دردناک وارِداتیں

بعض وارِداتیں بڑا رِقّت انگیز منظر پیش کرتی ہیں، چُنانچِہ خود کُشی

فرمانِ مصطَفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

کی اس طرح کی پانچ خبریں آپکے گوش گُزار کرتا ہوں: ﴿۱﴾ روزنامہ جانباز کراچی (جُمعرات 5 اگست 2004ء) ماں نے بیٹے کو دولھا بنایا، بارات رخصت کی، باراتیوں نے بہت کہا ساتھ چلو مگر نہیں گئیں اور بعد میں گھر کے تمام تالوں پر چابیاں لگا کر زیور اور رقم وغیرہ کسی کے حوالے کر کے نَہر میں چھلانگ لگادی اور دو دن بعد لاش ملی ﴿۲﴾ ''روزنامہ جُرأت'' (10 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ 6 ماہ قبل شادی ہوئی تھی، نو بیاہتا دلہن روٹھ کر میکے چلی گئی تھی، بیوی کا فِراق برداشت نہ کرنے کی بِنا پر دولہا نے خود کو گولی مارلی ﴿۳﴾ ''روزنامہ انتخاب'' (28 اگست 2004ء) کی خبر یہ ہے کہ ایک باپ نے اپنی ایک بیٹی، دو بیٹوں، اور ان بچوں کی امّی کو قتل کرنے کے بعد **خودکُشی** کر کے اپنی زندَگی کا خاتِمہ کر دیا۔ ''روزنامہ نوائے وقت'' کراچی (5 اگست 2004ء) کی دو خبریں ہیں، ﴿٤﴾ ڈِگری (سندھ) میں شادی نہ کرانے پر نوجوان پھانسی چڑھ گیا ﴿۵﴾ باپ نے غصّے میں طمانچہ مارا تو 14 سالہ لڑکے نے خود کو باتھ روم میں بند کر کے آگ لگادی۔ چند ماہ قبل اِسی علاقے میں ایک اور لڑکے نے بُلند عمارت سے کُود کر **خودکُشی** کرلی تھی۔

خبروں سے نام نکال دینے کی حِکمت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمانوں کو مرنے کے بعد اچّھائی کے ساتھ یاد کرنے کا حدیثِ پاک میں حُکم ہے لٰہذا میں نے خبروں سے نام نکالدیئے ہیں کیوں کہ شَناخت کے ساتھ مسلمان کی **خودکُشی** کا بِلاضَرورتِ شَرعی تذکِرہ اُس کی آبروریزی ہے جو کہ گناہ ہے۔ ایک اَن پڑھ آدَمی بھی اِس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ نام وشناخت کے ساتھ **خودکُشی** کی خبر مُشتَہَر کرنے سے مِیّت کی آبروریزی کے ساتھ ساتھ اُس کے اَہلِ خاندان کی بھی سخت بدنامی اور دل آزاری ہوتی ہے۔ **کاش!** ہمارے اخبارات والے مسلمان بھائی اِس گناہِ عظیم سے تائِب ہوکر آئندہ بازرَہنے کی ترکیب بنالیں۔ کبھی آپ کے عَلاقے یا خاندان میں بھی **معاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کوئی **خودکُشی** کر بیٹھے تو بِلااجازتِ شَرعی کسی کو مت بتایا کریں، اگر کبھی یہ گناہ کر بیٹھے ہیں تو **توبہ** کے شَرعی تقاضے پورے کر لیجئے۔ ہاں شَناخت بتائے بِغیر **خودکُشی** کرنے والے کا اِس طرح تذکِرہ کرنا جائز ہے کہ مخاطَب پہچان نہ سکے۔

Go To Index

مجرِم ہوں دل سے خوفِ قِیامت نکالدو

پردہ گناہ گار کے عَیبوں پہ ڈالدو

ہر دو مِنَٹ میں خود کُشی کی تین وارِداتیں!

گناھوں کی کثرت اور اَحوالِ آخرت کے مُعامَلے میں جَہالت کے سبب افسوس ہمارے وطنِ عزیز پاکستان میں **خودکُشی** کا رُجحان (رُج۔حان) بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ایک اخباری رَپورٹ کے مطابِق اگست 2004ء میں پاکستان میں **خودکُشی** کی **68** وارِداتیں ہوئیں جن میں بابُ المدینہ **کراچی** کا پہلا نمبر رہا جبکہ دوسرا نمبر مدینۃُ الْاولیاء **ملتان** والوں کا آیا۔اُسی اَخبار کے مطابِق **دنیا میں ہر 40 سیکنڈ میں خودکُشی کی ایک وارِدات ہوتی ہے!**

کیا خودکُشی سے جان چھوٹ جاتی ھے ؟

خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضئ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! **خودکُشی** کا

عذاب برداشت نہیں ہوسکے گا۔

آگ میں عذاب

حدیثِ پاک میں ہے: ''جو شخص جس چیز کے ساتھ **خودکُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٨٩ حدیث ٦٦٥٢ دارالکتب العلمیة بیروت)

اُسی ہتھیار سے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ثابِت بن ضَحّاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ راحتِ قلبِ ناشاد، محبوبِ ربُّ الْعِباد عزَّوَجلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے: ''جس نے لوہے کے ہتھیار سے **خودکُشی** کی تو اسے جہنَّم کی آگ میں اُسی ہتھیار سے **عذاب** دیا جائیگا۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ ج١ ص ٤٥٩ حدیث ١٣٦٣ دارالکتب العلمیة بیروت)

گلاگھونٹنے کا عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی، سرکارِ دوعالَم، نورِ

مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم، رسُولِ مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے اپنا گلا گھونٹا تو وہ جہنَّم کی آگ میں اپنا گلا گھونٹتا رہے گا اور جس نے خود کو نیزہ مارا وہ جہنّم کی آگ میں خود کو نیزہ مارتا رہے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ١٣٦٥ ج١ ص٤٦٠ دارالکتب العلمیة بیروت)

زَخم و زَہر کے ذَرِیعے عذاب

حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے پیارے رسول، رسولِ مقبول، سیِّدہ آمِنہ کے گلشن کے مہکتے پھول عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالٰی عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جو پہاڑ سے گر کر خودکشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ گِرتا رہے گا اور جو شخص زَہر کھا کر خودکُشی کرے گا وہ نارِ دوزخ میں ہمیشہ زَہر کھاتا رہے گا۔ جس نے لوہے کے ہتھیار سے خودکُشی کی تو دوزخ کی آگ میں وہ ہتھیار اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس سے اپنے آپ کو ہمیشہ زخمی کرتا رہے گا۔''

(صَحِیحُ البُخارِیّ حدیث ٥٧٧٨ ج ٤ ص ٤٣ دارالکتب العلمیة بیروت)

خودکُشی کو جائز سمجھنا کُفر ہے

اِس حدیثِ مبارَک میں **خودکُشی** کرنے والے کے بارے میں یہ بیان ہے کہ ''ہمیشہ عذاب پاتا رہے گا۔'' اِس کی شَرح کرتے ہوئے شارِحِ صحیح مسلم حضرتِ سیِّدُنا مُحیُ الدّین یَحْیٰی بن شَرَف نَوَوِی علیہ رحمۃ اللہ القوی نے کچھ اقوال ذِکر فرمائے ہیں: ﴿۱﴾ جس شخص نے **خودکُشی** کا فِعل حلال سمجھ کر کیا حالانکہ اس کو **خودکُشی** کے حرام ہونے کا علم تھا تو وہ کافر ہوجائے گا اور ہمیشہ ہمیشہ کیلئے عذاب پاتا رہے گا (کیونکہ قاعِدہ ہے کہ جس نے کسی حرام کو حلال یا حلال کو حرام مان لیا تو وہ **کافِر** ہوجائے گا، یہ اِس صورت میں ہے کہ وہ **حرام لِذاتِہٖ** ہو اور اس کی حرمت دلیلِ قَطعی سے ثابت ہو اور وہ ضَروریاتِ دین کی حد تک ہو۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱۴ ص ۱۴۷) **مَثَلاً شراب** (خمر) پینا حرامِ قَطعی ہے تو اب اس کو علم ہے کہ شَراب حرام ہے مگر پھر بھی اس کو حلال سمجھ کر پیئے گا تو **کافِر** ہوجائے گا اِسی طرح **زِنا** حرامِ قَطعی ہے اگر اس کو کوئی حلال سمجھ کر کریگا تو کافِر ہوجائے گا) ﴿۲﴾ **ہمیشہ عذاب میں رَہنے کے دوسرے معنٰی یہ بھی ہوسکتے ہیں کہ طویل مدّت**

تک عذاب میں رہے گا (لہٰذا اگر کسی مسلمان کے بارے میں یہ وارِد ہو کہ وہ ہمیشہ عذاب میں رہے گا۔ تو یہاں یہ معنیٰ لئے جائیں گے کہ طویل مدّت تک عذاب میں رہے گا۔ جیسا کہ مُحَاوَرَۃً کہا جاتا ہے، ''ایک بار یہ چیز خرید لیجئے ہمیشہ کا آرام ہو جائے گا۔'' حالانکہ ہمیشہ کا آرام ممکن نہیں تو یہاں ہمیشہ کے آرام سے مُراد طویل مدّت کا آرام ہے) اسی طرح بطورِ دعا کہا جاتا ہے **خَلَّدَاللّٰہُ مُلْکَ السُّلْطَانِ** (اللہ عَزَّوَجَلَّ بادشاہ کا ملک ہمیشہ سلامت رکھے) یہاں مُراد یہی ہے کہ تا دیر قائم رکھے ۔ اِسی طرح ہمارے یہاں بُزُرگوں کیلئے یہ دعائیہ الفاظ مُرَوَّج ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ آپ کا سایہ ہم گنہگاروں پر قائم و دائم رکھے۔ ''دائم'' کے لفظی معنیٰ اگرچِہ ''ہمیشہ'' ہے مگر یہاں مُراد ''تادیر'' یا ''طویل مدّت'' ہے۔ بعض عوام اِس جملہ میں ''تادیر قائم و دائم'' کے الفاظ بھی بولتے ہیں مگر یہ غلط العوام ہے یہاں ''دائم'' کے ہوتے ہوئے لفظ ''تادیر'' بولنا غلطی ہے ﴿۳﴾ تیسرا قول یہ ہے کہ **خود کُشی** کی سزا تو یِہی ہے مگر **اللہ** تعالیٰ نے مؤمنین پر کرم فرمایا اور خبر دے دی کہ جو ایمان پر مرے گا وہ دوزخ میں ہمیشہ نہ رہے گا (یعنی معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ

Go To Index

اگر کوئی گنہگار مسلمان دوزخ میں گیا بھی تو کچھ عرصہ سزا پانے کے بعد بالآخر دوزخ سے نکال کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے داخلِ جنّت کر دیا جائے گا) (شرح مسلم لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۲۵)

سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کا عذاب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی یہ نہ کہہ دے کہ چلو بِالآخر چھٹکارا تو مل ہی جائے گا کچھ عرصہ کا **عذاب** برداشت کرلیں گے۔ ایسا کہنا کفر ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے دیا جانے والا **عذاب** اِس قدر شدید ہوتا ہے کہ اُس کو کچھ عرصہ تو کیا **خدا کی قسم! ایک سیکنڈ کے کروڑویں حصّے کیلئے بھی کوئی برداشت نہیں کرسکتا۔**

مؤمِن کا قید خانہ

یقیناً خودکُشی جُرمِ شدید اور اس پر عذابِ مَدِید ہے اگر خدانخواستہ کسی کو **خودکُشی** کرنے کے وَسوَسے آئیں تو اس کو چاہیئے کہ بیان کردہ وعیدات سے عبرت حاصل کرے اور شیطان کے وار کو ناکام بنائے۔ اگرچِہ کیسی ہی پریشانیاں

ہوں صبر و رِضا کا پیکر بن کر مردانہ وار حالات کا مقابلہ کرے۔ یاد رکھیئے! حدیثِ پاک میں ہے:" اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ " **''دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافِر کیلئے جنّت ہے۔''**

(صَحِیح مُسلِم ص ١٥٨٢ حدیث ٢٩٥٦ دار ابن حزم بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہِر ہے قید خانے میں تکلیفیں ہی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ حضرت مولٰینا جلالُ الدّین **رومی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ **فرماتے ہیں** ؎

ہَشْت دنیا جنّت آں کُفّار را اَہلِ ظُلم و فِسق آں اَشرار را

بَہرِ مومِن ہَست زِنداں ایں مقام نَیست زِنداں جائے عَیش واِحتِشام

(یعنی کافِروں ،ظالموں، فاسِقوں اورشریروں کیلئے یہ دنیا جنّت ہے جبکہ ایمان والوں کیلئے یہ دنیا جیل خانہ ہے،جیل خانہ عیش وراحت کا مقام نہیں)

اللہ عَزَّوَجَلَّ آزماتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تبارَک وَتعالیٰ مسلمانوں کو امتحانات میں مُبتَلا فرما کر ان کے سَیِّئــــآت (یعنی گناھوں) کو مٹاتا اور دَرَجات کو بڑھاتا

ہے۔ جو مَصائب و آلام پر صَبْر کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمتوں کے سائے میں آجاتا ہے۔ چُنانچِہ پارہ دوسرا، سورۃُ الْبَقَرۃ آیت نمبر 155 تا157 میں ارشادِ ربّانی ہے:۔

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵) الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۙ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَؕ(۱۵۶) اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ۫ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ(۱۵۷)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور خوشخبری سنا اُن صَبْر والوں کو کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں، ہم **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کے مال ہیں اور ہم کو اُسی کی طرف پھرنا۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب (عَزَّوَجَلَّ) کی دُرُودیں ہیں اور رَحمت۔ اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔

دُور دنیا کے ہوجائیں رنج وَ اَلَم، مجھ کو مل جائے میٹھے مدینے کا غم

ہو کرم ہو کرم یا خدا ہو کرم ، واسِطہ اُس کا جو شاہِ اَبرار ہے

بے صبری سے مصیبت دور نہیں ہوتی

آپ نے مُلاحظہ فرمایا کہ **اللہ** تعالیٰ مصیبتیں دے کر آزماتا ہے تو جس نے ان میں بے صبری کا مظاہَرہ کیا، واوَیلا مچایا، ناشکری کے کلِمات زَبان سے ادا کئے یا بیزار ہوکر مَعاذَاللہ عَزَّوَجَلَّ **خودکُشی** کی راہ لی، وہ اِس امتِحان میں بُری طرح ناکام ہوکر پہلے سے کروڑہا کروڑ گُنا زائِد مصیبتوں کا سزاوار ہوگیا۔ بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی اُلٹا صَبْر کے ذَرِیْعہ ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان ثَواب ضائِع ہوجاتا ہے جوکہ بذاتِ خود ایک بَہُت بڑی مصیبت ہے۔

مُصیبت سے بڑی مُصیبت

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مبارَک علیہ رحمۃ اللہ المالِک کا فرمانِ عالی شان ہے، "**مُصیبت** (ابتِداءً) ایک ہوتی ہے (مگر) جب **مُصیبت** زدہ جَزَع (فَزَع یعنی بے صَبری اور واوَیلا) کرتا ہے تو (ایک کے بجائے) دو مصیبتیں ہوجاتی ہیں۔" ﴿۱﴾

ایک تو وُہی مصیبت باقی رَہتی ہے اور دوسری ﴿۲﴾ مصیبت (صَبر کرنے پر ملنے والے) اَجر کا ضائع ہوجانا ہے اور یہ (اجر ضائع ہونے والی دوسری مصیبت) پہلی (مصیبت) سے بڑھ کر ہے۔" (تنبیہ الغافلین ص ۱۴۳، پشاور)

یعنی پہلے پہل مصیبت کا نقصان صِرف دُنیوی ہی تھا مگر صَبر کی صورت میں ہاتھ آنے والے عظیمُ الشّان اَجر کا بے صبری کے باعِث ضائع ہوجانا اُس سے بھی بڑی مصیبت ہے کہ اِس میں آخِرت کا بَہُت بڑا نقصان ہے۔

رونا مصیبت کا تُو مت رو، اٰلِ نبی کے دیوانے
کرب و بلا والے شہزادوں ، پر بھی تُو نے دھیان کیا؟

تین سو دَرَجات کی بُلندی

حدیثِ مبارَک میں ہے، "جس نے مصیبت پر صَبر کیا یہاں تک کہ اس (مصیبت) کو اچّھے صَبر کے ساتھ لوٹا دیا اللہ تبارَکَ وَتعالٰی اس کے لئے تین سو دَرَجات لکھے گا ، ہر ایک دَرَجہ کے مابَین (یعنی درمیان) زمین و آسمان کا

فاصِلہ ہوگا۔ " (اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص۳۱۷ حدیث ۵۱۳۷،دارالکتب العلمیة بیروت)

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑنا

ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی تو مُصیبت پر ملنے والے ثواب کے تصوُّر میں ایسے گُم ہوجاتے تھے کہ انہیں **مُصیبت** کی پرواہ ہی نہ رَہتی جیسا کہ منقول ہے، حضرتِ سیِّدُنا **فتح مَوصِلی** علیہ رحمۃ اللہ الولی کی اَہلیہ مُحترمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہا ایک مرتبہ زور سے گِریں جس سے ناخُن مُبارک ٹُوٹ گیا، لیکن دَرد سے کَراہنے اور "ہائے" "اُوہ" وغیرہ کرنے کے بجائے وہ ہنسنے لگیں!! کسی نے پوچھا: کیا زَخم میں دَرد نہیں ہورہا؟ فرمایا: "**صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔**"

(کیمیائے سعادت ج۲ ص۷۸۲ انتشارات گنجینہ تہران)

حُجَّۃُ الاسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: "اگر تو واقعی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو عظمت والا سمجھتا ہے تو اِس کی نِشانی یہ ہے کہ **بیماری** میں حَرفِ شِکایت زَبان پر نہ لائے اور **مُصیبت** آپڑے تو اُسے دوسروں پر ظاہر نہ

ہونے دے۔" (کیونکہ بِلاضَرورت اِس کا اظہار بےصَبری کی علامَت ہے جیسا کہ آجکل معمولی نَزلہ اور زُکام یا دَردِسر بھی ہو جائے تو لوگ خوامخواہ ہر ایک کو کہتے پھرتے ہیں) (ایضاً)

سر پہ ٹوٹے گو کوہِ بلا صَبْر کر، اے مسلماں نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر

لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر، کہ یِہی سنّتِ شاہِ ابرار ہے

مصیبت چھپانے کی بھی کیا خوب فضیلت ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، نبیِّ مُحتَشَم، شافِعِ اُمَم، صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہِر نہ کیا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حقّ ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔"

(مَجْمَعُ الزَّوَائِد ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲)

چُپ کرسیں تاں موتی مِلسن، صَبْر کرے تا ہیرے

پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

کاش! میں مُصیبت زدہ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ کیسی ہی مصیبت آجائے

اس کی اذیّت اور اس کے بڑے ہونے پر نظر رکھنے کے بجائے اس پر ملنے والے ثوابِ آخرت پر غور کریں۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِسطرح صَبْر کرنا آسان ہو جائے گا اور اگر ہم صَبْر کرنے میں کامیاب ہوگئے تو بروزِ قِیامت اس کے ایسے عظیمُ الشّان ثواب کے حق دار ہو جائیں گے جس کو دیکھ کر لوگ رشک کریں گے۔ چُنانچِہ **اللّٰہ** کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَل وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ ذیشان ہے: جب بروزِ قِیامت اَہلِ بلا (یعنی بیماروں اور آفت زدوں) کو ثواب عطا کیا جائیگا تو عافِیت والے تمنّا کریں گے کہ **کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں۔**

(سُنَنُ التِّرمِذِی ج٤ ص ١٨٠ حدیث ٢٤١٠ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''کاش! دُنیا میں ہماری کھالیں قَینچیوں سے کاٹی جاتیں'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی تمنّا و آرزو کریں گے کہ ہم پر دینا میں ایسی بیماریاں آئی ہوتیں، جن میں آپریشن کے ذَرِیعے ہماری کھالیں کاٹی جاتیں تا کہ ہم کو بھی وہ

ثواب آج ملتا جو دوسرے بیماروں اور آفت زدوں کو مل رہا ہے۔ (مراٰۃ، ج۲ص ٤٢٤)

مال و دولت کی مجھ کو تو کثرت نہ دے تاج و تختِ شہی اور حکومت نہ دے
مجھ کو دنیا میں بے شک تُو شہرت نہ دے تجھ سے عطّاؔر تیرا طلبگار ہے

روشن قبریں

منقول ہے کہ کسی بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذکوان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو ان کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا: کونسی قَبر یں زِیادہ **روشن** ہیں؟ فرمایا: ''دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔''

(تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص١٦٦ دار المعرفة بیروت)

کیا کروں لے کے خوشیوں کے سامان کو
بس ترے غم میں روتا رہوں زار زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گُھپ اندھیری قَبْر جسے دنیا کا کوئی برقی بلب روشن نہیں کرسکتا اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نور کے صدقے پریشان حالوں کیلئے نور نور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے

یارسول اللہ آ کر قبر روشن کیجئے ذات بے شک آپ کی تو مَنبعِ انوار ہے

جنّت تکلیفوں میں ڈھانپی ہوئی ہے

اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت زدوں کی قبریں روشن ہوں گی اور جنّت میں مَسکَن بھی ملیگا۔ **جنّت کے طلبگارو!** اِس حدیثِ پاک کو سینے میں اُتار لیجئے جس میں سرکارِ نامدار، دو عالم کے مالِک ومختار، شَہَنشاہِ اَبرار صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے: **جہنَّم شَہوتوں سے ڈھانپی ہوئی ہے اور جنّت تکلیفوں سے ڈھانپی ہوئی ہے۔** (صَحِیحُ البُخارِیّ ج ٤ ص ٢٤٣ حدیث ٦٤٨٧ دارالکتب العلمیة بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اس حدیث پاک کے الفاظ ''جہنَّم شہوتوں سے ڈھانپی ہوئی'' کے تحت فرماتے ہیں: دوزخ خود خطرناک ہے مگر اس کے راستہ میں بَہُت سے بناوٹی پھول و باغات ہیں، دنیا کے گناہ، بدکاریاں جو بظاہر بڑی خوشنما ہیں، یہ دوزخ کا راستہ ہی تو ہیں۔ اور''

جنّت تکالیف سے ڈھانپی ہوئی'' کے تحت فرماتے ہیں: جنّت بڑا باردار باغ ہے مگر اس کا راستہ خاردار ہے، جسے طے کرنا نفس پر گراں ہے۔ نَماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، شہادت جنّت کا راستہ ہی تو ہیں، طاعات (یعنی عبادات) پر ہیشگی، شَہوات سے علیٰحدگی واقِعی (نفس کیلئے) مَشَقَّت کی چیزیں ہیں۔ خیال رہے کہ یہاں'' شَہوات'' سے مُراد حرام خواہشیں ہیں، جیسے شراب، زِنا، سُرُود (یعنی گانے باجے) حرام کھیل تماشے، اس میں جائز شہوات داخِل نہیں، اور'' مکارِہ'' (یعنی تکالیف) سے مراد عبادات کی طاعات کی مشقّتیں ہیں، لہٰذا اس میں خود کُشی و مال برباد کرنا داخِل نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح ج ۷ ص ۵، ضیاء القرآن)

گناھوں کے سبب بھی مصیبت آتی ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! **مُصیبت** آنے پر دل کو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرانے، صَبر پر اِستِقامت پانے اور غلَط قدم اٹھانے سے خود کو بچانے کیلئے **توبہ و استِغفار** کرتے ہوئے یہ ذِہن بنائیے کہ ہم پر جو **مُصیبت** نازِل ہوئی ہے

Go To Index

اُس کا سبب ہمارے اپنے ہی کرتُوت ہیں جیسا کہ پارہ 25 سورۃُ الشُّورٰی کی 30 ویں آیتِ کریمہ میں ارشادِ ربّانی ہے:

وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)

ترجَمۂ کنزُالایمان: اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہُت کچھ تو مُعاف فرما دیتا ہے۔

تکلیف میں گناہوں کا کفّارہ بھی ہے

اِس آیتِ مقدّسہ کے تحت حضرتِ صدرُالْاَ فاضِل حضرتِ علّامہ مولٰینا سیِّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللہ الھادی **خزائِنُ العِرفان** میں فرماتے ہیں: "یہ خِطاب (اُن) **مُؤمِنین مُکَلَّفِین** (یعنی عاقِل بالغ مسلمانوں) سے ہے جن سے گناہ سَرزد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مؤمِنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں ان تکلیفوں کو **اللہ** تعالٰی ان کے **گناہوں کا کفّارہ** کر دیتا ہے۔ اور کبھی مومن کی تکلیف اُس کے رَفعِ

Go To Index

دَرَجات (یعنی بلندیٔ دَرَجات) کیلئے ہوتی ہے۔''

صبر کر جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے

میں نے تو کسی کونقصان نہیں پہنچایا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی مصیبت آئے ہمیں گھبرا کر ربُّ العٰلمین جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں رُجوع کرکے خوب توبہ واِستِغفار کرنا چاہیے۔ مَعاذَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زبان تو زبان دل میں بھی ایسی بات نہیں لانی چاہیے کہ میں نے تو کسی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا، میں تو سب کے ساتھ اچّھائی کرتا ہوں آخِر'' کیا خطا مجھ سے ایسی ہوئی ہے جس کی مجھ کو سزا مل رہی ہے!'' ایسی نادانی بھری باتیں سوچنے کے بجائے عاجِزی بھرا **مَدَنی ذِہن** بنائیے،اپنے آپ کو سراپا خطا تصوُّر کرتے ہوئے ہر حال میں خدائے ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکرادا کیجئے کہ میں تو سخت ترین مجرِم ہونے کے سبب شدید عذاب کا حقدار ہوں ، مجھ پر آئی ہوئی **مصیبت** اگر میرے گناھوں کی

سزا ہے تو میں بہُت ہی سستا چُھوٹ رہا ہوں، ورنہ دنیا کے بجائے آخِرت میں جہنَّم کی سزا ملی تو میں کہیں کا نہ رہوں گا۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنَّم ہی تھا

میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

آگ کے بدلے خاک

ایک بار ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے سر پر کسی نے طَشت بھر کر خاک ڈال دی۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اپنے کپڑوں سے اُس خاک کو جھاڑ دیا اور **اللہ** تعالٰی کا شکر ادا کیا۔ لوگوں نے عرض کی: آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **شُکر** کس بات کا ادا کر رہے ہیں؟ فرمایا: جو **آگ** میں ڈالے جانے کا مُستحق ہو (یعنی جس کے سر پر آگ ڈالنی چاہئے) اگر اُس کے سر پر فَقَط **خاک** ڈالدینے پر اِکتِفا کی جائے تو کیا یہ شکر کا مقام نہیں؟ (کیمیائے سعادت ج۲ ص ۸۰۵ انتشارات گنجیه تهران)

جب بھی مصیبت آئے نظر آخِرت پہ ہو

سرکار! مَدَنی ذِہن دو مَدَنی خیال دو

صَبْر کرنے کا طریقہ

غم غَلَط کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اَنبیاءِ کِرام علیہم الصلوٰۃ و السَّلام اور خُصوصاً سیِّدُ الانبیا مدینے والے مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آنیوالے مصائب و آلام یاد کیے جائیں۔ چُنانچِہ مَیدانِ طائف میں زخمی ہونے والے مظلوم آقا اور میٹھے میٹھے معصوم مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ڈھارس نشان ہے: ''جسے کوئی **مصیبت** پہنچے اُسے چاہئے کہ اپنی **مصیبت** کے مقابلے میں میری **مصیبت** یاد کرے کہ بے شک وہ (میری مصیبت) اعظمُ المصائب (یعنی سب مصیبتوں سے بڑھ کر) ہے۔

(الجامع الکبیر ، لِلسُّیُوطِی ج۷ ص ۱۲۵ حدیث ۲۱۳۴۶ دارالفکر بیروت)

دکھ درد کے ماروں کو غم یاد نہیں رہتے

جب سامنے آنکھوں کے سرکار نظر آئے

تکلیف زِیادہ تو ثواب بھی زِیادہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مصیبت پھر مصیبت ہے چاہے کتنی ہی

چھوٹی ہو وہ بڑی ہی محسوس ہوتی ہے۔ مَثَلاً **نزلہ** بَہُت چھوٹی بیماری ہے مگر جس کو ہو جائے وہ یِہی سمجھتا ہے کہ مجھ پر **مُصیبت کا پہاڑ** ٹوٹ پڑا ہے۔ اور جس کو **کینسر** ہو جائے وہ تو بے چارہ بِالکل ہی دل چھوڑ دیتا ہے حالانکہ ہر ایک کو ہمّت رکھنی چاہئے۔ نَزلہ والا ہو یا کینسر والا سب کو ایک دن مرنا، اندھیری قَبْــــر میں اُترنا اور قِیامت کے مَراحِل سے گزرنا ہے۔ دنیا میں تکلیف جتنی شدید اُتنا ثواب بھی مزید ہوگا۔ **اللّٰہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "**بڑا ثواب بڑی بلاؤں** (یعنی بڑی مصیبتوں) **کے ساتھ ملتا ہے۔ اللہ تعالٰی جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو اسے** (آزمائش میں) **مبتَلا فرما دیتا ہے، پھر جو** (آزمائش پر) **راضی رہا اس کے لئے رِضا ہے اور جو ناراض ہوا اُس کے لئے ناراضی۔**"

(سُنَنِ ابنِ ماجه ج ٤ ص ٣٧٤ حديث ٤٠٣١ دار المعرفة بيروت)

بہرِ مُرشِد غمِ اُلفت کا خزینہ دیدو
چاک دل چاک جگر سوزشِ سینہ دیدو

اپنے سے بڑے مصیبت زدہ کو دیکھو

صَبْر کا ذِہن بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائے اس طرح اپنی **مصیبت** ہلکی محسوس ہوگی اور صَبْر کرنا آسان ہوگا۔ حضرتِ سیِّدُنا **شَعْبی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے: "اگر اپنے اوپر آئی ہوئی آفت کا لوگ اُس سے بڑی آفت کے ساتھ مُوازَنہ کرتے تو ضَرور بعض آفتوں کو عافیَّت جانتے۔ (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۷۷ دار المعرفة بیروت)

نیکوں کی رِیس کرو

امامُ الصّابِرین، سیِّدُ الشّاکِرین، **سلطانُ الْمُتوَکِّلین** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنبرین ہے: "دو خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ ہوں گی **اللہ** تعالیٰ اُسے اپنے نزدیک **شاکِر** و **صابِر** لکھ دے گا۔ ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ وہ دین کے مُعامَلے (یعنی علم و عمل) میں اپنے سے **بَرتَر** کی طرف **نظر** کرے پس اُس کی پَیروی کرے اور **دوسری** یہ کہ دنیا کے مُعامَلے میں اپنے سے **کمتر** کی طرف دیکھے پس

اللہ تعالٰی کی حمد کرے۔ **تو اللہ** اسے شاکر و صابر لکھے گا۔ اور جو اپنے دین میں اپنے سے **کمتر** کو دیکھے اور اپنی دنیا میں اپنے سے **بَرتر** کو دیکھے **تو** فوت شدہ دنیا پر غم کرے **اللہ** اسے نہ **شاکر** لکھے نہ **صابر**۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ٢٢٩ حدیث ٢٥٢٠ دارالفکر بیروت)

مُفَسّرِ شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃُ المناجیح جلد 7 صفحہ 76 پر "جو اپنے دین میں اپنے سے بَرتَر یعنی اوپر والے کو دیکھے تو اُس کی پیروی کرے" کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اگر تم اچّھے کام کرتے ہو تو ان پر فخر نہ کرو بلکہ ان حضرات کو دیکھو جو تم سے زیادہ نیکیاں کرتے ہیں خواہ وہ زندہ ہوں یا وفات یافتہ۔ لِہٰذا ہر مسلمان **حضراتِ صَحابہ واہلِ بیت** (علیہم الرضوان) کے اعمال میں غور کرے کہ اُنہوں نے کیسی نیکیاں کیں تاکہ اِس میں **غُرور** نہ پیدا ہو اور زیادہ نیکیوں کی کوشِش کرے اس سبب کی وجہ سے **رب تعالٰی** اُسے **صابر** لکھے گا کہ جب یہ شخص ان بُزُرگوں کے سے کام نہ کرسکے گا تو افسوس کرے گا یہ اس کا صبر ہوگا۔ ہم **حضراتِ صحابہ** (علیہم الرضوان) کو دیکھ کر افسوس کریں کہ اس وقت ہم نہ

ہوئے ہم بھی حُضور (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کے جمال سے آنکھیں ٹھنڈی کرتے ان کے قدموں پر جان فِدا کرتے یہ ہے صبر۔ شعر

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں کی لیتے اُترن مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامرادی کے دن لکھے تھے

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مراٰۃ المناجیح جلد 7 صَفْحہ 76 اور 77 پر "اور اپنی دنیا میں اپنے سے نیچے والے کو دیکھے تو اللہ کا شکر کرے اس پر کہ اللہ نے اسے اس شخص پر بزُرگی دی۔" کے تحت فرماتے ہیں: اس چیز کو سوچنے سے اس پر **بڑی مصیبت آسان** ہو جاوے گی اور وہ رب تعالٰی کا **شکر** ہی کرے گا ہم نے آزمایا ہے کہ کسی کا جوان بیٹا **فوت** ہو جائے اسے **صبر** نہ آوے وہ حضرتِ علی اکبر (رضی اللہ تعالٰی علیہ) کی شہادت میں غور کرے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ فوراً **صَبْر** نصیب ہو گا بلکہ اپنے آرام پر **شکر** کرے گا۔ **مفتی صاحب** حدیثِ پاک کے بقیہ حصّے کے تحت فرماتے ہیں: بلکہ ایسے شخص کی زندگی حسد، جلن، بے صبری اور دل کی کوفت (یعنی قلبی رنج) میں گزرے گی امیروں کو دیکھ کر جلتا بُھنتا رہے گا کہ

ہائے میرے پاس مال کم ہے اور اپنی عبادت پر فَخر کرے گا کہ فلاں بے نمازی ہے اور میں نمازی ہوں میں اس سے کہیں اچّھا ہوں یہ ہے اس کا تکبُّر۔ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے: لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَاۤ اٰتٰىكُمْؕ (پ۲۷ الحدید ۲۳)(ترجَمۂ کنزالایمان: اس لیے کہ غم نہ کھاؤ اس پر جو ہاتھ سے جائے اور خوش نہ ہو اس پر جو تم کو دیا)۔ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے: جو شخص دنیا کی کمی پر رنج کرے وہ ایک ہزار سال کی راہ دوزخ سے قریب ہو جاوے گا اور جو شخص دینی کوتاہی پر رنج کریگا وہ جنّت سے ایک ہزار سال کی راہ قریب ہو جاوے گا(اَلْجَامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطِیّ ص۵۱۳ حدیث ۸۴۳۲) (مرقات یہ ہی مقام) خیال رہے کہ دنیا میں ترقی کرنے کی کوشِش کرنا منع نہیں بلکہ مالداروں کی مالداری پر رشک کرنا ممنوع ہے۔

کون کِس کی طرف دیکھے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو نیکیوں میں کمزور ہیں وہ نیکیوں میں آگے بڑھے ہوؤں پر رَشک کر کے اُن کی طرح نیکیاں بڑھانے کی جُستجُو کریں

اور مریض وغیرہ اپنے سے **بڑے مریض** کی طرف نظر رکھتے ہوئے شکر ادا کریں کہ مجھے فُلاں کے مقابلہ میں **تکلیف کم** ہے۔مَثَلاً جوڑوں کے دَرد والا پیٹ کے درد والے کو دیکھے کہ یہ مجھ سے زِیادہ اَذِیَّت میں ہے، **T.B.** والا کینسر والے کی طرف دیکھے کہ وہ بے چارہ زِیادہ تکلیف میں ہے۔جس کا ایک ہاتھ کٹ گیا وہ اُس کی طرف دیکھے جس کے دونوں ہاتھ کٹ چکے ہیں، جس کی ایک آنکھ ضائع ہوگئی ہو وہ نابینا کی طرف نظر کرے۔کم تنخواہ والا بے رُوزگار کی طرف ،فلیٹ میں رَہنے والا کوٹھی اور بنگلہ والے کو دیکھنے کے بجائے جُھگّی نشین بلکہ فٹ پاتھ پر پڑے رَہنے والے خانماں برباد کو دیکھے۔شاید کوئی سوچے کہ **نابینا** اور **کینسر والا** کس کی طرف دیکھیں؟ وہ بھی اپنے سے زِیادہ تکلیف والوں کی طرف دیکھیں مَثَلاً **نابینا** اُس پر غور کرے جو نابینا ہونے کے ساتھ ہاتھ پاؤں سے بھی معذور ہو، اِسی طرح **کینسر والا** غور کرے کہ فُلاں کو کینسر کے ساتھ ساتھ دل کا مرض یا فالج بھی ہے ۔بَہَر حال دنیا میں ہر آفت سے بڑی آفت مل جائیگی ۔**ایک**

مسلمان کیلئے بَہُت بڑی آفت گُناہوں کی نُحوست ہے اور خدا کی قسم ! سب سے بڑی مصیبت کُفر ہے۔ ہر وہ مسلمان جو کتنا ہی بڑا مریض وغمزدہ ہو اسے چاہئے کہ شکر ادا کرے کہ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اِسے ایمان کی نعمت سے نوازا اور کُفر کی **مصیبت** سے محفوظ رکھا ہے۔

اصل برباد کُن اَمراض گناہوں کے ہیں
کیوں تو یہ بات فراموش کیا جاتا ہے

صَبر آسان بنانے کا طریقہ

مصیبت پر صَبر کو آسان بنانے کا ایک عمل یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایا جائے کہ یہ مصیبت قلیلُ المدّت ، عارِضی اور ہلکی ہو کر جلد ختم ہو جانے والی ہے مگر صَبر کی صورت میں ملنے والا اجر وثواب کبھی خَتم نہ ہوگا۔ لِہٰذا صَبر ہی میں بھلائی ہے۔ ایک بُزُرگ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''**مصیبت** جب نازِل ہوتی ہے تو بڑی ہوتی ہے پھر آہستہ آہِستہ چھوٹی ہوتی جاتی ہے'' اس کا واقِعی بَہُت سوں کو تجرِبہ ہوگا مَثَلاً جب کوئی ٹینشن آتی ہے تو انسان دم بخود رَہ جاتا اور نیند اُڑ

جاتی ہے! پھر آہِستہ آہِستہ عادی ہوجاتا ہے۔ اِس کو اِس مثال سے سمجھنے کی کوشش کیجئے مَثَلاً کوئی مزے سے .T.V پر بیہودہ ڈرامہ دیکھ رہا ہو کہ یکایک اُس کی آنکھوں کے دونوں چَراغ گُل ہوجائیں، یقیناً وہ رو رو کر آسمان سر پر اُٹھا لیگا جبکہ جو پہلے سے نابینا ہوتا ہے وہ ہنسی مذاق سب کچھ کررہا ہوتا ہے۔ کیوں؟ اِس لئے کہ اس کیلئے نابینا ہونا پُرانی بات ہوچکی ہے! اِس سے زِیادہ واضِح مثال جس سے سب کو واسِطہ پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں میّت (مَیْ۔یِتْ) ہوجائے تو رونا دھونا مچ جاتا ہے اور پھر دھیرے دھیرے سب غم غَلَط ہوجاتے اور خوشیوں، دھماچوکڑیوں نیز شادیوں کا سلسلہ ازسرِ نو شروع ہوجاتا ہے۔

عمر بھر کون کسے یاد کرتا ہے!
وقت کے ساتھ خیالات بدل جاتے ہیں

اگر یُوں کرتا تو یُوں ہوتا!

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''طاقت ور

مومن کمزور مومن سے بہتر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو زِیادہ محبوب ہے اور دونوں میں بھلائی ہے، جو کام تمہیں نفع دے اس کی حِرص کرو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی مدد چاہو اور تھک کر نہ بیٹھو اور اگر تمہیں کوئی نقصان پہنچ جائے تو یہ مت کہو کہ ''اگر میں اِس طرح کرتا تو یہ ہوجاتا'' بلکہ یوں کہو **قَدَّرَ اللّٰہُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ** یعنی اللہ تعالٰی نے یہ ہی مقدر کیا تھا اور اس نے جو چاہا کیا'' کیونکہ **لَو** (یعنی اگر مگر) کا لفظ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے۔ (صَحِیح مُسلِم ص ۱۴۳۲ حدیث ۲۶۶۴ دار ابنِ حزم بیروت)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان حدیثِ پاک کے الفاظ ''اگر تمہیں نقصان پہنچ جائے تو یہ مت کہو کہ اگر میں اس طرح کرتا تو یوں ہوجاتا'' کے تحت فرماتے ہیں: کیونکہ یہ کہنے میں دل کو رنج بھی بَہُت ہوتا ہے رب تعالٰی بھی ناراض ہوتا ہے۔ اگر (مَثَلًا کہنا) میں اپنا مال فُلاں وَقت فروخت کر دیتا تو بڑا نفع ہوتا مگر میں نے غلطی کی کہ اب فروخت کیا، ہائے! بڑی غلطی کی (اس طرح کی باتیں کرنا) یہ بُرا ہے۔ لیکن دینی مُعامَلات میں ایسی گفتگو اچّھی۔ یہاں دُنیوی نقصانات مُراد ہیں۔ اور یہ الفاظ ''اگر مگر کا لفظ شیطان کا کام شروع کر دیتا ہے''

کے تحت فرماتے ہیں: اس اگر مگر سے انسان کا بھروسہ رب تعالٰی پر نہیں رہتا اپنے پر یا اسباب پر ہو جاتا ہے۔ خیال رہے کہ یہاں دنیا کے اگر مگر کا ذکر ہے دینی کاموں میں اگر مگر افسوس و نَدامت اچّھی چیز ہے اگر میں اتنی زندگی **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی اطاعت میں گزارتا تو مُتَّـــقِـــی ہو جاتا مگر میں نے گناہوں میں گزاری ہائے افسوس ! یہ (یعنی اس طرح کا) اگر مگر عبادت ہے (نیز کہنا) اگر میں حُضُور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانۂ پاک میں ہوتا تو حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قدموں پر دل و جان قربان کر دیتا مگر میں اتنے عرصہ بعد پیدا ہوا ہائے افسوس! یہ (دیوانگی بھری بات بھی) عبادت ہے اعلٰی حضرت قُدِّسَ سِرُّہٗ نے فرمایا۔

جو ہم بھی واں ہوتے خاکِ گلشن لپٹ کے قدموں سے لیتے اُترن
مگر کریں کیا نصیب میں تو یہ نامُرادی کے دن لکھے تھے

(مراٰۃ ج۷ ص ۱۱۳)

ایسا کیوں ہوا؟

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرمایا کرتے، میں اپنی

زَبان پر اَنگارہ رکھنے کو اِس سے بہتر سمجھتا ہوں کہ میں کسی (دُنیوی) چیز کے بارے میں یہ کہوں کہ ''ایسا کیوں ہوا؟''

اے مقدّر کی رُوٹھی ہواؤ سنو! حالِ دل پر نہ یوں مسکراؤ سنو
آندھیو! گر دِشوتم بھی آؤ سنو! مصطَفٰے میرے حامی و غمخوار ہیں

انتہائی نازُک مُعامَلہ

تنگدستی، بیماری، پریشانی اور فوتگی کے مواقِع پر صدمے یا اِشتِعال (غصّے) کے سبب بعض لوگ **نَعُوذُ بِاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **کلماتِ کفر** بک دیتے ہیں۔ **یاد رکھئے! اللہ** عَزَّوَجَلَّ **پر اِعتِراض کرنا اُس کو ظالِم یا ضَرورتمند یا محتاج یا عاجِز سمجھنا یا کہنا یہ سب کُفرِیّات ہیں** اور یہ بھی یاد رہے، کہ بِلا اِکراہِ شَرعی ہوش وحواس کے عالَم میں **صَریح کُفر** بکنے والا اور ہاں میں ہاں ملانے والا بلکہ تائید میں سر ہِلانے والا بھی **کافِر** ہو جاتا ہے۔ شادی شُدہ تھا تو اُس کا **نِکاح** ٹوٹ جاتا، کسی کا مُرید تھا تو **بَیعَت** خَتم ہو جاتی اور زِندَگی بھر کے **نیک اَعمال** برباد ہو جاتے ہیں،

فرمانِ مصطَفٰے : (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔

اگر حج کرلیا تھا تو وہ بھی گیا، اب بعدِ **تجدیدِ ایمان** یعنی نئے سِرے سے **مسلمان** ہونے کے بعد صاحِبِ استِطاعت ہونے پر نئے سِرے سے **حج** فرض ہوگا۔ لگے ہاتھوں پریشانیوں کے مواقِع پر عُموماً بکے جانے والے **کفرِیّات** کی مِثالیں بھی سنتے چلئے۔

”کفر بہت ہی بڑی آفت ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے کلماتِ کفر کی 16 مثالیں

﴿۱﴾ جو کہے: ”ہمیشہ سب کچھ **اللہ** پر چھوڑ کر بھی دیکھ لیا کچھ نہیں ہوتا“ یہ کُفر ہے۔ ﴿۲﴾ جس شخص نے مصیبتیں پہنچنے پر کہا: اے **اللہ** تُو نے مال لے لیا، فُلاں چیز لے لی، اب کیا کرے گا؟ یا اب کیا چاہتا ہے؟ یا اب کیا باقی رہ گیا؟ یہ قول **کفر** ہے (ماخوذ از بہارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۲ مدینۃ المرشد بریلی شریف) ﴿۳﴾ جو کہے: ”اگر **اللہ** تعالیٰ نے میری بیماری کے باوُجود مجھے عذاب دیا تو اُس نے مجھ پر ظلم کیا۔“ یہ کہنا **کفر** ہے (البحر الرّائق ج ۵ ص ۲۰۹ کوئٹہ) ﴿٤﴾ جو کہے: ”**اللہ** نے مجبوروں کو اور پریشان کیا ہے۔“ یہ **کُفر** ہے ﴿۵﴾ جو کہے: ”اے **اللہ**! عَزَّوَجَلَّ مجھے رزق دے

اور مجھ پر تنگدستی ڈال کر ظلم نہ کر۔'' ایسا کہنا **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲٦۰ کوئٹہ) ﴿٦﴾ تنگدستی کی وجہ سے کُفّار کے یہاں نوکری کی خاطر یا بلاعُذرِ شرعی سیاسی پناہ لینے کیلئے ویزا فارم پر یا کسی طرح کی رقم وغیرہ کی بچت کیلئے درخواست پر اگر خود کو جھوٹ موٹ کرسچین، یہودی، قادیانی، یا کسی بھی کافِر و مُرتَد گُروہ کا فَرد لکھنا یا لکھوانا **کفر** ہے ﴿۷﴾ کسی سے مالی مدد کی درخواست کرتے ہوئے کہنا یا لکھنا کہ ''اگر آپ نے کام نہ کیا تو میں قادیانی یا کرسچین بن جاؤں گا۔'' ایسا کہنے یا لکھنے والا فوراً **کافِر** ہوگیا۔ یہاں تک کہ کوئی کہے کہ میں **100** سال کے بعد **کافِر** ہوجاؤں گا وہ ابھی سے کافِر ہوگیا ﴿۸﴾ جو کہے: جب **اللہ** تعالیٰ نے مجھے دنیا میں کچھ نہیں دیا تو آخر پیدا ہی کیوں کیا! یہ قول **کفر** ہے (فتاوٰی عالمگیری ج ۲ ص ۲٦۲ کوئٹہ) ﴿۹﴾ کسی مسکین نے اپنی مُحتاجی کو دیکھ کر یہ کہا: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ فُلاں بھی تیرا بندہ ہے، اسے تُو نے کتنی نعمتیں دے رکھی ہیں اور میں بھی تیرا بندہ ہوں مجھے کس قَدَر رنج و تکلیف دیتا ہے! آخِر یہ کیا انصاف ہے؟'' ایسا

Go To Index

کہنا **کفر** ہے (بھارِ شریعت حصّہ ۹ ص ۱۷۰ مدینة المرشد بریلی شریف) ﴿۱۰﴾ ''کافِروں اور مالداروں کو راحتیں اور ناداروں پر آفتیں! بس جی **اللہ تعالیٰ** کے گھر کا تو سارا نِظام ہی اُلٹا ہے۔'' ایسا کہنا **کفر** ہے ﴿۱۱﴾ کسی کی موت ہوگئی اس پر دوسرے شخص نے کہا، ''**اللہ تعالیٰ** کو ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا۔'' یہ بھی **کفرِیّہ کلمہ** ہے ﴿۱۲﴾ کسی کا بیٹا فوت ہوگیا، اُس نے کہا: **اللہ تعالیٰ** کو اِس کی ضَرورت پڑی ہوگی یہ قول کُفر ہے کیونکہ کہنے والے نے **اللہ تعالیٰ** کو مُحتاج قرار دیا (الفتاوی البزازیة علی هامش الفتاوی الهندیة ج ٦ ص ٣٤٩ کوئٹه) ﴿۱۳﴾ کسی کی موت پر عام طور پر لوگ بک دیتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو نہ جانے اِس کی کیا ضَرورت پڑ گئی جو جلدی بلالیا یا کہتے ہیں، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو بھی نیک لوگوں کی ضَرورت پڑتی ہے اِس لئے جلد اُٹھا لیتا ہے۔ (یہ سن کر بات سمجھنے کے باوُجود بھی عُموماً لوگ ہاں میں ہاں ملاتے یا تائید میں سر ہلاتے ہیں کہنے والے کے ساتھ ساتھ ان سب پر بھی حُکمِ کفر ہے) ﴿۱۴﴾ کسی کی موت پر کہا: **یا اللہ!** عَزَّوَجَلّ اس کے چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی تجھے ترس نہ

Go To Index

آیا! ایسا کہنا **کفر** ہے ﴿۱۵﴾ جوان موت پر کہا، "**یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ اِس کی بھری جوانی پر ہی رَحم کیا ہوتا! اگر لینا ہی تھا تو فُلاں بڈّھے یا بُڑھیا کو لے لیتا۔" یہ کہنا کفر ہے ﴿۱۶﴾ **یا اللہ!** عَزَّوَجَلَّ آخِر اس کی ایسی کیا ضَرورت پڑ گئی کہ ابھی سے واپَس بُلا لیا۔ ایسا کہنا **کفر** ہے۔"

مزید تفصیلات کیلئے مکتبۃُ المدینہ سے صرف ایک روپیہ ہدِیّہ پر رسالہ، "**28 کلماتِ کفر مع تجدیدِ ایمان و نِکاح کا طریقہ**" حاصل فرما کر ضَرور مُطالَعہ فرمائیے۔ بلکہ زیادہ تعداد میں خرید کر تقسیم فرما دیجئے۔ قابلِ اعتماد اَخبار فروش کو دے دیجئے وہ اخبار کے ساتھ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ گھر گھر پہنچا دیگا۔ اُس کو سمجھا دیجئے گا کہ اَخبار پھینکنے کے بجائے ہاتھوں میں دے یا رکھ دیا کرے کہ عُموماً ہر اَخبار میں **اللہ** اور اُس کے پیارے **رسول** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا مُبارک نام اور مذہبی مضامین شامِل ہوتے ہیں۔ **شادی کارڈ** وغیرہ میں بھی ایک ایک رسالہ ڈالا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے **کفرِیّات** بکے ہوں گے اور آپ کا دیا ہوا رِسالہ

پڑھ کراس نے **توبہ** کر لی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو جائے گا۔ مجھے ہِند کے ایک اسلامی بھائی نے فون پر بتایا کہ **خواجہ غریب نواز** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے عُرس شریف (١٤٢٦ھ) میں **اَجمیر شریف** کی طرف جاتے اور آتے ٹرین میں ہندی میں ترجَمہ کیا ہوا رسالہ ''**28** کلماتِ کفر'' خوب تقسیم کیا۔ **اس کو پڑھ کر سینکڑوں افراد نے توبہ کرنے کی سعادت حاصِل کی۔**

گنبدِ خضرا کی ٹھنڈی چھاؤں میں مِرا
خاتمہ بِالْخیر ہو بہرِ نبی پروردگار

غم سہنے کا ذِہن بنا لیجئے

مُصیبت پر صَبْر کیلئے خود کو تیّار کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ بڑی بڑی مصیبتوں کا پہلے ہی سے تصوُّر کر کے صَبْر کا عَزم کر لیا جائے۔ مَثَلاً یہ تصوُّر کر لیا جائے کہ اگر گھر میں میرے جیتے جی کسی کی فوتگی ہو گئی تو اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں صَبْر کروں گا، اگر **نوکری** چلی گئی یا **انٹرویو** میں فیل ہو گیا یا میرے اندر کوئی

مستقِل جِسمانی عیب پیدا ہو گیا مثلاً لنگڑا، کانا یا **اچانک اندھا** ہو گیا یا کسی نے جھاڑ دیا، دل آزاری کر دی تو صَبْــــر کر کے اَجْر حاصل کروں گا۔ اگر واقِعی **مصیبت** آ بھی جائے تو پھر اپنے عزمِ صَبْــــر پر قائم رہا جائے۔ ہمارے **بُزُرگانِ دین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المبين فرمایا کرتے: ''جس کو صَبْر نہ آئے وہ تَکَلُّفاً صَبْر اختیار کرے، نیز پیارے پیارے آقا، **مدینے والے مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **''جو تَکَلُّفاً صَبْر کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کو صَبْر عطا فرما دے گا اور کسی کو صبر سے بڑھ کر خیر اور وسعت والی چیز عطا نہیں کی گئی۔''** (صَحِیح البُخارِیّ ج ١ ص ٤٩٦ حدیث ١٤٦٩ دار الکتب العلمیة بیروت) چُنانچِہ صَبْر کے حُصُول کیلئے اُس کے فضائل اور بے صَبری کے دُنْیَوِی واُخرَوی (اُخْ۔رَ۔وِیْ) نقصانات کے بارے میں غور کیا جائے، اپنے آپ کو عِبادات میں مشغول رکھا جائے، اِس طرح کرنے سے بھی **مصیبت** کی طرف سے اِنْ شَاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ توَجُّہ ہٹ جائے گی اور صَبْر کرنا آسان ہو گا۔

بے جا سوچتے رہنے کے عظیم نقصانات

بعض حُکَماء کا قول ہے، ''تین چیزوں میں غور نہ کر﴿۱﴾ اپنی مفلِسی و تنگدستی (اور مصیبت) پر، اس لئے کہ اس میں غور کرتے رہنے سے تیرے غم (اور ٹینشن) میں اِضافہ اور حرص میں زیادَتی ہوگی ﴿۲﴾ تیرے اوپر ظلم کرنے والے کے ظلم پر غور نہ کر کہ اِس سے تیرے دل میں کینہ بڑھے گا اور غصّہ باقی رہے گا ﴿۳﴾ دنیا میں زِیادہ دیر زندہ رہنے کے بارے میں نہ سوچ کہ اس طرح تو مال جَمع کرنے میں اپنی عُمر ضائع کردے گا اور عمل کے مُعامَلے میں ٹالَم ٹَول (ٹالَم۔ٹول) سے کام لے گا''۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ دُنیوی تفکُّرات (تَ۔فَکْ۔کُرات) میں جان کھپانے کے بجائے آخِرت کے مُعاملات میں اس طرح مُنہمِک ہو جائیں جیسا کہ ہمارے اَسلاف رَحِمَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی کا مَدَنی انداز تھا۔

کیا حال ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار علیہ رحمۃ اللہ الغفّار سے کسی نے پوچھا: کیا حال ہے؟ فرمایا: اُس شخص کا کیا حال ہوگا جو ایک گھر (یعنی دنیا) سے دوسرے گھر

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تم پر رحمت بھیجے گا۔

(یعنی آخِرت) کی طرف جانے کی فکر میں لگا ہوا ہو اور یہ نہ جانتا ہو کہ جنّت میں جانا ہے یا دوزخ ٹھکانہ ہے۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تعالٰی کو صِرف **آخِرت کی دُھن** ہوتی تھی، کیسی ہی فاقہ مستی اور تنگدستی ہوتی وہ ذرّہ برابر اس کی پرواہ نہ کرتے کیونکہ ان نُفُوسِ قُدسِیَّہ کا ذِہن بنا ہوا ہوتا تھا کہ دُنیا کی تکالیف میں توجُوں تُوں کر کے گزارہ ہو ہی جائے گا لیکن **مَعاذَاللہ** عَزَّوَجَلَّ **قبر و آخِرت** میں اگر تکالیف کا سامنا ہوا تو بُری طرح پھنس جائیں گے۔ اِس سے ہمارے وہ اسلامی بھائی بھی عبرت حاصِل کریں جو دُنیا میں **تنگدستی** کیلئے تو فکر مند ہوتے ہیں مگر **آخِرت** کی مشکِلات سے نَجات کی طرف کوئی توجُّہ نہیں ہوتی! حالانکہ (دُنیوی) تنگدستی جس سے یہ پریشان ہیں صبر کریں تو آخِرت میں اِس کیلئے چھٹکارے کا سامان ہے۔

مَصائب و آلام پر **صَبْــــر** کا ذِہن بنانے کیلئے **عاشِقانِ رسول** کیساتھ **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر کی خوب سعادت حاصل کیجئے۔

ترغیب کیلئے **مَدَنی قافلوں کی ایک بہار** ملاحظہ فرمائیے۔ چُنانچِہ ایک واقعہ اپنے انداز میں عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں:۔

جوشیلا مُبلِّغ

عاشِقانِ رسول کا ایک **مَدَنی قافِلہ** جہلم (پنجاب) کے ایک گاؤں میں **12** دن کیلئے سنّتوں کی تربیّت کی خاطِر پہنچا۔ جس مسجِد میں قِیام تھا، اُس کے سامنے والے گھر میں رَہنے والے ایک نوجوان پر ایک عاشِقِ رسول نے **اِنفرادی کوشِش** کرتے ہوئے مَدَنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی وہ نوجوان صِرف **2** دن ساتھ رَہنے کیلئے تیّار ہوئے اور مَدَنی قافلے والوں کے ساتھ سنّتیں سیکھنے سکھانے میں مصروف ہوگئے۔ صِرف دو دن مَدَنی قافِلے میں گزارنے کی بَرَکت سے اپنے گھر میں سب کو نَمازوں کی تلقین کی۔ چُونکہ وہ گھر کے بااثر فرد تھے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ تقریباً سبھی نے **نَماز** پڑھنا شروع کردی۔ برابر میں ماموں کے گھر جا کر بھی **نیکی کی دعوت** پیش کی۔ گھر والوں کو **T.V.** کی تباہ کاریاں بتا کر **اللہ** تَوّاب عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے

Go To Index

ڈرایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ باہَمی رِضا مندی سے گھر سے **T.V.** نکال دیا گیا۔ دوسرے دن صُبح کپڑوں پر اِستری کرتے ہوئے اچانک اُنہیں کرنٹ لگا اور بقول گھر والوں کے زَبان پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاری ہوا اور فوراً دم نکل گیا۔ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ مرحوم خوش نصیب تھا کہ مرتے وقت کلمہ نصیب ہو گیا۔ نبیِّ رحمت ، شفیعِ امّت ، مالِکِ جنّت ، محبوبِ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے:

جس کا آخِری کلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (یعنی کَلِمۂ طَیِّبہ) ہو وہ داخِلِ جنّت ہو گا۔ (سننُ ابی داوٗد ج۳ ص۲۵۵ حدیث ۳۱۱۶ داراحیاء التراث العربی بیروت)

کوئی آیا پاکے چلا گیا کوئی عُمر بھر بھی نہ پا سکا
مِرے مولیٰ تجھ سے گِلہ نہیں یہ تو اپنا اپنا نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگدستی و اِفلاس وغیرہ سے بددل ہو کر خود کُشی کی راہ اختیار کرنا خدا کی قسم! سخت غَلَطی ہے۔ **اللّٰہ تعالیٰ** کی رِضاجُوئی اور آخرت کی

بہتری کیلئے خوش دِلی کے ساتھ ان تکالیف ومصائب پر صَبْر کرنا چاہئے اور اگر کرنی ہی ہے تو خود کُشی نہیں "نفس کُشی" کرنی چاہئے۔ آہ! شیطان مَردود نے ہماری نفسانی خواہِشات کو اُبھار کر ہمیں کیسی کیسی برائیوں میں مبتَلا کر رکھا ہے! کاش! ہم "نَفس کُشی" یعنی نَفس کو مارنے میں ایسے مصروف ہوجائیں کہ بزرگوں کے اس قولِ پاک، "مُوتُوا قَبْلَ اَنْ تَمُوتُوا" یعنی مرجاؤ مرنے سے پہلے" (کشف الخِفاء ج ۲ ص ۲۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت) کا مِصداق بن جائیں اور دولت کی فِراوانیوں اور غُربت کی پریشانیوں سے بے نیاز ہوجائیں۔ یقین مانئے مالدار کے مقابلے میں غریب ونادار فائدے میں ہے چُنانچِہ

آہ! بے چارے مالدار!!

امامُ الانصارِ وَالمہاجرین، مُحِبُّ الفُقَراءِ وَالْمَساکِین جنابِ رحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ دِلنشین ہے: "بروزِ قیامت فُقَراء مالداروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے۔

(سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٧ حدیث ٢٣٥٨ دارالفکر بیروت)

ایک روایت میں ہے، فرمایا: **اللہ تعالیٰ** بال بچّوں والے غریب سُوال سے بچنے والے مسلمان سے بہُت مَحبَّت فرماتا ہے۔

(سُنَن ابنِ ماجه ج ٤ ص ٤٣٢ حديث ٤١٢١ دارالمعرفة بيروت)

مَحبَّت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

خود کُشی کا ایک سبب عشقِ مَجازی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آئے دن اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوتی ہیں کہ فُلاں یا فُلانہ نے اپنی پسند کی **شادی** میں گھر والوں کی رُکاوٹ کے سبب مایوس ہو کر **خود کُشی** کر لی۔ نُمو نَتاً" روزنامہ نوائے وقت" (کراچی 4 اگست 2004ء) کی دو خبریں مُلاحَظہ فرمائیے ﴿۱﴾ "پسند کی شادی نہ ہونے پر ایک نوجوان نے زَہر پی لیا" ﴿۲﴾ "مَحبَّت میں ناکامی پر دادُو (سندھ) کے نوجوان نے **خود کُشی** کر لی۔" اِس طرح کی اَموات بھی بڑی حسرت ناک ہوتی ہے۔

Go To Index

عُریانی وفحّاشی، مخلُوط تعلیم، بے پردَگی، فِلم بینی، ناوِلوں اوراخبارات کے عِشقیہ وفِسقیہ مضامین کا مُطالَعہ وغیرہ **عشقِ مجازی** کے اسباب ہیں۔ لاشُعوری کی عمر میں ایک ساتھ کھیلنے والے بچّے اور بچّیاں بھی بچپن کی دوستی کی وجہ سے اِس میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔ والِدَین اگر شُروع ہی سے اپنے بچّوں کو غیروں بلکہ قریب ترین عزیزوں بلکہ سگے بھائی بہنوں تک کی بچّیوں اور مُنّیوں کو اِسی طرح دوسروں کے مُنّوں کے ساتھ کھیلنے سے باز رکھنے میں کامیاب ہو جائیں اور بیان کردہ دیگر اسباب سے بچانے کی بھی سَعی کریں تو **عشقِ مجازی** سے کافی حد تک چُھٹکارا مل سکتا ہے۔ بچّوں کو بچپن ہی سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اوراس کے پیارے **حبیب** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبَّت کا درس دینا چاہیے۔ اگر کسی کے دل میں حقیقی معنوں میں **مَحبَّتِ رسول** صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جاگُزیں ہوگئی تو ان شاء **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **عشقِ مجازی** سے محفوظ ہو جائے گا۔

مَحبَّت غیر کی دل سے نکالو یارسولَ اللہ مجھے اپنا ہی دیوانہ بنالو یا رسولَ اللہ

خود کُشی کا ایک سبب بے رُوزگاری

بے رُوزگاری یا قرضداری سے تنگ آکر بھی بعض لوگ خود کُشی کی راہ لیتے ہیں۔ آسائشوں، عُمدہ غذاؤں، شادِیوں وغیرہ کے موقعوں پر فُضول خرچیوں، گھر کے اندر کی سجاوٹوں، گاڑیوں وغیرہ کیلئے زِیادہ سے زِیادہ رقم کی طلب اور بَہُت بڑا سرمایہ دار بن جانے کے سُنہرے خواب بھی اس کے اسباب ہیں۔ اگر رَہنے سَہنے، کھانے پینے وغیرہ میں حقیقی سادَگی اپنانے کا **مَدَنی ذِہن** بن جائے تو قلیل آمَدَنی پر گزارہ کرنا آسان ہو جائے اور اس سبب سے شاید کوئی بھی مسلمان **خود کُشی** جیسا حرام اور جہنَّم میں لیجانے والا کام نہ کرے۔ دراصل عِلمِ دین سے دُوری کی وجہ سے بھی ایسا ہو رہا ہے۔ **آپ نے کبھی نہیں سنا ہوگا کہ فُلاں عالم یا پیش امام صاحِب نے خود کُشی کر لی! حالانکہ حضراتِ عُلَمائے کرام کی اکثریت قلیل آمدنی پر گزارہ کرتی ہے۔**

دولت کی فِراوانی ہے مانگنا نادانی
آقا کی مَحَبّت ہی دَراَصل خزینہ ہے

سب کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے

رُوزگار کے مُعامَلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر عملی طور پر بھی حقیقی معنوں میں توکُّل یعنی بھروسہ قائم کیجئے۔ بے شک وُہی چِیُونٹی کو کَن اور ہاتھی کو مَن عطا فرمانے والا ہے، یقیناً یقیناً یقیناً ہر جاندار کی روزی اُسی کے ذِمّۂ کرم پر ہے۔ چُنانچِہ بارھویں پارے کی ابتِداء میں **ارشادِ باری** عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ترجَمۂ کنزُالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزق اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔ (پ ۱۲ ھود ٦)

پرندوں کی روزی کی مِثال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور طلب بات یہ ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر ایک کی **روزی** تو اپنے ذِمّۂ کرم پر لی ہے مگر ہر ایک کی **مغفِرت** کا ذمّہ نہیں لیا۔ وہ مسلمان کس قدَر نادان ہے جو **رِزق** کی کثرت کے لئے تو مارا مارا پھرے مگر **مغفرت**

کی حسرت میں دل نہ جلائے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ ذیشان ہے: ''اگر تم اللہ تعالٰی پر ایسا توکُّل کرو جیسا کہ اُس پر توَکُّل کرنے کا حق ہے تو تمہیں اِسطرح رِزْق عطا کیا جائے گا جس طرح پرندوں کو رِزق عطا کیا جاتا ہے کہ وہ صُبح کو بھوکے جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر پلٹتے ہیں۔'' (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٤ ص ١٥٤ حدیث ٢٣٥١ دارالفکر بیروت)

مجھ کو دنیا کی دولت کی کثرت نہ دے　　چاہے ثروت نہ دے کوئی شُہرت نہ دے

فانی دنیا کی مجھ کو حکومت نہ دے　　تجھ سے عطّار تیرا طلبگار ہے

خودکُشی کا ایک سبب گھریلو شکر رَنجیاں

خودکُشی کا ایک بَہُت بڑا سبب **گھریلو شکر رنجیاں** بھی ہیں۔ چُنانچِہ ''روزنامہ نوائے وقت'' (5 اگست 2004ء) کی خبر ہے: ''ایک نوجوان نے روہڑی تھانے کی حُدُود میں **گھریلو مسائل** سے تنگ آکر **خودکُشی** کرلی۔'' آہ! شیطان مردود نے **سرکارِ مدینہ** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کی سنّتوں سے دور کرکے ہمارے

گھروں کا سکون برباد کر دیا ہے، ہمارا نظامِ زندگی بگڑ کر رہ گیا ہے، گھریلو زندگی کی اسلامی واَخلاقی قدریں پامال ہو گئیں، **علمِ دین** سے دُوری اور **سنّت** کے مطابِق اَخلاقی تربیّت نہ ہونے کی نُحُوست کے باعث گھر کے اکثر افراد ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ گھریلو جھگڑوں سے تنگ آ کر کبھی **بیوی خودکُشی** کر لیتی ہے تو کبھی شوہر، کبھی **بیٹی خودکُشی** کر لیتی ہے تو کبھی بیٹا، یوں ہی کبھی ماں تو کبھی باپ۔ گھریلو مسائل کا ایک حل گھروں کے اندر مکتبۃ المدینہ کی طرف سے جاری کردہ **مَدَنی مذاکرہ** یا سنّتوں بھرے **بیان** کا ایک کیسِٹ روزانہ سننا یا سنّتوں بھری V.C.D دیکھنا اور **فیضانِ سنّت** کا گھر میں روزانہ درس جاری کرنا اور اپنے گھر میں **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول قائم کرنا بھی ہے۔ جس گھر کا ہر فرد نَمازی اور سنّتوں کا عادی ہوگا ایسے داڑھی، زُلفوں اور عمامہ شریف سجانے والے عاشِقانِ رسول کے پردہ نشین گھرانوں سے ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کبھی بھی خودکُشی کی منحوس خبر سُننے کو نہیں ملیگی۔ یہ آفت بے نَمازیوں،

فیشن پرستوں، فلمیں ڈِرامے دیکھنے والوں، گانے باجے سننے والوں، صِرف دُنیوی تعلیم کوسب کچھ سمجھنے والوں اور بے عملی کی زندگی گزارنے والوں کا حصّہ ہے۔ خدا کی قسم! مجھے **خودکُشی** کی جانب مائل ہونے والے ہر مسلمان سے ہمدردی ہے، لوگ شاید ان سے نفرت کرتے ہوں مگر مجھے ان پر شفقت ہے جبھی تو ''**خودکُشی کا علاج**'' کے عُنوان پر بیان کررہا ہوں، یقین مانیے اگر ہر مسلمان **دعوت اسلامی** والا بن جائے تو **اللہ** اور اس کے **پیارے حبیب** عَزَّوَجَلَّ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کے فضل وکرم سے مسلمانوں سے **خودکُشی** کی نُحُوست کا جڑ سے خاتمہ ہوجائے۔

دعوتِ اسلامی کی قیّوم سارے جہاں میں مچ جائے دھوم
اِس پہ فِدا ہو بچّہ بچّہ یا اللہ! مِری جھولی بھر دے

خودکشی کرنے والے کا جنازہ اور ایصالِ ثواب

خودکُشی کرنے والے کی **نمازِ جنازہ** بھی ادا کی جائیگی اور اُسکو **ایصالِ ثواب** کرنا بھی جائز ہے، چُنانچِہ دُرِّ مختار میں ہے: ''**جس نے خودکشی کی، چاہے**

جان بوجھ کر ہی کیوں نہ کی ہو، اُسے **غسل** دیا جائیگا اور اُس پر نمازِ (جنازہ) بھی پڑھی جائیگی اسی پر فتوٰی ہے۔'' (درمختار ج۳ ص ۱۲۷ دارالمعرفۃ بیروت)

نیز اُس شخص کیلئے دعائے **مغفرت** کرنا بھی بِالکل جائز ہے۔

کُفّار کی جہنَّم میں چھلانگ

یاد رہے کہ اب بھی مسلمانوں کے مقابلہ میں **کُفّار میں خود کُشی** کا رُجحان (رُجْ۔حان) کئی گُنا زائد ہے۔ حتّٰی کہ اس فِعل میں مدد کیلئے ان کے یہاں باقاعِدہ تنظیمیں قائم ہیں! میری ناقِص معلومات کے مطابِق ان کے یہاں ایسی میوزیکل غزلیں بھی ہیں جو احمق کافِروں کو **خود کُشی** پر بَر اَنگیختہ کر کے جہنَّم میں چَھلانگ لگوا دیتی ہیں! یہ لوگ دُنیوی معاملات میں لاکھ ترقّی کرلیں مگر یقین مانیں سب کے سب کفّار **بے وقوفوں کے سردار ہیں**، خدا کی قسم! عقلمند وُہی ہیں جن کی عقل نے **دامنِ مصطَفٰے** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھام کر خُدائے اَحکَمُ الْحاکِمین جَلَّ جَلالُہٗ کی بارگاہِ عالی میں سرِ نیاز جھکا دیا۔

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

از روئے قراٰن کفّار بے عقلے ہیں

میں نے جو سارے کفّار کو **بے عقلے** قرار دے دیا یہ محض اپنی طرف سے نہیں کہا، سنو! پارہ 9 سورۃُ الْاَنفال، آیت 22 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں۔

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: یہ آیت بنی عبدُ الدَّار بن قُصَیّ کے مُتَعَلِّق اتری جو کہتے تھے کہ جو کچھ حضور لائے۔ ہم اس سے (گونگے) بہرے اندھے ہیں۔ اِس سے معلوم ہوا کہ جو نبی سے فائدہ نہ اٹھائے وہ جانوروں سے بدتر ہے۔ دیکھو نوح علیہ السلام کو حکم تھا کہ کشتی میں جانوروں کو سُوار کر لو مگر کافر کو نہ بٹھانا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس زَبان، آنکھ، کان عقل سے حضور کی معرِفت نصیب نہ ہو

وہ (زبان) گونگی، اندھی، بہری ہے اور وہ عقل ''بے عقلی'' ہے۔ سارے بنی عبدُ الدَّار جنگ اُحُد میں مارے گئے۔ ان میں صرف دو شخص ایمان لائے، مُصعَب بن عُمیر اور سُوَیبِط بن حَرمَلہ۔
(نورالعرفان ص ۲۸۵)

خود کُشی کا اَہمّ سبب مایوسی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! خود کُشی کا سب سے اہم سبب ذِہنی دباؤ **یعنی ٹینشن** اور **مایوسی** یعنی DEPRESSION ہے جس کی وجہ سے آدمی کا دماغ مَفلوج ہو جاتا اور **مَدَنی ذِہن** نہ ہونے کی صورت میں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر سمجھ بیٹھتا ہے کہ ٹینشن اور مایوسی سے میری جان چھوٹ جائے گی اور مجھے سُکون حاصِل ہوگا اور یوں **خود کُشی** کر کے اپنے لئے خوفناک بے سُکونی کا سامان کرگزرتا ہے۔

سرکارِ نامدار یِہی آرزو ہے کہ
غم میں تمہارے کاش! رہوں بے قرار میں

وُضو اور رَوزہ کے حیرت انگیز فوائِد

ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن اور مایوسی کا ایک رُوحانی علاج **وُضو اور روزہ** بھی

Go To Index

ہے، اب تو کُفّار بھی اِس حقیقت کو تسلیم کرنے لگے ہیں۔ چُنانچِہ ایک کافِر ڈاکٹر نے اپنے مقالے میں یہ حیرت انگیز انکِشاف کیا کہ میں نے **ڈِپریشن یعنی مایوسی** کے چند مریضوں کے روزانہ پانچ بار منہ دُھلائے کچھ عرصے بعد ان کی بیماری کم ہو گئی۔ پھر ایسے ہی مریضوں کے دوسرے گروپ سے روزانہ پانچ بار ہاتھ، منہ دھلوائے تو مرض میں بہُت اِفاقہ ہو گیا۔ یِہی ڈاکٹر اپنے مقالے کے آخِر میں اعتِراف کرتا ہے، مسلمانوں میں مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے کیوں کہ وہ دن میں کئی مرتبہ ہاتھ منہ اور پاؤں دھوتے (یعنی وُضو کرتے) ہیں۔'' ایک اِنگریز ماہِرِ نفسیات سِگمنڈ فرائیڈ (SIGMEND FRIDE) نے روزوں کے فوائد کا اعتِراف کرتے ہوئے یہ بیان دیا ہے: **''روزے سے جسمانی کھچاؤ، ذِہنی ڈِپریشن اور نفسیاتی اَمراض کا خاتمہ ہوتا ہے۔''**

عِمامہ باندھنا مایوسی کا عِلاج ہے

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارَک سنّت **عِمامہ شریف** باندھنا بھی ذِہنی دباؤ سے نَجات پانے اور اپنے اندر حِلم وقُوّتِ برداشت بڑھانے کا

بہترین طریقہ ہے۔ چُنانچِہ حدیث شریف میں ہے: **''عِمامہ باندھو تمہارا حِلم بڑھے گا۔''** (اَلْمُسْتَدْرَك لِلْحَاكِم ج ٥ ص ٢٧٢ حديث ٧٤٨٨ دارا لمعرفة بيروت)

عمامہ اور سائنس

جدید سائنسی تحقیق کے مطابِق مستقِل طور پر **عِمامہ شریف** سجانے والا خوش نصیب مسلمان **فالج** اور خون کی وجہ سے جنم لینے والی بعض بیماریوں سے محفوظ رہتا ہے کیونکہ **عِمامہ شریف** سجانے کی بَرَکت سے دِماغ کی طرف جانے والی خون کی بڑی بڑی نالیوں میں خون کا دباؤ صِرف ضَرورت کی حد تک رَہتا ہے اور غیر ضَروری خون دِماغ تک نہیں پہنچ پاتا! لِہٰذا امریکہ میں **فالج** کے عِلاج کیلئے **عِمامہ نُما** ''ماسک'' (MASK) بنایا گیا ہے۔

اُن کا دیوانہ عِمامہ اور زُلف و رِیش میں
واہ دیکھو تو سہی لگتا ہے کتنا شاندار

سانس کے ذَرِیعے ٹینشن کا علاج

ٹینشن اور ڈِپریشن کم کرنے کے لئے عمَلِ تَنَفُّس یعنی سانس کی

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) مجھ پر کثرت سے دُرُود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔

ورزِش مفید ہے۔ اس کے لئے فجر کا وقت بہتر ہوتا ہے کہ اس وَقت عُمُوماً دھواں اور شور وغُل نہیں ہوتا۔ یہ عمل کسی ہوادار کم روشنی والے کمرے میں کیجئے۔ اسلامی بھائی برآمدہ میں اس طرح کھڑے ہوں کہ کسی کے گھر میں نظر نہ پڑے اور اسلامی بہنیں بھی اسقدَر دور کھڑی ہوں کہ کوئی غیر مرد اِن کو نہ دیکھ سکے نیز اِن کی بھی کسی غیر مرد پر نظر نہ پڑے۔ اِس کا طریقہ نہایت آسان ہے، پہلے اپنی انگلی ناک کے الٹے نتھنے پر (یعنی سوراخ کے قریب) رکھ کر معمولی سا دبائیں اور ناک کی سیدھی جانب سے سانس لیں اب سیدھی طرف سے دبائیں اور الٹی جانب سے سانس نکال دیں۔ اس طرح کم از کم **30** بار یہ عمل دُہرائیں۔ اگر اس سے زائد بھی کر لیں تو کوئی حَرَج نہیں۔ اس سے اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ ٹینشن میں کمی اور کافی فَرحت محسوس کریں گے۔

پریشانی کی طرف سے توجُّہ ہٹا دیجئے

ایک اور طریقۂ علاج یہ بھی ہے کہ اپنی پریشانی کے متعلِّق سوچنا ترک کر دیجئے۔ اگر سوچتے رہیں گے کہ میں بہُت بیمار ہوں، میں پریشان ہوں، میں سراپا مسائل ہوں تو اس سے پریشانی اور ذِہنی دباؤ میں مزید اضافہ ہوگا اور آپ

اندر ہی اندر گُھلتے چلے جائینگے۔ حضرتِ سیِّدُ نا امیرُ الْمُؤمِنین علیُّ المرتضٰی ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے سُنا "مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقِمَ بَدَنُہٗ" یعنی جس کی فکریں زیادہ ہوجاتی ہیں اس کا بدن سَقِیم (یعنی بیمار) پڑ جاتا ہے"۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٣٤٢ حدیث ٨٤٣٩ دارالکتب العلمیة بیروت)

دل کو سکوں چمن میں ہے نہ لالہ زار میں
سوز و گُداز تو ہے فَقَط کُوئے یار میں

سبز گنبد کے تصوُّر کا طریقہ

چلئے! اپنے ذِہن کو تازہ بلکہ تازہ ترین کرنے کیلئے **تیسرا مَدَنی طریقہ** بھی سن لیجئے اور وہ یہ ہے کہ کسی بھی وقت کم روشن، ہوادار اور پُرسُکون جگہ پر لیٹ کر بہترین پُرفَضا مقام کا تصوُّر قائم کیجئے اور یہ تصوُّر حقیقت سے قریب تر ہو۔ مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا میں واقع گنبدِ خَضراء کا حسین منظر مرحبا! کہ یہ دنیا کے ہر حسین منظر سے حسین ترین ہے۔ گنبدِ خَضرا کا تصوُّر باندھئے۔ مکتبۃُ المدینہ سے ''تصوُّرِ مدینہ'' کی کیسِٹ ھَدِیّۃً حاصل کرکے اُس کے

ذَرِیعے بہتر طریقے پر ''تصوُّرِ مدینہ'' قائم کیا جا سکتا ہے۔

کیا سبز سبز گنبد کا خوب ہے نظارا
ہے کس قَدَر سُہانا کیسا ہے پیارا پیارا

یہ رہا سبز گنبد!

آپ نے بارہا تصویر میں سبز سبز گنبد دیکھا ہوگا اور جس خوش قسمت نے حقیقت میں دیکھا ہے اس کے لئے تصوُّر کرنا مزید آسان ہوگا۔ شُروع میں ہلکا ہلکا عکس محسوس ہوگا پھر اس کو حقیقت سے قریب تر کرنے کی کوشش کیجئے۔ اگر جذبہ صادِق ہوا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ بے ساختہ پکار اُٹھیں گے، **یہ رہا سبز سبز گنبد!** پھر خیال کیجئے صُبح کا سُہانا وقت ہے، ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جھومتی ہوئی، سبز سبز گنبد کو چومتی ہوئی، اس کے گرد گھومتی ہوئی مجھے بَرَکتیں دے رہی ہے، مجھے چُھو رہی ہے، اور اس کے سبب مجھے پُر کیف ٹھنڈک محسوس ہو رہی ہے، پھر یہ بھی تصوُّر کیجئے کہ **سبز گنبد شریف** پر ہلکی ہلکی بُوندا باندی نچھاور ہو رہی ہے اور وہاں سے بَرَکتیں لئے باریک باریک بُندَکیاں مجھ پر بھی پڑ رہی ہیں۔ کچھ دیر کیلئے اس دِلفریب و دلگداز منظر میں کھو جائیے۔

درِ مصطَفٰے کی تلاش تھی میں پہُنچ گیا ہوں خیال میں
نہ تھکن کا چہرے پہ ہے اثر نہ سفر کی پاؤں میں دُھول ہے

ہوسکے تو ہر روز اسی طرح تصوُّر کیجئے اُن کی رَحمت سے کیا بعید کہ سچ مُچ پردے اُٹھ جائیں اور **عاشِقانِ رسول** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم حقیقت میں گنبدِ خَضرا کے جلوے دیکھ لیں۔ روزانہ کم از کم سات منٹ (مِ ۔نَٹ) ایسا کریں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ذِہنی دباؤ یعنی **ٹینشن** بَہُت کم ہوجائیگا اگر یقین نہیں آتا تو تجرِبہ (تَجْ ۔رِ۔ بہ) کر لیجئے۔

گنبدِ خَضرا خدا تجھ کو سلامت رکھے
دیکھ لیتے ہیں تجھے پیاس بُجھا لیتے ہیں

پیدل چلنے کے فوائد

ذِہنی دباؤ اور اَعصابی کھچاؤ کم کرنے کے لئے ذِہنی ورزِش کے علاوہ روزانہ پون گھنٹہ مسلسل پیدل چلنا چاہیۓ۔ اِبتِدائی 15 مِنَٹ چال درمیانہ ہو درمیانی 15 مِنَٹ قدرے تیز تیز قدم اور آخری 15 مِنَٹ اُسی طرح پھر درمیانہ۔

دُرُود شریف پڑھتے جائیے اور لگا تار چلتے جائیے، چلنے میں یہ کوشش فرمائیے کہ پاؤں کے پنجوں پر قدرے وزن پڑتا رہے، چلنے کیلئے فَجر کا وقت بہتر ہے کہ اُس وقت ماحول عُمُوماً گاڑِیوں کے دھوئیں اور گرد وغبار سے پاک، فَضاء میں نکھار اور ہوا خوشگوار ہوتی ہے۔ ایک روایت کے مطابِق جنّت میں ہر وَقت اسی وَقت کا سا سَماں ہوگا۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا ہاضِمہ دُرُست ہوگا، آپ کے اَعضاء بہتر طور پر کام کریں گے، دورانِ خون تیز ہوگا اور خون کی گردِش تیز ہونے سے جسم سے ایک خاص قسم کا زہریلا مادّہ خارِج ہوتا ہے، جس کی خاصیَّت افیون سے ملتی جُلتی ہے۔ اس کے خارِج نہ ہونے سے مختلف دَردوں اور تکالیف میں اِضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مذکورہ طریقے پر اگر مسلسل پیدل چلنے والی ورزش کیا کریں گے تو یہ زہریلا مادّہ جسم سے خارِج ہوتا رہے گا جس سے مختلف جسمانی تکالیف سے راحتیں ملیں گی، ذِہنی دباؤ یعنی ٹینشن میں کمی آئے گی اور اگر خون میں گندا کولیسٹرول بھی زائد ہوا تو وہ بھی خارِج ہوگا اور دماغ کو تازَگی مُیَسَّر آئیگی۔ جب ذِہن تروتازہ رہیگا تو **خود کُشی** کا خیال کبھی بھی قریب نہ آئیگا۔ اِن شاءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اے بے کسوں کے ہمدم دنیا کے دور ہوں غم
بس جائے دل میں کعبہ سینہ بنے مدینہ

بیمار بادشاہ

پڑوسی ملکوں کے دو بادشاہوں میں گہری دوستی تھی ، ان میں **ایک بادشاہ** طرح طرح کے امراض اور ٹینشن سے تنگ جبکہ **دوسرا بادشاہ** خوش حال اور صِحّت مند تھا۔ ایک بار **بیمار بادشاہ** نے **تندُرُست بادشاہ** سے کہا: میں ماہِر طبیبوں سے علاج کروانے کے باوُجُود حُصولِ صحّت میں ناکام ہوں، آپ کس طبیب سے علاج کرواتے ہیں؟ **تندُرُست بادشاہ** نے مسکرا کر کہا: میرے پاس دو طبیب ہیں۔ **بیمار بادشاہ** نے کہا: برائے کرم! مجھے بھی ان سے ملوا دیجئے، اگر انہوں نے میرا علاج کر دیا تو اُن کو مالا مال کر دوں گا۔ **تندُرُست بادشاہ** ہنس پڑا اور کہنے لگا: میرے طبیب میرا بِالکل مُفت علاج کرتے ہیں اور وہ دو طبیب ہیں میرے **دونوں پاؤں!** اور طریقِ علاج یہ ہے کہ ان کے ساتھ میں خوب پیدل چلتا ہوں لہٰذا میری صحّت اچّھی رہتی ہے اور آپ غالِباً زیادہ تر بیٹھے رہتے، پیدل چلنے سے کتراتے، اور تھوڑے تھوڑے فاصِلے پر بھی سُواری پر آتے جاتے ہیں لہٰذا خود کو

بیمار اور ذِہنی دباؤ کا شکار پاتے ہیں۔

کیا آپ خودکُشی کرنا چاہتے ہیں؟ ٹھہریئے۔۔۔۔!

جب کوئی بیمار، بے رُوزگار، قرضدار، سخت ٹینشن کا شکار یا کوئی غُصِیلا اور جذباتی آدمی دِلبرداشتہ، یا کوئی امتحان میں فیل ہونے پر طعنہ زنی سے خائف یا پسند کی شادی میں جب ناکام ہو جاتا ہے تو شیطان ہمدرد بن کر آتا اور بہکاتا ہے کہ تم اتنے پریشان ہو تو آخر **خودکُشی** کیوں نہیں کر لیتے کہ ان جَھنجھٹوں سے جان چھوٹے۔ جذباتی مرد و عورت کی عقل ایسے مواقِع پر بسا اوقات ساتھ چھوڑ دیتی ہے اور وہ **خودکُشی** پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شیطان جب **خودکُشی** کے وسوسے ڈالے تو ایسی صورت میں آپ بالکل ٹھنڈے دِماغ سے شیطان کے وسوسوں کو رَدّ کیجئے اور **خودکُشی** کے دُنیوی نقصانات اور اُخروی عذابات کو خیالات میں اس طرح دُہرایئے **اوّلاً** یہ فِعل **اللہ** تعالٰی اور اس کے **پیارے حبیب** صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو **ناراض** اور عزیز و اقارِب کو غمگین کرنے والا اور ہمارے دشمنوں یعنی شیاطین اور ان کے مُتَّبِعین یعنی کافِرین کو راضی کرنے والا ہے۔ **ثانِیاً** اس سے مسائل حل نہیں ہوتے بلکہ **خودکُشی** کرنے والے کے عزیز و اقارِب دُکھوں اور

پریشانیوں میں مزید گِھر جاتے ہیں۔ **ثالِثاً خود کُشی سے جان چھوٹتی نہیں بلکہ مزید اور وہ بھی شدید پھنس جاتی ہے۔** تو اُس شخص کیلئے کس قَدَر نقصان اور خُسران کی بات ہوگی جو شیطان کے وسوسوں میں آکر خود کُشی کر کے خود کو عذابِ قبر وحشر و نار کا حقدار بنالے۔ نیز یہ کیسی بے مُرُوَّتی، اور بے وفائی ہے کہ خاندان والوں اورعزیزوں کے گلے میں بدنامی وشرمندَگی کا ہار ڈال کر دنیا سے رخصت ہو نیز خود اپنے دشمنوں کو بھی خوشی فراہم کرتا چلے۔ لہٰذا اِسی طرح کے **مَدَنی تصوُّرات** کے ذَرِیعے شیطان مردود کو بِالکل مایوس کردے اور ایمان پر اِستِقامت کے عزمِ صَمیم سے اُس دُزدِرجیم (یعنی مردود چور شیطان) کا اس طرح کہہ کر منہ پھیر دے کہ میں کیوں کروں خودکُشی؟ **خود کُشی** کرے میری بلا! مجھے تو اپنے ربِ اکرم عَزَّوَجَل کے فضل وکرم سے بہُت اُمّید، اُمّید اور اُمّید ہے، اور **خود کشی** تو وہ کرے جسے **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت کی رَحمت سے مایوسی ہو۔ **اللّٰہ** رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بہُت زبردست ہے۔ وہ ضَرور ضَرور میری پریشانیاں بھی دور فرمائے گا اور مجھ گنہگار کو محض اپنے فضل وکرم سے بِلا حساب وکتاب بخش بھی دے گا۔ بِالفرض بظاہر پریشانیاں دور نہیں بھی ہوتیں تب بھی میں اُس کی رضا پر راضی ہوں میں **خُود کُشی**

کر کے اپنی آخِرت کو داؤ پر لگا کر اے نامراد شیطان! تجھے ہر گز خوش نہیں کروں گا۔

"بسمِ اللّٰہ" کے سات حُروف کی نسبت سے 7 روحانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشانیوں کا تعلُّق قلب و روح سے ہوتا ہے۔ پریشانیوں سے نَجات پانے اور سُکونِ قلب بڑھانے کے لئے روحانی علاج بھی سماعت فرمائیے۔

(۱) غم کا علاج

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم 60 بار روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کیجئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ **رنج و غم** دور ہو نگے۔ **دل کی گھبراہٹ** کے لئے بھی یہ عمل مفید ہے۔

(۲) روزی میں بَرَکت کا بہترین نُسخہ

اگر بے رُوزگاری سے تنگ ہیں تو اِس نُسخے پر عمل کیجئے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سَہل بن سَعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حُضُورِ انور، مدینے کے تاجور، شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی مُفلِسی و مُحتاجی کی شکایت کی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب تم گھر میں

داخِل ہونے لگو اور گھر میں کوئی ہو تو **سلام** کر کے داخِل ہوا کرو، پھر **مجھ پر سَلام** عرض کرو اور ایک بار **قُلْ ھُوَ اللّٰہ** شریف پڑھو۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا پھر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں کی بھی خدمت کی۔

(الجامع لاحکام القران للقرطبی ج ۱۰ ص۱۸۳۔۱۸٤ دارالفکر بیروت)

(۳) گھریلو اِتّفاق کا عمل

میرے آقائے نعمت، سرکارِ اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''سب گھر والوں میں اِتّفاق کے لئے بعد نمازِ جمعہ **لاہوری نمک** پر ایک ہزار ایک بار **یَاوَدُوْدُ** پڑھئے اوّل وآخر دس دس بار درود شریف اور اُس وقت سے اُس (پڑھے ہوئے) **نمک** کا برتن زمین پر نہ رکھئے، (ادب سے الماری، میز وغیرہ اُونچی جگہ رکھئے) وہ **نمک** سات دن گھر کی ہانڈی (یعنی سالن وغیرہ) میں ڈالئے، سب کھائیے، **مولیٰ تعالیٰ** سب میں اِتّفاق پیدا کرے گا۔ ہر جمعہ کو سات دن کے لئے پڑھ لیا کیجئے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲٦ ص ٦۱۲)

(٤) دُشواری کے بعد آسانی

حضرتِ علّامہ امام شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبّانی ''طبقاتِ کُبریٰ'' میں

فرمانِ مصطفٰے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

حُضُور غوثُ الاعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا یہ ارشادِ مبارک نَقل کرتے ہیں، ابتِداءً مجھ پر بَہُت سختیاں رکھی گئیں اور جب سختیاں انتہا کو پہُنچ گئیں تو میں عاجِز آکر زمین پر لیٹ گیا اور میری زَبان پر قراٰنِ پاک کی یہ دو آیاتِ مبارکہ جاری ہو گئیں۔

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ؕ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: تو بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے، بے شک دشواری کے ساتھ آسانی ہے۔

(پ ۳۰ الم نشرح ٥،٦)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان آیاتِ مبارکہ کی بَرَکت سے وہ تمام سختیاں مجھ سے دُور ہو گئیں۔ (اَلطَّبَقَاتُ الکبریٰ ج ١ ص١٧٨ دارالفکر بیروت)

مُصیبت زدہ اور مریض کو چاہیے کہ سرکارِ غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُسی ادا کو یاد کر کے بے تابانہ زمین پر لیٹ جائے اور سورۂ الم نشرح کی مذکورہ آیت نمبر 5 اور 6 پڑھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے گا تو بطُفیلِ حُضُور غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہِ الاکرم مشکل آسان ہوگی۔

مِری مشکلوں کو تو آسان کردے   مِرے غوث کا واسِطہ یا الٰہی

(۵) عشقِ مجازی سے چُھٹکارے کا عمل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط

باوُضو یہ قرانی آیاتِ مبارکہ تین 3 بار پڑھ کر (اوّل وآخر ایک بار دُرُود شریف) پانی پر دم کر کے پی لے۔ یہ عمل چالیس 40 دن تک کرے۔ **نماز** کی پابندی ضَروری اَشد ضَروری ہے۔

مَدَنی پھول : اگر کوئی **عشقِ مجازی** کی آفت میں پھنس جائے تو اس کو چاہئے کہ صبر کرے۔ شادی سے قبل ملنا بلکہ بِلا اجازتِ شرعی ایک دوسرے کو دیکھنا نیز خط و کتابت ،فون پر گفتگو اور تحائف کا لین دین وغیرہ ہر وہ غیر شرعی فِعل جو اِس **عشق** کے سبب کیا جائے حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ اپنے **مجازی عشق** کے لئے معاذَ اللّٰہ عزوجل حضرت سیّدُ نا **یوسف** علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور **زُلیخا** کے قصّے کو دلیل بنانا سخت جہالت وحرام ہے۔ یاد رہے! عشق صرف زلیخا کی طرف سے تھا، حضرتِ سیّدُنا یوسف علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا دامن اس سے پاک تھا۔ ہر نبی معصوم ہے۔

فرمانِ مصطفےٰ :(صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم) جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

(عشقِ مجازی کی حیرت انگیز معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 192 صفحات کی کتاب پردے کے بارے میں سوال جواب ص148 تا181 کا مطالعہ فرمالیجئے)

(٦) قرضہ اُتارنے کا وظیفہ

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ۔

(یعنی اے اللہ! مجھے حرام سے بچاتے ہوئے (صرف) حلال کے ساتھ کفایت کر اور اپنے فضل وکرم کے ذریعے اپنے سوا سے بے پرواہ فرمادے۔) تاحُصولِ مُراد ہر نماز کے بعد ۱۱، 11 بار اور صبح وشام 100،100 بار روزانہ (اوّل وآخر ایک ایک بار دُرُود شریف) پڑھئے۔ اس دُعاء کے بارے میں حضرتِ مولائے کائنات، عَلیُّ الْمرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہ تعالٰی وَجْھَہُ الکریم کا ارشادِ شفقت بنیاد ہے: "اگر تجھ پر پہاڑ جتنا بھی قرض ہوگا تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ادا ہوجائے گا۔" (سُنَنُ التِّرمِذِیّ ج ٥ ص ٣٢٩ حدیث ٣٥٧٤ دار الفکر بیروت)

صبح وشام کی تعریف : آدھی رات کے بعد سے لیکر سورج کی پہلی کرن چمکنے تک **صُبح** ہے اور ابتِداءِ وقتِ ظہر سے غُروبِ آفتاب تک **شام** کہلاتی ہے۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص٩)

Go To Index

(۷) برائے رِزق اورادائے قرض (دواوراد)

(الف) **یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب** پانچ سو بار، (اوّل وآخر گیارہ بار دُرود شریف) یہ عمل نَمازی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن **بعد نَمازِ عشاء** ننگے سرکُھلے آسمان تلے کھڑے کھڑے پڑھیں۔ (ایسی جگہ پر یہ عمل کیجئے جہاں نامحرم پر اور کسی کے گھر کے اندر نظر نہ پڑے)

(ب) **یَابَاسِطُ** روزانہ **بعد نَمازِ فجر** دُعاء کے بعد دَس بار (اوّل آخر ایک بار دُرود شریف) پڑھ کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیرلیں۔

مَدَنی نُکتہ : اے کاش! روزی میں کثرت کی مَحبَّت کے بدلے ہم نیکیوں میں برکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرد کرتے۔

مَدَنی مشورہ: وِرد شروع کرنے سے پہلے کسی سنّی عالم یا قاری صاحب کو سنادیجئے۔

مَدَنی اِلتجاء ۔اِس رسالے میں دیا ہوا کوئی بھی وِرد کرنا چاہیں تو شروع کرنے سے قبل سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کے ایصالِ ثواب کیلئے گیارہ یا ایک سو گیارہ روپے کی اور کام ہوجانے کی صورت میں سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ایصالِ ثواب کیلئے (کسی سنّی عالم کے مشورے سے) 25 یا 125 روپے کی اسلامی کتابیں تقسیم کیجئے۔ (رقم کم وبیش کرنے میں مضایقہ نہیں)

Go To Index

بیان:2

ناراضیوں کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ،
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ناراضیوں کا علاج

دُعائے عطّار: یاربَّ المصطَفٰے! جو کوئی 27 صَفْحات کا رِسالہ: "ناراضیوں کا عِلاج" پڑھ یا سُن لے اُسے دنیا و آخِرت کے رنج و غم سے بچا اور دونوں جہاں کی خوشیاں نصیب فرما۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ''**اللہ** پاک کی خاطر آپَس میں مَحَبَّت رکھنے والے جب آپَس میں مِلیں اور مُصافَحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) پر **دُرُودِ پاک** بھیجیں تو ان کے جُدا ہونے سے پہلے دونوں کے اَگلے پچھلے گُناہ بَخْش دیئے جائیں۔''

(مُسْنَدِ اَبو یَعْلٰی ج۳ ص۹۵ حدیث ۲۹۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

امامِ حسن و امامِ حسین کی صُلح کا ایمان افروز واقعہ

صَحابیِ نبی حضرتِ ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے پتا چلا کہ حضرات امامِ حَسَن و امامِ حُسین رضی اللہ عنہما کے درمیان کوئی ناراضی ہوگئی ہے تو میں نے نواسۂ رَسول حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ سے عَرض کی: لوگ آپ دونوں صاحِبان کو اپنا پیشوا (یعنی سردار) مانتے

ہیں۔ آپ اپنے بھائی جان حضرتِ امام حَسَن رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر اُن سے صُلْح کر لیجئے کیونکہ آپ اُن سے عُمر میں چھوٹے ہیں۔ اِس پر حضرتِ امام حُسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ فرمانِ عالی شان نہ سُنا ہوتا کہ ''(صُلْح میں) **پہل کرنے والا جنَّت میں بھی پہلے جائے گا**''(۱) تو میں ضَرور اُن کی خدمت میں حاضِر ہوتا مگر میں یہ پسند نہیں کرتا کہ اُن سے پہلے جنَّت میں جاؤں۔ حضرتِ ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ عنہ کے پاس حاضِر ہوا اور اُنہیں سارا واقِعہ بتایا تو نواسۂ رسول حضرتِ امامِ حَسَن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صَدَقَ اَخِیْ یعنی ''میرے بھائی نے سچ کہا'' پھر آپ کھڑے ہوئے اور اپنے بھائی حضرتِ امامِ حُسین رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر اُن سے صُلْح کر لی۔ (ذخائر العقبیٰ ص ۲۳۸ سے خلاصہ) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

(۱): الزھد ص ۲۵۳ حدیث ۷۲۶۔

صَدقہ حَسن حُسین کا یاربِّ مصطَفٰے
کر دے مُعاف ہر خطا یاربِّ مصطَفٰے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

جنَّت کی طرف پہل کرنے کا نُسخہ

اے عاشقانِ صَحابہ واہلِ بَیت! اِس ایمان افروز واقِعے سے دَرْس ملا کہ اگر کسی

سے ناراضی ہو بھی جائے تو ہمیں دل مَضْبوط کر کے صُلْح کرنے کیلئے پہلے آگے بڑھ جانا چاہئے، میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک مرتبہ آپس میں ناراض دو بھائیوں کو صُلْح کر لینے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''آپ دونوں میں سے جو ملنے (یعنی صُلْح کرنے) میں پہل کرے گا وہ جنّت کی طرف پہل کرے گا۔'' (حیاتِ اعلیٰ حضرت ج۱ ص۳۵۸ سے خلاصہ)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

شیطان آپس میں لڑواتا ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! شیطان مَرْدُود مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتا، لڑواتا اور قَتْل و غارت گری کرواتا ہے نیز انہیں صُلْح (PEACE) پر آمادہ ہی نہیں ہونے دیتا۔ بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی نیک دل شَخْص بیچ میں پڑ کر ان میں صُلْح کروا بھی دے تب بھی طرح طرح کے وَسوسے ڈال کر انہیں اُکساتا اور بھڑکاتا ہے۔ شیطانِ مکّار کے وار سے خبردار کرتے ہوئے پارہ 15 سُوْرَۃُ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْل کی 53 ویں آیت میں **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْؕ

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بےشک شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔

اللہ پاک پارہ 7 سُوْرَۃُ الْمَآىِٕدَہ آیت 91 میں فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُرِیۡدُ الشَّیۡطٰنُ اَنۡ یُّوۡقِعَ بَیۡنَکُمُ الۡعَدَاوَۃَ وَ الۡبَغۡضَآءَ فِی الۡخَمۡرِ وَ الۡمَیۡسِرِ

آسان ترجَمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض وکینہ ڈال دے۔

سب صُلح و صفائی کے ساتھ رہیں

جن گھروں میں آپَسی ناراضیوں کا سلسلہ ہو، ماں بیٹی، باپ بیٹے، بھائی بہن، ساس بہو، نند بھاوَج اور دیگر رشتے داروں میں آپس کے اندر ناراضیاں ہوں، پڑوسیوں کے ساتھ اَن بَن ہو، دوستوں میں لڑائی ٹھَن گئی ہو، خاندان و قبیلے آپس میں ٹکرا گئے ہوں، بازار میں جو دکاندار آپَس میں ایک دوسرے کی کاٹ میں مصروف ہوں ان سب مسلمانوں کو **اللہ** پاک کی رضا کیلئے پکّی صُلْح کرکے مل جل کر شیطان کے پھوٹ ڈلوانے والے تباہ کار وار کو بے کار بنا دینا چاہئے، یقیناً آپس کے فسادات میں دنیا و آخرت کے بے شُمار نُقصانات ہیں۔ جو عاشِقانِ رسول آخر تک یہ رسالہ پڑھ یا سُن لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ آپسی ناراضیوں سے بچنے اور مُعافی و دَرگُزر سے کام لینے کا ذِہْن بن جائے گا۔

غصّہ فساد کی جڑ ہے

بات بات پر جذبات میں آجانے والا غُصیلا (یعنی غُصّے والا) شخص اکثر فسادات کا باعِث بن جاتا ہے، غُصّے والوں کو خبردار ہو جانا چاہئے کہ نَفْس کے سبب آنے والے غُصّے میں بے قابو ہو کر **اللہ** کریم کی نافرمانی والا کام کر کے کہیں جہنَّم کے گہرے گڑھے میں نہ جا پڑیں۔

غُصّے کی تعریف (DEFINITION)

غَضَب یعنی ''غُصّے'' کے معنٰی ہیں: ثَوَرَانُ دَمِ الْقَلْبِ اِرَادَۃَ الْاِنْتِقَام۔ یعنی ''بدلہ لینے کے اِرادے کے سبب دل کے خون کا جوش مارنا۔'' (المفردات ص ٦٠٨) حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''غَضَب یعنی غُصّہ نفس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفْع (یعنی دُور) کرنے پر اُبھارے۔'' (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص٦٥٥)

جہنَّم کا مخصوص دروازہ

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ''جہنَّم کا ایک دروازہ ہے، جس سے وہی لوگ داخِل ہوں گے جن کا غُصّہ اللہ پاک کی نافرمانی کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔'' (شعب الایمان ج٦ ص ٣٢٠ حدیث ٨٣٣١)

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بالآخر اُن کو
نَفْس کے واسطے ''غصّہ'' جو کیا کرتے ہیں (وسائلِ بخشش ص ٢٩٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب   صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مالک بن دینار کے غصّہ پی جانے کی برکت (واقِعہ)

حضرتِ مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے ایک مکان کرائے (یعنی رینٹ۔RENT) پر لیا۔ اُس مکان سے بِالکل ملا ہوا ایک یہُودی کا مکان تھا۔ وہ یہُودی دشمنی کی بنیاد پر ''پرنالے'' (یعنی چھت کا پانی باہَر گرانے کی موری) کے ذَرِیعے گندہ پانی آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے

مُبارک مکان میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ خاموش ہی رَہتے۔ آخر کار ایک دن اُس نے خود ہی آ کر عرض کی: جناب! میرے پرنالے سے گرنے والی گندگی کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ نے بڑی نَرمی کے ساتھ فرمایا: ''پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔'' اُس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوُجود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے، مگر پی جاتا ہوں کیونکہ (قراٰنِ کریم کے پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 134 میں) خدائے رَحمٰن کا فرمانِ عالی شان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: اورغُصّہ پینے والے اورلوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں سے مَحبّت فرماتا ہے۔

جواب سُن کر وہ یہُودی مسلمان ہوگیا۔ (تذکِرۃ الاولیاء ص ٤٥)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غُصّے سے بُغض وکینہ پیدا ہوتا ہے

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! نرمی کی کیسی برکتیں ہیں! نرمی سے مُتَاَثِّر ہو کر وہ یہُودی مسلمان ہو گیا۔ غُصّے کی تباہ کاریوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس سے بُغض وکینہ

(یعنی عَداوت و دشمنی) پیدا ہوتا ہے جس سے بعض اوقات قتل و غارت گری تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔

کینے کی تعریف (DEFINITION)

اَلْحِقْدُ : اَنْ یُّلْزِمَ نَفْسَهُ اسْتِثْقَالَ اَحَدٍ وَّ النِّفَارَ عَنْهُ ، وَ الْبُغْضَ لَهٗ وَ اِرَادَةَ الشَّرِّ ۔ یعنی: ''کسی شخص کے خِلاف دل میں نفرت، ناگواری اور دشمنی و بُغض رکھنا اور اس کا بُرا چاہنا کینہ کہلاتا ہے۔'' (الحدیقة الندیة ج۳ ص۷۸)

کینہ وعَداوت کی تباہ کاریاں پڑھیے اور خوفِ خداوندی سے لرز یئے:

مغفِرت میں رُکاوٹ

مشہور صَحابی حضرتِ ابو ہُرَیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ ہدایت نشان ہے: ''لوگوں کے اعمال ہر ہفتے میں دو بار پیش کیے جاتے ہیں یعنی پیر اور جمعرات کے دن، پھر عَداوت رکھنے والے دو بھائیوں کے علاوہ ہر مؤمن کو بَخش دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے: ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ مل جائیں۔'' (مسلم ص۱۳۸۸ حدیث ۲۵۶۵)

عَدوات رکھنے والے کی شامت

صَحابیِ نبی حضرت مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''شَعْبان کی پندرھویں شب میں اللہ پاک اپنے بندوں کو رَحمت کی نَظَر سے دیکھتا اور سب کو بَخش دیتا ہے لیکن مُشرِک و عَدوات رکھنے والا نہیں

Go To Index

بخشا جاتا۔" (ابن ماجه ج ٢ ص ١٦١ حديث ١٣٩٠)

بلاوجہِ شَرعی قَطع تعلُّق گُناہ ہے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! حکمِ شریعت کے بَغیر فقط ذاتی ناراضی کی وجہ سے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے تعلُّقات خَتْم کردینا گُناہ وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ چُنانچِہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "مسلمان سے بِلاوجہِ شَرْعی کینہ وبُغْض رکھنا حرام ہے اور بِلا مَصْلَحَتِ شَرعِیَّہ تین دن سے زیادہ ترکِ سلام وکلام (یعنی سلام وبات چیت چھوڑ دینا) بھی حرام ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج٦ ص٥٢٦) حضرتِ ابوہُرَیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **اللہ** کریم کے پیارے نبی، مکّی مَدَنی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: "کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے، جس نے تین دن سے زیادہ چھوڑا اور مرگیا **تو جہنَّم میں داخل ہوا۔**"

(ابو داوٗد ج ٤ ص ٣٦٤ حديث ٤٩١٤)

تین قسم کے اَفراد

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُاللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین قسم کے اَفراد کی نَمازیں ان کے سَر سے ایک بالِشت بھی نہیں اُٹھتیں ﴿۱﴾ قوم کا وہ امام جسے لوگ پسند نہیں کرتے ﴿۲﴾ وہ عورَت جس نے اس حالت میں رات گزاری کہ اس کا شوہر ناراض ہو ﴿۳﴾ وہ دو بھائی جو (شریعت کی اجازت کے بَغیر)

صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنَّت کا راستہ چھوڑ دیا۔(طبرانی)

آپَس میں ناراض ہیں۔'' (اِبن ماجه ج۱ ص٥١٦ حديث٩٧١)

عیب چُھپانے کی فضیلت

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! بلا اجازتِ شَرْعی آپَس کی ناراضی کے باعِث عُموماً دونوں طرف کے اَفراد کے مابین (یعنی آپَس میں) بدگمانیوں، غیبتوں، چغلیوں اور تہمتوں وغیرہ جیسے جہنَّم میں پہنچانے والے گُناہوں کا سلسلہ رَہتا ہے۔آپَس کی ناراضیوں کے باعِث ایک دوسرے کے **عیب اُچھالنے** کا گناہ بھی بَہُت کیا جاتا ہے لہٰذا سَخْت اِحتیاط کی حاجَت ہے۔ اگر کسی مسلمان کا **عیب** معلوم ہو جائے تو اسے چُھپا دینا ضَروری ہے۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** مسلمان کے **عیب** چھپانے میں بڑا ثواب ملتا ہے جیسا کہ حضرتِ عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس نے کسی کا **پوشیدہ** (یعنی چھپا ہوا) **عیب** دیکھ کر چُھپایا تو یہ ایسا ہے گویا اُس نے زندہ دَفْن کی ہوئی بچّی کو زندہ کیا۔''

(معجم اوسط ج٦ ص٩٧ حديث ٨١٣٣)

عیب کی وَضاحت!

حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے اِس حدیثِ پاک کی جو وضاحت فرمائی ہے اس سے حاصِل ہونے والے مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: ۞ وہ عیب جو کسی مسلمان کے حَق سے مُتعلّق نہ ہو اور یہ شخص اسے لوگوں سے چُھپانا چاہتا ہو، بعض شارِحین (یعنی حدیثوں کی شرح کرنے والے عُلَما) نے فرمایا کہ اس سے مُراد مسلمان مرد یا عورَت کا سَتْر ہے یعنی

کسی کو ننگا دیکھے تو اسے کپڑا پہنا دے، ہوسکتا ہے کہ دونوں ہی مُراد ہوں ۞ اس طرح کہ (کسی کا عیب دیکھ کر) خود اس سے کہہ دے کہ دیکھ! آئندہ ایسی حرکت نہ کرنا ورنہ پھر تیری خیر نہ ہوگی اور لوگوں سے (اس کا عیب) چُھپالے تاکہ تبلیغ بھی ہو جائے اور مسلمان کی پردہ پوشی بھی لیکن اگر یہ شَخْص کسی (کے) قتل یا (کسی کو) نقصان (پہنچانے) کی خُفیہ سازش کر رہا ہے تو ضَرور اس کی اِطلاع اُس (یعنی جسے یہ نقصان پہنچانا چاہتا ہے) کو کر دے تاکہ وہ نقصان سے بچ جاوے یا اگر یہ شخص عادی مجرِم بن چکا ہے تو اس کا اِعلان کر دے۔ لِہٰذا اس فرمانِ عالی کا یہ مقصد نہیں کہ خُفیہ چور، قاتل کے جُرم چُھپاؤ، حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا فرمان نہایت ہی جامع ہوتا ہے ۞ یعنی اس پردہ پوشی (یعنی عیب چھپانے) کا ثواب ایسا ہے جیسے کسی زندہ دَفْن شدہ بچّی کو قبر سے نکال کر اس کی جان بچالینا کیونکہ مسلمان کی آبرو (یعنی عزّت) اس کی جان کی طرح قابلِ احترام ہے۔ بہر حال مسلمان کی جاتی ہوئی عزّت بچانا بڑا ہی ثواب ہے مگر وہ قیُود (یعنی وضاحتیں) خیال میں رہیں جو ہم نے عرض کیں۔ (مراۃ المناجیح ج۶ص ۵۷۰)

مسلمان کیسا ہونا چاہیے؟

صَحابی ابنِ صَحابی حضرتِ عبدُ اللّٰہ ابنِ عمر رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ **اللہ** پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اُس پر ظُلم کرتا ہے اور نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے۔ اور جو اپنے بھائی کی حاجَت (یعنی ضَرورت) پوری کرے **اللہ** پاک اس کی حاجَت (یعنی

Go To Index

ضَرورت) پوری کرتا ہے۔ اور جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے **اللہ** پاک قِیامت کی تکلیفوں میں سے اُس کی تکلیف دُور فرمائے گا۔ اور جو کسی مسلمان کی **عیب پوشی** کرے (یعنی عیب چُھپائے) تو **اللہ** پاک قِیامت کے دن اُس کی **عیب پوشی** فرمائے (یعنی عیب چُھپائے) گا۔'' (مُسلِم ص۱۳۹٤ حدیث ٦٥٨٠)

عیب چُھپاؤ، جنّت پاؤ

صَحابیِ نبی حضرتِ ابوسعید خُدْری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو شخص اپنے بھائی کا عیب دیکھ کر اُس کی **پردہ پوشی** کردے (یعنی چُھپا دے) تو وہ جنّت میں داخِل کر دیا جائے گا۔''

(مُسند عَبْد بن حُمَیْد ص۲۷۹ حدیث ۸۸٥)

جب لڑائی ٹَھن جاتی ہے

آپَس کی ناراضی کے باعِث بسا اوقات ایک دوسرے کی بکثرت **غیبت** کی جاتی ہے۔ **غیبت** گناہِ کبیرہ، حرام و جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جب دلوں میں ناراضی اَثَر جماتی اور آپس میں لڑائی ٹَھن جاتی ہے تو کبھی **غیبتوں اور تہمتوں** کا سیلاب اُمڈ آتا اور غیبت کرنے سُننے والوں کو سُوئے جہنّم ہنکاتا ہے۔ اِس سلسلے میں سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو ارشادات سُنئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے:

(1) غیبت کا عذاب

میں شبِ مِعْراج ایسے لوگوں کے پاس سے گُزرا جو اپنے چہروں اور سینوں کو تانبے کے ناخنوں

سے چھیل رہے تھے۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: ''یہ لوگوں کا گوشت کھاتے (یعنی ان کی غیبت کرتے) اور ان کی عزّت خراب کرتے تھے۔'' (ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٥٣ حدیث ٤٨٧٨)

غیبت کی تعریف (DEFINITION)

کسی (زندہ یا مُردہ) شخص کے پوشیدہ (یعنی چُھپے ہوئے) عیب کو (جس کو وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو) اُس کی بُرائی کرنے کے طور پر ذکر کرنا۔ (بہارِ شریعت ج ۳ ص ۵۳۲)

(2) تُہمت کا عذاب

''**جو** شخص کسی مسلمان پر ''بُہتان'' (یعنی تُہمت) لگائے (یعنی ایسی چیز کہے جو اُس میں نہیں) تو **اللہ** پاک اسے رَدْغَۃُ الْخَبال میں رکھے گا یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے۔'' (ابوداوٗد ج ۳ ص ٤٢٧ حدیث ٣٥٩٧) (رَدْغَۃُ الْخَبال جہنّم میں ایک مقام ہے جہاں دوزخیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا) بیان کی ہوئی حدیثِ پاک کے اس حصّے: ''یہاں تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نکل جائے'' کا مطلب بیان کرتے ہوئے حضرت شیخ عبدُ الحق مُحدِّث دہلوی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یعنی اس گُناہ سے توبہ کے ذَرِیعے نکل جائے، یا جس عذاب کا وہ حق دار ہو چکا ہے اُسے بھگتنے کے بعد (تُہمت کے گُناہ سے) پاک ہو جائے۔ (اشعۃُ اللّمعات ج ۳ ص ۲۹۰)

بددُعا دینا اِنتِقام ہے

یاد رکھئے! اپنے اُوپر ظلم کرنے والے کے حق میں بددُعا کر دینا اِنتِقام (یعنی بدلہ لینا) ہے، **مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''جس نے ظالم پر بددُعا

کی اُس نے اپنا بدلہ لے لیا۔'' (ترمذی ج ٥ ص ٣٢٤ حدیث ٣٥٦٣)

جھگڑے سے بچنے کی فضیلت

اپنے نَفْس کی خاطِر جھگڑنے سے مسلمان کو بچنا چاہیے حتّٰی کہ کوئی دل آزاری کر بیٹھے تب بھی بَحْث وتکرار سے بچ کر دَرگُزر سے کام لیتے ہوئے جھگڑے سے دور رہنے ہی میں بَھلائی ہے۔ **فرمانِ آخری نبی** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: ''جو حق پر ہونے کے باوُجود جھگڑا نہیں کرتا میں اُس کیلئے جنَّت کے (اندرونی) کَنارے میں ایک گھر کا ضامن ہوں۔''

(ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٣٢ حدیث ٤٨٠٠)

مسلمان کسے کہتے ہیں؟

مسلمانوں کو آپَس میں جھگڑنے سے کیا واسِطہ! یہ تو ایک دوسرے کے مُحافِظ ہوتے ہیں چُنانچِہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: (پورا) **مسلمان** وہ ہے جس کی زَبان اور ہاتھ سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور (کامل یعنی پورا) **مہاجر** وہ ہے جو اس چیز کو چھوڑ دے جس سے **اللہ** پاک نے منع فرمایا ہے۔ (بُخاری ج ١ ص ١٥ حدیث ١٠)

اِس حدیثِ پاک کی وضاحت میں حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ ''**کامل** (یعنی پورا) **مسلمان** وہ ہے جو لُغۃً شَرْعاً (یعنی لغوی وشَرْعی اعتبار سے) ہر طرح مسلمان ہو وہ مومن ہے جو کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے، گالی، طَعنہ، چُغلی وغیرہ نہ کرے، کسی کو نہ مارے پیٹے، نہ اس کے خلاف کچھ تحریر کرے۔'' مزید فرماتے ہیں کہ ''**کامل مہاجر** وہ

مسلمان ہے جو ترکِ وطن کے ساتھ ترکِ گُناہ بھی کرے، یا گُناہ چھوڑنا بھی لُغَۃً (یعنی لُغوی معنٰی کے لحاظ سے) ہجرت ہے جو ہمیشہ جاری رہے گی۔'' (مراٰۃ المناجیح ج۱ص۲۹)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے اسے تکلیف پہنچے۔ (اَلزُّھد لِابن المُبارَك ص ۲٤۰ حدیث ٦٨٩) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوف زدہ کرے۔

(ابوداؤد ج ٤ ص ۳۹۱ حدیث ۵۰۰٤)

ایذائے مسلم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً حُقُوقُ الْعِباد کا مُعاملہ بڑا نازُک ہے، مگر آہ! آج کل بے باکی کا دَور دَورہ ہے، عوام تو عوام بعض اوقات خاص نظر آنے والے بھی اس کی طرف سے غافِل رہتے ہیں، غصّے کے (بے جا اظہار) کا مرض عام ہے، غصّے کی وجہ سے اکثر خواص (یعنی خاص صاحِبان) بھی لوگوں کی **دل آزاری** کر بیٹھتے ہیں اور اِس گناہ کی طرف ان کی بالکل توجُّہ نہیں ہوتی۔ یقیناً کسی مسلمان کی بِلا وجہِ شَرعی دل آزاری کبیرہ گناہ حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ، وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ'' یعنی: جس نے (بِلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اُس نے **اللہ** پاک کو اِیذا دی۔

(معجم اوسط ج ۲ ص ۳۸۷ حدیث ۳٦۰۷)

اللہ پاک و رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینا کُفّار کا بَہُت ہی بُرا طریقہ ہے، اللہ کریم پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزَاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿۵۷﴾

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: بےشک جو اللہ اور اُس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دُنیا اور آخرت میں اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے اُن کیلئے رسوا کر دینے والا عذاب تیّار کر رکھا ہے۔ (پ۲۲، الاحزاب:۵۷)

بُرا چرچا کرنا باعِثِ عذاب ہے

خاص کر مُبَلِّغ اور خُصوصاً بِالْخُصوص سُنّی عالِم کی کسی خامی یا خطا کو کسی پر ظاہر کرنا، لوگوں میں اس کو عام کرنا نیکی کی دعوت اور اسلام کی تبلیغ کے مُعامَلے میں بَہُت بُرا اور دُنیا و آخرت کے لیے سَخْت نُقصان دِہ ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اور اہلِ سنَّت سے بَتقدیرِ الٰہی جو ایسی لغزشِ فاحِش (یعنی سخت بھول) واقِع ہو اُس کا اِخْفا (چُھپانا) واجِب ہے کہ مَعَاذَ اللّٰہ لوگ اُن سے بد اِعْتِقاد (یعنی بدظن) ہوں گے تو جو نَفْع اُن کی تقریر اور تحریر سے اسلام و سُنَّت کو پہنچتا تھا اس میں خَلَل واقِع ہوگا، اِس کی اِشاعَت (یعنی عام کرنا)، اشاعَتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) ہے اور اِشاعَتِ فاحِشہ (یعنی بُرا چرچا کرنا) بَنَصِّ قرانِ عظیم حرام۔ قَالَ اللّٰهُ تَعالٰی (یعنی اللہ پاک فرماتا ہے):

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ (پ۱۸، النور:۱۹)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک جولوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حَیائی کی بات پھیلے اُن کے لیے دنیا اور آخرت میں دَردناک عذاب ہے۔

خُصُوصاً جب کہ وہ بندگانِ خدا حق کی طرف بے کسی عُذر و تأمُّل کے (یعنی حیلے بہانوں کے بغیر) رُجوع فرما چکے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَّمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهٗ“ جس نے اپنے بھائی کو کسی گُناہ کی وجہ سے عار دلایا (یعنی شرمندہ کیا) وہ مرنے سے قبل اُسی گناہ میں مبتلا ہوگا۔ [ترمذی ج ٤ ص ٢٢٦ حدیث ٢٥١٣] (فتاوٰی رضویہ ج ٢٩ ص ٥٩٤)

بعض لوگ بَہُت جھگڑالو طبیعت کے مالِک ہوتے ہیں، خوامخواہ تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اتارتے اور بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے اِیذا کا باعِث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 30 **سُوْرَۃُ الْبُرُوْج** کی 10 ویں آیتِ مبارکہ میں اللہُ ربُّ الْعِباد کا ارشاد ہے:

اِنَّ الَّذِیۡنَ فَتَنُوا الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ ثُمَّ لَمۡ یَتُوۡبُوۡا فَلَہُمۡ عَذَابُ جَہَنَّمَ وَ لَہُمۡ عَذَابُ الۡحَرِیۡقِ ﴿ؕ۱۰﴾

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا پھر توبہ نہ کی ان کیلئے جہنَّم کا عذاب ہے اور ان کیلئے آگ کا عذاب ہے۔

فِتنہ جگانے والے پر لعنت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: ”فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر **اللہ** پاک کی لعنت جو اس کو بیدار کرے۔“ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵ ، تاریخ قزوین للرافعی ج ۱ ص ۲۹۱)

دشمن کو دوست بنانے کا قُراٰنی نُسخہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یہ اُصول یاد رکھئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں، پانی سے پاک کیا جاتا ہے لہٰذا اگر کوئی آپ کے ساتھ نادانی بھرا سُلوک کرے تب بھی آپ اس کے ساتھ مَحَبَّت بھرے سُلوک کی کوشش فرمائیے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیم اس کے عُمدہ نتائج دیکھ کر آپ کا کلیجا ضَرور ٹھنڈا ہو گا۔

خُدائے پاک کی قسم! وہ لوگ بڑے خوش نصیب ہیں جو اِینٹ کا جواب پتّھر سے دینے کے بجائے ظُلْم کرنے والے کو مُعاف کردیتے اور بُرائی کو بھلائی سے ٹالتے ہیں۔ بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی ترغیب قراٰنِ کریم میں موجود ہے، چُنانچہ پارہ 24 **سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَہ** کی 34 ویں آیتِ کریمہ میں ارشاد ہوتا ہے:

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾

آسان ترجَمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کردو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہوجائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے۔

حُسنِ سُلوک کا نتیجہ

حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رَحْمۃُ اللّٰہِ علیہ ''خزائنُ الْعِرفان'' شریف میں بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: مَثَلاً غُصّے کو صَبْر سے، جَہْل کو حِلْم (یعنی جہالت کو نرمی) سے، بدسُلوکی کو عَفْو (و دَرگُزر) سے کہ اگر کوئی تیرے ساتھ بُرائی کرے تو مُعاف کر۔ (تو) اس خَصْلت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دشمن دوستوں کی طرح مَحبّت کرنے لگیں گے۔ **شانِ نُزُول**: کہا گیا ہے کہ یہ آیت اَبوسُفْیان کے حق میں نازِل ہوئی کہ باوُجود ان کی شدّتِ عَداوت (یعنی سخت دشمنی) کے نبیِ کریم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ساتھ سُلوکِ نیک کیا، اِن کی صاحِب زادی (حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللّٰہ عنہا) کو اپنی زَوجیت کا شَرَف عطا فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ صادِقُ الْمَحبَّت یعنی سچّے مَحبَّت کرنے والے جاں نِثار (صَحابی) ہوگئے۔ (خزائن العرفان ص ٨٨٤، التفسیر الوسیط للواحدی ج ٤ ص ٣٦)

بُرائی کو بھلائی سے ٹالنے کی دو مثالیں

﴿1﴾ عام مُعافی کا اعلان

فتحِ مکّۂ مکرَّمہ کے موقع پر وہاں کے سردارانِ قُریش اور عام لوگ حرمِ کعبہ میں جَمع تھے، یہ لوگ وُہی تھے جو مسلسل 21 برس سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جانی دشمن رہے تھے، سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صَحابہ وصَحابِیات عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو بَہُت زیادہ ستایا تھا، **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان کو

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

ہجرت کر جانے پر مجبور کر دیا تھا، یہ وُہی ظالم لوگ تھے جنہوں نے اسلام و مسلمین کو خَتْم کرنے کیلئے ایمان والوں پر حملے کئے اور کئی لڑائیاں لڑ چکے تھے اور آج یہ لوگ سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُبارک زَبان سے اپنی قسمت کا فیصلہ سننے کے لئے سَر جُھکائے حاضِر تھے۔ **سرکارِ دوعالم** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان لوگوں سے فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے! میں تم سے کیسا سُلوک کرنے والا ہوں!'' لوگوں نے عرض کیا: ''اچّھا سُلوک فرمائیں گے۔'' رَحمت والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: میں وہ کہوں گا جو یوسف (عَلَیۡہِ السَّلام) نے کہا تھا:

لَا تَثۡرِیۡبَ عَلَیۡکُمُ الۡیَوۡمَ ؕ یَغۡفِرُ اللّٰہُ لَکُمۡ ۫ وَ ہُوَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِیۡنَ ﴿۹۲﴾ (پ۱۳، یوسف:۹۲)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، **اللہ** تمہیں مُعاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے۔

(السنن الکبری للبیہقی ج۹ ص۱۹۹ حدیث۱۸۲۷۵ ملخّصاً)

خار بچھانے والوں کو بھی پھولوں کا انعام دیا
آپ نے خون کے پیاسوں کو بھی راحت کا پیغام دیا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

﴿2﴾ مارنے والے کو مُعاف کردیا

کروڑوں مالکیوں کے عظیم پیشوا اور مشہور عاشقِ رسول حضرتِ امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ پر مدینے شریف کا گورنر جعفر بن سُلیمان ناراض ہوا اور **بَطورِ سزا** حضرتِ امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو

کوڑے لگائے گئے (جب جب کوڑا لگتا آپ کی زَبانِ پاک سے یہ دُعا نکلتی: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْن۔ یعنی: یااللہ پاک! ان لوگوں کو مُعاف فرمادے کہ یہ حقیقت سے بے خبر ہیں۔[1]) یہاں تک کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ لوگ اسی حالت میں آپ کو گھر لائے، ہوش میں آتے ہی آپ نے فرمایا: "لوگو! گواہ رہو کہ میں نے اپنے مارنے والے کو مُعاف کردیا۔" (الشفا بتعریف حقوق المصطفٰی ج۲ ص۵۱) **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

(۱): تَرتِیبُ المَدارِك للقاضی عِیاض ج ۱ ص ۱۲۵.

سلام اُن پر برائے نفس جو بدلہ نہ لیتے تھے
سلام ان پر جو دُشمن کو دعائے خیر دیتے تھے

مُعافی کے مُتَعلّق ارشادِ الٰہی

عَفْو و دَرْگُزر کے مُتَعلِّق پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَعْرَاف کی آیت 199 میں ارشاد ہوتا ہے:

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ آسان ترجمۂ قراٰن کنزُالعِرفان: اے حبیب! مُعاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حُکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیر لو۔

جنّت پانے کے تین نُسخے

حضرتِ ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ پاک (قِیامت کے دن) اُس کا حِساب بَہُت آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحْمت سے جنّت میں داخِل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ

علیہ والہٖ وسلَّم وہ باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تم سے تعلُّق توڑے تم اس سے مِلاپ کرو (یعنی تعلُّق جوڑو) ﴿۲﴾ جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلم کرے تم اس کو مُعاف کر دو۔

(معجم اَوسَط ج ۱ ص ۲۶۳ حدیث ۹۰۹)

بہادُری

حضرت ابو عبدُ اللہ محمد بن احمد مُقْرِی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ''اپنے دشمن سے اچّھا سُلوک کرنا، ناپسندیدہ شخص پر مال خرچ کرنا اور جو شخص دل کو اچّھا نہ لگے اُس سے اچّھے تعلُّقات رکھنا بہادُری ہے۔''

(طبقات الصوفیہ للسلمی ص ۳۷۸)

اللہ کریم صُلح کروائے گا

اللہ پاک کے پیارے پیارے سب سے آخری نبی، مکّی مَدَنی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: میرے دو اُمّتی اللہ پاک کی بارگاہ میں دو زانو گر پڑیں گے، ایک عرض کرے گا: ''یا اللہ پاک! اس سے میرا انصاف دلا کہ اِس نے مجھ پر ظُلم کیا تھا۔'' اللہ پاک مُدَّعی (یعنی دعوی کرنے والے) سے فرمائے گا: اب یہ (یعنی جس پر دعویٰ کیا گیا ہے وہ) کیا کرے، اس کے پاس تو کوئی نیکی باقی نہیں۔ مظلوم (مُدَّعی) عرض کرے گا: میرے گُناہ اِس کے ذِمّے ڈال دے۔ اِتنا ارشاد فرما کر رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم رو پڑے۔ فرمایا: وہ دن بَہُت عظیم دن ہوگا، کیونکہ اس وَقْت (یعنی بروزِ قِیامت) ہر ایک اس بات کا ضَرورت مند ہوگا کہ اس کا بوجھ ہلکا ہو۔ اللہ پاک مظلوم (یعنی مُدَّعی) سے فرمائے گا: دیکھ تیرے سامنے کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا: اے ربّ! میں اپنے سامنے سونے کے شہر اور

مَحلّات دیکھ رہا ہوں جو موتیوں سے آراستہ ہیں، یہ کس نبی یا صدّیق یا شہید کے لئے ہیں؟ **اللہ** پاک فرمائے گا: یہ اُس کے لئے ہیں جو اِن کی قیمت ادا کرے۔ بندہ عرض کرے گا: ان کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے؟ **اللہ** پاک فرمائے گا: تو ادا کر سکتا ہے۔ وہ عرض کرے گا: وہ کس طرح ؟ **اللہ** پاک فرمائے گا: اِس طرح کہ تو اپنے بھائی کے حُقُوق مُعاف کر دے۔ بندہ عرض کرے گا: **یااللہ** پاک! میں نے حُقُوق مُعاف کئے۔ **اللہ** پاک فرمائے گا: اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑو اور دونوں اِکٹھے جنّت میں چلے جاؤ۔ پھر سرکارِ دو عالَم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ** پاک سے ڈرو اور مخلوق میں صُلْح کرواؤ کیونکہ **اللہ** پاک بھی قِیامت کے دن مسلمانوں میں صُلْح کروائے گا۔ (اَلْمُستَدرَك ج ۵ ص ۷۹۵ حدیث ۸۷۵۸)

اے عاشقانِ رسول! بیان کی گئی حدیثِ پاک مسلمانوں کے درمیان صُلْح (PEACE) کروانے کی سُنَّتِ الٰہی اور صُلْح کی ترغیب دلانے کی سنّتِ نَبَوِیَّہ کی خوشبوؤں سے مَہک رہی ہے۔ **اللہ** کریم آپس میں صُلْح صَفائی کروانے کی ترغیب دلاتے ہوئے پارہ 26 **سُوْرَةُ الْحُجُرٰت** کی دسویں آیتِ کریمہ میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۠ (۱۰)

آسان ترجمۂ قراٰن کنزُ العِرفان: صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صُلْح کرادو اور **اللہ** سے ڈرو تا کہ تم پر رَحمت ہو۔

صُلح کروانا سُنّت ہے

حکمِ قراٰنی کے ساتھ ساتھ **اللہ** پاک کے سب سے آخری نبی، محمدِ عَرَبی صَلَّی اللہ علیہ

والہٖ وسلَّم کی مُبارک سُنّت بھی ہمیں صُلح کروانے کا عملی نُمونہ عطا فرما رہی ہے۔ چُنانچہ حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُرادآبادی رحمۃُ اللہِ علیہ "خزائنُ العِرفان" صَفحہ 949 پر لکھتے ہیں: نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم (سواری کے جانور) دراز گوش پر کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ انصار کے پاس سے گزر ہوا، وہاں کچھ دیر توقُّف فرمایا (یعنی ٹھہرے)، اِس جگہ دراز گوش نے پیشاب کیا تو ابنِ اُبَیّ نے ناک بند کر لی۔ حضرتِ عبدُ اللّٰہ بِن رَوَاحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مُشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ حُضُور (صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم) تو تشریف لے گئے۔ ان دونوں کی بات بڑھ گئی اور دونوں کی قومیں آپس میں لڑ گئیں اور ہاتھا پائی تک نوبت پہنچی۔ سرکار صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم واپس تشریف لائے اور دونوں میں صُلح کروادی۔ اس مُعاملے میں یہ آیت نازِل ہوئی:

وَ اِنْ طَآىٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَاۚ (پ۲٦، الحجرات:۹)

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں صُلح کرادو۔

(خزائن العرفان ص۹٤۹، تفسیرِ کشاف ج٤ ص٣٦٤)

ایک اور مقام پر صُلح کی ترغیب دلاتے ہوئے پارہ 5 سُوْرَةُ النِّسَآء کی آیت 128 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الصُّلْحُ خَیْرٌؕ وَ اُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّؕ

آسان ترجمۂ قرآن کنزُ العِرفان: اور صُلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا ہے۔

صُلح کروانے کے لئے تشریف لے گئے

بُخاری شریف میں ہے:صَحابیِ رسول حضرت سَہْل بن سَعْد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: قُبا میں بنی عَمْرو بن عَوف کے لوگوں میں کچھ جھگڑا ہو گیا تھا تو نبیِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اپنے کچھ صَحابہ کے ساتھ ان کے درمیان صُلْح کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔ (بخاری ج۱ ص۴۱۰ حدیث ۱۲۱۸)

امامِ حسن رضی اللہ عنہ نے صُلح کروائی

ان آیاتِ مُبارَکہ پر عمل اور صُلْح کروانے کی سنَّت کے خوش نُما رنگ سے ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ المُبِین کی مُبارَک سیرت خوب رنگی ہوئی ہے۔ یہ مُبارَک حضرات مسلمانوں میں صُلْح واَمْن کے **پھول** کھلانے کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار رہتے۔ چُنانچِہ اس کی ایک روشن مِثال، حضرتِ سیِّدُ نا امام حَسَن مُجْتَبٰی رضی اللہ عنہ ہیں کہ جن کے بارے میں ہمارے رَحْمت والے آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے یوں غیب کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمادیا تھا: ''میرا یہ بیٹا سیّد (یعنی سردار) ہے اور **اللہ** پاک اس کے ذَرِیْعے مسلمانوں کے دو گروہوں (یعنی دو گروپس) میں صُلْح کروائے گا۔'' (بُخاری ج۲ ص۵۰۹ حدیث ۳۶۲۹)

چُنانچِہ آپ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ ماجِد مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ الْمُرْتَضٰی** رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد **6 ماہ** اور چند دن مَنْصبِ خِلافت پر فائز رہے اور پھر مسلمانوں کے دو گروہوں (یعنی دو گروپس) میں صُلْح کروانے کیلئے خِلافت جیسے عظیم مَنْصب سے خود ہی فراغت حاصِل فرمائی۔

نَفل نَماز و خیرات سے افضل کام

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً اِصلاح بَیْنَ النَّاس (یعنی لوگوں کے درمیان صُلْح کرواؤ) کے مُطابِق عمل کرنا ایک انتہائی عظیم کام ہے۔ چُنانچہ حضرت ابو دَرْداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہیں روزے، صَدَقہ اور نَماز سے افضل کام کی خبر نہ دوں؟ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: کیوں نہیں۔ فرمایا: وہ کام آپس میں صُلْح کروا دینا ہے۔ اور آپس کے مُعاملے کا بگاڑ مونڈنے والا (کام) ہے۔ (ترمذی ج ٤ ص ٢٢٨ حدیث ٢٥١٧)

شَرْحِ حدیث: مِراٰۃ میں ہے: یہاں نفلی روزے، نفلی صَدَقہ (اور) نفلی نَماز مُراد ہے نہ کہ فرائض۔ اور اس حصّے: "اور آپس کے مُعاملے کا بگاڑ مونڈنے والا (کام) ہے" کی وضاحت میں فرماتے ہیں: یعنی مسلمانوں کے آپس کے تعلّقات خراب کر دینا، ان میں دشمنی ڈال دینا، بھلائیوں، ثوابوں کو فنا (یعنی خَتْم) کر دینے والی چیز ہے، اس کی نَحوست سے انسان روزہ، نَماز کی لذّت بلکہ خود روزے، نماز وغیرہ دیگر عِبادات سے محروم ہو جاتا ہے۔ (مرآت ج ٦ ص ٦١٤ سے خلاصہ)

ہر لفظ کے بدلے ثواب

فرمانِ مصطفٰی صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو شخص دو آدمیوں کے دَرمیان صُلْح کرائے، اللہ پاک اس کے مُعامَلات دُرُست کر دیتا ہے اور اسے ہر لَفْظ کے بدلے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور وہ یوں واپس آتا ہے کہ اس کے پچھلے گُناہ مُعاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

(الترغیب والترھیب للاصبھانی ج ١ ص ١٥٥ حدیث ١٨٦)

اچّھا اسلامی بھائی کون؟

دیکھا آپ نے ! لوگوں میں صُلْح کروا دینا کیسا فضیلت و عظمت والا کام ہے۔ تو وہ کتنا اچّھا اور بھلا انسان ہے جو اپنے چھوٹوں پر شَفْقَت کرتا اور اپنے بڑوں کی عزّت کرتا، اور ہر کسی کی بھلائی چاہتا اور سب کی خیر خواہی کرتے ہوئے اپنے پاکیزہ کردار و نیک گفتار (یعنی اچّھی گُفتگو) سے مسلمانوں کی آپَسی ناراضیاں دور کروانے اور ان میں صُلْح کروانے کیلئے ہمیشہ کوشش کرتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

"صُلْح میں خیر ہی خیر ہے" کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے 16 نیّتیں

دو مَدَنی پھول: (۱) اعمال کا دار و مدار نیّتوں پر ہے (۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ اُتنا ثواب بھی زیادہ۔ پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ نے یہ رسالہ **"ناراضیوں کا علاج"** پورا پڑھ لیا ہے تو غالباً دل نے چوٹ کھائی ہوگی، ہمّت کیجئے اور **اللہ** پاک کی رضا کی خاطِر نیچے لکھی ہوئی 16 نیّتیں کر لیجئے کہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ۔ یعنی "مسلمان کی نیّت اسکے عمل سے بہتر ہے۔" (مُعْجَم کبِیر ج٦ ص١٨٥ حدیث٥٩٤٢)

(1) اپنے ناراض اسلامی بھائیوں اور (2) رُوٹھے ہوئے رِشتے داروں سے خود آگے بڑھ کر رِضائے الٰہی کے لیے صُلْح کر لوں گا (3) پچھلی خطاؤں پر کسی کو شرمندہ نہیں کروں گا (4) سُنی سنائی باتوں میں آ کر کسی سے تعلّقات خراب نہیں کر لوں گا (5) بدگُمانیوں (6) عیب دریوں

Go To Index

(7) دل آزاریوں (8) غیبتوں (9) چُغلیوں (10) اِلزام تراشیوں اور شَماتَت (یعنی کسی کے نقصان پر خوش ہونے) سے بچتا رہوں گا (11) غیبت و چُغلی سُننے سے بھی بچوں گا (12) جہاں تک ہو سکا اسلامی بھائیوں میں صُلْح کروانے کی کوشِش کروں گا (13) جس جس نے میری دل آزاری کی اُس کو اللہ کریم کی رِضا کے لیے مُعاف کرتا ہوں (14) جو کوئی آئندہ میرا دل دُکھائے اُس کو بھی اپنا حق پیشگی معاف کرتا ہوں (یاد رہے! پیشگی مُعاف کر دینے والے مسلمان کی بِلا اِجازتِ شَرْعی دل آزاری کرنے والا خدائے ذُوالْجلال کی نافرمانی کے وَبال میں بَہَرحال گرِفتار ہو گا) (15) جو میرے ساتھ بُرائی کرے گا حکمِ قرانی کی اِطاعَت کرتے ہوئے اُس کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشِش کروں گا (16) یہ رِسالہ (ناراضیوں کا عِلاج) کم از کم 12 عدد تقسیم کروں گا (خُصُوصاً اپنے رشتے داروں اور اُن مسلمانوں تک پہنچایئے جن کی آپس میں ناراضیاں ہوں)

یااللہ پاک! ہم سب کو پیار محبّت کے ساتھ رہنے اور شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ناراض مسلمانوں میں صُلْح صَفائی کروانے کا ثواب کماتے رہنے کی سَعادت نصیب فرما۔

اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔
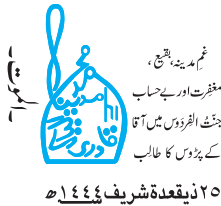
۲۵ ذیقعدۃ شریف ۱۴۴۴ھ

15-06-2023

مِرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

Go To Index

بیان:3

غصے کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غصے کا علاج[1]

غالِباً آپ کو شیطٰن یہ رسالہ (34 صَفْحات) پورا نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کو شِش کرکے پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اُمّت کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ''میں نے گزشتہ رات عجیب واقِعہ دیکھا، میں نے اپنے ایک اُمّتی کو دیکھا جو پُل صِراط پر کبھی گھسِٹ کر اور کبھی گھٹنوں کے بل چل رہا تھا، اتنے میں وہ دُرُود آیا جو اس نے مجھ پر بھیجا تھا، اُس نے اُسے پُل صِراط پر کھڑا کر دیا یہاں تک کہ اُس نے پُل صِراط پار کرلیا۔'' (معجم کبیر ج ۲۵ ص ۲۸۲ حدیث ۳۹)

رضاؔ پُل سے اب وَجد کرتے گزریے
کہ ہے ربِّ سَلِّم صدائے محمّد (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) (حدائقِ بخشش شریف ص ۲۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مــــــــدینــــہ

[1]: یہ بیان امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین دن کے اجتماع (24، 25، 26 رجب المرجب 1419ھ مطابق 1998ء مدینۃ الاولیا احمد آباد الھند) میں فرمایا۔ ترمیم و اضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔

شیطان کے تین جال

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ ابُو اللَّیث سَمَرقَندی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ ''تَنْبِیْہُ الْغافِلین'' میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا وَہْب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کے ایک بُزُرگ ایک بار کہیں جارہے تھے کہ راستے میں اچانک اوپر سے پتَّھر کی ایک چٹان سر کے قریب آ پہنچی، اُنہوں نے ذِکْرُ اللہ شُروع کردیا تو وہ دور ہٹ گئی۔ پھر خوف ناک شیر اور دَرِندے (یعنی پھاڑ کھانے والے جانور) ظاہِر ہونے لگے مگر وہ بُزُرگ نہ گھبرائے اور ذِکْرُ اللہ میں لگے رہے۔ جب وہ بُزُرگ نَماز میں مشغول ہوئے تو ایک سانپ پاؤں سے لپٹ گیا، یہاں تک کہ سارے بدن پر پِھرتا ہوا سر تک پہنچ گیا، جب وہ سَجدے کا اِرادہ فرماتے وہ چِہرے سے لپٹ جاتا، سَجدے کیلئے سر جُھکاتے یہ لُقمہ بنانے کیلئے جائے سَجدہ پر مُنہ کھول دیتا۔ مگر وہ بُزُرگ اسے ہٹا کر سَجدہ کرنے میں کامیاب ہو جاتے۔ جب نَماز سے فارِغ ہوئے تو شیطان کُھل کر سامنے آ گیا اور کہنے لگا: یہ ساری حَرَکتیں میں نے ہی کی ہیں، میں آپ کی ہمّت وحوصلے سے بَہُت مُتأَثِّر ہوا ہوں، لہٰذا میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ آپ کو کبھی نہیں بہکاؤں گا، مہربانی فرما کر مجھ سے دوستی کر لیجئے۔ اُس اسرائیلی بُزُرگ نے شیطان کے اس وار کو بھی ناکام بناتے ہوئے فرمایا: تو نے مجھے ڈرانے کی کوشِش کی لیکن اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ڈرا نہیں، میں تجھ سے ہرگز دوستی نہیں کروں گا۔ بولا: اچّھا، اپنے اَہل وعِیال کا اَحوال مجھ سے دریافْت کر لیجئے کہ آپ کے بعد ان پر کیا گزرے گی۔ فرمایا: مجھے تجھ سے پوچھنے کی ضَرورت

نہیں۔ شیطان نے کہا: پھر یہی پوچھ لیجئے کہ میں لوگوں کو کس طرح بہکاتا ہوں۔ فرمایا: ہاں یہ بتادے۔ بولا: میرے تین جال ہیں: (۱) **بُخْل** (۲) **غُصّہ** (۳) **نشا**۔ اپنے تینوں جالوں کی وَضاحت کرتے ہوئے بولا: جب کسی پر **''بُخْل''** کا جال پھینکتا ہوں تو وہ مال کے جال میں اُلجھ کر رَہ جاتا ہے اُس کا یہ ذِہن بناتا رَہتا ہوں کہ تیرے پاس بَہُت کم مال ہے (اس طرح وہ بُخْل میں مبتَلا ہو کر) حُقُوقِ واجِبہ (یعنی زکوٰۃ وغیرہ) میں بھی خرچ کرنے سے محروم رَہتا ہے اور دوسرے لوگوں کے مال کی طرف بھی مائل ہو جاتا ہے۔ (اور یوں مال کے جال میں پھنس کر نیکیوں سے دُور ہو کر گناہوں کے دلدل میں اتر جاتا ہے) جب کسی پر **غُصّے** کا جال ڈالنے میں کامیاب ہو جاتا ہوں تو جس طرح بچّے گیند (یعنی Ball) کو پھینکتے اور اُچھالتے ہیں، میں اس **غُصِیلے** شخص کو شیاطین کی جماعت میں اِسی طرح پھینکتا اور اُچھالتا ہوں۔ **غُصِیلا** شخص عِلْم وعمل کے کتنے ہی بڑے مرتبے پر فائز ہو، خواہ اپنی دعاؤں سے مُردے تک زندہ کرسکتا ہو، میں اس سے مایوس نہیں ہوتا، مجھے اُمّید ہوتی ہے کہ کبھی نہ کبھی وہ **غُصّے** میں بے قابو ہو کر کوئی ایسا جُملہ بَک دے گا جس سے اس کی آخرت تباہ ہو جائے گی۔ رہا **''نَشا''** تو میرے اس جال کا شکار یعنی کسی نشے میں دُھت، اس کو تو میں بکری کی طرح کان پکڑ کر جس بُرائی کی طرف چاہوں لئے لئے پھرتا ہوں۔ اِس طرح شیطان نے یہ بتا دیا، کہ جو شخص **غُصّہ** کرتا ہے وہ شیطان کے ہاتھ میں ایسا ہے، جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند (Ball)۔ اس لیے **غُصّہ** کرنے والے کو صَبْر کرنا چاہیے، تاکہ شیطان کا قیدی نہ بنے کہ کہیں عمل ہی ضائع نہ کر بیٹھے۔ (تنبیہ الغافلین ص ۱۱۰ ملخّصاً)

Go To Index

بعض کُفْریہ کلِمات

اے عاشِقانِ رسول! اس بزرگ کی گفتگو میں شیطان نے یہ بات بھی بتائی ہے کہ **غُصیلا** انسان شیطان کے ہاتھ میں اس طرح ہوتا ہے جیسے بچّوں کے ہاتھ میں گیند (Ball)۔لِہٰذا **غُصّے کا عِلاج** کرنا ضَروری ہے۔کہیں ایسا نہ ہو کہ **غُصّے** کے سبب شیطان کُفْر بکوا کر سارے اعمال برباد کروا ڈالے۔ **"بہارِ شریعت"** میں ہے: "کسی سے کہا کہ گناہ نہ کر ورنہ خدا تجھے جہنَّم میں ڈالے گا۔" اُس نے کہا: میں جہنَّم سے نہیں ڈرتا یا کہا: خدا کے عذاب کی کچھ پروا نہیں۔یا ایک نے دوسرے سے کہا: "تو خدا سے نہیں ڈرتا؟" اُس نے **غُصّے** میں کہا: نہیں۔ یا کہا: خُدا کیا کرسکتا ہے؟ اِس کے سوا کیا کرسکتا ہے کہ دوزَخ میں ڈال دے یا کہا: "خُدا سے ڈر۔" اُس نے کہا: خُدا کہاں ہے؟ یہ سب **کلماتِ کُفْر** ہیں۔ (بہارِ شریعت ج۲ص۴۶۲ بحوالہ عالمگیری ج۲ص۲۶۰،۲۶۲)

جہنَّم کا مخصوص دروازہ

بڑی شان والے مولیٰ، سبز سبز گُنْبد والے آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جہنَّم کا ایک دروازہ ہے، جس سے وہی لوگ داخِل ہوں گے جن کا **غُصّہ** **اللہ** پاک کی نافرمانی کے بعد ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔ (شعب الایمان ج٦ ص ٣٢٠ حدیث ٨٣٣١)

ٹھنڈا ہو جس کا غُصّہ ہمیشہ گناہ سے
دوزخ میں جا پڑے گا وہ مخصوص راہ سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

غُصّے کا عِلاج کرنا فَرْض ہے

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں:

''**غُصّے کا عِلاج** اور اس معاملے میں محنت و مشقّت برداشت کرنا (کئی صورتوں میں) فرض ہے، کیونکہ اکثر لوگ **غُصّے ہی کے باعِث جہنَّم میں جائیں گے۔**'' (کیمیائے سعادت ج ۲ ص ٦٠١)

کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزَخ میں نہ ڈال دے!

حضرتِ سیِّدُنا حَسَن بَصری رَحْمَةُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: اے آدمی! تو **غُصّے** میں خوب اُچھلتا ہے، کہیں اب کی اُچھال تجھے دوزَخ میں نہ ڈال دے۔ (احیاءُ العلوم ج۳ص۲۰۵)

اے پیارے بھائی! ''غُصّے'' کی عادت نکال دے

''غُصّہ'' کہیں نہ نار میں تجھ کو اُچھال دے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

غُصّے کی تعریف

غَضَب یعنی **غُصّے** کے معنٰی ہیں: ثَوَرَانُ دَمِ الْقَلْبِ اِرَادَةَ الْاِنْتِقَام۔ یعنی ''بدلہ لینے کے اِرادے کے سبب دل کے خون کا جوش مارنا۔'' (المفردات للراغب ص٦٠٨) **مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں: ''غَضَب یعنی **غُصّہ** نَفْس کے اُس جوش کا نام ہے جو دوسرے سے بدلہ لینے یا اسے دَفْع (دُور) کرنے پر اُبھارے۔'' (مراٰۃ المناجیح ج٦ ص٦٥٥)

Go To Index

جنَّت کی بشارت

حضرتِ سیِّدُنا ابُو الدَّرداء رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! کوئی ایسا عمل ارشاد فرمایئے جو مجھے جنَّت میں داخِل کردے؟ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''لَا تَغْضَبْ وَلَكَ الْجَنَّةُ'' یعنی غُصّہ نہ کیا کرو، تو تمہارے لئے جنَّت ہے۔

(معجم اوسط ج۲ ص۲۰ حدیث۲۳۵۳)

طاقت وَر کون؟

جامِ کوثر پلانے والے، شَفاعت فرمانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پیارا پیارا ارشاد ''بُخاری شریف'' میں ہے: ''طاقت وَر وہ نہیں جو پہلوان ہو، دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقت وَر وہ ہے جو غُصّے کے وَقْت اپنے آپ کو قابُو میں رکھے۔''

(بخاری ج٤ ص١٣٠ حدیث ٦١١٤)

غصّہ روکنے سے کیا ملے گا!!

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اللہ پاک فرماتا ہے: ''جو اپنے غُصّے میں مجھے یاد رکھے گا میں اُسے اپنے جلال کے وَقْت یاد کروں گا اور ہلاک (یعنی عذاب) ہونے والوں کے ساتھ اُسے ہلاک (یعنی عذاب) نہ کروں گا۔''

(اَلْفِرْدَوْس ج۳ ص١٦٩ حدیث٤٤٤٨)

غُصّہ پینے کی فضیلت

سرکارِ مدینۂ منوَّرہ، سلطانِ مکّۂ مکرَّمہ صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ

مُعَظَّم ہے: جو **غُصّہ** نکالنے پر قُدرت ہونے کے باوجود پی جائے، تو **اللہ پاک** قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی خوش نُودی سے مَعْمُور (یعنی بھرپور) فرما دے گا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج ۷ ص ۲۶۹ حدیث ۲۲۹۹)

غُصّہ پینے والے کیلئے جنّتی حُور

اللہ پاک کے پیارے حبیب، اپنی اُمّت کو بخشوانے والے نبی صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے **غُصّے** کو روک لیا حالانکہ وہ اسے جاری (یعنی نافذ) کرنے پر قُدرت رکھتا تھا، تو **اللہ** پاک قِیامت کے دن اُس کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اِختیار دے گا کہ جس **حُور** کو چاہے لے لے۔

(ابو داوٗد ج ٤ ص ٣٢٥ حديث ٤٧٧٧)

دل میں نُورِ ایمان بھرنے کا ایک سبب

نبیِّ محترم، رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: ''جس شخص نے **غُصّہ** پی لیا، باوجود اِس کے کہ وہ غُصّہ نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے، **اللہ** پاک اُس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر دے گا۔'' (جامع صغير ص ٥٤١ حديث ٨٩٩٧)

''خدا کی پناہ'' کے نو حُرُوف کی نسبت سے غُصّے کے مُتَعَلِّق 9 انمول مَدَنی پھول

﴿۱﴾ **بعضوں** کا مزاج ماچس کی تیلی کی طرح ہوتا ہے کہ ذرا سی رگڑ پر بھڑک اُٹھتے ہیں ﴿۲﴾ بعضوں کا **غُصّہ** حماقت سے شُروع ہو کر ندامت پر خَتْم ہوتا ہے ﴿۳﴾ **غُصّے** کے وَقْت انسان جذبات میں آ کر صحیح و غَلَط کی تمیز (یعنی فرق) بھول جاتا ہے ☆ **غُصّے** کی حالت

میں فیصلوں سے پرہیز کیجئے کیونکہ اُبلتے پانی میں اپنا عکس (یعنی سایہ) دکھائی نہیں دیتا ﴿۴﴾ خود کو ''اپ سیٹ'' کرنے والے جملوں سے پرہیز کیجئے مثلاً یہ کہ میں ہرگز برداشت نہیں کرسکتا، میں بہُت **غُصّے** والا ہوں، میرا **غُصّہ** بہُت خراب ہے ﴿۵﴾ دوسرے کو یہ مت کہا کریں کہ تم جلالی ہو تم کو **غُصّہ** بہُت آتا ہے، تم چڑچڑے ہو وغیرہ کہ اس طرح نفسیاتی طور پر ہو سکتا ہے وہ غُصَیلا (یعنی غصّے والا) بن جائے ﴿۶﴾ جب **غُصّے** کی کیفیت طاری ہو تو زور زور سے سانس لینے کے بجائے دھیمے انداز میں سانس لیں، **اِنْ شَآءَ اللہ** اس سے پٹّھوں (Muscles) کو آرام ملے گا اور جسم ایسے کیمیکلز خارج نہیں کرے گا جو آپ کو بے قابو کر کے سزا دینے یا بدلہ لینے پر اُکسانے کا سبب بنیں ﴿۷﴾ **غُصّے** کی حالت میں کسی پُرسُکون مقام مثلاً مکّے مدینے، خانۂ کعبہ یا سبز سبز گُنْبد شریف کا تصوُّر کیجئے، یہ تصوُّر جتنا بڑھے گا، **اِنْ شَآءَ اللہ** آپ کا **غُصّہ** اُتنا ہی کم ہوتا چلا جائے گا ﴿۸﴾ غور کیجئے کہ کیا چیز آپ کو **غُصّے** کی حالت میں بے قابو کر دیتی ہے، اُس سے جان چھڑانے کا طریقہ طے کر لیجئے، جب کبھی **غُصّہ** آتا محسوس ہو فوراً اس طریقے پر عمل شُروع کر دیجئے ﴿۹﴾ **غُصّہ** کرنا ہی ہے تو **اللہ** پاک کے مومن بندوں پر نہیں، نَفْس و شیطان پر کیجئے جو گناہوں پر اُبھارتے رہتے ہیں۔

تم نہ بندوں پہ ''غصّہ'' برادر کرو
نفس و شیطان پہ ''غصّہ'' برابر کرو

(''برابر'' کے ایک معنٰی ''ہمیشہ'' بھی ہے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

غُصّے کا عَمَلی عِلاج

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غُصّے کا عملی عِلاج اس طرح ہوسکتا ہے کہ **غُصّہ** پی جانے اور درگزر سے کام لینے کے فضائل کی معلومات حاصل کیجئے، جب کبھی **غُصّہ** آئے ان فضائل پر غور وفکر کرکے **غُصّے** کو پینے کی کوشِش فرمائیے۔ **''بُخاری شریف''** میں ہے، ایک شخص نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم میں عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ! مجھے وصیّت فرمائیے۔ ارشاد فرمایا: لَا تَغْضَبْ یعنی'' **غُصّہ مت کیا کرو۔** ''اس نے بار بار یہی سوال کیا، جواب یہی ملا: **''غُصّہ مت کیا کرو۔''** (بخاری ج ٤ ص ١٣١ حدیث ٦١١٦)

شَرحِ حدیث: حضرتِ علّامہ خَطّابی رَحْمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: لَا تَغْضَبْ یعنی ''غُصّہ مت کیا کرو'' کے معنٰی ہیں کہ **غُصّے** کے اَسباب (یعنی جن چیزوں سے غصّہ آجاتا ہے اُن) سے بچو یا تم وہ کام نہ کرو جس کام کا حکم تمہیں **غُصّہ** دیتا ہے۔ (اعلام الحدیث للخطابی ج٣ ص٢١٩٧)

اللہ قِیامت کے دن عذاب روک دے گا

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جو شخص اپنے **غُصّے** کو روکے گا، **اللہ** پاک قِیامت کے دن اُس سے اپنا عذاب روک دے گا۔ (شعب الایمان ج٦ ص٣١٥ حدیث٨٣١١)

جوابی کاروائی پر شیطان کی آمد

اے عاشِقانِ رسول! جب کوئی ہم سے اُلجھے یا بُرا بھلا کہے اُس وَقت خاموشی ہی

میں ہمارے لئے عافیت ہے اگرچہ شیطان لاکھ وَسوَسے ڈالے کہ تو بھی اس کو جواب دے ورنہ لوگ تجھے بُزدل کہیں گے، میاں! شرافت کا زمانہ نہیں ہے اِس طرح تو لوگ تجھ کو جینے بھی نہیں دیں گے وغیرہ وغیرہ۔ میں ایک حدیثِ مُبارَکہ بیان کرتا ہوں اس کو غور سے سُنئے، سُن کر آپ کو اندازہ ہوگا کہ دوسرے کے بُرا بھلا کہتے وَقْت خاموش رہنے والا رَحْمتِ الٰہی کے کس قدر نزدیک ہوتا ہے۔ چنانچہ **''مُسنَدِ امام احمد بن حَنْبَل''** میں ہے، **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی موجودَگی میں کسی آدَمی نے حضرتِ **سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ عنہ کو نامناسب الفاظ کہے، جب اُس نے بَہُت زِیادَتی کی تو حضرتِ **سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ عنہ نے اُس کی بعض باتوں کا جواب دیا (حالانکہ آپ کی جوابی کاروائی گناہ سے پاک تھی مگر) **حُضُورِ انور** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے اُٹھ کر چل دیئے، **سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق** رضی اللہ عنہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیچھے پہنچے، عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! وہ مجھے نامناسب الفاظ کہتا رہا آپ تشریف فرما رہے، جب میں نے اُس کی بات کا جواب دیا تو آپ اُٹھ گئے! فرمایا: ''تیرے ساتھ فِرِشتہ تھا، جو اُس کا جواب دے رہا تھا، پھر جب تو نے خود اُسے جواب دینا شُروع کیا تو شیطان درمیان میں آکُودا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل ج۳ ص۴۳۴ حدیث ۹۶۳۰)

جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی

اے **عاشِقانِ رسول!** آپ کو بول کر بارہا پچھتانا پڑا ہوگا مگر خاموش رَہ کر کم ہی شَرمِندگی اُٹھائی ہوگی۔ **''تِرمذی شریف''** میں **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے:

مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ یعنی ''جو چُپ رہا اُس نے نَجات پائی۔'' (ترمذی ج٤ ص٢٢٥ حدیث ٢٥٠٩) اور یہ مُحاوَرہ بھی خوب ہے: ''ایک چُپ سو کو ہرائے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کر بھلا ہو بھلا

حضرتِ سیِّدُنا شیخ سَعدی رَحْمۃُ اللہِ علیہ ''بوستانِ سَعدی'' میں نَقْل کرتے ہیں: ایک نیک شخص اپنے ذاتی دشمنوں کا ذِکر بھی بُرائی سے نہ کرتا تھا۔ جب بھی کسی کی بات چِھڑتی، اُس کی زُبان سے اچّھی بات ہی نکلتی۔ مرنے کے بعد اُسے کسی نے خواب میں دیکھا تو سُوال کیا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ ؟ یعنی اللہ پاک نے تیرے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ بولا: ''دنیا میں کوشِش ہوتی تھی کہ میری زُبان سے کسی کے بارے میں کوئی بُری بات نہ نکلے، مُنکر نکیر نے بھی قَبْر میں مجھ سے کوئی سَخْت سوال نہ کیا اور یوں میرا مُعامَلہ بَہُت اچّھا رہا۔''

(بوستان سعدی ص١٤٩ ملخّصاً)

حضرتِ شیخ سَعدی رَحْمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ؎

بَدی را بدی سَهل باشد جزا

اگر مَردی، اَحْسِن اِلٰی مَن اَسا (بوستان سعدی ص٩١)

(یعنی بُرائی کا بدلہ بُرائی سے دینا آسان ہے اگر تُو مَرد ہے تو بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دے)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

نرمی زینت بخشتی ہے

پیارے پیارے **اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے! نرمی کا برتاؤ کرنے والے پر **اللہ** پاک کی کس قدر رَحمت ہوتی ہے۔ کاش! ہم بھی اپنی بے عزّتی کرنے والوں یا ستانے والوں کو **مُعاف** کرنا اِختیار کریں۔ ''**مُسلِم شریف**'' میں **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم ہے: جس چیز میں **نرمی** ہوتی ہے اُسے زینت بخشتی (یعنی خوب صورت بناتی) ہے اور جس چیز سے جُدا کرلی جاتی ہے اُسے عیب دار بنا دیتی ہے۔ (مسلم ص۱۳۹۸ حدیث ۲۵۹٤)

پیشگی مُعاف کرنے کی فضیلت

''**اِحیاءُ الْعُلُوم**'' میں ہے: ایک شخص دُعا مانگ رہا تھا: ''**یا اللہ** پاک! میرے پاس خیرات کیلئے کوئی مال نہیں، بس یہی کہ جو مسلمان میری بے عزّتی کرے میں نے اُسے مُعاف کیا۔'' **مکّی مَدَنی آقا** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم پر وَحی آئی: ''ہم نے اِس بندے کو بخش دیا۔''

(احیاء العلوم ج۳ ص۲۱۹)

حسابِ قِیامت میں آسانی کے تین اسباب

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے رِوایَت ہے، **رسولُ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: تین باتیں جس شخص میں ہوں گی **اللہ** پاک (قِیامت کے دن) اُس کا حساب آسان طریقے سے لے گا اور اُس کو اپنی رَحمت سے **جنّت** میں داخِل فرمائے گا۔ صَحابۂ کِرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم! وہ کون سی باتیں ہیں؟ فرمایا: ﴿۱﴾ جو تمہیں

محروم کرے تم اُسے عطا کرو اور ﴿۲﴾ جو تم سے قَطْعِ تعلُّق کرے (یعنی تعلُّق توڑے) تم اُس سے تعلُّق جوڑو اور ﴿۳﴾ جو تم پر ظُلْم کرے تم اُس کو مُعاف کردو۔ (معجم اوسط ج٤ ص١٨ حدیث ٥٠٦٤ ملخّصاً)

گالیوں بھرے خُطوط پر اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کا حوصلہ (حکایت)

کاش! ہمارے اندر یہ جذبہ پیدا ہو جائے کہ ہم اپنی ذات اور اپنے نَفْس کی خاطِر **غُصّے** کا اِظہار کرنا ہی چھوڑ دیں۔ جیسا کہ ہمارے بُزُرگوں کا جذبہ ہوتا تھا کہ ان پر کوئی کتنا ہی ظُلْم کرے یہ حضرات صَبْر، صَبْر اور صرف صَبْر ہی فرماتے تھے۔ چُنانچہ **"حیاتِ اعلیٰ حضرت"** میں ہے: میرے آقا **اعلیٰ حضرت**، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی خدمت میں ایک بار جب ڈاک پیش کی گئی تو بعض خُطُوط مُغَلَّظات (یعنی گالیوں) سے بھرپور تھے۔ مُعتقِدین (یعنی عقیدت رکھنے والے) بَرْہَم (غُصّے) ہوئے کہ ہم ان لوگوں کے خلاف مُقَدّمہ دائر (یعنی Case) کریں گے۔ امامِ اَہلِ سنَّت شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: "جو لوگ تعریفی خُطُوط لکھتے ہیں پہلے ان کو جاگیریں (Properties) تقسیم کردو، پھر گالیاں لکھنے والوں پر مُقَدّمہ (Case) دائر کردو۔" (حیات اعلیٰ حضرت ج۱ ص۱۴۳ مُلَخَّصاً) مطلب یہ کہ جب تعریف کرنے والوں کو اِنعام نہیں دیتے پھر بُرائی کرنے والوں سے بدلہ کیوں لیں!

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی
خورشید عِلْم اُن کا درخشاں ہے آج بھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مالِك بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے صَبْر کے اَنوار (حکایت)

ہمارے بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہم ظُلْمِ ظالمین و سِتَمِ کافِرین پر صَبْر فرماتے اور کس طرح غُصّے کو بھگاتے تھے اسے اس حِکایت سے سمجھنے کی کوشِش کیجئے: حضرتِ سیِّدُنا مالِک بن دینار رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے ایک مکان کرائے (Rent) پر لیا۔ اُس مکان کے بالکل مُتَّصِل (یعنی مِلا ہوا) ایک یہودی کا مکان تھا۔ وہ یہودی دشمنی کی بنیاد پر پرنالے کے ذَرِیْعے گندہ پانی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کے مُبارک مکان میں ڈالتا رہتا۔ مگر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ خاموش ہی رہتے۔ آخرکار ایک دن اُس نے خود ہی آکر عرض کی: جناب! میرے پَرنالے سے گِرنے والی گندَگی کی وجہ سے آپ کو کوئی شکایت تو نہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے نہایت ہی نرمی کے ساتھ فرمایا: ''پرنالے سے جو گندگی گرتی ہے اُس کو جھاڑو دے کر دھو ڈالتا ہوں۔'' اُس نے کہا: آپ کو اتنی تکلیف ہونے کے باوجود غُصّہ نہیں آتا؟ فرمایا: آتا تو ہے، مگر پی جاتا ہوں کیونکہ: (پارہ 4 سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن آیت 134 میں) خدائے رحمٰن کا فرمانِ مَحبَّت نشان ہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

جواب سُن کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ (تذکِرۃُ الاولیاء ص ٤٥)

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

غُصّہ پینے کے مُتعلِّق آیت کی تفسیر

اے عاشِقانِ اَولیا! دیکھا آپ نے ! نرمی کی کیسی بَرَکتیں ہیں ! نرمی سے مُتأَثِّر ہو کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا۔ حِکایت میں بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ کے تَحْت **مُفَسِّر** شَہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں : مُتَّقی لوگوں (یعنی پرہیز گاروں) کی ایک صِفَت یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ وہ سَخْت **غُصّے** کی حالت میں آپے سے باہَر نہیں ہو جاتے بلکہ نَفْسانی **غُصّہ** پی جاتے ہیں کہ باوُجود قُدرت کے **غُصّہ** جاری نہیں کرتے اور اپنے ماتَحْتوں کی خَطاؤں یا دوسروں کی اِیذاؤں یا مُجرِموں کے جُرموں کو بَخْش دیتے ہیں کہ باوُجود قادِر ہونے کے اپنے نَفْس کا بدلہ نہیں لیتے، **اللہ** پاک ایسے نیک کاروں کو جو مخلوق کے لیے مُضِر (نقصان دہ) نہ ہوں بلکہ مُفِید ہوں، بَہُت ہی پسند فرماتا ہے کہ ان پر اس اِحسان کے بدلے اِحسان فرمائے گا اور انہیں اِنعام دے گا، یہ لوگ اپنی حیثیَّت کے لائق نیکیاں کرلیں، رَبّ تَعالٰی اپنی شان کے لائق اُنہیں اِنعام دے گا۔ (تفسیرِ نعیمی ج ٤ ص ١٨٧)

زخمی کرنے والے کو اِنعام (حکایت)

غُصّہ پی جانے کی حقیقت یہ ہے کہ کسی **غُصّہ** دلانے والی بات پر خاموش ہو جائے اور **غُصّے** کے اظہار اور سزا دینے اور بدلہ لینے کی قُدرت کے باوجود صَبْر وسُکون کے ساتھ رہے۔ حضرتِ سیِّدُ نا اِمام زینُ الْعابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو ان کی کنیز وُضو کروا رہی تھی کہ اچانک اس کے ہاتھ سے لوٹا

گر گیا جس سے وہ زخمی ہو گئے، انہوں نے اس کی طرف سر اٹھا کر دیکھا تو اس نے عرض کی: **اللہ** پاک ارشاد فرماتا ہے: **وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ** ’’اور غصّہ پینے والے‘‘ آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **قَدْ كَظَمْتُ غَیْظِیْ** یعنی میں نے اپنا غُصّہ پی لیا۔ اس نے پھر عرض کی: **وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ** ’’اور لوگوں سے دَرگُزر کرنے والے‘‘ ارشاد فرمایا: **قَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْكِ** یعنی **اللہ** پاک تجھے مُعاف کرے۔ پھر عرض گزار ہوئی: **وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ** ﴿۱۳۴﴾ ’’اور نیک لوگ **اللہ** کے محبوب ہیں‘‘ ارشاد فرمایا: **اِذْهَبِیْ فَاَنْتِ حُرَّةٌ** یعنی جا! تُو آزاد ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۳۱۷ حدیث ۸۳۱۷ ملخّصاً)

کیوں میری خطاؤں کی طرف دیکھ رہے ہو!
جس کو ہے مِری لاج وہ لَجْ پال بڑا ہے

صَلُّوا عَلَى الْحَبِیب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

نیک بندے چیونٹیوں کو بھی اِیذا نہیں دیتے

اللہ کے نیک بندے کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ مسلمانوں کو تو کیا تکلیف دے گا چیونٹیوں تک کو اِیذا دینے سے گریز کرتا (یعنی بچتا) ہے۔ چُنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امام حَسَن بَصری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سے اَبرار (یعنی نیک بندوں) کے مُتعلِّق پوچھا گیا تو فرمایا: نیک بندے وہ ہیں جو چیونٹیوں تک کو بھی اَذِیَّت (یعنی تکلیف) نہ دیں۔ (اَلزُّھد لِلامام اَحمد ص۳۷۷ رقم ۲۲۴۴)

غصّے کے طِبّی نقصانات

مختلف ’’ویب سائیٹس‘‘ سے جمع شدہ معلومات کی روشنی میں **غُصّے** کے طِبّی نُقصانات

(Health Risks) پڑھئے اور سنجیدگی کے ساتھ **غُصّے کا علاج** کیجئے: **دل کی بیماریاں:** بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے جس سے خون کو پمپ کرنے کے لیے دل کو اضافی (Extra) محنت کرنی پڑتی ہے اور وہ دباؤ (Pressure) کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اس سے دماغ کی شریان پَھٹنے یعنی برین ہیمبرج ہو جانے یا فالج یا دل کا دورہ پڑ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ بات بات پر غُصّے ہو جانے والے اَفراد کا بلڈ پریشر عام طور پر ہائی رہتا ہے۔ **حِکایت:** دعوتِ اسلامی کے شُروع کے دور کا واقعہ ہے، ایک صاحِب کا انتِقال ہو گیا۔ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ نے مرحوم کے فرزند سے تعزِیَت کی جو کہ ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں آتے تھے، کسی نے بتایا کہ مرحوم کو کسی بات پر شدید (یعنی بَہُت سخت) **غُصّہ** آ گیا جس سے ان کا **ہارٹ فیل** ہو گیا۔ **اللہ** پاک مرحوم کو بے حساب بخشے۔ اٰمین۔ **قوّتِ مُدافَعت** (یعنی بیماری روکنے کی قوّت) **میں کمی:** بَہُت زیادہ **غُصّہ** کرنے والے افراد کی قوّتِ مُدافَعَت (Immune System) کمزور ہو جاتی ہے اور پھر جسم معمولی سی بیماریوں کو بھی روکنے میں ناکام رہتا ہے۔ **پیٹ میں دَرْد:** **غُصّہ** جسم میں نقصان دِہ ہارمونز، تیزابیت اور کولیسٹرول کی مقدار میں اضافہ کرتا، آنتوں اور معدے کو نقصان پہنچاتا ہے۔ **غُصّے** سے پیٹ میں شدید دَرْد، السر اور گیس ہو سکتا ہے۔ **جلدی اَمراض:** **غُصّہ** جسم میں تیزابی ہارمونز پیدا کرتا ہے جو کہ جلد (Skin) کی بیماریوں کا سبب بنتے اور پورے جسم کے لیے نقصان دِہ ثابِت ہو سکتے ہیں۔ **غُصّہ** یرقان (Jaundice) کا سبب بھی بن سکتا ہے۔ **پھیپھڑوں کو نُقصان:** **غُصّہ** پھیپھڑوں کیلئے اُتنا ہی نقصان دِہ ہے جتنا تمباکو نوشی (Smoking) یا الکوحل کا استِعمال۔ **قوّتِ حافِظَہ**

کو نقصان: زیادہ غُصّہ کرنا حافِظے کو برباد کر کے بے ہوشی (Unconsciosness) میں دھکیل سکتا ہے۔ غُصّے سے غور و فکر کی قوّت میں کمی آتی ہے۔

ہلاکت صحت وجاں کی، تباہی دین وایماں کی
وجہ ''غصہ'' ہی ہے اکثر، فسادِ نوعِ انساں کی (نامعلوم)

''غُصّے سے ربّ پاک کی پناہ'' کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے غُصّے سے جنم لینے والی 16 بُرائیوں کی نشاندہی

غُصّہ کے سبب بہُت ساری برائیاں جَنَم لیتی ہیں جو آخرت کیلئے تباہ کُن ہیں مَثَلاً:

﴿۱﴾ حَسَد ﴿۲﴾ غیبت ﴿۳﴾ چُغلی ﴿٤﴾ کینہ ﴿٥﴾ قَطْعِ تعلُّق (یعنی تعلّق توڑنا) ﴿٦﴾ جھوٹ ﴿۷﴾ آبرو ریزی (یعنی بے عزّتی) کرنا ﴿۸﴾ دوسرے کو حقیر جاننا ﴿۹﴾ گالی گلوچ ﴿۱۰﴾ تکبُّر ﴿۱۱﴾ بے جا مار دھاڑ ﴿۱۲﴾ تَمَسْخُر (یعنی مذاق اُڑانا) ﴿۱۳﴾ قَطْعِ رِحْمی (یعنی رشتہ توڑ ڈالنا) ﴿۱٤﴾ بے مُرَوَّتی ﴿۱٥﴾ شَماتَت (یعنی کسی کے نقصان پر راضی ہونا) ﴿۱٦﴾ اِحْسان فراموشی وغیرہ۔

نہ رہ غافل کبھی غصے کے شر سے، اگر انجام کا تجھ کو دھیاں ہے
حسد، غیبت، عداوت، بُغض ونفرت، یہ سب بچے ہیں، غصّہ ان کی ماں ہے (نامعلوم)

اے عاشقانِ رسول! یہ حقیقت ہے کہ جس پر **غُصّہ** آجاتا ہے، اُس کا اگر نقصان ہوجائے تو **غُصّے** ہونے والا عام طور پر خوشی محسوس کرتا ہے، اگر اُس پر کوئی مصیبت آتی ہے تو یہ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی)

راضی ہوتا ہے، جس پر غُصّہ آ گیا اس کے سارے اِحسانات بھول جاتا اور اس سے تعلُّقات خَتْم کر دیتا ہے۔ بعضوں کا **غُصّہ** دل میں چھپا رَہتا ہے اور برسوں تک نہیں جاتا، اسی **غُصّے** کی وجہ سے وہ شادی غمی کے مواقع پر شرکت نہیں کرتا۔ بعض لوگ اگر بظاہر نیک بھی ہوتے ہیں پھر بھی جس پر **غُصّہ** دل میں چُھپا کر رکھتے ہیں، اس کا اِظہار یوں ہوجاتا ہے کہ اگر پہلے اس پر اِحْسان کرتے تھے تو اب نہیں کرتے، اب اُس کے ساتھ حُسْنِ سلوک سے پیش نہیں آتے، نہ ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اگر اس نے کوئی **اجتِماعِ ذِکرونعت** وغیرہ کا اِہتمام کیا تو **مَعَاذَاللّٰہ** مَحْض نَفْس کیلئے ہونے والی ناراضی اور **غُصّے** کی وجہ سے اس میں شرکت سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ بعض رشتے دار ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کے ساتھ آدمی لاکھ حُسْنِ سُلوک کرے مگر وہ راہ پر آتے ہی نہیں، مگر ہمیں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ نبیوں کے سردار، مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: **صِلْ مَنْ قَطَعَكَ** یعنی ''جو تجھ سے رِشتہ کاٹے تو اس سے جوڑ۔'' (شعب الایمان ج٦ ص٢٢٢ حدیث ٧٩٥٧)

حضرتِ مولانا رُوم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ فرماتے ہیں:

تُو برائے وَصْل کردن آمدی

نے برائے فَصْل کردن آمدی (مثنوی شریف دفتر دوم ص۱۷۳)

(یعنی تُو جوڑ پیدا کرنے کیلئے آیا ہے، توڑ پیدا کرنے کیلئے نہیں آیا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

غُصّے کا ایک عِلاج یہ بھی ہے کہ غُصّہ لانے والی باتوں کے موقع پر بُزُرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہِم کے طرزِ عمل اور سبق آموز حِکایات کو ذِہن میں دوہرایا جائے:

”غُصّے کی عادت خراب ہے“ کے پندرہ حُروف کی نسبت سے 15 حکایات

﴿۱﴾ مجھ سے یہ ہرگز نہ ہوگا؟

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نَقْل فرماتے ہیں: کسی شخص نے (تابِعی بُزُرگ) امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالْعزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ سے سَخْت کلامی کی (یعنی بُرا بھلا کہا)۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے سر جُھکا لیا اور فرمایا: ”کیا تم یہ چاہتے ہو کہ مجھے غُصّہ آجائے اور شیطان مجھے حکومت کے غُرور میں مبتَلا کرے اور میں تم کو ظُلم کا نشانہ بناؤں اور قِیامت کے دن تم مجھ سے اِس کا بدلہ لو، مجھ سے یہ ہرگز نہیں ہوگا۔“ یہ فرما کر خاموش ہوگئے۔ (کیمیائے سعادت ج۲ ص۵۹۷)

﴿۲﴾ تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پروا نہیں

کسی شخص نے (صحابیِ رسول) حضرتِ سیِّدُنا سَلْمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ کو گالی دی۔ اُنہوں نے فرمایا: ”اگر بروزِ قِیامت میرے گناہوں کا پلّہ بھاری ہے تو جو کچھ تم نے کہا میں اُس سے بھی بدتر (یعنی زیادہ بُرا) ہوں اور اگر میرا وہ پلّہ ہلکا ہے تو مجھے تمہاری گالی کی کوئی پروا نہیں۔“ (اتحاف السادۃ ج۹ ص٤١٦ ملخّصاً)

﴿۳﴾ تو تمہاری گالی میرے لئے ناکافی ہے

(تابِعی بُزُرگ) حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن خَیْثَم رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو کسی نے گالی دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: ''اللہ پاک نے تیری بات سن لی ہے، میرے اور جنَّت کے درمیان ایک گھاٹی حائل (یعنی بَہُت مشکل راستہ) ہے، اگر طے کرنے میں کامیاب ہو گیا تو مجھے تمہاری گالی کی کیا پروا! اور اگر اسے طے کرنے میں ناکام رہا تو تمہاری گالی میرے لئے ناکافی (یعنی کم) ہے۔'' (ایضاً)

﴿۴﴾ میرے اور بھی عیب ہیں

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے گالی دی، ارشاد فرمایا: ''میرے تو اس طرح کے اور بھی عیب ہیں جو اللہ کریم نے تجھ سے چُھپائے ہوئے ہیں۔'' (احیاءُ العلوم ج۳ ص۲۱۲)

﴿۵﴾ اللہ کریم تیری مغفِرت فرمائے

کسی شخص نے حضرت سیِّدُنا شَعْبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کو گالی نکالی، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ نے فرمایا: اگر تو سچ کہتا ہے تو اللہ پاک میری مغفِرت فرمائے اور اگر تو جھوٹ کہتا ہے تو اللہ کریم تیری مغفِرت فرمائے۔ (ایضاً)

﴿۶﴾ میں تو شیطان کو ناراض ہی کروں گا

حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن غَزْوان رَحْمَۃُ اللّٰہِ علیہ کی خدمت میں عرض کی گئی: حُضُور!

فُلاں آپ کو بُرا بھلا کہہ رہا تھا۔ فرمایا: **خدا کی قسم!** میں تو شیطان کو ناراض ہی کروں گا، پھر دُعا مانگی: **یااللہ** پاک! اس شخص کو مُعافی سے نواز دے۔ (احیاءُ العلوم ج۳ص۳۸۶ ملخّصاً)

﴿۷﴾ مجھے اس کی کوئی برائی معلوم نہیں

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن حَسَن بن حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کو ایک شخص بُرا بھلا کہہ رہا تھا مگر آپ رَحْمَۃُ اللہِ علیہ خاموش تھے۔ کسی نے عرض کی: آپ جوابی کاروائی کیوں نہیں فرماتے؟ فرمایا: مجھے اس کی کوئی **بُرائی معلوم** ہی نہیں جس کے سبب اسے بُرا کہہ سکوں۔ (تاریخ بغداد ج۱۰ص۳۴۶)

سُبْحٰنَ اللہ! ہمارے بُزُرگانِ دین کتنے بھلے انسان ہوا کرتے تھے اور کیسے پیارے انداز میں **غُصّے کا علاج** فرمالیا کرتے تھے۔ انہیں اچّھی طرح معلوم تھا کہ اپنے نَفْس کے لئے **غُصّہ** کرکے مخالف پر چڑھائی کرنے میں بھلائی نہیں ہے۔

﴿۸﴾ مرحوم حاجی زَم زَم رضا کا واقِعہ

(**دعوتِ** اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ممبر مرحوم) حاجی ابوجنید زَم زَم رضا عطّاری رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کے بچّوں کی امّی کا بیان ہے کہ مرحوم کی طبیعت میں بَہُت نرمی تھی، **غُصّہ** بَہُت ضَبْط (یعنی برداشت) کیا کرتے تھے، ایک مرتبہ چھوٹے بیٹے نے موبائل (فون) پانی کے ٹب میں ڈال دیا، اس کے باوجود انہوں نے کوئی **غُصّہ** نہیں کیا۔ (محبوبِ عطّار کی 122 حکایات ص۱۶)

﴿۹﴾ میں نے اسے پتّھر سمجھا اس لئے غصہ نہیں کیا

کسی شخص نے ایک دانا شخص کے پاؤں پر چوٹ لگائی جس کے باعِث اُسے

تکلیف تو ہوئی لیکن اس نے **غُصّہ** نہیں کیا، اِس بارے میں اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: میں نے اُس شخص کو ایک پتّھر سمجھا کہ جس (کی ٹھیس لگنے) کے سبب مجھے چوٹ آ گئی، لہٰذا میں نے **غُصّہ** نہیں کیا۔ (احیاء العلوم ج۳ ص ۲۲۱)

غُصّے میں اُکھاڑ پچھاڑ کرنا

سُبْحٰنَ اللہ! اِس حِکایَت میں اُن لوگوں کیلئے بڑا دَرْس ہے جو **غُصّے** کی حالت میں گھر کے برتن اُچھالتے دروازوں اور دیواروں کو ضَرْبیں لگاتے اور خوب اُکھاڑ پچھاڑ مچاتے ہیں اور وہ لوگ تو انتہائی درجے کے بے وقوف ہوتے ہیں جو **غُصّے** میں آ کر خوب چیختے چلاتے اور اپنے سر اور چہرے وغیرہ پر زور زور سے ہاتھ مارتے ہیں۔ اِسی طرح **غُصّے** میں بے زُبان جانوروں کو گالیاں نکالنا ان کو مار پیٹ کرنا وغیرہ بھی سلجھے ہوئے لوگوں کا شیوہ نہیں۔

غُصیلا شخص دنیا میں ذلیل و خوار ہوتا ہے
غُصَیلے سے ہر اِک فردِ بشر بیزار ہوتا ہے

﴿۱۰﴾ مسکین پر رَحم کرو

مَنقول ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بادشاہ کے ساتھ ایک دانا (یعنی خوب سمجھ دار) شخص ہوتا تھا، جب بادشاہ کو **غُصّہ** آتا تو وہ اسے ایک کاغذ دیتا جس پر لکھا ہوتا: "مسکین پر رَحم کرو، موت سے ڈرو اور آخرت کو یاد رکھو!" بادشاہ اسے پڑھتا تو اس کا غُصّہ **ٹھنڈا** ہو جاتا۔

(احیاء العلوم ج۳ ص ۲۱۴)

﴿۱۱﴾ ڈاکٹر اور بوڑھا مریض

ایک بوڑھے آدمی نے کسی طبیب (Doctor) سے کہا کہ میری نگاہ کمزور ہوگئی ہے، طبیب نے کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، وہ بولا: اونچا سننے لگا ہوں (یعنی بہرا پن آ گیا ہے) جواب ملا: بڑھاپے کی وجہ سے، بولا: کمر ٹیڑھی ہوگئی ہے، کہا: بڑھاپے کی وجہ سے، آخر میں بوڑھا (غُصّے سے بے قابو ہوکر) بولا کہ جاہِل طبیب! تجھے بڑھاپے کے سوا کچھ نہیں آتا! جواب ملا: یہ بے موقعہ **غُصّہ** بھی بڑھاپے کی وجہ سے ہے۔ (مراۃ المناجیح ج۶ ص۲۲۴، مرقات ج۸ ص۳۰۷ ملخّصاً)

بڑھاپا خوش گوار گزارنے کیلئے مَدَنی پھول

اے عاشقانِ رسول! کسی نے سچ کہا ہے کہ "یک بُڑھاپا وصد عیب" یعنی ایک بڑھاپے میں انسان کے اندر سو خامیاں پیدا ہوجاتی ہیں، ہاضِمہ، حافِظہ، دیکھنے سُننے کی قُوّت، سہنے سمجھنے کی طاقت اَلْغرض زبان کے علاوہ جسم کے لگ بھگ اَعْضا کمزور پڑ جاتے ہیں نیز اکثر **غُصّہ** بھی بڑھ جاتا ہے لہٰذا بڑی عُمر والے بزرگوں کو چاہیے کہ بڑھاپے کو زندگی کا "آخری دورانیہ" تسلیم کرتے ہوئے موت کی تیّاری میں مشغول ہوں۔ **اللہ** پاک کی طرف رُجوع کریں، گُناہوں سے بچتے ہوئے عبادت میں دل لگائیں، زُبان کو خوب قابو میں رکھیں کہ جو "بُزُرگ" ہر مُعاملے میں ٹوک ٹاک کرتے اور بات بات پر **غُصّے** ہوجاتے ہیں ان سے گھر کے سارے اَفراد بیزار ہوجاتے، اور یوں وہ بُزُرگ اکیلے پڑ جاتے ہیں، پھر بسا اوقات عوام میں گھر کے اَفراد کی شکاتیں، غیبتیں کرکے مزید تباہی کے گڑھے میں جا گرتے ہیں۔ بُزُرگوں کو

چاہئے کہ **غُصّے** پر قابُو رکھیں، زُبان کا قُفلِ مدینہ لگائیں، حتَّی الْاِمْکان خاموش رہیں، ہونٹوں پر مسکراہٹ رکھیں، جائز موقع پر اولاد کی خوب حوصلہ افزائی کریں، جہاں تک ہو سکے اپنا کام خود کریں، دوسروں پر ہرگز بوجھ نہ بنیں بلکہ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹائیں، گھر کے بچّوں کو خوب پیار کریں نیز کھانے پینے میں بھی اِحتِیاط کریں، اِنْ شَآءَ اللّٰہ بڑھاپا خوش گوار گزرے گا۔

﴿۱۲﴾ نادان ودانا بَکْریاں (فرضی حکایت)

کہتے ہیں کہ ایک پہاڑی نالے پر ایک نہایت ہی تنگ پُل تھا، مشکل سے پاؤں رکھا جاتا تھا۔ ایک دفعہ دو نادان بَکْریاں آمنے سامنے سے پُل کے درمیان تک آگئیں، جگہ تنگ تھی دونوں نہیں گزر سکتی تھیں۔ واپَس جانا بھی مشکل تھا ایک دوسرے کو کوسنے لگیں کہ تم نے میرا راستہ روکا ہے، جھگڑا شُروع ہو گیا اور سینگوں کا استِعمال شُروع کر دیا اور پھر دونوں دھڑام سے نیچے گر گئیں۔ کچھ دیر کے بعد دو دانا (یعنی سمجھدار) بَکْریاں آمنے سامنے سے پھر درمیان میں آگئیں۔ انہوں نے **غُصّہ** کرنے کے بجائے صورتِ حال (معاملے) کا جائزہ لیا۔ سینگوں کے بجائے سمجھداری سے کام لیا اور ایک بَکْری بیٹھ گئی اور دوسری نے اس کے اوپر سے گزر کر اپنی راہ لی دونوں بچ گئیں۔

ہے فلاح وکامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

﴿۱۳﴾ سڑک پار کروا دی (فرضی حکایت)

ایک شخص سڑک پر کھڑا تھا، اچانک اُس کے پاؤں کے ٹخنے پر زور سے کوئی چیز لگی،

اس نے بڑے **غُصّے** سے پیچھے دیکھا، لیکن دیکھتے ہی اُس کا سارا **غُصّہ** مَحبَّت و خُدا ترسی میں بدل گیا، کیونکہ اس کے سامنے ایک نابینا شخص تھا جو بے چارہ چھڑی کے ذَرِیعے راستہ ٹٹول رہا تھا، اب بجائے بدلہ لینے کے، اِسی شخص نے اُس نابینا کو سڑک بھی پار کروادی۔

﴿۱۴﴾ غُصّے میں جلد بازی پر ندامت اٹھانی پڑی (فرضی حکایت)

اِس حِکایَت سے یہ دَرْس ملا کہ **غُصّے** میں جلد بازی نہ کی جائے، ہوسکتا ہے کہ ندامت اٹھانی پڑے۔ اِسی طرح کی ایک فَرْضی حِکایَت ہے: ایک نوجوان راستے میں کھڑا کتاب پڑھنے میں مشغول تھا، پیچھے سے آنے والی کار کے ڈرائیور نے خوب ہارن بجائے مگر نوجوان نہ ہٹا، ڈرائیور نے کار روکی، باہر نکلا اور **غُصّے** سے کانپتے ہوئے اُس نے نوجوان کا گریبان پکڑ لیا، بس مارنے ہی والا تھا کہ ایک ڈیف (یعنی گونگا بہرا) نوجوان دوڑتا ہوا آ پہنچا اور اُس نے ڈرائیور کو اِشارے سے سمجھایا کہ یہ نوجوان بھی میری طرح ڈیف (Deaf) ہے اس کو مت مارو۔ چُنانچہ ڈرائیور اپنی جلد بازی اور **غُصّے** پر شرمندہ ہوا اور اس نے مُعافی مانگی۔

﴿۱۵﴾ دیوار پر کیل ٹھونکنے والا بچّہ (فرضی حکایت)

ایک بچّہ نہایت بدتمیز اور **غُصّے** کا بڑا تیز تھا، والِدَین نے اس کو سُدھارنے کی بَہُت کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ ایک دن باپ کو ایک ترکیب سوجھی، اس نے بازار سے کیلوں کا بھرا ہوا ایک ڈبّا اپنے بیٹے کو لا کر دیا اور کہا: آپ کو جب بھی **غُصّہ** آئے اس دیوار میں ایک کیل ٹھونک دیا کریں۔ لڑکے نے ایک ہی دن میں 37 کیلیں ٹھونک دیں، اس عمل سے

آہستہ آہستہ لڑکے کی سمجھ میں آ گیا کہ **غُصّہ** قابُو کرنا آسان ہے مگر کیل ٹھونکنا مشکل کام ہے۔ آہستہ آہستہ اسے **غُصّہ** پینا آ گیا، جس کی وجہ سے دیوار میں کیل لگانا بَہُت کم ہو گیا اور ایک دن ایسا بھی آیا کہ اس نے دیوار میں ایک بھی کیل نہیں لگائی۔ اس کے باپ نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ بیٹا! اب جب بھی تم کو **غُصّہ** آئے اور تم اس کو قابُو کر لو تو اس دیوار میں سے ایک کیل نکال لیا کرنا۔ چند ہی دنوں میں تمام کیل دیوار سے نکل گئے، تو باپ نے اپنے بیٹے کا ہاتھ پکڑا اور دیوار کے پاس لے جا کر کہا کہ بیٹا تم نے **غُصّہ** پینا سیکھ کر بَہُت اچھا کیا ہے مگر دیکھو! اس دیوار کی وہ حالت نہیں رہی جو پہلے تھی، یہ دیوار اب بدصورت ہو چکی ہے، سُنو! جب تم **غُصّے** کی حالت میں چیختے چلّاتے ہو اور دوسروں کو بُرا بھلا کہتے ہو تو اسی طرح کے بدنُما اَثرات اُن کے دلوں پر چھوڑتے ہو جیسے ان کیلوں کے لگنے اور اُکھڑنے سے اس دیوار پر ہیں، بیٹا! یاد رکھو! خنجر کے لگائے ہوئے زَخْم بھر جاتے ہیں مگر زُبان کا لگا ہوا زَخْم کبھی نہیں بھرتا۔

سُن لو! نقصان ہی ہوتا ہے بِالآخر اُن کو
نفس کے واسطے ''غُصّہ'' جو کیا کرتے ہیں (وسائلِ بخشش ص ۲۹٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کسی پر غُصّہ آئے تو یوں علاج کیجئے

غُصّے کی تباہ کاریوں کو پیشِ نظر رکھئے کیونکہ **غُصّہ** ہی اکثر لڑائی جھگڑے، دو بھائیوں میں جُدائی، میاں بیوی میں طَلاق، آپس میں نفرت اور قَتْل و غارت کا سبب ہوتا ہے۔ جب

کسی پر **غُصّہ** آئے اور مار دھاڑ اور توڑ تاڑ کر ڈالنے کو جی چاہے تو اپنے آپ کو اس طرح سمجھائیے: **مجھے** دوسروں پر اگر کچھ قُدرت حاصل بھی ہے تو اس سے بے حد زیادہ **اللہ** کریم مجھ پر قادِر (یعنی قُدرت رکھنے والا) ہے اگر مَیں نے **غُصّے** میں کسی کی دل آزاری یا حق تلفی کر ڈالی تو قیامت کے روز **اللہ** پاک کے غَضَب (یعنی ناراضی) سے مَیں کس طرح محفوظ رہ سکوں گا!

غلام نے دیر کر دی (حکایت)

نبیوں کے سردار صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک **غلام** کو کسی کام کیلئے بُلوایا، وہ دیر سے حاضِر ہوا۔ **اللہ** پاک کے پیارے نبی صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بَرَکت والے ہاتھ میں مِسواک تھی فرمایا: ''اگر قیامت میں اِنتِقام (یعنی بدلہ) نہ لیا جانا ہوتا تو میں تجھے اِس مِسواک سے مارتا۔''

(ابو یَعلٰی ج٦ ص٩٠ حدیث ٦٨٩٢)

دیکھا آپ نے! ہمارے **پیارے پیارے آقا** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کبھی بھی اپنے نَفس کی خاطر اِنتِقام (یعنی بدلہ) نہیں لیتے تھے اور ایک آج کل کا مسلمان ہے کہ اگر نوکر کسی کام میں غَلَطی کر دے تو اس پر گالیوں کی بوچھاڑ کر دیتا اور کبھی تو مار دھاڑ پر اُتر آتا ہے۔

......تو تمھیں دوزخ کی آگ جلاتی (حکایت)

''**مُسلِم شریف**'' میں ہے، حضرتِ سیِّدُنا ابو مَسعود اَنصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اپنے غلام کی **پِٹائی** کر رہا تھا کہ میں نے اپنے پیچھے سے آواز سُنی: ''**اے ابو مَسعود!** تمہیں عِلْم ہونا چاہیے کہ تم اس پر جتنی قُدرت رکھتے ہو **اللہ** پاک اس سے زیادہ تم پر قُدرت

رکھتا ہے۔'' میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو وہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تھے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ھُوَ حُرٌّ لِوَجْہِ اللّٰہ یعنی یہ اللہ پاک کی رِضا کے لئے آزاد ہے۔ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر تم یہ نہ کرتے تو تمہیں دوزخ کی آگ جلاتی۔'' یا فرمایا کہ ''تمہیں دوزخ کی آگ پہنچتی۔''

(مسلم ص ۹۰۵ حدیث ۳۵۔۱۶۵۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ علٰی محمَّد

مُعاف کرنے ہی میں عافِیَت

اے عاشِقانِ صحابہ واہلِ بیت! آپ نے دیکھا! ہمارے صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کس قدر پیار کرتے تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابومَسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے جُوں ہی حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ناراضی محسوس کی فوراً نہ صِرْف غلام کی پٹائی سے اپنا ہاتھ روک لیا بلکہ اپنے غلام ہی کو آزاد کردیا۔ آہ! آج جو اپنے ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے لوگ اُس کو بلاضرورتِ شرعی جھاڑتے، لتاڑتے، اُن پر دَہاڑتے چنگھاڑتے وَقْت اس بات کی طرف بالکل توجّہ نہیں دیتے کہ اللہ پاک جو ہم سے زبردست ہے وہ ہمارا ظُلْم وسِتَم دیکھ رہا ہے۔ یقیناً اپنے ماتَحْتوں کے ساتھ نرمی وحسنِ سُلوک اور عَفْو و درگزر (یعنی بھول چُوک مُعاف کردینے) سے کام لینے ہی میں عافِیَت (یعنی سلامتی) ہے۔ چُنانچِہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر صبح وشام دس دس بار دُرُودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

نمک زیادہ ڈال دیا (حکایت)

کہتے ہیں: ایک آدَمی کی بیوی نے کھانے میں **نمک زیادہ ڈال دیا**۔ اُسے **غُصّہ** تو بَہُت آیا مگر یہ سوچتے ہوئے وہ **غُصّہ** پی گیا کہ میں بھی تو غلطیاں کرتا رَہتا ہوں، اگر آج میں نے بیوی کی خطا (یعنی بھول) پرسختی سے گرفت (یعنی پکڑ) کی تو کہیں ایسا نہ ہو کہ **اللہ** رَبُّ الْعِزّت بھی کل بروزِ قیامت میری خطاؤں پر پکڑ فرمالے۔ چُنانچِہ اُس نے دل ہی دل میں اپنی زَوجہ کی خطا مُعاف کردی۔ اِنتِقال کے بعد کسی نے اُس کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: **اللہ** پاک نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ اُس نے جواب دیا کہ گناہوں کی تعداد زیادہ ہونے کے سبب عذاب ہونے ہی والا تھا کہ **اللہ** پاک نے فرمایا: میری بندی نے سالن میں **نمک** زیادہ ڈال دیا تھا اور تم نے اُس کی خطا **مُعاف** کردی تھی، جاؤ! میں بھی اُس کے صِلے (یعنی بدلے) میں تم کو آج **مُعاف** کرتا ہوں۔

معاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب!
ہو مغفرت پئے سلطانِ انبیا یارب! (وسائلِ بخشش ص۸۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کیا غُصّہ حرام ہے؟

عوام میں یہ غَلَط مشہور ہے کہ ”**غُصّہ** حرام ہے۔“ **غُصّہ** ایک غیر اِختِیاری مُعاملہ ہے، اِنسان کو آ ہی جاتا ہے، اِس میں اس کا قصور نہیں، ہاں **غُصّے** کا بے جا (یعنی غلط) استِعمال

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

برا ہے۔ **غُصّے** کا ''اِزالَہ'' (یعنی بالکل ختم ہو جائے اور آئے ہی نہیں تو یہ) **ممکن نہیں** ''اِمالَہ'' ہونا چاہئے یعنی **غُصّے** کا رُخ دوسری طرف پھر جانا چاہئے۔ مَثَلاً کوئی **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے بُری صُحبت میں تھا، **غُصّے** کی حالت یہ تھی کہ اگر کسی نے ''ہاں'' کا ''نہ'' کہہ دیا تو آپے سے باہر ہو گیا اور گالیوں کی بوچھاڑ کر دی، کسی نے بدتمیزی کر دی تو اُٹھا کر تھپڑ جڑ دیا۔ مطلب کوئی بھی کام خِلافِ مزاج ہوا، اور **غُصّہ** آ گیا تو صَبْر کرنے کے بجائے نافذ کر دیا۔ جب اسے خوش قسمتی سے **دعوتِ اسلامی** کا مَدَنی ماحول میسر آ گیا اور سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مبلّغین کے بیانات میں خوفِ خدا کے واقِعات، بُزُرگانِ دین کی سیرت، قَبْر و حَشْر کی ہولناکیوں، باطنی اَمراض یعنی گناہوں کی مذمّتیں، **غُصّے** کی بُرائیاں سننا نصیب ہوا، نیز **دعوتِ اسلامی** کے سنّتوں کی تربیَت کے **مَدَنی قافِلوں** میں سفر سے مَدَنی ماحول کی بَرَکتیں ظاہر ہونے لگیں اور **غُصّے** کا ''اِمالَہ'' ہو گیا یعنی رُخ بدل گیا، تو نتیجہ یہ ہو گا کہ **غُصّہ** تو اب بھی آئے گا لیکن اوّلاً تو کم آئے گا اور دوسرا یہ کہ اس کا رخ یوں تبدیل ہو جائے گا کہ اِسے **اللہ و رسول** عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم اور صَحابہ و اَولیا عَلَیہِمُ الرِّضْوان کے دشمنوں سے بُغض ہو گا مگر خود اس کی اپنی ذات کو کوئی کتنا ہی برا بھلا کہے، **غُصّہ** دلائے، وہ صَبْر کرے گا، دوسروں پر بپھرنے کے بجائے خود اپنے نفس پر **غُصّہ** کرے گا کہ تجھے گناہ نہیں کرنے دُوں گا۔ اَلْغَرَض **غُصّہ** تو ہے مگر اب اس کا ''**اِمالَہ**'' ہو گیا، یعنی رُخ بدل گیا جو کہ دنیا و آخرت کیلئے انتہائی مُفید ہے۔

اللہ! مجھے صبر کی توکر دے عطا بھیک
غصّے کی ٹلے خو مرے اَخلاق بھی ہوں ٹھیک

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اَخلاقِ رحمتِ عالَم کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے غُصّے کے 13 علاج

جب غُصّہ آ جائے تو ان میں سے کوئی بھی ایک یا ضَرورتاً سارے عِلاج فرمالیجئے:

﴿۱﴾ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھئے ﴿۲﴾ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ پڑھئے ﴿۳﴾ چپ ہوجائیے ﴿۴﴾ وُضو کرلیجئے ﴿۵﴾ ناک میں پانی چڑھائیے ﴿۶﴾ کھڑے ہیں تو بیٹھ جائیے ﴿۷﴾ بیٹھے ہیں تو لیٹ جائیے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۱۰) ﴿۸﴾ جس پر غُصّہ آرہا ہے اُس کے سامنے سے ہٹ جائیے ﴿۹﴾ سوچئے کہ اگر میں غُصّہ کروں گا تو ہوسکتا ہے دوسرا بھی غُصّہ کرے اور بدلہ لے اور مجھے سامنے والے کو کمزور نہیں سمجھنا چاہئے ﴿۱۰﴾ اگر کسی کو غُصّے میں جھاڑ وغیرہ دیا تو خصوصیّت کے ساتھ سب کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اُس سے مُعافی مانگئے، اِس طرح نَفْس ذلیل ہوگا اور آیندہ غُصّہ نافذ کرتے وَقْت اپنی ذِلّت یاد آئے گی اور ہوسکتا ہے یوں کرنے سے غُصّے کی عادت سے خلاصی (یعنی چھٹکارا) مل جائے ﴿۱۱﴾ یہ غور کیجئے کہ آج بندے کی خطا پر مجھے غُصّہ چڑھا ہے اور میں مُعاف کرنے کیلئے تیّار نہیں حالانکہ میری بے شُمار خطائیں ہیں اگر اللہ پاک ناراض ہوگیا اور اُس نے مجھے مُعافی نہ دی تو

میرا کیا بنے گا! ﴿۱۲﴾ کوئی اگر زیادتی کرے یا خطا کر بیٹھے اور اس پر نَفْس کی خاطر **غُصّہ** آجائے اُس کو مُعاف کر دینا کارِ ثواب ہے تو ﴿۱۳﴾ **غُصّہ** آنے پر ذِہن بنائیے کہ کیوں نہ میں مُعاف کر کے ثواب کا حق دار بنوں اور ثواب بھی کیسا زبردست کہ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''قِیامت کے روز اعلان کیا جائے گا جس کا اَجْر **اللہ** پاک کے ذِمّۂ کرم پر ہے، وہ اُٹھے اور جنّت میں داخِل ہو جائے۔ پوچھا جائے گا: کس کے لیے اَجْر ہے؟ وہ مُنادی (یعنی اعلان کرنے والا) کہے گا: ''**ان لوگوں کے لیے جو مُعاف کرنے والے ہیں۔**'' تو ہزاروں آدمی کھڑے ہوں گے اور بلاحساب جنّت میں داخِل ہو جائیں گے۔'' (معجم اوسط ج ۱ ص ۵۴۲ حدیث ۱۹۹۸ مختصراً)

چار یار کی نسبت سے غصّے کی عادت نکالنے کے لئے 4 اَوراد

﴿۱﴾ جس کو **غُصّہ** گُناہ کرواتا ہو اُسے چاہیے کہ ہر نَماز کے بعد **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** 21 بار پڑھ کر اپنے اوپر دَم کر لے۔ کھانا کھاتے وَقْت تین تین بار پڑھ کر کھانے اور پانی پر بھی دَم کر لے ﴿۲﴾ چلتے پھرتے کبھی کبھی یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کہہ لیا کرے ﴿۳﴾ چلتے پھرتے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْن پڑھتا رہے ﴿۴﴾ پارہ 4 **سُوْرَۃُ اٰلِ عِمْرٰن** کی 134ویں آیت کا یہ حصّہ روزانہ سات بار پڑھتا رہے:

وَ الْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِؕ-وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ(۱۳۴)

مدینہ

[1] ترجَمۂ کنز الایمان: اور غُصّہ پینے والے اور لوگوں سے درگُزر کرنے والے اور نیک لوگ **اللہ** کے محبوب ہیں۔

Go To Index

افسر کی ناراضی کا رُوحانی عِلاج

اگر افسر یا سیٹھ بات بات پر **غُصّہ** کرتا اور جھاڑتا ہو تو اُٹھتے بیٹھتے ہر وَقت **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** پڑھتے رہیے اور تصوُّر میں افسر یا سیٹھ کا چِہرہ لاتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ وہ آپ پر مہربان ہوجائے گا۔

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفِرت اور بے حساب
جنّتُ الفِردَوس میں آقا
کے پڑوس کا طالِب

محمد الیاس قادری رضوی

۱۰ جمادی الاولٰی ۱۴۴۰ھ

17-01-2019

Go To Index

بیان: 4

وسوسے اور ان کا علاج

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

وَسْوَسے اور اُن کا عِلاج

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (60صَفْحات) آخر تک پڑھ لیجئے۔
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ وَسوَسوں کی ہَلاکت خیزیوں سے اَمان ملے گی۔

دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر

حضرتِ سیِّدُ نا ابو حلیمہ مُعاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ (دعائے) "قُنُوت" میں سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک پڑھتے تھے۔ (فَضلُ الصَّلاۃِ عَلَی النَّبِیّ لِلقاضی الْجَھْضَمِی ص ۸۷ رقم ۸۹) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحہ 655 پر صَدْرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: (نمازِ وتر کی تیسری رَکعت میں) دُعائے قُنُوت کے بعد دُرُود شریف پڑھنا بہتر ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسْوَسے کے لفظی معنٰی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! "وَسْوَسہ" کے لُغوی معنٰی ہیں: "دِھیمی آواز" شریعت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

میں بُرے خَیالات اور فاسِد فِکْر (یعنی بُری سوچ) کو وَسْوَسہ کہتے ہیں۔'' (اشعۃ ج ا ص ۳۰۰)

تفسیرِ بَغَوِی میں ہے: وَسْوَسہ اُس بات کو کہتے ہیں جو شیطان انسان کے دل میں ڈالتا ہے۔ (تفسیر بغوی ج٢،٤ ص٥١٨،١٢٧) عام طور پر ''وسوسے'' ہر ایک کو آتے ہیں، کسی کو کم کسی کو زیادہ۔ بعض لوگ بَہُت زِیادہ حَسّاس ہونے کے سبب ''وَسوَسوں'' کے مُتَعلِّق (مُ۔تَ۔عَل۔لِق) سوچ سوچ کر انہیں اپنے اوپر مُسَلَّط کر لیتے اور پھر خود ہی تکلیف میں آجاتے ہیں! اگر ''وسوسوں'' پر غور نہ کیا جائے تو عُمُوماً یہ خود ہی خَتْم ہو جاتے ہیں۔ جُوں ہی وَسْوَسے آنے شروع ہوں ''ذِکْرُ اللّٰہ'' مَثَلاً ''اَللہ اَللہ'' کرنا شروع کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان فِرار ہو جائے گا۔ مسلمان جس قَدَر ربُّ الْعٰلمین عَزَّوَجَلَّ کی اِطاعت میں آگے بڑھتا ہے، اُسی قدر شیطان کی مخالَفت وعَداوت بھی بڑھ جاتی ہے اور وہ ہَمہ اَقسام (یعنی طرح طرح) کے مکر وفریب (اور دھوکے) کے جال بچھاتا چلا جاتا ہے اور اُس کو اَللہ عَزَّوَجَلَّ کی **عبادت** اور اُس کے پیارے **رسول** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی **سنّت** سے روکنے کی بھی بھرپور کوشش کرتا ہے اور طرح طرح کے وَسْوَسے دِلا کر، گندے خَیالات ذِہْن میں لا کر پریشان کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ بسا اوقات جَہالت کی بِنا پر آدَمی اِس کے اِن وَسوَسوں کا شِکار ہو کر نیکی اور بھلائی کے کام سے رُک جاتا ہے اور یوں شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اَللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ مجید پارہ 18 **سُورَۃُ الْمؤمنون** آیت نمبر 97 اور 98 میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

سے ارشاد فرمایا:

وَقُلۡ رَّبِّ اَعُوۡذُبِكَ مِنۡ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيۡنِۙ ﴿۹۷﴾ وَاَعُوۡذُ بِكَ رَبِّ اَنۡ يَّحۡضُرُوۡنِ ﴿۹۸﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور تم عرض کرو کہ اے میرے رب! تیری پناہ شیاطین کے **وَسوسوں** سے اور اے میرے رب! تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔

نہ وسوسے آئیں نہ کبھی گندے خیالات
ہو ذِہن کا اور دل کا عطا قفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر ایک کے ساتھ ایک فِرِشتہ اور ایک شیطان ہوتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**مِنہاجُ الْعابِدِین**" صَفْحہ 79 تا 80 پر تحریر کردہ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی کے فرمان کا خُلاصہ ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہر اِنسان کے دل پر ایک **فِرِشتہ** مقرّر فرمایا ہے جو اسے نیکی کی دعوت دیتا ہے، اُس فِرِشتے کو **مُلْہِم** اور اس کی دعوت کو **اِلْہام** کہتے ہیں۔ اِس کے مقابلے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ایک **شیطان** مُسَلَّط کر دیا گیا ہے، جو بُرائی کی دعوت دیتا ہے، اِس شیطان کو **وَسواس** اور اِس کی دعوت کو **وَسوسہ** کہتے ہیں۔ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: "اگرچہ اکثر عُلَماءِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السَّلام کی یہ رائے ہے کہ **فِرِشتہ** انسان کو نیکیوں

کی طرف بلاتا ہے اور **شیطان** صِرْف بُرائیوں کی طرف۔'' لیکن میرے **شیخ** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا ہے کہ شیطان بسا اوقات بظاہر نیکی کی دعوت دیکر بھی بُرائی کی طرف لگا دیتا ہے اور وہ اس طرح کہ **بڑی نیکی** کے بجائے **چھوٹی نیکی** کی طرف بُلاتا ہے، جس سے ایک بڑے گناہ کرنے کا نقصان نیکی کے ثواب سے زیادہ ہو۔ جیسے **عُجْب** (یعنی خود پسندی) وغیرہ۔

سرورِ دیں لیجے اپنے ناتوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سَیِّدا کب تک دَباتے جائیں گے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہمزاد کسے کہتے ہیں

مِرقاۃ اور اَشِعَّۃُ اللَّمْعَات میں ہے کہ جُوں ہی کسی انسان کا بچّہ پیدا ہوتا ہے، اُسی وَقْت اِبلیس کے یہاں بھی بچّہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں **ہَمزاد** اور عَرَبی میں **وَسْوَاس** کہتے ہیں۔ (اشعة اللمعات ج ١ ص ٨٧، مرقاة ج ١ ص ٢٤٤، مراٰة ج ١ ص ٨٣)

آقا کا ہمزاد مسلمان ہو گیا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مَدَنی تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا کہ تم میں ایسا کوئی نہیں جس پر ایک ساتھی **جِنّ** (شیطان) اور ایک ساتھی **فِرِشتہ** مقرّر نہ ہو۔ لوگوں نے دریافت کیا: یارسولَ اللّٰہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا آپ پر بھی؟ ارشاد فرمایا: مجھ پر بھی، لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس

پر مدد دی جس سے وہ شیطان **مسلمان** ہوگیا، اب وہ مجھے بھلائی کا ہی مشورہ دیتا ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص ١٥١٢ حدیث ٢٨١٤)

سب کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ذِہن میں رہے کہ صِرف **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا **ہَمزاد** ہی مسلمان ہوا، باقی سبھی کے ''ہَمزاد'' پکّے کافِر ہیں۔ بَہَر حال ہم پر ایک ایسا شیطان مُسَلَّط ہے جو کہ کٹّر کافِر ہے اور ہمیں **وَسْوَسے** دِلاتا اور ہر وَقْت ہماری مُخالَفَت وعداوت میں لگا رہتا ہے۔

مجھے نفسِ ظالم پہ کردیجے غالب

ہو ناکام ہمزاد یا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص ٢٩٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان فارِغ ہے تُو مشغول

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 344 صَفْحات پر مشتمل کتاب (مترجم) ''مِنھَاجُ الْعابِدِین'' صَفْحہ 77 پر حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن مُعاذ رازی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی کا یہ قول نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''شیطان فارِغ ہے اور تُو مشغول، وہ تجھے دیکھتا ہے مگر تُو اسے نہیں دیکھتا، تُو نے اُسے بھلایا ہوا ہے مگر اِس نے تجھے نہیں بُھلایا اور تیرے اندر بھی

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

شیطان کے کئی یار و مددگار (مثلاً نفس اور خواہشات وغیرہ موجود) ہیں، اِس لیے اُس سے مُحارَبہ (یعنی لڑائی) کرکے اس کو مَغلُوب کرنا ضَروری ہے، ورنہ تُو اِس کی شرارَتوں اور ہلاکتوں سے محفوظ نہیں رَہ سکتا۔" (مِنهاجُ الْعابِدِین (عربی) ص ٤٦)

کلیجہ شیاطیں کا تھرّا اٹھے گا
پکارو سبھی مل کے یا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص ٢٩٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان بدن میں خون کی طرح گردش کرتا ھے

شیطان ہم سے اِس قَدر قریب ہے کہ **غیب دان** آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: "بے شک شیطان اِنسان (کے بدن) میں خون کی طرح گرِدش کرتا ہے۔" (بُخاری ج ١ ص ٦٦٩ حدیث ٢٠٣٨) صوفیائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السّلام فرماتے ہیں: پس اس کے راستوں کو بھوک کے ذریعے تنگ کرو۔ (کشفُ الْخِفاء ج ١ ص ١٩٨)

زیادہ کھانے کے 6 تشویشناک نقصانات

جو ڈٹ کر کھاتے ہیں وہ غور فرمالیں کہ شیطان سے کس طرح پیچھا چھوٹے گا!

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: منقول ہے، زیادہ کھانے میں **چھ برائیاں** ہیں: ﴿۱﴾ دل سے خوفِ خدا چلا جاتا ہے ﴿۲﴾ مخلوقِ خدا پر رَحْمت کا جذبہ یعنی ہمدردی دل سے نکل جاتی ہے کیوں کہ ایسا شخص یہ سمجھتا

ہے کہ میری طرح سبھی پیٹ بھرے ہوئے ہیں ﴿۳﴾ عبادت بھاری پڑ جاتی ہے ﴿٤﴾ وعظ و نصیحت (سنّتوں بھرا بیان) سن کر دل میں نرمی پیدا نہیں ہوتی ﴿۵﴾ اگر خود مبلِّغ ہے اور بیان اور حکمت کی بات کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر نہیں پڑتا ﴿٦﴾ طرح طرح کی بیماریاں جَنَم لیتی ہیں۔ (مُلَخَّص از اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ٤٠)

یا الٰہی بھوک کی دولت سے مالا مال کر

دو جہاں میں اپنی رَحْمت سے مجھے خوشحال کر

(بھوک کے فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات کی تفصیلی معلومات کیلئے **فیضانِ سنّت** جلد اوّل کے باب ''پیٹ کا قفلِ مدینہ'' کا مطالَعہ فرمائیے)

اَللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے جب شیطان کو مَردُود قرار دیا تو اُس نے انسان سے دشمنی کا اِعلان کر دیا! اُس کا قول قرآنِ مجید پارہ 8 سورۃ الْاَعْرَاف آیت نمبر 16 اور 17 میں اِس طرح نَقْل کیا گیا ہے:

قَالَ فَبِمَاۤ اَغْوَیْتَنِیْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۶﴾ ثُمَّ لَاٰتِیَنَّهُمْ مِّنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَ عَنْ اَیْمَانِهِمْ وَ عَنْ شَمَآىٕلِهِمْؕ وَ لَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ﴿۱۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: (شیطان) بولا: تو قسم اس کی کہ تُو نے مجھے گمراہ کیا میں ضَرور تیرے سیدھے راستے پر اِن کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر ضَرور میں ان کے پاس آؤں گا اِن کے آگے اور پیچھے اور داہنے اور بائیں سے۔ اور تُو ان میں اکثر کو شکر گزار نہ پائے گا۔

محبوبِ خدا سر پہ اَجل آ کے کھڑی ہے

شیطان سے عطّار کا ایمان بچا لو (وسائلِ بخشش ص۸۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسوسوں کے جُدا جُدا اَنداز

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان تو اُن کی دشمنی سے بھی باز نہیں آتا جو کہ اِس کے ساتھ عداوت نہیں رکھتے اور اس کی مخالَفت بھی نہیں کرتے بلکہ اِس کے پکّے دوست ہیں اور اِس مَردود کی اِطاعت کرتے ہیں، جیسا کہ کُفّار، گُمراہ اور فاسِق وفاجِر لوگ، تو جب یہ اپنے'' دوستوں'' کو بھی نہیں چھوڑتا اور انہیں بھی برابر **وَسْوَسے** ڈالے جاتا اور تباہی و ہلاکت میں ڈھیٹ سے ڈھیٹ تر بنائے چلا جاتا ہے، تو پھر اُن عُلَمائے دین اور سنّتوں کے **مُبلِّغین** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ الْمُبِین (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت کرے) کے ساتھ اُس کی عداوت کا کیا حال ہوگا جو کہ ہر وَقْت اُس کی مخالَفت کرتے، مسلمانوں کو اِس کے داؤپَیچ سے باخبر رکھتے اور یوں اس کو غَضَب ناک کرنے (یعنی غصّہ دلانے) اور اس کے گمراہ کُن مَنصوبوں کو خاک میں ملانے میں مصروف رہتے ہیں۔ بس اس کے **وَسْوَسوں** سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے رہنا چاہیے کیونکہ یہ مردود شیطان بَہُت زیادہ مکّار و چالاک ہے ہر ایک کو اس کی نفسیات کے مطابق **وَسْوَسوں** کا شکار بناتا ہے جیسا کہ **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ شیطان عالموں

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

کے دل میں **عالِمانہ وَسوَسے** اور صُوفیوں کے دل میں **عاشِقانہ وَسْوَسے**، عوام کے دِل میں **عامِیانہ وَسْوَسے** ڈالتا ہے۔ (یعنی) "**جیسا شکار ویسا جال!**" بَہُت دَفعہ (گناہوں کو ایسا سجا کر پیش کرتا ہے کہ) اِنسان گناہ کو عبادت سمجھ لیتا ہے! (مراٰۃ ج۱ ص۸۷) **بعض اَوقات شیطان** اپنے آپ کو "**خُدا**" کہہ کر بھی سامنے آ جاتا ہے اور گمراہ کرنے کی کوشِش کرتا ہے، جیسا کہ ہمارے پیرومُرشِد شَہَنْشاہِ بغداد **حُضُور غوثِ اعظم** سیِّدُنا شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ الرَّبَّانِی کے پاس آیا تھا۔

سُن لو شیطاں نے ہر طرف ہر سُو
خوب پھیلا کے جال رکھا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں وَسوَسے

ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حفاظت نشان ہے: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اُس سے کہتا ہے کہ فُلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فُلاں کس نے؟ یہاں تک کہ کہتا ہے کہ تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کو کس نے پیدا کیا؟ جب اِس حد تک پہنچے تو "اَعُوذُ بِاللّٰہ" پڑھ لو اور اِس سے باز رہو۔ (بُخاری ج ۲ ص۳۹۹ حدیث۳۲۷۶)

ہر سُوال کا جواب نہیں دیا جاتا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیث

پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اِس کا جواب سوچنے کی کوشش بھی مت کرو، ورنہ شیطان سُوال در سُوال کرے گا۔ اَعُوذُ بِاللّٰه پڑھ کر اسے بھگادو، ہر سوال کا جواب نہیں دیا جاتا۔ رب (عَزَّوَجَلَّ) نے شیطان کے سجدہ نہ کرنے پر اس کے دلائل کا جواب نہ دیا۔ بلکہ فرمایا: **فَاخْرُجْ مِنْهَا** (یعنی تو جنّت سے نکل جا۔ (پ ۱۴، الحجر ۳۴)) خیال رہے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ (مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيم پڑھنا) دفعِ شیطان کے لئے اِکسیر ہے۔ (مراۃ ج اول ص ۸۲)

نفس و شیطاں کی شرارت دُور ہو

یہ کرم یا مصطفٰے فرمایئے (وسائلِ بخشش ص ۸۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

وسوسے کا قرانی علاج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا جب بھی وَسوسہ آئے ''اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم'' پڑھ کر اُس کو دَفْع کرنا چاہیے۔ وَسوسے آنے کی صورت میں قراٰنِ پاک میں بھی اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگنے کا حکم دیا گیا ہے چُنانچہ پارہ 9 سورۃُ الْاَعراف آیت نمبر 200 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝۲۰۰

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اے سُننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کُونچا (وَسوَسہ) دے تو اَللّٰہ (عَزَّوَجَلَّ) کی پناہ مانگ، بے شک وُہی سُنتا جانتا ہے۔

مجھ کو دیدے پناہ شیطاں سے

اِس سے ایماں مرا بچا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

امام رازی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی اور شیطان

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 502 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مُخرَّجہ)'' صَفْحَہ 493تا494 پر ہے: (حضرتِ سیِّدُنا) امام فخرالدّین رازی رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے نَزْع کا وَقْت جب قریب آیا، شیطان آیا، اُس وَقت شیطان پوری جان توڑ کوشِش کرتا ہے کہ کسی طرح اِس (بندے) کا ایمان سَلْب ہوجائے۔ (یعنی چھین لیا جائے کہ) اگر اس وَقت (وہ بندہ ایمان سے) پِھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹے گا۔ (چُنانچِہ) اُس (یعنی شیطان) نے ان سے پوچھا کہ تم نے تمام عُمْر مُناظروں، مُباحَثوں میں گزاری، خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو بھی پہچانا؟ آپ (رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ) نے فرمایا: ''بے شک خُدا (عَزَّوَجَلَّ) ایک ہے۔'' اُس (یعنی شیطان) نے کہا: اِس پر کیا دلیل؟ آپ (رحمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ) نے ایک دلیل قائم فرمائی۔ وہ (یعنی شیطان) خبیث مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت (یعنی فِرِشتوں کو تعلیم دینے والا۔ استاد) رہ چکا ہے، اُس نے وہ دلیل توڑ دی۔ انہوں نے دوسری دلیل قائم کی، اُس نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ تین سو ساٹھ (۳۶۰) دلیلیں حضرتِ (سیِّدُنا امام فخرالدّین رازی علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الھادِی) نے قائم کیں اور اُس نے سب توڑ دیں۔ اب یہ (یعنی امام

صاحِب رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ (رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ) کے پیر حضرتِ (سیِّدُنا شیخ) نجمُ الدّین کُبریٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ کہیں دُور دراز مقام پر وُضو فرما رہے تھے، وہاں سے آپ (یعنی پیر و مرشِد) نے (امام رازی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الھادِی کو) آواز دی: ''کہہ کیوں نہیں دیتا کہ میں نے خدا (عَزَّوَجَلَّ) کو بے دلیل ایک مانا۔''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے شیطان کس کس اَنداز پر وار کرتا ہے! اگر اس کی بات پر دھیان دے دیا جائے تو پھر یہ پیچھے ہی پڑ جاتا ہے۔ اس کو NO LIFT کرنا، اس کے ''وسوسوں'' کی طرف توجُّہ نہ کرنا بھی **وسوسوں کا عِلاج** ہے نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ہر دم شیطان کی شرارتوں سے پناہ مانگتے رہنا چاہیے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کامل پیر کا مُرید بن جانا چاہیے کہ مرشِد کی توجُّہ بھی **وَسْوَسۂ شیطانی** کو دَفْع کرتی ہے۔

ہے عطّار کو سَلبِ ایماں کا دھڑکا
بچا اِس کا ایماں بچا غوثِ اعظم (وسائلِ بخشش ص ۲۹۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تقدیر کے بارے میں وَسْوَسے

شیطان تقدیر کے مُعاملات میں بھی دل میں وَسْوَسے ڈالتا رہتا ہے، مَثَلاً جو کچھ تقدیر میں لکھا ہے ہم اُس کے پابند ہیں، تقدیر کے آگے مجبورِ محض ہیں، ہم تو وُہی کر رہے ہیں جو تقدیر میں لکھا ہے، پھر قَبْر و جہنَّم کی سزائیں کیوں؟ وغیرہ وغیرہ۔ یقیناً یہ بھی

Go To Index

شیطان کا دھوکا ہے، اِس مُعامَلے میں سوچیں بھی نہیں، ورنہ شیطان گمراہ کردے گا، بس ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط'' پڑھ کراس مردود کو بھگا دیجئے۔

جو جیسا کرنے والا تھا ویسا لِکھ دیا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! جو جیسا کرنے والا تھا، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُسے اپنے عِلْم سے جانا اور اُس کیلئے وَیسا لکھا، اُس عَزَّوَجَلَّ کے جاننے اور لکھنے نے کسی کو مجبور نہیں کیا۔ اِس بات کو اِس عام فَہم مِثال سے سمجھنے کی کوشش فرمایئے جیسا کہ آج کل قانون کے مطابِق غِذاؤں اور دواؤں وغیرہ کے پیکٹوں پر انتہائی تاریخ (EXP.DATE) لکھی جاتی ہے، بچّہ بھی یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ کمپنی والوں کو چُونکہ تجرِبہ ہوتا ہے کہ یہ چیز فُلاں تاریخ تک خراب ہوجائیگی، اِس لئے لکھ دیتے ہیں، یقیناً کمپنی کے (EXP.DATE) لکھنے نے اُس چیز کو خراب ہونے پر مجبور نہیں کیا، اگر وہ نہ لکھتے تب بھی اُس چیز کو اپنی مُدّت پر خراب ہونا ہی تھا۔

تقدیر کے بارے میں ایک اَہَم فتوٰی

اِس ضِمْن میں دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 692 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 583 تا 585 پر لکھا ہے: **فتاوٰی رضویہ** جلد 29 صَفْحَہ 284 تا 285 سے ایک سُوال جواب پیش کیا جاتا ہے۔ **سُوال:** ''زید'' کہتا ہے جو ہُوا اور ہوگا سب خدا کے حکم سے ہی ہوا اور ہوگا

پھر بندے کی کیوں گرِفت ہے اور اس کو کیوں سزا کا مُرتکب (مُر۔تَ۔کَب) ٹھہرایا گیا؟ اس نے کون سا کام ایسا کیا جو مُستحق عذاب کا ہوا؟ جو کچھ اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے **تقدیر** میں لکھ دیا ہے وُہی ہوتا ہے، کیونکہ قراٰنِ پاک سے ثابِت ہو رہا ہے کہ بِلا حکم اُس کے ایک ذَرّہ نہیں ہلتا پھر بندے نے کون سا اپنے اِختیار سے وہ کام کیا جو دوزخی ہوا یا کافِر یا فاسِق۔ جو بُرے کام **تقدیر** میں لکھے ہوں گے تو بُرے کام کرے گا اور بھلے لکھے ہونگے تو بھلے۔ بَہر حال **تقدیر** کا تابِع ہے پھر کیوں اِس کو مجرِم بنایا جاتا ہے؟ چوری کرنا، زِنا کرنا، قتل کرنا وغیرہ وغیرہ جو بندے کی **تقدیر** میں لکھ دیئے ہیں وُہی کرنا ہے، ایسے ہی نیک کام کرنا ہے۔ **الجواب:** ''زید گمراہ بے دین ہے، اُسے کوئی جُوتا مارے تو کیوں ناراض ہوتا ہے؟ یہ بھی تو **تقدیر** میں تھا۔ اس کا کوئی مال دبائے تو کیوں بگڑتا ہے؟ یہ بھی **تقدیر** میں تھا، یہ شیطانی فِعلوں کا دھوکا ہے کہ جیسا لکھدیا ایسا ہمیں کرنا پڑتا ہے (حالانکہ ہرگز ایسا نہیں) بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے اُس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے عِلْم سے جان کر وُہی لکھا ہے۔''

صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولیٰنا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القوی مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ **بہارِ شریعت** حصّہ اوّل صَفحَہ 24 پر فرماتے ہیں: ''بُرا کام کرکے **تقدیر** کی طرف نسبت کرنا اور مشیّتِ (مَشِی۔یتِ) الٰہی کے حوالے کرنا بَہُت بُری بات ہے، بلکہ حکم یہ ہے کہ جو اچّھا کام کرے اسے مِنجانِبِ اللہ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے) کہے اور جو بُرائی سرزَد ہو اُس کو شامتِ نَفْس تصوُّر کرے۔''

تقدیر کے بارے میں وسوسے کا ایک بہترین علاج

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 344 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **"مِنہاجُ العابِدین"** صَفْحَہ 86 تا 87 پر **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام **محمد بن محمد بن محمد غزالی** علیہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الوالی نے جو کچھ بیان فرمایا اس کا خلاصہ ہے: **ابلیس** بسا اوقات وسوسے ڈال کر یوں بھی گمراہ کرتا ہے کہ انسان کے نیک و بد ہونے کے **مُتَعلِّق** روزِ اَزَل میں فیصلہ ہو چکا ہے، جو اُس روز **بُروں** میں ہو گیا وہ "بُرا" ہی رہے گا اور جو **اچّھوں** میں ہو گیا وہ "اچّھا" ہی رہے گا۔ تمہارے اعمالِ نیک و بد سے فیصلۂ اَزَلی میں ہرگز فرق نہیں آ سکتا۔ اگر **اللہ** تعالٰی بندے کو اس **وَسْوَسۂ شیطان** سے بچا لے اور بندہ ابلیسِ لعین کو یوں جواب دے کہ "میں تو **اللہ** تعالٰی کا بندہ ہوں اور بندے کا کام ہے اپنے مولٰی کے حکم کی تعمیل، اور **اللہ** تعالٰی چُونکہ **رَبُّ العٰلَمین** ہے اس لیے جو چاہے حکم دے اور جو چاہے کرے اور پھر عبادت و طاعت کسی طرح بھی مُضِر (یعنی نقصان دِہ) نہیں، کیونکہ اگر میں علمِ الٰہی میں **سعید** (یعنی سعادت مند) ہوں تو پھر بھی اور زیادہ ثواب کا محتاج ہوں اور اگر **مَعاذَاللّٰہ** علمِ الٰہی میں میرا نام بدبختوں میں لکھا ہو تو بھی نیک اعمال کرنے سے اپنے اوپر یہ ملامت تو نہیں کروں گا کہ مجھے **اللہ** تعالٰی طاعت و عبادت نہ کرنے پر سزا دے گا اور کم از کم یہ تو ہے کہ نافرمان بن کر جہنَّم میں جانے کی نسبت مُطیع (یعنی فرماں بردار) بن کر جانا بہتر ہے۔ لیکن یہ تو سب مَحض اِحتِمالات (یعنی شُبہات) ہیں، ورنہ اُس کا وعدہ حق ہے اور اس کا

کلام قطعاً سچّا ہے اور اللہ تعالٰی نے جا بجا طاعات و عبادات کی بجا آوری پر ثوابِ جمیل کے وعدے فرمائے ہیں۔ تو جو شخص ایمان و طاعت (یعنی عبادت) کے ساتھ رب تعالٰی کے دربار میں حاضِر ہوگا، وہ ہرگز دوزخ میں نہ جائے گا بلکہ اللہ تعالٰی کی مہربانی اور اعمالِ صالحہ (یعنی نیکیوں) کی وجہ سے **جنّتُ الْفِردَوس** میں **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** جگہ پائیگا۔ لیکن حقیقت میں یہ دُخول (یعنی داخِلہ) بھی وعدۂ خداوندی کی وجہ سے ہوگا۔ اِسی صِدْقِ وعدہ (یعنی سچّے وعدے) کا اظہار کرنے کے لیے اللہ تعالٰی نے قراٰنِ مجید (پارہ 24 **سورۃُ الزُّمَر** کی آیت نمبر 74) میں سعید (یعنی سعادتمند) لوگوں کے اس مَقُولے (یعنی قول) کو نَقْل فرمایا ہے:

وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ (پ ۲۴، الزُّمَر: ۷۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچّا کیا۔

اللہ کی رَحْمت سے تو جنّت ہی ملیگی
اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائلِ بخشش ص۱۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِیمانیات کے بارے میں وَسْوَسے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بسا اوقات شیطان ایسے ایسے وَسوسے ڈالتا ہے کہ جن کو زَبان سے بیان کرنے کی ہمّت ہی نہیں ہوتی۔ چُونکہ صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی اِطاعت میں ہر دَم مشغول رہتے تھے، اِس

لیے شیطان انہیں وَسوسوں کے ذَرِیعے (ذ۔ری۔ع) خوب پریشان کیا کرتا تھا۔ چُنانچہ مُسلم شریف میں ہے کہ کچھ صَحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضوان مدینے کے تاجدار، بے کَسوں کے مددگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دربارِ گوہر بار میں حاضِر ہوکر عَرض گزار ہوئے: ہم اپنے دِلوں میں ایسے خیالات (وَسوسے) محسوس کرتے ہیں کہ اِنہیں بیان کرنا بَہُت بُرا معلوم ہوتا ہے۔ ہادیٔ راہِ نَجات، سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: کیاتم نے یہ بات پائی ہے؟ عَرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: ''یہ کُھلا ہوا ایمان ہے۔''

(صَحیح مُسلِم ص ۸۰ حدیث ۱۳۲)

خطرناک وَسوَسے

بَحْرو بَر کے بادشاہ، دوعالم کے شَہَنْشاہ، اُمّت کے خیرخواہ، بی بی آمِنہ کے مہرو ماہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں حاضِر ہوکر ایک شخص نے عَرض کی: میں اپنے دل میں ایسے خَیالات مَحْسوس کرتا ہوں کہ وہ بولنے سے جل کر کوئلہ ہوجانا زِیادہ پسند ہے۔ فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ جس نے اِن خَیالات کو وَسوَسہ بنا دیا۔ (السُّنّة لابی عاصم ص ۱۵۷ حدیث ۶۷۰) مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: یعنی ربّ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے خَیالات کو وَسْوَسے میں داخِل فرمایا، جن پر کوئی پکڑ نہ رکھی، وہ کریم عَزَّوَجَلَّ بندے کی مجبوری ومعذوری جانتا ہے۔ (مراۃ ج ۱ ص ۸۶)

وَسوَسے مُعاف ہیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرکارِ ابد قرار،

شافِعِ روزِ شمار، بِاِذْنِ پروَرْدْ گارِ دوعالَم کے مالِک ومختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے میری اُمّت سے ان کے دِلی خَطْرات (یعنی وسوسوں) میں درگُزر فرمادی، جب تک اس پر کام یا کلام نہ کریں۔ (صَحیح بُخاری ج ۲ ص ۱۵۳ حدیث ۲۵۲۸)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: بُرے خیالات پر پکڑ نہیں یہ اِس اُمّت کی خُصُوصیَّت ہے، پچھلی اُمّتوں میں اِس پر (یعنی وسوسے دل میں جمانے یا قصداً لانے پر) بھی پکڑ تھی۔ خیال رہے کہ بُرے خیالات اور ہیں (اور) بُرا اِرادہ کچھ اور، بُرے ارادے پر پکڑ ہے حتّٰی کہ اِرادۂ کفر"کُفْر" ہے۔ (مراٰۃ ج اول ص ۸۱)

وَسوسے پر کب گِرِفْت ہے

مُحَقِّق عَلَی الْاِطلاق، خاتِمُ الْمُحَدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رَحْمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جو بُرا خیال دل میں بے اختیار و اچانک آ جاتا ہے، اُسے ہاجِس کہتے ہیں، یہ آنی فانی ہوتا ہے، آیا اور گیا۔ یہ پچھلی اُمّتوں پر بھی مُعاف تھا اور ہم کو بھی مُعاف ہے، لیکن جو دل میں باقی رہ جائے وہ ہم پر مُعاف ہے، اُن (اُمّتوں) پر مُعاف نہ تھا۔ اگر اِس کے ساتھ دل میں لَذّت اور خُوشی پیدا ہو اُسے ھَمّ کہتے ہیں، اِس پر بھی پکڑ نہیں اور اگر ساتھ (ہی) کر گزرنے کا ارادہ بھی ہو تو وہ عَزْم ہے، اس کی پکڑ ہے۔ (اَشِعَّةُ اللَّمعات ج ۱ ص ۸۵)

Go To Index

وَسوَسوں سے ایمان نہیں جاتا

وَسْوَسے چاہے جتنے ہی آئیں اور کتنے ہی خطرناک ہوں اُن سے ایمان برباد نہیں ہوتا! **ایمانیات** کے تعلُّق سے **وسوسے** آنے پر دل پریشان ہونا اس بات کی علامت ہے کہ دِل ایمان پر مُطمئن ہے۔ پارہ 14 سورۃُ النَّحل آیت نمبر 106 میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَقَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ بِالْاِیْمَانِ (پ ۱٤، النّحل، ۱۰٦)

ترجَمۂ کنزالایمان: اوراس کا دل ایمان پر جَما ہوا ہو۔

وَسوَسوں کو بُرا سمجھنا عَین ایمان ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے بارے میں وَسوَسے آنا تو کمالِ ایمان کی علامت ہے، چورڈاکو وَہیں جاتے ہیں جہاں دولت کی ریل پیل ہوتی ہے، تو جہاں **ایمان** جتنا زیادہ مضبوط ہوگا، شیطان اُسی قدَر زیادہ تنگ کرے گا۔ کسی مسلمان کا **وَسوسوں** پر گھبرانا، پریشان ہونا، رَو رَو کر شیطان مردود سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرنا درحقیقت **قُوّتِ ایمانی** کی نشانی ہے۔ مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحمۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: ”وَسوسوں کو بُرا سمجھنا عین ایمان ہے۔“ (مراٰۃالمناجیح ج۱ ص۸۲)

استِقامت دیجئے اسلام پر　　کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین
دل سے دنیا کی ہَوَس سب دور ہو　　کیجئے رَحمت اے نانائے حُسین

نَزْع، قَبْر و حَشْر، مِیزاں ہر جگہ

کیجئے رَحْمت اے نانائے حُسین (وسائلِ بخشش ص ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عِبادات میں وَسْوَسے

ایمانیات کی طرح ''عِبادات'' میں بھی شیطان **وَسوسے** ڈالتا ہے اور اِس مُعامَلے میں وہ اکیلا نہیں، اُس کے ہمراہ ایک مُنَظَّم جماعت ہے۔ **مُفَسِّرِ** شَہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ذُرِّیَّتِ شیطان (یعنی اولادِ ابلیس) کی مختلف جماعتیں ہیں، اِن کے نام اور کام الگ الگ ہیں، چُنانچہ ''وُضو'' میں بہکانے والی جماعت کا نام **وَلْہَان** ہے اور ''نَماز'' میں وَرغلانے والی جماعت کا نام **خِنزَب** ہے۔ ایسے ہی مسجِدوں میں، بازاروں میں، شراب خانوں میں اس کی الگ الگ فوجیں رہتی ہیں۔ (مراۃ ج ۱ ص ۸۵)

9 شیطانوں کے نام و کام

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1548 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فیضانِ سنَّت**'' صَفحہ 40 تا 41 پر ہے: امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا عمرِ فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ شیطان کی اولاد **نو** ہیں: (۱) زَلِیتُون (۲) وَثِین (۳) لَقُوس (٤) اَعْوَان (۵) ھَفَّاف (٦) مُرَّۃ (۷) مُسَوِّط (۸) دَاسِم اور (۹)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرود پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شَفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

وَلْھان ﴿1﴾ **زَلِیْتُون**: بازاروں میں مقرّر ہے ، اور وہاں اپنا جھنڈا گاڑے رہتا ہے ﴿2﴾ **وَثِیْن**: اِس کی لوگوں کو ناگہانی آفات میں مبتلا کرنے کی ڈیوٹی ہے ﴿3﴾ **لَقُوْس**: آتَش پرستوں پر مُتَعَیَّن (یعنی مقرّر) ہے ﴿4﴾ **اَعْوَان**: حُکمرانوں کے ساتھ ہوتا ہے ﴿5﴾ **هَفَّاف**: شرابیوں کے ہمراہ رہتا ہے ﴿6﴾ **مُرَّة**: گانے باجے، بجانے والوں پر مقرّر ہے ﴿7﴾ **مِسْوَط**: افواہیں عام کرنے کی ذمّے داری پر مامور ہے، لوگوں کی زَبانوں پر افواہیں جاری کروا دیتا ہے، اور اَصل حقیقت سے لوگ بے خبر رہتے ہیں ﴿8﴾ **دَاسِم**: گھروں میں ڈیوٹی دیتا ہے۔ اگر صاحبِ خانہ گھر میں داخل ہو کر نہ سلام کرے اور نہ بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر قدم اندر رکھے، تو یہ ان گھر والوں کو آپس میں لڑوا دیتا ہے، حتّٰی کہ مار پیٹ بلکہ طلاق یا خُلع تک نَوبت پہُنچ جاتی ہے ﴿9﴾ **وَلْھَان**: وُضو میں "وسوسے" ڈالنے کے لئے مقرّر ہے۔ (المنبِّهات ص ۹۳)

نفس و شیطان ہو گئے غالِب
ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۵۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مساجِد میں وَسوسے

وَسْوَسے ڈالنے کی شیطانی تحریک مسجِدوں کے اندر خوب زوروں پر ہوتی ہے، وہاں موجود کئی مسلمانوں کو دُنیوی باتوں میں لگا دیتا ہے بعضوں کو لڑوا دیتا ہے، بعض بڑے

بوڑھوں کو غصّہ دلوا کر شور مچوا دیتا ہے، **معاذَاللہ** بعضوں کو بدنگاہی، بداَخلاقی، غیبت و چغلی وغیرہ وغیرہ گناہوں میں پھنسا دیتا ہے، جنھیں گناہوں میں نہیں پھنسا پاتا انہیں نیکیوں کی کمی میں مبتَلا کر دیتا ہے اور اس کا تو شاید ہر ایک کو تجربہ (تَ-جْ-رِ-بہ) ہوگا۔ مَثَلاً درس و بیان کا سلسلہ ہو رہا ہے مگر مسجِد میں موجود ہونے کے باوُجود بعض لوگ شرکت سے محروم دُور بیٹھے لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جو لوگ مسجِد میں حاضِر ہونے کے باوُجود یادِ الٰہی سے غافِل اور علمی حلقوں وغیرہ سے کاہِل رہتے ہیں وہ **فتاویٰ رضویہ** شریف میں بیان کردہ اِس حدیثِ پاک کو غور سے پڑھیں: **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم میں کوئی مسجِد میں ہوتا ہے، شیطان آ کر اُس کے بدن پر ہاتھ پھیرتا ہے، جیسے تم میں کوئی اپنے گھوڑے کو رام (یعنی فرمانبردار و مُطیع) کرنے کے لیے اُس پر ہاتھ پھیرتا ہے۔ پس اگر وہ شخص ٹھہرا رہا (یعنی اس کے وَسوسے سے فوراً الگ نہ ہوگیا) تو اُسے باندھ لیتا یا لگام دے دیتا ہے۔ **حضرتِ** سیِّدُنا ابوہُریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ (اس) حدیث کی تصدیق تم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو، وہ جو بندھا ہوا ہے اُسے تم دیکھو گے یوں جُھکا ہوا کہ ذِکرِ الٰہی نہیں کرتا اور وہ جو لگام دیا ہوا ہے وہ مُنہ کھولے ہے اللہ تعالٰی کا ذِکر نہیں کرتا۔ [مُسندِ اِمام احمد، حدیث۸۳۷۸] (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ جلد اوّل ص ۷۷۱ تا ۷۷۲)

گندے گندے وساوِس آتے ہیں
میرے دل سے انہیں نکال آقا (وسائلِ بخشش ص۲۰۹)

Go To Index

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

غُسل میں وسوسے

غُسل میں بھی شیطان شک پیدا کرتا ہے، مثلاً کبھی **وَسوسہ** آتا ہے کہ شاید پیٹھ سُوکھی رہ گئی، شاید سر کے بال صحیح طرح نہیں دُھلے، فُلاں عُضْو خشک رہ گیا ہے وغیرہ۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا، اگر اُس حصّے کو مَل کر اچّھی طرح دھولیا ہے تو شک میں پڑنے کی ضَرورت نہیں۔

غسل میں وسوسے آنے کا ایک سبب

یاد رہے کہ غُسل خانے میں پیشاب کرنے سے **وَسوَسے** پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اس سے بچا جائے، جیسا کہ **سرکارِ** والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی غُسل خانے میں ہرگز پیشاب نہ کرے پھر اس میں نہائے یا وُضو کرے گا، کیونکہ عام **وَسوسے** اِسی سے ہوتے ہیں۔'' (سُنَنِ ابوداوٗد ج ۱ ص ٤٤ حدیث ۲۷)

حدیثِ پاک کی شَرح

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 308 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**اسلامی بہنوں کی نَماز** (حنفی)'' صَفْحہ 201 تا 202 پر ہے، **مُفَسّرِ** شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحت فرماتے ہیں: اگر غسل خانے کی زمین پختہ (یعنی پکّی) ہو اور اس میں پانی خارِج ہونے کی

نالی بھی ہو(اور فرش کا ڈھلوان یعنی slope بھی صحیح ہو کہ پیشاب وغیرہ سیدھا نالی میں جائے گا) تو (ایسی صورت میں) وہاں (چھینٹوں وغیرہ سے خود کو بچاتے ہوئے) پیشاب کرنے میں حَرَج نہیں اگرچہ بہتر ہے کہ نہ کرے، لیکن اگر زمین کچّی (یا ناہموار) ہو اور پانی نکلنے کا راستہ بھی نہ ہو تو پیشاب کرنا سخت بُرا ہے کہ زمین نَجِس ہو جائے گی، اور غسل یا وُضُو میں گندا پانی جسم پر پڑے گا۔ یہاں دوسری صورت ہی مُراد ہے اِس لیے تاکیدی مُمانَعت فرمائی گئی۔ یعنی اس سے وَسوَسوں اور وَہْم کی بیماری پیدا ہوتی ہے جیسا کہ تجرِبہ ہے یا گندی چھینٹیں پڑنے کا وَسْوَسہ رہے گا۔ (مراٰۃ ج ۱ ص ۲۶۶)

وَسوسے کی تباہ کاری کی حِکایت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد اوّل صَفْحَہ 1043 جُز ''ب'' پر وَسوَسے کا بہترین عِلاج بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وسوسے کی نہ سننا اُس پر عمل نہ کرنا اُس کے خلاف کرنا (بھی وسوسے کا علاج ہے)۔ اس بلائے عظیم (یعنی وسوسے) کی عادت ہے کہ جس قَدَر اس (یعنی وسوسے) پر عمل ہو اُسی قَدَر بڑھے اور جب قَصداً اس کا خلاف کیا جائے تو بِاِذْنِہٖ تعالٰی تھوڑی مدّت میں بالکل دَفع ہو جائے۔ (حضرتِ سیِّدُنا) عَمرو بن مُرّہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ''شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وَسوَسہ اُس میں کارگر ہوتا ہے سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔'' (مصنّف ابن ابی شیبہ ج ۱ ص ۲۲٤) امام ابنِ حَجَر مکّی (علیہِ

رَحمۃُ اللہِ القوِی) اپنے ''فتاوٰی'' میں فرماتے ہیں کہ مجھ سے بعض ثِقَہ (یعنی قابلِ اعتماد) لوگوں نے بیان کیا کہ ''دو وَسوسے والوں'' کو نہانے کی ضَرورت ہوئی، دریائے نیل پر گئے، طُلُوعِ صُبْح کے بعد پہنچے، ایک نے دوسرے سے کہا: تُو اُتر کر غوطے لگا میں گنتا جاؤں گا اور تجھے بتاؤں گا کہ پانی تیرے سارے سَر کو پہنچا یا نہیں۔ وہ اُترا اور غوطے لگانا شُروع کیے، اور یہ (یعنی جو باہَر ہے وہ) کہہ رہا ہے کہ ابھی تھوڑی سی جگہ تیرے سر میں باقی ہے، وہاں پانی نہ پہنچا، ایک کو صبح سے دوپہر ہوگئی، آخر تھک کر باہَر آیا اور دل میں شک رہا کہ غُسل اُترا یا نہیں؟ پھر اس نے دوسرے سے کہا کہ اب تُو اُتر میں گِنوں گا۔ اُس نے ڈُبکیاں لگائیں اور یہ (پہلا) کہتا جاتا ہے کہ ابھی سارے سر کو پانی نہ پہنچا، یہاں تک کہ دوپہر سے شام ہوگئی، مجبوراً وہ (دوسرا) بھی دریا سے نکل آیا اور دل میں شُبہے کا شُبہ ہی رہا۔ دن بھر کی نَمازیں کھوئیں، اور غُسل اُترنے پر یقین نہ ہونا تھا اور نہ ہوا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہِ تَعَالٰی (یعنی: ہم اللہ تعالٰی کی پناہ مانگتے ہیں) یہ وسوسہ ماننے کا نتیجہ تھا۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ ج۲ ص ۶۹۱)

مجھے وسوسوں سے بچا یا الٰہی
پئے غوث و احمد رضا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وُضو میں وَسوسے

وَلْہَان نامی شیطان، وُضو کے بارے میں مختلف وسوسے دِلاتا ہے، مَثَلاً دورانِ

وُضوشک ڈالتا ہے کہ فُلاں عُضْو دُھلنے سے رہ گیا، فُلاں عُضْو تین کے بجائے دو بار دُھلا ہے، اِسی طرح باوُضو شخص کو بھی وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ تیرا وُضو ٹوٹ گیا، وُضو کیے ہوئے اِتنا اِتنا وقت گزر چکا ہے اب وُضو کہاں رہا ہوگا! وغیرہ وغیرہ، ایسی صورت میں شیطان کے وسوسے کی طرف بالکل توجُّہ نہیں دینی چاہئے۔ وُضو میں وَسوسے ڈالنے والے شیطان کے بارے میں شَہَنْشاہِ مدینہ، قرارِقلب وسینہ، صاحِبِ مُعطَّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: وُضو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ''وَلْھَان'' ہے، لہٰذا تم پانی کے وَسوَسوں سے بچو۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۱ ص ۲۵۲ حدیث ۴۲۱)

رُومالی پر پانی چِھڑکنا

اگر وُضُو کے بعد قطرے کا وَہم پڑتا رہتا ہو تو اِس وسوسۂ شیطانی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وُضو کے بعد اپنے پاجامے یا شلوار کی رُومالی (یعنی شَرْمگاہ کے قریبی کپڑے) پر پانی چھڑک لے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تُو وُضو کرے تو چھینٹا دے لے۔ (اِبن ماجہ ج ۱ ص ۲۷۰ حدیث ۴۶۳) پھر اگر قطرے کا وسوسہ ہو تو خیال کر لیجئے کہ پانی جو چھڑکا تھا یہ اُس کا اثر ہے۔ ہاں جس کو واقِعی قطرہ آتا ہے تو اُس کی بات جُدا ہے۔

وُضو میں وَسوَسہ آئے تو کیا کرے؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250

صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحَہ 310 پر صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہِ القوی فرماتے ہیں: ''اگر درمیانِ **وُضو** میں کِسی عُضْو کے دھونے میں شک واقِع ہوا اور یہ زندگی کا پہلا واقِعہ ہے تو اس کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف اِلتِفات (یعنی توجُّہ) نہ کرے۔ یوہیں اگر بعدِ **وُضو** شک ہے کہ **وُضو** ہے یا ٹوٹ گیا تو **وُضو** کرنے کی اسے ضَرورت نہیں۔ ہاں کرلینا بہتر ہے، جب کہ یہ شُبہ بطورِ وسوسہ نہ ہوا کرتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اِس صورت میں احتِیاط سمجھ کر **وُضو** کرنا احتِیاط نہیں بلکہ شیطانِ لعین کی اِطاعت ہے۔''

تو وُضو کے وَسوَسوں سے یا خدا مجھ کو بچا
ساتھ ظاہر کے مِرا باطن بھی ہو جائے صَفا

نماز میں وُضو ٹوٹنے کے وَسوَسے

نَماز میں شیطان کبھی **وَسوَسہ** ڈالتا ہے کہ وُضو ٹوٹ گیا، کبھی پیشاب کا قطرہ نکلنے تو کبھی ریح خارِج ہونے کا دل میں شُبہ ڈالتا ہے۔ **چُنانچِہ** اس ضِمن میں میرے آقائے نعمت، اعلیٰ حضرت، مجدّدِ دین وملّت، عاشقِ ماہِ نُبُوَّت، پروانۂ شمعِ رسالت، مولٰینا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن چند احادیثِ مبارکہ نَقْل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ان حدیثوں کا **حاصل** یہ ہے کہ شیطان نَماز میں دھوکا دینے کے لئے کبھی انسان کی شَرْمگاہ پر آگے سے **تھوک** دیتا ہے کہ اُسے **قطرہ** آنے کا گُمان ہوتا ہے، کبھی پیچھے پھونکتا، یا بال کھینچتا

ہے کہ رِیح خارِج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اِس (طرح کے وسوسے آنے) پر حکم ہوا کہ نَماز سے نہ پِھرو، جب تک تَری یا آواز یا بُو نہ پاؤ، جب تک وُقوعِ حدَث (یعنی وُضو ٹوٹنے) پر یقین نہ ہولے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص ۷۷۴)

شیطان سے کہہ دیجئے: ''تُو جھوٹا ہے''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو کہ جس پر قسم کھائی جاسکے اُس وقت تک وُضو نہیں جاتا، شیطان جب کہے: تیرا وُضو جاتا رہا تو دل میں جواب دیجئے کہ **خبیث تُو جھوٹا ہے** اور اپنی نَماز میں مشغول رہئے، جیسا کہ حضرت سیِّدُنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آکر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وُضو جاتا رہا تو فوراً اسے دل میں جواب دے کہ **تُو جھوٹا ہے**۔ یہاں تک کہ اپنے کانوں سے آواز نہ سن لے یا اپنی ناک سے بُو نہ سونگھ لے۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حِبّان ج٤ص١٥٣حدیث٢٦٥٦)

میں ناقِص میرا عمل ناقِص

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اَہلسنّت مجدِّدِ دین و ملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''اگر پھر بھی شیطان وَسوسہ ڈالے کہ تُو نے یہ عمل کامِل (یعنی پورا) نہ کیا، اس میں فُلاں نَقص (یعنی عیب) رَہ گیا تو شیطان سے کہہ دے کہ اپنی

دل سَوزی اُٹھا رکھے (یعنی شیطان اپنی ہمدردی اپنے پاس ہی رکھے، مجھے بتانے کی حاجت نہیں اور میرے لیے دل جلانے کی کوئی ضرورت نہیں)، مجھ سے تو اِتنا ہی ہوسکتا ہے، اگر (میرا عمل) ناقِص ہے تو میں خود بھی تو ناقِص ہوں، اپنے لائق میں بجالایا، میرا مولا عَزَّوَجَلَّ کریم ہے۔ میرے عجز وضُعف (یعنی میری بے بسی اور کمزوری) پر رَحم فرما کر اِتنا ہی قَبول فرمالے گا، اُس کی عَظَمت کے لائق کون بجا لاسکتا ہے! **اگر ایسا کرنے سے بھی وسوسہ نہ ٹلے تو کہہ دے کہ اگر تیرے کہنے سے میرا وُضو نہ ہوا، میری نَماز (نہ ہوئی تو) نہ سہی مگر مجھے تیرے خیال کے مطابِق بے وُضو یا ظہر کی تین رَکعت پڑھنا گوارا ہے اور اے ملعون! تیری اِطاعت قبول نہیں۔** جب یوں دل میں ٹھان لی تو وسوسے کی جڑ کٹ جائے گی۔ اور بِعَوْنِہٖ تعالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد سے) دشمن (شیطان) ذلیل وخوار پسپا ہوگا۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ ص۷۸۶، ۷۸۷)

حضرتِ سیِّدُنا اِمام مجاہد علیہ رحمۃ اللّٰہ الواحد کے فرمان کا بھی یِہی مطلب ہے کہ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مجھے بے وُضو نماز پڑھ لینی اس سے زیادہ پسند ہے کہ **شیطان کی اِطاعت** کروں۔ (یہاں حقیقت میں بے وضو نماز پڑھنا مراد نہیں شیطان کا وسوسہ دَفع کرنا مقصود ہے)

(الطریقۃ المحمدیہ مع شرحہ الحدیقۃ الندیۃ ج۲ ص۶۸۸)

جا میں بے وُضو ہی نَماز پڑھوں گا

سیِّدُنا امام اعظم علیہِ رَحْمۃُ اللہِ الاکرم کے اُستاذُ الاُستاذ، امامِ اَجل ابراہیم نَخْعی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: شیطان کے وَسوسے پر عمل نہ کرو، اگر وہ زیادہ پریشان کرے تو

Go To Index

اُس سے کہہ دو: ''میں بے وُضو ہی پڑھوں گا تیری نہ سُنوں گا۔'' یوں وہ خبیث باز آتا ہے اور اس کی سنو تو اور زیادہ پریشان کرتا ہے۔

میں تیری اِطاعت کروں یا الٰہی

نہ شیطاں کی ہرگز سنوں یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نَماز میں وَسوسے

نَماز میں بھی شیطان تنگ کرتا اور دھیان بٹاتا رہتا ہے۔ ''مُسلِم شریف'' کی روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن اَبِی العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! شیطان مجھ میں اور میری نَماز اور تِلاوت میں حائل ہو گیا، نَماز مُشْتَبِہ (یعنی مشکوک) کر دی۔ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اس شیطان کو خِنْزَب کہا جاتا ہے، جب کبھی تم اسے محسوس کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگو اور بائیں طرف تین بار تُھتکار دو۔ چُنانچِہ میں نے یہی کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے دَفع فرمایا۔ (صَحیح مُسلِم ص۱۲۰۹ حدیث۲۲۰۳)

نَماز میں آنے والے وَسوَسوں سے بچنے کا طریقہ

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمۃُ الْحَنّان مذکورہ حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: نَماز شُروع کرتے وَقت تکبیرِ تحریمہ سے قَبل،

تجرِبہ (تَجْ۔رِ۔بہ) ہے کہ جو تحریمہ (یعنی نَماز شروع کرنے) سے پہلے اِس طرح (یعنی اُلٹی طرف تین بار) تُھتکار کر **لاحول شریف** (یعنی لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ) پڑھ لے پھر تحریمہ کرے (یعنی نَماز شروع کرے)، دورانِ نَماز میں نگاہ کی حِفاظت کرے (وہ یوں) کہ **قِیام** میں سَجدہ گاہ (یعنی سجدے کی جگہ) **رُکوع** میں **پُشتِ قدَم** (یعنی پاؤں کے پنجے کی اوپری سطح)، **سجدے** میں ناک کے بانسے (یعنی ناک کی ہڈّی پر)، **جلسہ** (یعنی دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے میں) اور **قَعْدہ** (یعنی اَلتَّحِیّات وغیرہ پڑھنے) میں گود میں (نظر) رکھے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** نَماز میں حُضورِ (قلب یعنی خُشوع وخُضوع) نصیب ہوگا۔ (مراۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۹)

تھوک شیطان کے منہ میں پڑے گا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مشکٰوۃ شریف کے ''بابُ الْوَسْوَسہ'' میں مُندرَج (مُنْ۔دَ۔رَجْ۔ یعنی دَرْج کردہ) ایک اور حدیثِ پاک کہ جس میں ''عِلاجِ وَسْوَسہ'' کیلئے بائیں طرف **تین بار تھتکارنے** کا تذکِرہ ہے، اُس کے تحت **مُفَسِّرِ** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان **فرماتے ہیں:** یہ تھوک شیطان کے منہ پر پڑے گا، جس سے وہ ذلیل ہوکر بھاگے گا کیونکہ شیطان اکثر بائیں (یعنی الٹی) طرف سے آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کبھی تھوک سے بھی شیطان بھاگتا ہے۔ (مراۃ جلد اول ص ۸۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کا بارہا کا تجرِبہ ہے کہ جب اِستِنجا خانے میں شیطان کے وَسْوَسے آتے ہیں تو الٹے کندھے کی طرف تین بار تُھتکار دینے سے شیطان ذلیل ہوکر

بھاگتا ہے۔(استنجا خانے میں لاحول شریف وغیرہ پڑھنا منع ہے)

نہ وسوسے آئیں نہ مجھے گندے خیالات

کر ذِہن کا اللہ عطا قُفلِ مدینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

رَکْعتوں کے بارے میں وَسْوَسے

شیطان نَماز میں وَسوسے ڈال کراس کی رَکْعتوں میں بھی شک پیدا کر دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص نے بارگاہِ رِسالت میں حاضِر ہوکر وَسوسے کی شکایت کی کہ نَماز میں پتانہیں چلتا دو پڑھیں یا تین۔ **حُضُور** نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسْلِیم نے ارشاد فرمایا: جب تُو ایسا پائے تو اپنی داہنی (یعنی سیدھی) اُنگشتِ شہادت (یعنی شہادت کی انگلی) اُٹھا کر اپنی بائیں (یعنی الٹی) ران میں مار اور بِسْمِ اللہ کہہ کہ وہ شیطان کے حق میں چُھری ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطّبَرانی ج۱ص۲۹۲حدیث۲۱۵) لٰہٰذا جسے نَماز میں وسوسوں کی عادت ہو اُسے چاہیے کہ نَماز شروع کرنے سے قَبْل یہ عمل کرلے۔

رَکْعَتوں میں شَك کا مسئَله

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلداوّل صَفْحہ718 پرصَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: جس

کو شمارِ رَکْعَت (رَک۔عَت) میں شک ہو، مَثَلاً تین۳ ہوئیں یا چار۴ اور بُلُوغ (یعنی بالغ ہونے کے بعد یہ پہلا واقِعہ ہے تو سلام پھیر کر یا کوئی عمل مُنافیٔ نَماز (یعنی جو نَماز سے باہَر کردے ایسا فِعل) کر کے توڑ دے یا گمانِ غالِب کے بمُوجَب پڑھ لے مگر بہر صورت اِس نماز کو سِرے سے پڑھے۔ مَحض توڑنے کی نیّت کافی نہیں۔ اور اگر یہ شک پہلی بار نہیں بلکہ پیشتر (یعنی اس سے قبل) بھی ہو چکا ہے تو اگر گُمانِ غالِب کسی طرف ہو تو اُس پر عمل کرے ورنہ کم کی جانب کو اختِیار کرے، یعنی تین اور چار میں شک ہو تو تین قرار دے، دو اور تین میں شک ہو تو دو۔ وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس (یعنی اور اِسی اندازے کے مطابِق) اور تیسری چوتھی دونوں میں قعدہ کرے (یعنی التَّحیات میں بیٹھے) کہ تیسری۳ رَکْعَت کا چوتھی۴ ہونا مُحْتَمَل ہے (یعنی تیسری کے چوتھی ہونے کا اِمکان ہے) اور چوتھی میں قعدے کے بعد سَجدۂ سَہْو کر کے سلام پھیر دے۔ البتّہ گُمانِ غالِب کی صورت میں سجدۂ سَہْو نہیں۔

شیطان کے لیے باعثِ ذلّت وخواری

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ارشاد فرماتے ہیں: تین۳ اور چار۴ رَکْعَت میں شک ہو تو تین قرار دے کر ایک رَکْعَت اور پڑھ لے پھر سجدۂ سَہْو کر لے، اب اگر واقِعی اس کی پانچ۵ ہوئیں تو یہ دونوں سجدے گویا ایک رَکْعَت کے قائم ہو کر اس کی نَماز کا دوگانہ پورا کر دیں گے۔ ایک رَکْعَت اکیلی نہ رہے گی جو شَرعاً باطِل ہے بلکہ اِن سجدوں سے مل کر گویا ایک نَفْل دوگانہ جُدا گانہ ہو جائے گا۔ اگر

واقعی چار ہوئیں تو یہ سجدے شیطان کی ذِلّت وخواری ہوں گے کہ اس نے شک ڈال کر نماز باطِل کرنی چاہی تھی۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۱ص۷۲۶)

بُزُرگ نے شیطان کو نامُراد لوٹا دیا

ایک بُزُرگ کے پاس نَماز کے بعد شیطان نے آکر کہا: آپ نے یہ نَماز صحیح طرح نہیں پڑھی لہٰذا اسے دوبارہ پڑھئے۔ جواب دیا: میں ہرگز یہ نَماز دوبارہ نہیں پڑھوں گا کیونکہ جیسی میں پڑھ سکتا تھا ویسی میں نے پڑھ لی اگر اس میں کمی رہ گئی ہے تو میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس کی مُعافی مانگ لوں گا۔ شیطان نے کہا: نَماز جیسی عظیم عبادت کے مُعامَلے میں سُستی مت کیجیے یہ سُستی کا موقع نہیں آپ دوبارہ نَماز پڑھ لیجئے۔ فرمایا: جو ہونا تھا وہ ہوگیا میں یہ نماز دوبارہ کبھی بھی نہیں پڑھوں گا۔ شیطان نے پھر کہا: دیکھئے میں آپ کی بھلائی کی خاطر نصیحت کررہا ہوں میں آپ کا خیر خواہ ہوں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں آپ کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے نماز ایک عظیم عبادت ہے آپ جیسے نیک بندے کو نَماز کے معاملے میں ضد نہیں کرنی چاہیے۔ بزرگ نے شیطان کو زیر کرنے کے لئے کہا: چاہے کچھ بھی ہوجائے میں یہ نماز دوبارہ نہیں پڑھوں گا، رہی بارگاہِ الٰہی میں بلند مرتبے والی بات تو میں اس کی بارگاہ میں بلندی کے بجائے پستی ہی پر خوش ہوں۔ شیطان نے کہا: اللّٰہ تعالٰی ایسی نَماز قبول ہی نہیں فرماتا۔ کہا: میرا رب بَہُت کریم ہے وہ اپنے کرم سے میرے اس ناقِص عمل کو بھی قَبول فرمالے گا، جو مجھ سے ہوسکا وہ میں نے کرلیا اب قَبول کرنا اس کا کام

Go To Index

ہے۔ اب تُو یہاں سے دفع ہو جا، میں تیرے وسوسوں میں آکر کبھی بھی اس نَماز کو نہیں دہراؤں گا۔ بالآخر جب شیطان نے اپنی ناکامی دیکھی تو ذلیل و خوار ہو کر واپس چلا گیا۔

خیال رہے! ان بُزُرگ کی اسے سختی سے رد کرنے سے غرض یہ تھی کہ شیطان کو ذلیل کیا جائے، اس کے وَسوَسے کو دفع کیا جائے اور اس کے راستے کو بند کیا جائے۔ یہ غرض نہ تھی کہ عمل نادُرُست اور نامکمّل رہنے دیا جائے اور سُستی اور لاپروائی کو روا رکھا جائے اور فریبِ نفس اور کرمِ خداوندی کے بہانے پر اعتماد کر لیا جائے کہ جیسی تیسی غلط نَماز ادا کی جائے اسی پر کفایت کر لی جائے اور دل کو تسلی دینے کے لیے یہ کہا جائے کہ اللّٰہ کریم ہے بخش دے گا۔ (اشعہ ج ۱ ص ۹۲)

وسوسے کا انوکھا رد

ایک بُزُرگ کو اکثر یہ وَسوَسہ آتا کہ جہاں میں نَماز پڑھتا ہوں وہ جگہ ناپاک ہے تو انہوں نے اس وَسوسے کو اس طرح دور کیا کہ جان بوجھ کر وہیں نَماز پڑھتے جس جگہ کی ناپاکی کا شک و شُبہ ہوتا تھا۔ (اشعہ ج ۱ ص ۹۳)

وسوسے کی طرف دھیان ہی مت کرو

ایک شاگرد تعلیم مکمّل کرنے کے بعد وطن لوٹنے لگا تو استاذِ محترم نے پوچھا: جب عبادت کے دوران شیطان وَسْوَسہ ڈالتا ہے تو کیا کرتے ہو؟ عَرض کی: اُسے دُور کرتا ہوں۔ پوچھا: اگر پھر وَسوَسہ ڈالے تو؟ جواب دیا: اسے دوبارہ دَفْع کرتا ہوں۔ تیسری مرتبہ

دریافْت کیا: اگر سہ بارہ (یعنی تیسری مرتبہ)[3] وَسوَسہ ڈالے تو؟ کہا: تو بھی اسے دُور کرتا ہوں۔ اُستاذِ محترم نے نصیحت فرمائی: جب شیطان تمہیں عبادت میں وَسوَسے ڈالے تو اُس پر توجُّہ نہ دو کیونکہ اگر تم اُس کے وَسوَسوں کو روکنے میں لگ گئے تو وہ تمہیں اِسی کام میں لگائے رکھے گا بلکہ تم اُس سے "چرواہے کے کُتّے" کا سا سُلوک کرو کہ **اُس کی طرف دھیان ہی نہ کرو** اور اُس سے **اللہ** تعالٰی کی پناہ مانگو۔ (یعنی اَعوذُ باللّٰہ (پوری) پڑھ لیا کرو)

(روحُ البیان ج ۱ ص ٦ بِتَصَرُّف)

نمازوں میں شیطاں خَلَل ڈالتا ہے
مجھے اِس کے شر سے بچا یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طہارت کے بارے میں وسوسے

شیطان طہارت کے مُعامَلے میں بھی **وسوَسے** ڈالتا اور شُکُوک وشُبُہات پیدا کرتا ہے کہ یہ ناپاک ہے، وہ ناپاک ہے۔ آپ وَسوَسوں کی طرف توجُّہ مت دیجئے، طہارت کے مُعامَلے میں شریعتِ مُطَہَّرہ نے ہمارے لیے بَہُت زیادہ آسانی رکھی ہے، مگر علمِ دین کی کمی کی وجہ سے بعض لوگ **وَسْوَسوں** کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یہ شَرْعی مسئلہ ذِہْن نشین فرما لیجئے کہ جب تک کسی شَے کا ناپاک ہونا یقینی طور پر معلوم نہ ہو جائے فَقَط شک کی بُنیاد پر اُسے ناپاک نہیں کہہ سکتے بلکہ کسی چیز کے ناپاک ہونے کی ٹوہ میں پڑنے کی بھی

ضَرورت نہیں۔

نَجاست کے بارے میں تحقیق کی حاجت نہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ امام **اَحمد رضا خان** عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد4 صَفْحہ 515 پر نَقْل کرتے ہیں: امیرُ الْمُؤمنین حضرتِ سیِّدُ نا **عُمرِ فاروق** رضی اللہ تعالٰی عنہ **ایک حوض** پر گزرے (وہ حَوض دَہ دردَہ سے چھوٹا تھا اور ٹھہرے پانی کے حکم میں تھا اور ٹھہرے پانی میں سے اگر درندہ پانی پی لے تو وہ ناپاک ہوجاتا ہے) **عَمرو** بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ (جو کہ) ساتھ تھے۔ (وہ) حَوض والے سے پوچھنے لگے: کیا تیرے حَوض میں دَرِندے بھی پانی پیتے ہیں؟ (امیرُ الْمُؤمنین رضی اللہ تعالٰی عنہ نے) فرمایا: ''اے حَوض والے! ہمیں نہ بتا۔''

(مُؤَطّا امامِ مالك ج ١ ص٤٨ رقم٤٧)

جانوروں کے جھوٹے کے مُتَعلِّق مَدَنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!! دیکھا آپ نے! نجاست کی تحقیق میں پڑنے کی حاجت نہیں حالانکہ یہ اِمکان ہوتا ہے کہ حَوض میں دَرِندے مَثَلاً کُتّے بھی پانی پی لیں اور جو ٹھہرا یعنی دَہ دردَہ سے کم پانی کُتّا جھوٹا کردے وہ **ناپاک** ہوجاتا ہے۔ مگر جس کو معلوم ہی نہیں کہ دَرِندے نے اس میں سے پانی پیا یا نہیں اُس کے حق میں وہ پانی پاک ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل صَفْحہ 342 پر مسَئلہ نمبر 10 ہے: ''سُؤَر، کُتّا، شیر، چیتا، بھیڑیا،

ہاتھی، گِیدڑ اور دوسرے دَرِندوں کا **جھوٹا ناپاک** ہے۔" ضِمناً **"پنجتن پاک"** کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے جانوروں کے جھوٹے سے مُتَعلِّق مزید 8 **مَدَنی پھول** بھی مُلاحَظہ کر لیجئے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخِرت کا نفع ملیگا ﴿1﴾ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے چوپائے ہوں یا پرند اُن کا جھوٹا **"پاک"** ہے اگرچِہ نر ہوں جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، کبوتر، تیتر وغیرہ ﴿2﴾ جو مرغی چُھوٹی پِھرتی اور غلیظ (یعنی گندگی) پر منہ ڈالتی ہو اس کا جھوٹا **مکروہ** ہے اور بند رہتی ہو تو **پاک** ہے ﴿3﴾ یوہیں بعض گائیں جن کی عادت غلیظ (یعنی گندگی) کھانے کی ہوتی ہے ان کا جھوٹا **مکروہ** ہے اور اگر ابھی نَجاست کھائی اور اس کے بعد کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے اس کے منہ کی طہارت ہو جائے اور اس حالت میں (اگر ٹھہرے یعنی دہ دردہ سے کم) پانی میں منہ ڈال دیا تو **ناپاک** ہو گیا۔ (اور اگر جاری پانی میں منہ ڈالکر پانی پیا تو منہ پاک ہو جائے گا) اسی طرح اگر بیل، بھینسے، بکرے نروں نے حسبِ عادت مادہ کا پیشاب سُونگھا اور اس سے ان کا منہ ناپاک ہوا اور نگاہ سے غائب نہ ہوئے نہ اتنی دیر گزری جس میں طہارت ہو جاتی تو ان کا جھوٹا **ناپاک** ہے اور اگر چار (ٹھہرے) پانیوں میں منہ ڈالیں تو پہلے تین ناپاک **چوتھا پاک** ﴿4﴾ گھوڑے کا جھوٹا **پاک** ہے ﴿5﴾ گھر میں رہنے والے جانور جیسے بلّی، چوہا، سانپ، چھپکلی کا جھوٹا **مکروہ** ہے ﴿6﴾ بلّی نے چوہا کھایا اور فوراً برتن میں منہ ڈال دیا تو **ناپاک** ہو گیا اور اگر زبان سے منہ چاٹ لیا کہ خون کا اثر جاتا رہا تو ناپاک نہیں ﴿7﴾ اچّھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وُضو و

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پرروزِ جمعہ دُرُودشریف پڑھے گامیں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔(کنزالعمال)

غُسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حَرَج نہیں ۔اسی طرح مکروہ جھوٹے کا کھانا پینا بھی مالدار کو مکروہ ہے،غریب محتاج کو بِلا کراہت جائز ﴿8﴾ جس کا جھوٹا ناپاک ہے اس کا پسینہ اور لُعاب بھی **ناپاک** ہے اور جس کا جھوٹا **پاک** اس کا پسینہ اور لُعاب بھی پاک اور جس کا جھوٹا **مکروہ** اس کا لُعاب اور پسینہ بھی مکروہ۔ (بہارِشریعت جلداوّل ص٣٤٢تا ٣٤٤)

کیچڑ کے ذَرِیعے وسوسے کا عجیب علاج

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد اوّل صَفْحَہ 771 پر فرماتے ہیں: **صالحین** رَحِمَهُمُ اللّٰهُ الْمُبِین (یعنی نیک بندوں) میں سے ایک صاحِب فرماتے ہیں: مجھے دربارۂ طہارت (پاکی کے بارے میں) وَسوَسہ تھا۔راستے کی کیچڑ اگر کپڑے میں لگ جاتی تو اسے دھوتا۔(حالانکہ جب تک یقینی معلومات نہ ہو کیچڑ پاک ہوتی ہے) ایک دن نَمازِ صبح کے لئے جارہا تھا،راہ کی کیچڑ لگ گئی،میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے،ناگاہ (یعنی اچانک) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ہدایت فرمائی (اور) میرے دل میں ڈالا کہ اس کیچڑ میں لوٹ اور سب کپڑے سان (یعنی کیچڑ آلود) کرلے اور یونہی (یعنی اسی حالت میں) نماز میں شریک ہوجا۔میں نے ایسا ہی کیا، پھر وَسوَسہ نہ ہوا۔ (الحديقةُ النّدية ج٢ ص٦٩٣)

جب تک معلوم نہ ہو کیچڑ پاک ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! یہ علمِ دین کی بَرَکت ہے، اُن

بُزرگ کو مسئلہ معلوم ہے کہ راستے کی کیچڑ اُس وَقت تک **نَجِس** قرار نہیں دی جاسکتی جب تک اُس کا ناپاک ہونا قَطْعی (یعنی یقینی) طور پر معلوم نہ ہو لہٰذا اُنہوں نے **وَسوَسے** کا خوب عِلاج فرمالیا! **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کے مطبوعہ رسالے، ''**کپڑے پاک کرنے کا طریقہ**'' میں ہے: راستے کی کیچڑ (چاہے بارِش کی ہو یا کوئی اور) **پاک** ہے جب تک اس کا نَجِس ہونا معلوم نہ ہو، تو اگر پاؤں یا کپڑے میں لگی اور بے دھوئے نَماز پڑھ لی ہوگئی مگر دھولینا بہتر ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اول ص ۳۹۴)

چادر کا کون سا کونا ناپاک تھا یہ یاد نہ ہو تو؟

کبھی لباس پر نَجاست لگ جائے اور پتا نہ چلے کہ کہاں لگی تھی تو بھی آدمی **وسوسوں** کا شِکار ہو جاتا ہے، ایسی صورت میں بھی شریعتِ مُطَہَّرہ نے ہمیں بَہُت آسانی دی ہے۔ چُنانچِہ **فتاوٰی رضویہ شریف** میں ہے کہ چادر کا ایک گوشہ (یعنی کونا) یقیناً ناپاک تھا اور **تَعْیِین** یاد نہ رہے (یعنی یہ یاد نہ ہو کہ کون سا کونا ناپاک تھا) تو کوئی سا کونا دھوئے، **پاکی کا** حکم دیں گے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۴ ص ۵۱۱)

بچّہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو؟

بعض اوقات بچّہ پانی میں ہاتھ ڈال دیتا ہے، تو آدمی شک میں پڑ جاتا ہے کہ پانی پاک رہا یا ناپاک ہو گیا! اس مُعامَلے میں بھی شک میں پڑنے کی ضَرورت نہیں کیونکہ فُقَہائے کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام) حُکم دیتے ہیں: ''جس پانی میں بچّہ ہاتھ یا پاؤں ڈال دے،

پاک ہے جب تک نَجاست کی تحقیق نہ ہو۔" (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ٤ ص ٤٨٦)

طہارت کے بارے میں شیطان اکثر
دلاتا ہے شک، ہو کرم یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طَلَاق کے بارے میں وسوسے

بعض اوقات انسان کو شیطان **وَسوَسہ** ڈالتا ہے کہ یاد کر تیرے منہ سے اپنی بیوی کے لئے **طَلَاق** کے الفاظ نکل گئے تھے! ایسی صورت میں جب کہ دل مطمئن ہے کہ طَلَاق نہیں دی، صِرْف **وَسوَسہ** ہے تو شیطان کو کہہ دیجئے تو جُھوٹا ہے میں نے طلاق نہیں دی۔ اِس ضِمْن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **ایک حِکایت** نَقْل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام ابوحازِم **اَجِلّہ اَئِمّہ** تابِعین سے ہیں اُن کے پاس ایک شخص آکر شاکی ہوا(یعنی شکایت کی) کہ شیطان مجھے **وسوسے** میں ڈالتا ہے اور سب سے زیادہ سخت مجھ پر یہ گزرتا ہے کہ آکر کہتا ہے تُو نے اپنی عورت کو **طَلَاق** دے دی۔ امام نے فوراً فرمایا: کیا تو نے میرے پاس آکر میرے سامنے اپنی عورت کو طلاق نہ دی ؟ وہ گھبرا کر بولا: خدا کی قسم! میں نے کبھی آپ کے پاس اُسے طَلَاق نہ دی۔ فرمایا: جس طرح میرے آگے قسم کھائی، شیطان سے کیوں نہیں قسم کھا کر کہتا کہ وہ تیرا پیچھا چھوڑے۔ (یعنی جب اتنا اِعتماد ہے کہ میرے سامنے قسم کھا سکتا ہے تو اِسی اِعتماد کے

ساتھ شیطان کو بھی قسم کھا کر کہدے کہ اَو مردود! دَفع ہو، خدا کی قسم! میں نے اپنی عورت کو طَلاق نہیں دی) (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ص ۷۸۵)

پریشانیاں وسوسوں کی خدایا
تو کر دور بَہرِ رضا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی کھِلائے تو تحقیق مت کیجئے

بعض اوقات کھانے کی دعوت کے موقع پر بھی انسان وسوَسے میں پڑ جاتا ہے کہ نہ جانے اِس کا کھانا حلال مال کا ہے یا حرام کا؟ اِس بارے میں حدیثِ پاک میں محبوبِ ربُّ الْعِباد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ گرامی ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے یہاں جائے اور وہ اسے اپنے کھانے میں سے کھِلائے تو کھالے اور اس کے بارے میں سُوال نہ کرے اور اگر وہ اپنے مشروب (پینے کی چیز) سے پلائے تو پی لے اور اُس کے بارے میں کچھ نہ پوچھے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ٦٧ حدیث ٥٨٠١)

کھانے کے بارے میں تحقیق سے گناہوں کا دروازہ کُھل سکتا ہے

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کتنی آسانی ہے۔کاش! ہمیں دینی معلومات ہوتیں کہ عِلمِ دین بھی ''وسوسوں'' کی جڑ کاٹنے کا ذریعہ (ذَری۔عَہ) ہے۔افسوس! ہم دین سے ناواقِفیَّت کی بِنا پر بھی اکثر شیطان کے وسوسوں کا شکار ہوجاتے ہیں۔ میرے آقا اعلٰی حضرت امامِ

اعلیٰحضرت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** جلد 4 صَفْحَہ 528 تا 529 پر فرماتے ہیں: **حُجَّۃُ الْاِسلام، حکیمُ الْاُمّہ، کاشِفُ الْغُمَّہ امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی** رضی اللہ تعالٰی عنہ نے **اِحیاءُ الْعلوم شریف** میں فرمایا: میں کہتا ہوں (جس کو دعوت دی گئی) اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اس (داعی) سے سُوال کرے بلکہ وہ تقویٰ اختِیار کرنا چاہتا ہے تو نرمی کے ساتھ چھوڑ دے اور اگر (دعوت میں) جانا ضَروری ہے تو پوچھے بِغیر کھائے کیونکہ سُوال کرنے میں اِیذا رسانی، پردہ دری اور وحشت پیدا کرنا ہے اور یہ بلا شُبہ **حرام** ہے۔ (امام غزالی رضی اللہ تعالٰی عنہ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:) اور کتنے ہی جاہل زاہد ہیں جو تفتیش کے ذَرِیعے دلوں میں وحشت پیدا کرتے ہیں اور نہایت سخت اور ایذا رساں کلام استعمال کرتے ہیں درحقیقت شیطان ان کی نظروں میں اسے اچّھا قرار دیتا ہے تاکہ وہ حلال خور مشہور ہوں، اور اگر اس کا باعث محض دین ہو تو اپنے پیٹ میں شبہ والی چیز داخل کرنے کے ڈر سے زیادہ خوف مسلمان کے دل کو ایذا دینے کا ہوتا اس پر مُواخَذہ (یعنی پوچھ گچھ کا معاملہ) نہیں ہوگا۔ جب کہ وہاں ایسی علامت نہ ہو جس کی وجہ سے اجتِناب (یعنی بچنا) لازم ہوتا ہے۔ تو جان لو! پرہیز گاری ترکِ سُوال میں ہے تَجَسُّس میں نہیں اور اگر کھانا ضروری ہو تو کھالے اور اچّھا گُمان کرنے میں پرہیز گاری ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۱۵۰)

دِل پہ شیطان نے آقا ہے جمایا قبضہ ہُوں گناہوں میں گرفتار رسولِ عَرَبی

آہ! بڑھتا ہی چلا جاتا ہے مرضِ عصیاں دو شِفا سیِّدِابرار رسولِ عَرَبی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شیطان کی دو قسمیں

یہ تو تھا ''شَیاطینُ الْجِنّ'' کے وَسوسوں کا بیان۔ اِسی طرح ''شیاطینُ الْاِنْس'' یعنی ''شیطان آدمی'' بھی گمراہ کرنے کی کوشش کرتے اور دلوں میں شُکُوک وشُبُہات ڈالتے ہیں۔ جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کے فرمان کا خلاصہ ہے: **شیاطین کی دو قسمیں** ہیں: (۱) شیاطِینُ الْجِنّ یعنی ابلیسِ لعین اور اس کی اولاد (۲) شیاطِینُ الْاِنس یعنی کُفّار و مُبْتَدِعین (یعنی بدمذہبوں) کے داعی ومُنادی (یعنی کفر وگمراہی کی دعوت دینے والے اور اس طرف بلانے والے)۔ مزید فرماتے ہیں: آئمہ دین فرمایا کرتے کہ ''**شیطان آدمی، شیطان جِنّ سے سخت تر ہوتا ہے۔**''

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۱ ص ۷۸۰، ۷۸۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سورۃُ النّاس میں ان دونوں قسم کے شیاطین سے پناہ مانگنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالٰی ہے:

الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ﴿۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ جو لوگوں کے دلوں میں وَسوَسے ڈالتے ہیں جِنّ اور آدمی۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسوبار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔(کنزالعمال)

شیطان آدَمی

حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ہمارے پیارے آقا مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر غِفاری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ارشاد فرمایا: اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگ شیطان آدَمیوں اور شیطان جِنّوں کے شَر سے۔ عَرض کی: کیا آدَمیوں میں بھی شیطان ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ (مُسندِ اِمام احمد ج۸ ص۱۳۰ حدیث۲۱۶۰۲) **چُنانچِہ** جتنے کافر، مُشرِک، گمراہ، بدمذہب اور گستاخانِ رسول ہیں وہ سب کے سب شَیاطِینُ الْاِنس (یعنی شیطان آدمیوں) میں داخِل ہیں اور ابلیس کے ساتھ ساتھ اُن کے شَر سے بھی ہمیں پناہ مانگتے رَہنا چاہیے، مگر افسوس! بَہُت سے مسلمان ان سے خوب مَیل جول رکھتے ہیں اور ان کی گفتگو بھی خوب توجُّہ سے سُنتے ہیں۔ ان کے مذہبی پروگراموں میں بھی شریک ہوتے ہیں، ان کا لٹریچر بھی پڑھتے ہیں، یِہی وجہ ہے کہ پھر اپنے دین سے نا واقِفیّت کی بِنا پر شک و شُبہے میں پڑ جاتے ہیں کہ آیا وہ صحیح ہیں یا ہم؟ اور پھر بعض تو ان کے جال میں اس قَدَر پھنس جاتے ہیں کہ انہیں کے گُن گانے لگتے ہیں اور یہاں تک کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ''یہ بھی تو صحیح کہہ رہے ہیں!'' میرے آقا اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام **احمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد اوّل صَفحہ 781 تا 782 پر ایسوں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرماتے ہیں: بھائیو! تم اپنے نَفْع نقصان کو زیادہ جانتے ہو یا تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ تمہارے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم، اُن کا حکم تو یہ ہے کہ شیطان تمہارے پاس

وسوسہ ڈالنے آئے تو سیدھا جواب یہ دے دو کہ ''تو جھوٹا ہے'' نہ یہ کہ تم آپ دوڑ دوڑ کے ان (کافروں یا بے دینوں اور بدمذہبوں) کے پاس جاؤ اور اپنے رب جَلَّ وَعَلَا اپنے قراٰن اپنے نبی صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان میں کلماتِ مَلعون نہ سُنو۔(اعلیٰ حضرت آگے چل کر مزید فرماتے ہیں:) (پارہ 8 سورۃُ الْاَنعام کی آیت نمبر 112 میں ارشاد فرماتا ہے) وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ترجمہ: ''اور تیرا رب چاہتا تو وہ یہ دھوکے بناوٹ کی باتیں نہ بناتے پھرتے تو انھیں اور اُن کے بہتانوں کو یک لخت چھوڑ دے۔'' دیکھو انھیں اور اُن کی باتوں کو چھوڑ نے کا حکم فرمایا، یا اُن پاس سُننے کے لیے دوڑنے کا۔ اور سُنئے اس کے بعد کی (سورۃُ الْاَنعام کی) آیت (113) میں فرماتا ہے: وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ (ترجمہ: اور اس لیے کہ اُن کے دل اس کی طرف کان لگائیں جنہیں آخرت پر ایمان نہیں اور اُسے پسند کریں اور جو کچھ ناپاکیاں وہ کر رہے ہیں یہ بھی کرنے لگیں) دیکھو اُن کی باتوں کی طرف کان لگانا اُن کا کام بتایا جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا نتیجہ یہ فرمایا کہ وہ ملعون باتیں ان پر اثر کر جائیں اور یہ بھی اُن جیسے ہو جائیں وَ الْعِیاذ بِاللّٰہ تعالٰی (یعنی اور اللہ تَعَالٰی کی اِس سے پناہ)۔ لوگ اپنی جہالت سے گمان کرتے ہیں کہ ہم اپنے دل سے مسلمان ہیں ہم پر اُن کا کیا اثر ہوگا! حالانکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: جو دجّال کی خبر سُنے اس پر واجِب ہے کہ اُس سے دور بھاگے کہ خدا کی قسم! آدمی اُس کے پاس جائے گا اور یہ خیال کرے گا کہ میں تو مسلمان ہوں یعنی مجھے

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔(جامع صغیر)

اُس سے کیا نقصان پہنچے گا وہاں اُس کے دھوکوں میں پڑ کر اُس کا پیرو (یعنی پیروی کرنے والا) ہو جائیگا۔ (ابوداوٗد ج ٤ ص ١٥٧ حدیث ٤٣١٩) کیا دجّال ایک اُسی دجّال اَخبَث (یعنی ناپاک ترین دجّال) کو سمجھتے ہو جو آنے والا ہے، حاشا! تمام گمراہوں کے داعی مُنادی (یعنی دعوت دینے والے بلانے والے) سب دجّال ہیں اور سب سے دُور بھاگنے ہی کا حکم فرمایا اور اُس میں یہی اندیشہ بتایا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: آخر زمانے میں دجّال کذّاب (یعنی جھوٹے دجّال) لوگ ہوں گے کہ وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادانے، تو اُن سے دُور رہو اور اُنھیں اپنے سے دُور رکھو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ [مُسلِم ص ٩ حدیث ٧] (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ١ ص ٧٨١-٧٨٢)

سَرورِ دیں! لیجے اپنے ناتُوانوں کی خبر
نفس و شیطاں سیِّدا! کب تک دباتے جائیں گے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسوَسوں کا عِلاج

شیطان مینڈک کی شکل میں

حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ سے منقول ہے، کسی نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کی: ''یا اللہ! مجھے بنی آدم (یعنی آدمی) کے دل میں شیطان کے وَساوِس ڈالنے کا طریقہ دکھا دے۔'' اُس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شیشے کی طرح کا آدمی

Go To Index

ہے، جس کے اندر باہَر سب آر پار نظر آ رہا ہے، اُس کے کاندھے اور کان کے درمیان شیطان مینڈک کی شکل میں بیٹھ کر اپنی طویل باریک سُونڈ کو کاندھے سے اس کے دل تک داخل کئے وسوسے ڈال رہا ہے، جب جب وہ آدمی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکر کرتا ہے، شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ (مُکاشَفَۃُ القُلوب ص ۵۹)

سرکار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی لمحہ ذِکرُ اللہ سے خالی نہ ہوتا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ ذِکرُ اللہ وَسوَسوں کا بہترین علاج ہے کیوں کہ شیطان ذِکرِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ سے دُور بھاگتا ہے، ہمارے میٹھے میٹھے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کوئی لمحہ کوئی سانس ذِکرُ اللہ سے خالی نہ جاتا تھا، ہمیں جب جب موقع ملے بِلا ضَرورت منہ بند کئے رہنے کے بجائے ''اللہ اللہ'' کرتے یا دُرُود شریف پڑھتے رہنا چاہیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس طرح ثواب کا ''میٹر'' چلتا رہے گا۔ اور شیطان بھی کمزور سے کمزور تر ہوتا چلا جائے گا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۳۷)

شیطان کا پگھل کر چڑیا کی طرح ہو جانا

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن حَجّاج رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرے شیطان (ہَمزاد) نے مجھ سے کہا: میں جب تمہارے اندر داخِل ہوا تو اُونٹ کی طرح (طاقتور) تھا اور اب چِڑیا کی طرح (کمزور) ہوں۔ میں نے پوچھا: کیوں؟ کہنے لگا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے

ذِکْر کے ذَرِیعے مجھے پگھلاتے رہتے ہو۔(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۳۷) بہرحال یادِ الٰہی سے غفلت اچّھی چیز نہیں۔

شیطان پیچھے ہٹ جاتا ھے

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں: شیطان انسان کے دل پر بیٹھا رہتا ہے، جب بندہ ذِکرُ اللہ سے غافل ہو جاتا ہے تو شیطان وَسوَسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِکْر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے۔

(مُصَنَّف ابن اَبی شَیْبہ ج۹ ص۳۹۲)

ذِکر اور وسوسوں کے درمیان جنگ

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مجاہد علیہِ رَحمۃُ اللّٰہِ الواحِد نے اس ارشادِ خداوندی:

مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۬ۙ الۡخَنَّاسِ ۪ۙ﴿۴﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اس کے شر سے جو دل میں بُرے خطرے ڈالے اور دبک رہے۔ (پ ۳۰، النّاس ٤)

کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ (شیطان) دل پر چھایا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذِکْر کرتا ہے تو وہ سکڑ جاتا ہے، جب غافِل ہوتا ہے تو وہ اس کے دل پر پھیل جاتا ہے۔ تواللہ تعالیٰ کے ذِکْر اور شیطان کے وسوسے کے درمیان جنگ اسی طرح جاری ہے جس طرح روشنی اور اندھیرے نیز رات اور دن کے درمیان لڑائی جاری ہے یہ دونوں یعنی ذِکر و وسوسہ ایک

Go To Index

دوسرے کے مخالِف ہیں۔ اللہ تَعَالٰی (پارہ28 سورۂ مُجادِلَہ آیت19 میں) ارشاد فرماتا ہے:

اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: ان پر شیطان غالب آ گیا تو انہیں اللہ کی یاد بُھلا دی۔

(اِحیاءُ العُلوم ج۳ ص۳۵)

شیطان دل کو کب لقمہ بناتا ھے

حضرتِ سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں، نبیِّ اکرم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: شیطان انسان کے دل پر اپنی سُونڈ رکھ دیتا ہے، اگر وہ اللہ تَعَالٰی کا ذِکر کرے تو وہ سُکڑ جاتا ہے اور اگر اللہ تَعَالٰی کو بھول جائے تو اُس کے دل کو لقمہ بنالیتا ہے۔ (ابویعلیٰ ج۳ ص۴۰۳ حدیث ۴۲۸۵)

40 سال کا آدَمی اگر توبہ نہ کرے تو......

منقول ہے: جب آدَمی چالیس برس کا ہوجاتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو شیطان اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہے اور کہتا ہے: اس چہرے پر قربان جاؤں جو فلاح نہیں پائے گا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۳۵)

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت، حُضور مفتیٔ اعظم بارگاہِ الٰہی میں عَرض کرتے ہیں:

جو ہے غافِل ترے ذِکر سے ذُوالجلال ۔۔۔ اُس کی غفلت ہے اُس پر وبال و نکال[1]

قَعرِ غفلت[2] سے ہم کو خدایا نِکال ۔۔۔ ہم ہوں ذاکر[3] ترے اور مذکور[4] تُو

اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ۔۔۔ (سامانِ بخشش)

[1] اورعذاب [2] غفلت کا گڑھا [3] ذِکر کرنے والا [4] ذِکر کیا گیا

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جوشخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وَسوسوں پر توجُّہ مت دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ''وسوسوں'' کا ایک علاج یہ بھی ہے کہ اس کی طرف سے توجُّہ ہٹا دی جائے۔ کاش! کہ ایسا ہو جایا کرے کہ جُوں ہی وَسوَسہ آئے ہم تصوُّر ہی تصوُّر میں **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّتَعظِیماً کی حسین وادیوں میں گم ہو جائیں، مسجِدُ الْحرام شریف میں حاضِر ہو کر خوب خوب **حَجَرِ اسود** کو چومنے اور جھوم جھوم کر کعبۂ مُشرَّفہ کے گِرد گھومنے میں مشغول ہو جائیں۔ کاش! کاش! میٹھے مدینے کی حسین یادوں میں کھو جائیں، سوہنے موہنے مدینے کے حَسین و دلکش نظّاروں میں گم ہو جائیں، کبھی مدینے کے دل رُبا کانٹوں کے تو کبھی وہاں کے خوشنُما پھولوں کے تصوُّر میں ڈوب جائیں۔ کبھی مدینے کی خوبصورت وادیوں کے تو کبھی مدینے کی نورانی گلیوں کے حُسن میں مست ہو جائیں۔ کبھی مدینے کے دل کُشا پہاڑوں کی، تو کبھی صَحرائے مدینہ کی بہاروں کی یادوں میں خود کو گُما ئیں، کبھی مدینے کی پاکیزہ فضاؤں کا تو کبھی مہکی مہکی ہواؤں کا تصوُّر ہی تصوُّر میں لُطف اُٹھائیں۔ کبھی سبز سبز گُنبد کے حسین نظاروں کا تو کبھی سُنہری جالیوں پر با ادب حاضِری کا تصوُّر جمائیں اور اگر شوق ساتھ دے تو شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحِبِ جُود و نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حسین تصوُّر کر لیا کریں۔ اے کاش! ہمیں مدینے اور مدینے والے آقا

Go To Index

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایسا غم، سوز، عشق اور درد مل جائے کہ دُنیا کے غموں اور صدموں نیز شیطانی وسوسوں سے آزاد ہو جائیں۔ اے کاش! ؎

ایسا گُمادے ان کی وِلا میں خدا ہمیں

ڈھونڈا کریں پر اپنی خبر کو خبر نہ ہو (حدائقِ بخشش شریف)

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”یا خدا کرم“! کے آٹھ حُرُوف کی نسبت سے وَسوَسوں کے 8 علاج

(۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رُجوع کیجئے۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شیطان سے نَجات کے لیے اِمداد طلب کیجئے اور ذِکرُ اللہ شروع کر دیجئے)

(۲) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھئے۔

(۳) لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھئے۔

(٤) سُوْرَةُ النَّاس کی تلاوت کیجئے۔

(۵) اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہئے۔

(٦) هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ (پ۲۷ الحدید ۳) کہئے، ان سے فوراً وسوسہ دَفع ہو جاتا ہے۔

(۷) سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلَّاقِ، ﴿اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۹﴾ۙ

وَّمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ (پ۱۳ ابراھیم آیت ۱۹،۲۰) کی کثرت اسے یعنی وَسوسے کو جڑ سے قَطْع کر (یعنی کاٹ) دیتی ہے۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج ۱ ص ۷۷۰) (اِس دعا کے حصّہ ٔ آیت کو آپ کی معلومات کیلئے مُنَقَّش ہِلالَین اور رسمُ الْخط کی تبدیلی کے ذَرِیعے واضح کیا ہے)

(۸) مُفَسِّرِ شَہِیر حَکِیْمُ الْاُمَّت مفتی احمد یار خان علیہ رَحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: ''صُوفیائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکّیس اِکّیس بار ''لاحَول شریف'' پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ وسوسۂ شیطانی سے بَہُت حد تک اَمن میں رہے گا۔'' (مراٰۃ المناجیح ج ۱ ص ۸۷)

مُحیط دل پہ ہوا ہائے نفسِ اَمّارہ دِماغ پر مرے ابلیس چھا گیا یاربّ

رِہائی مجھ کو ملے کاش! نفس و شیطاں سے

ترے حبیب کا دیتا ہوں واسِطہ یاربّ (وسائلِ بخشش ص ۵٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر وَسوَسے کسی صُورت نہ جائیں تو......

اگر وَظائف واعمال سے شیطان کے وَسوسوں سے چھٹکارا نہ ہوتو گھبرانے کی ضَرورت نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ مِنہاجُ الْعابِدین میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی علیہ رَحمۃُ اللہ

الوالی نے جو کچھ فرمایا اس کا خُلاصہ ہے: اگر آپ یہ محسوس کریں کہ شیطان، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگنے کے باوُجود پیچھا نہیں چھوڑ رہا اور غالب آنے کی کوشش میں ہے تو اِس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو آپ کے مُجاہَدے، قُوَّت اور صَبْر کا اِمتحان مَطلوب ہے، یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آزمارہا ہے کہ آپ شیطان سے مقابَلہ اور مُحارَبہ (یعنی جنگ) کرتے ہیں یا اس سے مَغلوب ہو (یعنی ہار) جاتے ہیں۔ دیکھئے نا! اُس نے ہم پر کُفّار وغیرہ کو بھی تو مُسَلّط کر ہی رکھا ہے حالانکہ وہ اس پر یقیناً قادِر ہے کہ ہمارے جِہاد وغیرہ کے بِغیر ہی اُن کی شرارتوں اور فِتنوں کو کُچل دے، لیکن وہ ایسا نہیں کرتا بلکہ بندوں کو ان سے جِہاد کا حُکم فرماتا ہے، تاکہ آزمائے کہ کس کے دل میں جذبۂ جِہاد اور شہادت کی تڑپ ہے اور کون پورے خُلوص اور صَبْر سے اِن کا مقابلہ کرتا ہے۔ آگے چل کر سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی مزید فرماتے ہیں: تو اِسی طرح شیطان کے مقابلے میں بھی ہمیں چُستی اور پوری کوشش کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر ہمارے عُلَمائے کرام (رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام) نے فرمایا ہے کہ شیطان سے مقابلہ کرنے اور اِس پر قابو پانے کیلئے تین۳ چیزیں ضَروری ہیں ﴿۱﴾ تم اس کے حیلے اور چالاکیاں معلوم کرو اور پہچانو، جب اِس کا عِلْم ہو جائے گا تو پھر وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جیسا کہ چور کو جب پتا چل جائے کہ صاحِبِ مکان کو میرا عِلْم ہو گیا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے ﴿۲﴾ تم شیطان کی گمراہ کُن اور گناہوں بھری دعوت ہرگز منظور نہ کرو، تمہارا دل قَطْعاً اس کی دعوت کا اثر نہ لے نیز تم اس کے مقابلے کی طرف توجُّہ بھی نہ دو، کیونکہ ابلیس ایک

بھَونکنے والے کُتّے کی مانند ہے، اگر تم اس کو چھیڑو گے تو زیادہ شور مچائے گا اور اگر اِعراض کرو گے (یعنی اس کے وَسوسوں کی طرف توجُّہ نہ دو گے) تو وہ بھی خاموش ہو جائیگا ﴿۳﴾ ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرو۔ (مِنہاجُ العابِدین(عربی) ص ٤٦)

ذِکْر سے شیطان کی تکلیف کی کیفیت

منقول ہے: شیطٰن کیلئے ذِکرُ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اتنا تکلیف دِہ ہے جیسے کہ انسان کے پہلو میں آکِلَہ۔ (مِنْھاجُ الْعابِدِین ص٤٦) مَرَضِ آکِلہ ایک ایسی بیماری ہے جو انسان کے گوشت پوست کو مُتأَثِّر کرتی ہے اور جسم سے گوشت خود بخود جُدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

امتحاں کے کہاں قابل ہوں میں پیارے اللہ

بے سبب بخش دے مولیٰ ترا کیا جاتا ہے (وسائلِ بخشش ص ۷۲)

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

وسوسہ: بارہا ذِکْرُ اللّٰہ کرنے کے باوُجُود شیطان کے وَسوَسے نہیں جاتے۔ مَثَلاً نماز سب سے بڑا ذِکر ہے لیکن نَماز میں تو بَہُت زیادہ وسوسے آتے ہیں، یہاں تک کہ بھُولی باتیں بھی شیطان یاد دلا دیتا ہے!

وسوسے کا علاج: بے شک ذِکْر سے شیطان بھاگتا ہے اور یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول فرماتا ہے جیسا کہ قراٰن پاک سُورۂ مُؤمِن آیت نمبر 60 میں ارشاد ہوتا ہے: اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْؕ ترجَمۂ کنزالایمان: "مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔" اِس

کے باوُجُود بارہا دُعا کی قَبولیّت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے، تو معلوم ہوا کہ ذِکر کے ذَرِیعے شیطان کو بھگانے اور دُعائیں قَبول ہونے میں کچھ شرائط بھی ہیں، جیسا کہ دواؤں کا مُعامَلہ ہے کہ پرہیزی نہ کرے تو دوا کام نہیں دکھاتی مَثَلاً کسی کو ''شُوگر'' کا مَرَض ہو جائے، پھر بھی مٹھائیاں کھائے چلا جائے تو دوا کیا کرے گی! لٰہٰذا ذِکر سے وسوسوں سے نَجات پانے اور شیطان کو بھگانے کیلئے گُناہوں سے پرہیزی ضَروری ہے اگر تقویٰ نہ اپنایا جائے تو ذِکر نُما دوا کا وسوسوں کے مَرَض پر کارآمد ہونا دشوار ہے! حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: شیطان بھوکے کتّے کی مِثْل ہے جو تمہارے قریب آتا ہے اگر تمہارے اور اس کے درمیان روٹی یا گوشت نہ ہو تو دھتکارنے سے ہی چلا جاتا ہے یعنی مَحْض آواز ہی سے اسے بھگایا جاسکتا ہے اور اگر تمہارے سامنے گوشت ہو اور وہ بھوکا بھی ہو تو وہ گوشت پر جھپٹتا ہے اور مَحْض زَبانی دُھتکار سے دُور نہیں ہوتا۔ تو جو دل شیطان کی غذا سے خالی ہو اُس دل سے ذِکر کے ذَرِیعے شیطان دُور ہو جاتا ہے، جب دل پر شَہوت غالِب ہو تو دل کا اندرونی حصّہ شیطان کے قابو میں ہو گا اور وہ اُس وقت کئے جانے والے ذِکرُ اللہ کو دل کے اردگرد پھیلا دے گا۔ لیکن جہاں تک مُتَّقی لوگوں کے دل کا تعلُّق ہے جو نفسانی خواہِشات اور بُری صِفات سے خالی ہوتے ہیں ان پر شیطان، شہوتوں کی وجہ سے نہیں آتا بلکہ غفلت کی وجہ سے ذِکر سے خالی ہونے کے باعِث آجاتا ہے جب وہ ذِکر کی طرف لوٹتے ہیں تو وہ دُور ہو جاتا ہے۔ (مُلَخَّص از اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ٤٥) بَہَر حال جو

رات دن گناہوں میں پڑا رہے ایسا شخص تو گویا شیطان کا دوست ہے اور شیطان اپنے دوستوں کے پاس سے اتنی آسانی سے بھاگے ایسا کہاں ہے! پارہ 17 سورۂ حج آیت نمبر 4 میں ارشاد ہوتا ہے:

كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ ④

ترجَمۂ کنزالایمان: جس پر لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس کی دوستی کرے گا تو یہ ضَرور اُسے گمراہ کردے گا اور اسے عذابِ دوزخ کی راہ بتائے گا۔

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حقیقتِ ذِکْر دل میں اُسی وَقْت جاگزیں ہوتی ہے جب دل کو تقوے کے ذَرِیعے آباد کیا جائے نیز اِس کو بُری صِفات سے پاک کر دیا جائے ورنہ ذِکْرِ مَحض آنے جانے والی بات ہو گی دل پر اس (یعنی ذِکْر) کی سلطنت اور قبضہ نہیں ہوسکتا لہٰذا وہ شیطان کی حُکومت کو دُور نہیں کرسکتا۔ مزید فرماتے ہیں: اگر تم شیطان سے بچنا چاہتے ہو تو پہلے تقوے کے ذَرِیعے پرہیزگاری اختِیار کرو پھر ذِکْر کی دوا استِعمال کرو یوں شیطان تم سے بھاگ جائے گا۔
(اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۴۵،۴۷)

نفس و شیطان ہوگئے غالِب	ان کے چُنگل سے تُو چُھڑا یاربّ
کر کے توبہ میں پھر گُناہوں میں	ہو ہی جاتا ہوں مُبتَلا یاربّ
نِیم جاں کر دیا گُناہوں نے
مرضِ عِصیاں سے دے شِفا یاربّ

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مَدَنی پھول

اے کاش! روزی میں کثرت کی مَحَبَّت سے زیادہ ہم نیکیوں میں بَرَکت کی حسرت کرتے اور اس کے لئے بھی کوئی وِرْد کرتے۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفِرت و بے حساب جنّتُ الفِردوس میں آقا کا پڑوس

١٦ مُحَرَّمُ الحرام ١٤٣٢ھ

Go To Index

ذِہن میں کُفرِیّہ خیالات آنا

سُوال: اُس شَخْص کے بارے میں کیا حُکْم ہے جو کہتا ہے کہ پریشانی کے عالَم میں میرے ذِہن میں کُفْرِیّہ خَیالات آتے رہتے ہیں۔

جواب: ذِہن میں کُفْرِیّہ خیالات کا آنا اور اُنہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عَین **اِیمان کی عَلامَت** ہے کیونکہ **کُفْرِیّہ وساوِس** شَیْطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لَعِیْن مَرْدُوْد چاہتا ہے کہ مسلمان سے **ایمان** کی دولت چھین لے۔ **نبیِّ رَحْمت، شفیعِ اُمّت** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا عَظَمَت میں بعض صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضوان نے حاضِر ہو کر عَرض کی: ہمیں ایسے خَیالات آتے ہیں کہ جنہیں بَیان کرنا ہم بَہُت بُرا سمجھتے ہیں۔ **سرکارِ دو عالَم** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا واقِعی ایسا ہوتا ہے؟ اُنہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: ''یہ تو خالِص **ایمان** کی نشانی ہے۔'' (صَحیح مُسلِم ص ۸۰ حدیث ۱۳۲)

صدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رَحْمۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''کُفْری بات کا دل میں خَیال پیدا ہوا اور زَبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفْر نہیں بلکہ خاص **اِیمان** کی عَلامَت ہے کہ دِل میں **اِیمان** نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔'' (بہارِ شریعت جلد2 حصّہ ۹ ص ٤٥٦ مکتبة المدینه باب المدینه کراچی)

سُوال: اگر کسی کے سامنے تذکرہ کیا کہ مجھے فُلاں فُلاں **کُفْرِیّہ وَسْوَسے** آتے ہیں، میں ان سے تنگ ہوں، مجھے کوئی عِلاج بتائیے۔ کیا اِس صورت میں بھی حکمِ کُفْر ہے؟

جواب: نہیں، اِس صورت میں حکمِ کُفْر نہیں۔ (کفریّہ کلمات کے بارے میں سوال جواب ص ٤٢٣۔٤٢٤)

Go To Index

بیان 5:

چڑیا اور اندھا سانپ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

چڑیا اور اندھا سانپ

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رِسالہ (33 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر حال میں ''راضی برضا'' رہنے کا جذبہ بڑھے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مدینے کے سُلطان، رَحمتِ عالَمِیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جسے کوئی مشکل پیش آئے اسے مجھ پر کثرت سے دُرُود پڑھنا چاہئے کیونکہ مجھ پر دُرُود پڑھنا مصیبتوں اور بلاؤں کو ٹالنے والا ہے۔ (اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص ٤١٤، بستان الواعظین للجوزی ص ٢٧٤)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

چڑیا اور اندھا سانپ

ڈاکوؤں کا ایک گروہ ڈکیتی کے لیے ایسے مَقام پر پہنچا جہاں کھجور کے تین دَرَخْت تھے ایک دَرَخْت ان میں خُشک (یعنی بِغیر کھجوروں کے) تھا۔ ڈاکوؤں کے سردار کا بیان ہے: میں

نے دیکھا کہ ایک **چِڑیا** پھل دار دَرَخْت سے اُڑ کر خُشک دَرَخْت پر جا بیٹھتی ہے اور تھوڑی دیر بعد اُڑ کر پھل دار دَرَخْت پر آتی ہے پھر وہاں سے اڑ کر دوبارہ اُسی خُشک دَرَخْت پر آ جاتی ہے۔ اِسی طرح اس نے بَہُت سارے چکّر لگائے۔ میں تعجُّب کے مارے خُشک دَرَخْت پر چڑھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک **اندھا سانپ** مُنہ کھولے بیٹھا ہے اور **چِڑیا** اس کے مُنہ میں کَھجور رکھ جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر میں رو پڑا اور **اللہ** تعالٰی کی بارگاہ میں عَرْض گزار ہوا: یاالٰہی! ایک طرف یہ سانپ ہے جس کو مارنے کا حکم تیرے نبیِّ محترم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دیا ہے، مگر جب تُو نے اس کی آنکھیں لے لیں تو اس کے گزارے کے لئے ایک **چِڑیا** مقرَّر فرما دی، دوسری طرف میں تیرا مسلمان بندہ ہونے کے باوُجود مسافِروں کو ڈرا دھمکا کر لوٹ لیتا ہوں۔ اُسی وَقْت غیب سے ایک آواز گونج اٹھی: اے فُلاں! توبہ کیلئے میرا دروازہ کُھلا ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی تلوار توڑ ڈالی اور کہنے لگا: ''میں اپنے گناہوں سے باز آیا، میں اپنے گناہوں سے باز آیا۔'' پھر وُہی غیبی آواز سنائی دی: ''ہم نے تمہاری توبہ قَبول کر لی ہے۔'' جب اپنے رُفَقا کے پاس آ کر میں نے ماجرا کہا تو وہ کہنے لگے: ہم بھی اپنے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے صُلْح کرتے ہیں۔ چُنانچہ اُنہوں نے بھی سچّے دل سے توبہ کی اور سارے حج کے اِرادے سے **مکّۂ مکرَّمہ** زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعۡظِیۡمًا کی جانب چل پڑے۔ تین دن سفر کرتے ہوئے ایک گاؤں میں پہنچے، تو وہاں ایک **نابینا بڑھیا** دیکھی جو میرا نام لے کر پوچھنے لگی کہ کیا اس قافِلے میں وہ بھی ہے؟ میں نے آگے بڑھ کر

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (ترمذی)

کہا: جی ہاں وہ میں ہی ہوں کہو کیا بات ہے؟ بڑھیا اُٹھی اور گھر کے اندر سے کپڑے نکال لائی اور کہنے لگی: چند روز ہوئے میرا نیک فرزند انتِقال کر گیا ہے، یہ اُسی کے کپڑے ہیں، مجھے تین رات مُتَواتِر سرورِ کائنات صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خواب میں تشریف لا کر تمہارا نام لے کر ارشاد فرمایا ہے کہ ''وہ آ رہا ہے، یہ کپڑے اُسے دے دینا۔'' میں نے اُس سے وہ مبارَک کپڑے لئے اور پہن کر اپنے رُفقا سمیت مکّۂ مکرَّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا کی طرف روانہ ہو گیا۔(رَوۡضُ الرَّیاحِین ص۲۳۲) **اللّٰہُ ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الۡاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

واہ میرے مولیٰ تیری بھی کیا شان ہے! تو نے چڑیا کو اندھے سانپ کی خادمہ بنا دیا! تیرے رِزۡق فراہم کرنے کے انداز بھی کیا خوب ہیں!

اللہ تَعَالٰی نے روزی کا ذمّہ لیا ہے

بے روزگاری اور روزی کی تنگی پر گھبرانے والو! شیطان کے وَسوسوں میں نہ آؤ! بارہویں پارے کی پہلی آیت میں ارشادِ خداوندی ہے:

وَمَا مِنۡ دَآبَّةٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُهَا

ترجَمۂ کنزالایمان: اور زمین پر چلنے والا کوئی ایسا نہیں جس کا رِزۡق **اللہ** کے ذِمّۂ کرم پر نہ ہو۔

اِس آیتِ کریمہ کے تَحت **مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان "نُورُ الْعِرفان میں" فرماتے ہیں: زمین پر چلنے والے کا اس لیے ذِکْر فرمایا کہ ہم کو انہیں کا مُشاہَدہ ہوتا (یعنی دیکھنا ملتا) ہے، ورنہ جِنّات، ملائکہ وغیرہ سب کو رب (عَزَّوَجَلَّ) روزی دیتا ہے۔ اس کی رزّاقِیَّت (یعنی رزق دینے کی صفت) صِرْف حیوانوں میں مُنحصر (مُن۔حَ۔صَر یعنی موقوف) نہیں، جو جس روزی کے لائق ہے اُس کو وُہی ملتی ہے۔ بچّے کو ماں کے پیٹ میں اور قسم کی روزی ملتی ہے اور پیدائش کے بعد دانت نکلنے سے پہلے اور طرح کی، بڑے ہو کر اور طرح کی، غرضیکہ **دَآبَّۃ** (یعنی زمین پر چلنے والا) میں بھی عُموم (یعنی ہر کوئی شامل) ہے اور رِزْق میں بھی۔ (نورُ العِرفان ص۳۵۳ بتغیّر قلیل)

غریبوں کے مزے ہو گئے (حِکایت)

بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک بار فُقَراءِ صَحابۂ کرام عَلَیہِمُ الرِّضْوَان نے اپنا قاصِد (یعنی نُمایَندہ) بھیجا جس نے حاضرِ خدمت ہو کر عَرْض کی: میں **فُقَرا** (یعنی غریبوں) کا نمایَندہ بن کر حاضِر ہوا ہوں۔ **مصطَفٰے** جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہیں بھی **مرحبا** اور اُنہیں بھی جن کے پاس سے تم آئے ہو! تم ایسے لوگوں کے پاس سے آئے ہو جن سے میں مَحَبَّت کرتا ہوں۔" **قاصِد** نے عرض کی: "**یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فُقَرا (یعنی غریبوں) نے یہ گزارِش کی ہے کہ مال دار حضرات جنَّت کے دَرَجات لے گئے! وہ

حج کرتے ہیں اور ہمیں اس کی اِستِطاعت (یعنی طاقت وقدرت) نہیں، وہ **عُمرہ** کرتے ہیں اور ہم اس پر قادِر نہیں، وہ بیمار ہوتے ہیں تو اپنا زائد مال **صَدَقہ** کرکے آخرت کے لئے جَمع کر لیتے ہیں۔'' **آپ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میری طرف سے **فُقَرا** کو پیغام دو کہ ان میں سے جو (اپنی غُربت پر) صَبْر کرے اور ثواب کی امّید رکھے اُسے تین ایسی باتیں ملیں گی جو مال داروں کو حاصل نہیں: ﴿۱﴾ جنّت میں ایسے بالا خانے (یعنی بلند محلّات) ہیں جن کی طرف اہلِ جنّت ایسے دیکھیں گے جیسے دنیا والے آسمان کے ستاروں کو دیکھتے ہیں، ان میں صِرْف فَقْر (یعنی غُربت) اختِیار کرنے والے نبی، شہید فقیر اور فقیر مومِن داخِل ہوں گے ﴿۲﴾ فُقَرا مال داروں سے قِیامت کے آدھے دن کی مقدار یعنی 500 سال پہلے جنّت میں داخِل ہوں گے ﴿۳﴾ مال دار شخص سُبۡحٰنَ اللّٰہِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکۡبَر کہے اور یہی کلمات (کَ۔لِ۔مات) فقیر بھی ادا کرے تو فقیر کے برابر ثواب مالدار نہیں پاسکتا، اگرچِہ وہ 10 ہزار دِرہم (بھی ساتھ میں) صَدَقہ کرے۔ دیگر تمام نیک اعمال میں بھی یہی مُعامَلہ ہے۔'' **قاصِد** نے واپَس جا کر فُقَرا (یعنی غریبوں) کو یہ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سنایا تو انہوں نے کہا: ہم راضی ہیں، ہم راضی ہیں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص٥٩٦، ٥٩٧ مکتبة المدینه، بحواله قُوتُ الْقُلوب ج ١ ص ٤٣٦)

میں بڑا امیر و کبیر ہوں، شہِ دو سرا کا اسیر ہوں
درِ مصطَفٰے کا فقیر ہوں، مِرا رِفعتوں پہ نصیب ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

فَقْر کی تعریف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فقیروں کے تو دنیا و آخرت میں وارے ہی نیارے ہیں! یاد رہے! فقیر وُہی اچّھا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر **راضی** رہتے ہوئے صَبْر وقَناعت اختِیار کرے اور گِلے شِکوے سے بچا رہے۔ یاد رہے! یہاں فقیروں سے مُراد بھکاری نہیں ہیں فَقْر کی تعریف یہ ہے کہ ''جس شے کی حاجت ہے وہ موجود نہ ہو۔'' جس چیز کی ضَرورت ہی نہیں اگر وہ نہ پائی جائے تو اُسے ''فَقْر'' نہیں کہا جاتا نیز جس شَخْص کے پاس مطلوبہ شے موجود بھی ہو اور اس کے قابو میں بھی ہو تو ایسا شخص **فقیر** نہیں کہلاتا۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٦٢)

"فقیرِ مدینہ" کے نو حُرُوف کی نسبت سے فَقْر کی فضیلت پر 9 فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱﴾ ''اس شخص کے لئے خوشخبری ہے جسے اسلام کی طرف ہِدایت حاصل ہے، اس کی روزی بقدرِ کِفایت ہے اور وہ اس پر **قَناعت** کرتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ١٥٦ حدیث ٢٣٥٦)

قَناعت کی تعریف آگے آرہی ہے۔

﴿۲﴾ اے فُقَرا کے گروہ! دل سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی تقسیم پر راضی رہو گے تو اپنے **فَقْر** کا ثواب پاؤ گے ورنہ نہیں۔ (اَلْفِردَوس بمأثور الْخَطّاب ج ٥ ص ٢٩١ حدیث ٨٢١٦)

﴿۳﴾ ہر چیز کی ایک چابی ہوتی ہے اور جنّت کی چابی مساکین اور فُقَرا سے ان کے صَبْر کی

وجہ سے مَحَبَّت کرتا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قُرب میں ہوں گے۔

(ایضاً ج۳ ص ۳۳۰ حدیث۴۹۹۳)

﴿٤﴾ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندہ وہ فقیر ہے جو اپنی روزی پر قناعت اِختیار کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۳۲۶)

﴿٥﴾ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! آلِ محمد کو بقدرِ کفایت رِزْق عطا فرما۔ (مُسلِم ص۱۰۸۸ حدیث ۱۰۵۵)

﴿٦﴾ فقیر اگر راضی (برضائے الٰہی) ہو تو اس سے افضل کوئی نہیں۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ۲ ص ۳۲۳)

﴿٧﴾ فقر دنیا میں مومن کا تحفہ ہے۔ (اَلْفِرْدَوس بمأثور الْخَطّاب ج ۲ ص ۷۰ حدیث :۲۳۹۹)

﴿٨﴾ قِیامت کے دن ہر شخص چاہے امیر ہو یا غریب، اِس بات کی تمنّا کرے گا کہ کاش! اُسے دنیا میں صِرف بقدرِ کفایت روزی دی جاتی۔ (اِبن ماجه ج٤ ص٤٤٢ حدیث ٤١٤٠)

﴿٩﴾ میری اُمَّت کے فُقَرا امیروں سے 500 سال پہلے جنّت میں داخل ہوں گے۔

[تِرمِذی ج ٤ ص ١٥٨ حدیث ٢٣٦٠] (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٨٨ تا ٥٩٠، ٥٧٢ مکتبة المدینه)

دولتِ دنیا سے بے رغبت مجھے کر دیجئے
میری حاجت سے مجھے زائد نہ کرنا مال دار (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۲۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”راضی“ کی تعریف

نہ تو مال میں ایسی رغبت ہو کہ مال ملنے پر خوشی محسوس ہو اور نہ ہی ایسی نفرت ہو کہ مال کے ملنے پر تکلیف ہو اور اسے لینے سے انکار کر دے۔ ایسی حالت والے شخص کو **راضی** کہا جاتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٦٣)

قَناعت کا لُغوی معنٰی: اِکتِفا کرنا (یعنی کافی سمجھنا)۔ صَبْر کرنا۔ تھوڑی چیز پر راضی اور خوش رہنا، جو ملے اُسی میں گزارہ کرنا، زیادہ طلبی اور حِرْص سے بچے رہنا **قَناعت** کہلاتا ہے۔ (فرهنگ آصفيه ج ٣ ص ٤٠٠)

قَناعت کی دو تعریفات ﴿۱﴾ خدا کی تقسیم پر راضی رہنا **قَناعت** کہلاتا ہے۔ ﴿۲﴾ جو کچھ ہو اُسی پر اِکتِفا کرنا **قَناعت** ہے۔ (التعريفات لِلجُرجانی ص ١٢٦)

اللہ ربُّ الْعِزّت جب کسی سے مَحَبّت فرماتا ہے تو۔۔۔

جس کے گھر والے بچھڑ جائیں، اکیلا رہ جائے، کنگال اور بے حال ہو جائے اُسے بھی ربِّ ذُوالجلال عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے صَبْر، صَبْر اور صِرْف صَبْر کرنا چاہیے، اور خدائے مجید عَزَّوَجَلَّ سے اُمّید رکھنی چاہیے کہ وہ اِسے اپنے پیارے بندوں میں شامل فرما لے۔ چُنانچِہ نبیِّ اکرم، شاہِ آدم و بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے تو اُسے **آزمائش** میں مبتَلا فرماتا ہے اور جب اُس سے زیادہ مَحَبَّت

فرماتا ہے تو اُسے ''چُن'' لیتا ہے۔ عرض کی گئی: ''چُننے'' سے کیا مُراد ہے؟ ارشاد فرمایا: ''اُس کے لئے نہ اَہل وعِیال (یعنی بال بچّے۔ گھر کے افراد) چھوڑتا ہے نہ **مال**۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٨)

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پا سکتا
جو رنج و مُصیبت سے دوچار نہیں ہوتا (وسائلِ بخشش (مُرمّم) ص ١٦٤)

اُس کے سر کے نیچے پتّھر کا تکیہ تھا (حِکایت)

پیارے پیارے غریبو! سچ پوچھو تو غربت بھی بَہُت بڑی نعمت ہے جب کہ صَبْر و رضا کی سعادت بھی ساتھ ملے کیوں کہ غریب و مسکین مگر صابِر و شاکر بندے پر **اللہ** ربُّ الْعِزّت کی کامِل (یعنی پوری) نظرِ رَحمت ہوتی ہے۔ چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا گزر ایک ایسے شخص کے پاس سے ہوا جو **پتّھر کو تکیہ** بنائے، چادر اوڑھے، زمین پر سو رہا تھا، اُس کا چِہرہ اور داڑھی گَرد آلود تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلام نے بارگاہِ ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''**یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ بندہ دنیا میں ضائع ہو گیا ہے۔'' **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کی طرف وَحْی فرمائی: ''**اے موسیٰ!** کیا آپ نہیں جانتے کہ جب میں اپنے بندے کی طرف کامِل (یعنی پورے) طور پر نظرِ رَحمت کرتا ہوں تو دنیا کو اُس سے مکمَّل طور پر دُور کر دیتا ہوں۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٥)

فَقْر آقا کی مَحَبَّت کی سوغات ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ بن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے

تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ سراپا رَحْمت میں عرض کی: ''یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! خدا کی قسم! میں آپ سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔'' آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دیکھ لو کیا کہہ رہے ہو! عرض کی: خدا کی قسم! میں آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مَحَبَّت کرتا ہوں۔ اُس نے تین مرتبہ اسی طرح کہا۔ اِس پر مصطفٰے جانِ رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر تُو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے تو فَقْر کے لیے پہناوا (یعنی لباس) تیار کرلے، کیونکہ جو مجھ سے مَحَبَّت کرتا ہے، اُس کی طرف فَقْر اس سے بھی زیادہ تیزی سے آتا ہے جس طرح سیلاب اُس جگہ کی طرف جاتا ہے جہاں اسے ختم ہونا ہوتا ہے۔'' (تِرمِذی ج ٤ ص ١٥٦ حدیث ٢٣٥٧)

دولتِ عشق سے دل غنی ہے، میری قسمت ہے رشکِ سکندر

مِدحتِ مصطفٰے کی بدولت، مل گیا ہے مجھے یہ خزینہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہزار سال کی عبادت سے افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ابوسُلَیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: جس (جائز) خواہِش کے پورا کرنے پر قدرت حاصل نہ ہو اس سے محرومی پر حسرت سے فقیر کی نکلنے والی آہ مال دار کی ہزار سال کی عبادت سے افضل ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٦٠٢)

ایک ہزار دینار صَدَقہ کرنے سے افضل عمل

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص بازار جائے اور کسی چیز کو دیکھ کر اُسے خریدنے کی دل میں خواہش پیدا ہو لیکن ثواب کی امّید پر وہ صَبْر کرے تو اس کیلئے یہ عمل راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں **ایک ہزار دینار صَدَقہ** کرنے سے افضل ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٦٠٢)

تمہاری دعا میری دعا سے افضل ہے (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن حارِث حافی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی کی خدمت میں کسی نے عرض کی کہ میرے لئے دعا فرمایئے کیونکہ میں اَہْل وعِیال کے اَخراجات کی وجہ سے پریشان ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''جب گھر والے تم سے کہیں کہ ہمارے پاس نہ تو آٹا ہے اور نہ ہی روٹی تو اُس وَقْت تم میرے لئے دعا کرنا کیونکہ تمہاری اُس وَقْت کی دعا میری دعا سے افضل ہے۔'' (اَیضاً)

دکھیاروں کی دعا قبول ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ظاہر ہے کہ جو سخت تنگدستی کا شکار ہوگا وہ دُکھی اور غمگین بھی ہوگا اور دکھیاروں کی دعا قَبول ہوتی ہے جیسا کہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فضائلِ دعا**'' صَفْحہ 218 پر جن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں سب سے پہلے نمبر پر لکھا ہے، اوّل: **مُضْطَر**

(یعنی دکھیارا)۔اس کے حاشیے میں سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس (یعنی دکھیارے اور ناچار و ناشاد (یعنی غمزدہ) کی دعا کی قَبولیَّت) کی طرف تو خود قراٰنِ کریم میں ارشاد موجود ہے:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ (پ ۲۰ النّمل ٦٢)

ترجَمۂ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے، جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

غریب شہزادے پر اعلیٰ حضرت کی اِنفرادی کوشش

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک صاحِب ساداتِ کرام سے اکثر میرے پاس تشریف لاتے اور غُربت و اِفلاس کے شاکی رہتے (یعنی شِکایت کرتے)۔ایک مرتبہ بَہُت پریشان آئے، میں نے اُن سے دَرْیافْت کیا کہ جس عورت کو باپ نے طلاق دے دی ہو کیا وہ بیٹے کو حلال ہوسکتی ہے؟ فرمایا: ''نہیں۔'' میں نے کہا: حضرت امیرُ الْمُؤمنین مولا علی (کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْكَرِيْم) نے جن کی آپ اولاد میں ہیں، تنہائی میں اپنے چِہرۂ مبارَک پر ہاتھ پھیر کر اِرشاد فرمایا: ''اے دنیا! کسی اور کو دھوکا دے میں نے تجھے وہ طلاق دی جس میں کبھی رَجْعَت (یعنی واپسی) نہیں۔'' پھر ساداتِ کرام کا اِفلاس (یعنی تنگدستی میں مبتلا ہونا) کیا تعجُّب کی بات ہے! سیِّد صاحِب نے فرمایا: ''وَاللّٰہ! میری **تسکین** ہوگئی۔'' وہ اب زندہ موجود ہیں اس روز سے **کبھی شاکی نہ ہوئے**۔(یعنی تنگدستی کی شِکایت نہیں کی)

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص١٢٧تا١٢٨)

حاجت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دوسروں کو خواہ مخواہ اپنے دُکھڑے سنانے سے پریشانی تو دُور ہونے سے رہی الٹا مصیبت چُھپانے اور صَبْر کرنے کے ذریعے اَجْر کمانے کا موقع ضائع ہو جاتا ہے، کیونکہ کسی ایک فرد کو بھی بِلا وجہ اپنا مَرَض یا دُکھ بیان کر دیا یا بے سبب اپنی زبان، چِہرے یا دیگر اَعضا سے اُس کے آگے بے چینی اور بے قراری ظاہر کی تو صَبْر کا اَجْر جاتا رہا۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 318 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**فضائلِ دعا**'' صَفْحہ 263 پر ہے: فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بھوکا اور حاجت مند اگر اپنی حاجت لوگوں سے چُھپائے، خدائے تعالٰی رِزْقِ حلال سال بھر تک اُسے عنایت کرے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص۲۱۵ حدیث۱۰۰۵٤)

دو مچھلی کے شکاری (حکایت)

بے روزگاری سے تنگ آنے، تنگدستی سے گھبرانے، کاروبار کی کمی کے باعِث غم کھانے، مالداروں کو دیکھ کر اپنی غُربت پر دل جلانے والے اپنے غمگین دل کو تسلّی دلانے کیلئے ایک ایمان افروز **حِکایت** مُلاحظہ فرمائیں، حضرتِ سیِّدُنا **عطا** خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی فرماتے ہیں: ایک **نبی** عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام دریا کے کَنارے سے گزرے تو دیکھا کہ ایک شخص **مچھلی کا شکار** کر رہا ہے، اُس نے بِسْمِ اللہ (یعنی **اللہ** کے نام سے شروع کرتا ہوں) کہہ کر دریا

میں جال پھینکا لیکن کوئی مچھلی نہ آئی۔ پھر ایک اور شکاری کے پاس سے گزرے، اس نے شیطان کا نام لے کر جال ڈالا تو اتنی زیادہ مچھلیاں نکلیں کہ اُن کا وَزْن کرنا مشکل ہو گیا۔ اُن نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ''یااللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تو معلوم ہے کہ یہ سب تیری ہی طرف سے ہے لیکن اس کی حِکمت جاننا چاہتا ہوں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں سے ارشاد فرمایا: ''میرے بندے کو اُن دونوں (مچھلی پکڑنے والوں) کا اُخْروی (اُخ۔رَ۔وی) مقام دکھاؤ!'' جب انہوں نے بِسْمِ اللّٰہ پڑھ کر جال ڈالنے والے کو ملنے والی آخِرت کی عزّت و عَظَمت اور شیطان کا نام لے کر جال ڈالنے والے کو ملنے والی آخِرت کی رُسوائی و ذِلّت مُلاحَظہ فرمائی تو عرض گزار ہوئے: ''اے ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٥٧٧)

جہنَّم میں مال دار افراد اور عورَتوں کی تعداد زیادہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے جنّت میں جھانکا تو وہاں زیادہ تر غریب لوگ دیکھے اور دوزخ مُلاحَظہ کی تو وہاں **مال داروں** اور **عورَتوں** کو زیادہ پایا۔'' (مُسندِ اِمام احمد ج ٢ ص ٥٨٢ حدیث ٦٦٢٢) ایک رِوایَت میں ہے، آپ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: **مال دار** لوگ کہاں ہیں؟ تو بتایا گیا: انہیں ان کی **مال داری** نے روک رکھا ہے۔ (قُوتُ الْقُلوب ج ١ ص ٤٠٤) ایک

روایت میں ہے کہ میں نے دوزخ میں **عورتوں** کی کثرت دیکھ کر سبَب پوچھا تو بتایا گیا: انہیں دوسُرخ چیزوں یعنی **سونے** اور زَعْفران (یعنی ان کو زیورات اور خاص قسم کے رنگین لباس) نے روک رکھا ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٥٧٧ مکتبة المدینه)

عورت کے سونے کے زیورات پر بھی زکٰوۃ فرض ہو سکتی ہے

سونا جَمْع کرنے کی شوقین مگر فَرض ہونے کے باوُجُود اِس کی **زکوٰۃ** نہ دینے والی اسلامی بہنوں کو اِس حدیثِ پاک سے دَرْس لیتے ہوئے ڈر جانا چاہئے۔ یاد رہے! زکوٰۃ فرض ہونے کیلئے کمانا یا کمانے کے قابِل ہونا شَرْط نہیں، بلکہ سونے چاندی کے پہننے کے زیورات پر بھی شرائط پائے جانے کی صورت میں زکوٰۃ دینی ضَروری ہے۔ حِرْص کے سبب سونا جَمْع کرنے والیوں کو دنیا میں کم ہی سونا کام آتا ہے، زکوٰۃ نہ دیکر لالچی **عورتیں** عذابِ آخرت کا بَہُت بڑا خطرہ مول لے رہی ہیں! ایک **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حصّہ ہے: "جو شخص سونے چاندی کا مالک ہو اور اُس کا حق ادا نہ کرے تو جب قِیامت کا دن ہو گا اس کے لیے آگ کے **پتّر** بنائے جائیں گے اُن پر جہنَّم کی آگ بھڑکائی جائے گی اور اُن سے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ داغی جائے گی، جب ٹھنڈے ہونے پر آئیں گے پھر ویسے ہی کر دیے جائیں گے۔ یہ مُعامَلہ اُس دن کا ہے جس کی مقدار **پچاس ہزار** برس ہے یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو جائے، اب وہ اپنی راہ دیکھے گا خواہ جنَّت کی طرف جائے یا جہنَّم کی طرف۔" (بہارِ شریعت ج ١ ص ٨٦٩ بحوالہ صحیح مسلم ص ٤٩١ حدیث ٩٨٧)

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (ابن عساکر)

گھر میں مُٹّھی بھر آٹا نہیں اور آپ .... (حکایت)

مشہور صَحابی حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک روز اپنے اَحباب (یعنی دوستوں) میں تشریف فرما تھے، آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زوجۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا آئیں اور کہنے لگیں: ''آپ یہاں ان لوگوں میں تشریف فرما ہیں اور بخدا گھر میں مُٹّھی بھر بھی آٹا نہیں۔'' اُنہوں نے جواب دیا: ''یہ کیوں بھولتی ہو کہ ہمارے سامنے ایک نہایت دُشوار گزار **گھاٹی** ہے جس سے ہلکے سامان والوں کے سِوا کوئی نَجات نہیں پائے گا۔'' یہ سُن کر وہ خوشی کے ساتھ واپس چلی گئیں۔ (رَوْضُ الرَّیاحِین ص ۲٤) **اللّٰہُ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شِکوہ نہیں کرنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صَحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ کس قَدَر **قَناعت** پسند تھے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی اَہلیۂ محترمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا بھی کیسی اِطاعت گزار تھیں کہ گھر میں کھانے کیلئے کچھ نہ ہونے کے باوُجُود شوہرِ نامدار کا خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے مَملُو (یعنی بھرپور) جُملہ سُن کر بَطِیبِ خاطِر (یعنی خوشی خوشی) واپس لوٹ گئیں۔ ہمیں بھی **تنگدستیوں** اور گھریلو **پریشانیوں** سے گھبرا کر **شِکوہ وشِکایت** کرنے کے

Go To Index

بجائے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رَہنا چاہیے۔

زَباں پر شِکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تنگدستی کے "44" اَسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح روزی میں بَرَکت کی وُجوہات ہیں اِسی طرح روزی میں تنگی کے بھی کچھ اَسباب ہیں، اگر ان اَسباب سے بچنے کی ترکیب فرمائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزی کی تنگی سے حفاظت ہوگی۔ چُنانچِہ **تنگدستی کے 44 اَسباب** مُلاحظہ فرمایئے: ﴿۱﴾ بِغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانا ﴿۲﴾ ننگے سر کھانا ﴿۳﴾ اندھیرے میں کھانا کھانا ﴿٤﴾ دروازے پر بیٹھ کر کھانا ﴿۵﴾ مَیِّت کے قریب بیٹھ کر کھانا ﴿٦﴾ جَنابَت کی حالت میں (یعنی احتِلام وغیرہ کے بعد غُسْل سے قبل) کھانا کھانا ﴿۷﴾ چارپائی پر بِغیر دسترخوان بچھائے کھانا ﴿۸﴾ دسترخوان پر نکلا ہوا کھانا کھانے میں دیر کرنا ﴿۹﴾ چارپائی پر خود سرہانے (یعنی سر رکھنے کی جگہ) بیٹھنا اور کھانا پائینتی (پا۔اِیں۔تی۔یعنی جس طرف پاؤں کیے جاتے ہیں اُس حصّے) کی جانب رکھنا ﴿۱۰﴾ دانتوں سے روٹی کُتَرنا (برگر وغیرہ کھانے والے بھی اِحتیاط فرمائیں تو اچّھا) ﴿۱۱﴾ چینی یا مٹّی کے ٹوٹے ہوئے برتن استِعمال میں رکھنا خواہ اُس میں پانی پینا (برتن یا کپ کے ٹوٹے ہوئے حصّے کی طرف سے پانی، چائے وغیرہ پینا مکروہِ تنزیہی ہے،

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرُودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (ابن بشکوال)

مِٹّی کے دَراڑ والے یا ایسے برتن جن کے اندرونی حصّے سے تھوڑی سی بھی مِٹّی اُکھڑی ہوئی ہو اُس میں کھانا کھانے سے بچنا مناسب کہ ایسی جگہوں میں مَیل کچیل جمع ہوتا ہے اور وہاں جراثیم پیدا ہو کر پیٹ میں جا کر بیماریوں کا سبب بن سکتے ہیں) ﴿۱۲﴾ کھائے ہوئے برتن صاف نہ کرنا۔ حدیثِ پاک میں ہے: کھانے کے بعد جو شخص برتن چاٹتا ہے تو وہ برتن اُس کیلئے دُعا کرتا ہے اور کہتا ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تجھے جہنَّم کی آگ سے آزاد کرے جس طرح تُو نے مجھے **شیطان** سے آزاد کیا۔ (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۱ ص ۳٤۷ حدیث ۲۰۵۸) اور ایک رِوایَت میں ہے کہ برتن اُس کیلئے **اِسْتِغْفار** (یعنی مغفِرت کی دعا) کرتا ہے۔ (اِبن ماجه ج ٤ ص ١٤ حديث ٣٢٧١) ﴿۱۳﴾ جس برتن میں کھانا کھایا اُسی میں ہاتھ دھونا ﴿۱٤﴾ خِلال کرتے وَقْت دانتوں سے نکلے ہوئے ریشے و ذرّات وغیرہ پھر مُنہ میں رکھ لینا ﴿۱۵﴾ کھانے پینے کے برتن کُھلے چھوڑ دینا ﴿۱٦﴾ روٹی کو اِدھر اُدھر اِس طرح ڈال دینا کہ بے اَدَبی ہو اور پاؤں میں آئے۔ (مُلَخّص از: سنّی بہشتی زیور ص ۶۰۰ تا ۶۰۵)

حضرتِ سیِّدُنا امام بُرہانُ الدّین زَرنُوجی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے تنگدستی کے جو اَسباب بیان فرمائے ہیں اُن میں یہ بھی ہیں: ﴿۱۷﴾ زیادہ سونے کی عادت (اس سے حافِظہ کمزور ہوتا اور جہالت بڑھتی ہے) ﴿۱۸﴾ ننگے سونا ﴿۱۹﴾ بے حیائی کے ساتھ پیشاب کرنا (عام راستوں پر بلا تکلُّف پیشاب کرنے والے غور فرمائیں) ﴿۲۰﴾ دسترخوان پر گرے ہوئے دانے اور کھانے کے ذرّے وغیرہ اُٹھانے میں سُستی کرنا ﴿۲۱﴾ پیاز اور لہسن کے چھلکے جلانا ﴿۲۲﴾ گھر میں رومال سے جھاڑو نکالنا ﴿۲۳﴾ رات کو جھاڑو دینا ﴿۲٤﴾ کُوڑا گھر

ہی میں چھوڑ دینا ﴿۲۵﴾ مَشائخ کے آگے چلنا ﴿۲۶﴾ والِدَین کو ان کے نام سے پُکارنا ﴿۲۷﴾ ہاتھوں کو گارے یا مِٹّی سے دھونا ﴿۲۸﴾ دروازے کے ایک حصّے سے ٹیک لگا کر کھڑے ہونا ﴿۲۹﴾ بیتُ الْخَلا (wash room) میں وُضو کرنا (گھروں میں آج کل اٹیچ باتھ ہونے کی وجہ سے یہ عام ہے، ممکن ہو تو گھر میں الگ سے وُضو کا اِنتِظام کرنا چاہئے) ﴿۳۰﴾ بدن ہی پر کپڑا وغیرہ سی لینا ﴿۳۱﴾ پہنے ہوئے لباس سے چِہرہ خُشک کر لینا ﴿۳۲﴾ گھر میں مکڑی کے جالے لگے رہنے دینا ﴿۳۳﴾ نَماز میں سُستی کرنا ﴿۳۴﴾ نَمازِ فَجْر کے بعد مسجِد سے جلدی نکل جانا ﴿۳۵﴾ صُبْح سویرے بازار پہنچ جانا ﴿۳۶﴾ دیر گئے بازار سے آنا ﴿۳۷﴾ اپنی اولاد کو ''کوسنیں'' (یعنی بددعائیں) دینا (اکثر عورَتیں بات بات پر اپنے بچوں کو بددعائیں دیتی ہیں اور پھر **تنگدستی** کے رونے بھی روتی ہیں) ﴿۳۸﴾ گناہ کرنا خُصُوصاً جھوٹ بولنا ﴿۳۹﴾ چَراغ (یا موم بتّی) کو پھونک مار کر بُجھا دینا ﴿۴۰﴾ ٹُوٹی ہوئی کنگھی استِعمال کرنا ﴿۴۱﴾ ماں باپ کیلئے دعائے خیر نہ کرنا ﴿۴۲﴾ عِمامہ بیٹھ کر باندھنا اور ﴿۴۳﴾ پاجامہ یا شلوار کھڑے کھڑے پہننا ﴿۴۴﴾ نیک اعمال میں ٹالم ٹول کرنا۔ (تَعلِیمُ الْمُتَعَلِّم ص ۱۲۳ تا ۱۲۶)

تنگدستی سے نَجات

بعض اعمال ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے بجالانے سے **تنگ دستی** دور ہوتی ہے، جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا **عبداللہ** ابنِ عبّاس (رضی اللہ تعالٰی عنھما) سے روایت ہے کہ **سرکارِ مدینہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کھانے سے پہلے اور بعد میں وُضُو کرنا (یعنی دونوں

ہاتھ گِٹّوں تک دھونا) محتاجی (تنگدستی) دور کرتا ہے اور یہ مُرسلین (یعنی رسولوں) عَلَیھِمُ السّلام کی سنّتوں میں سے ہے۔ (مُعجَم اَوْسَط ج ۵ ص ۲۳۱ حدیث ۷۱۶۶)

تنگدستی کا علاج

زبردست مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا ہُدبہ بن خالِد عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَاجِد کو خلیفۂ بغداد مامون رشید نے اپنے ہاں مدعو کیا، طَعام (یعنی کھانے) کے آخر میں کھانے کے جو دانے وغیرہ گر گئے تھے، مُحَدِّثِ صاحِب چُن چُن کر تناوُل فرمانے (یعنی کھانے) لگے۔ مامون نے حیران ہو کر کہا: اے شیخ! کیا آپ کا ابھی تک پیٹ نہیں بھرا؟ فرمایا: کیوں نہیں! دراصل بات یہ ہے کہ مجھ سے حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد بن سَلَمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ایک حدیث بیان فرمائی ہے: "جو شخص دستر خوان کے نیچے گِرے ہوئے ٹکڑوں کو کھائے گا وہ فَقْر (یعنی تنگدستی) سے بے خوف ہو جائے گا۔"

(تاریخ اصبھان للاصبھانی ج ۲ ص ۳۳۳)

روزی میں بَرَکت کا بِہترین نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن سَعْد رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شَہَنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جب تم گھر میں داخِل ہونے لگو اور گھر میں کوئی ہو تو سلام کر کے داخِل ہوا کرو اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو مجھ پر سَلام عرض کرو اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللّٰہ شریف پڑھو۔" اُس شخص نے ایسا ہی کیا پھر

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: شبِ جمعہ اور روزِ جمعہ مجھ پر درود کی کثرت کرلیا کرو جو ایسا کریگا قیامت کے دن میں اسکا شفیع و گواہ بنوں گا۔ (شعب الایمان)

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اُس کو اتنا مالا مال کر دیا کہ اُس نے اپنے ہمسایوں (یعنی پڑوسیوں) کی بھی خدمت کی۔ (تفسیر قرطبی ج ۱۰ ص۱۸۳)

خالی گھر میں سَلام پیش کرنے کا طریقہ

خالی گھر میں سلام کرنے کے دو طریقے پیش کئے جاتے ہیں: **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ 32 صَفْحات پر مشتمل رسالے، "**101 مدنی پھول**" صَفْحہ 24 پر ہے: اگر ایسے مکان (خواہ اپنے خالی گھر) میں جانا ہو کہ اس میں کوئی نہ ہو تو یہ کہیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْن (یعنی ہم پر اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام) فِرِشتے اس سلام کا جواب دیں گے۔ (رَدُّالْمُحتارج۹ ص ٦٨٢) یا اس طرح کہیے: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ (یعنی یا نبی آپ پر سلام) کیونکہ حُضُورِ اَقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وسلَّم کی رُوحِ مبارک مسلمانوں کے گھروں میں تشریف فرما ہوتی ہے۔

(بہارِ شریعت حصّہ١٦ص٩٦، شرح الشّفاء للقاری ج ٢ ص ١١٨)

اے مدینے کے تاجدار سلام — اے غریبوں کے غم گُسار سلام
میرے پیارے پہ میرے آقا پر — میری جانب سے لاکھ بار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا مالدار ہونا بُرا ہے؟

ہر مال دار بُرا نہیں ہوتا اور ہر غریب اچّھا نہیں ہوتا۔ اگر کسی مالدار کا دل مال کی

مَحَبَّت سے خالی ہو، اُس کا مال اُس کو ربِّ ذُوالْجلال سے غافِل نہ کرے اور وہ اپنے مال کے تمام شَرعی حُقُوق بھی بجا لاتا ہو تو یقیناً وہ ایک اچّھا مسلمان ہے، لیکن کسی دولت مند کا ایسا ہونا نہایت مشکل ہے۔ دولت مندوں کے پاس غریبوں کے مقابلے میں عُمُوماً گناہوں کے اَسباب زیادہ ہوتے ہیں۔ جس کے پاس گناہوں کے اَسباب زیادہ ہوں اُس کا گناہوں سے بچنا زیادہ دشوار ہوتا ہے۔ نیز دنیا میں جس کے پاس مال زیادہ اس پر آخِرت میں حساب کا وبال بھی زیادہ۔ چُنانچِہ

حلال مال کی کثرت سے کَتْرانا (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں تو اِس بات کو بھی پسند نہیں کرتا کہ مسجِد کے دروازے ہی پر میری دُکان ہو، تاکہ کاروبار مجھے نَماز اور ذِکْرُ اللّٰہ سے غافل نہ کرے نیز ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ناپسند ہے کہ مجھے اس دکان سے روزانہ 50 دینار (یعنی 50 سونے کی اشرفیوں) کا نَفْع بھی حاصل ہو رہا ہو جسے میں راہِ خدا میں صَدَقہ کر دیا کروں! عرض کی گئی: آپ اس بات (یعنی اِس قدر آسان، حلال اور نیکیوں بھری کثیر کمائی) کو کیوں ناپسند فرماتے ہیں؟ فرمایا: ''آخِرت کے حساب کتاب کی سختی کی وجہ سے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٤ ص ٦٠٣) کیوں کہ آخِرت کا حساب حلال مال پر بھی ہے اور جو حرام مال ہے اُس پر تو عذاب ہے۔

صَدقہ پیارے کی حیا کا کہ نہ لے مجھ سے حساب

بخش بے پوچھے لجائے کو لجانا کیا ہے (حدائقِ بخشش ص ١٧١ مکتبۃ المدینہ)

Go To Index

”جھوٹا جہنَّمی ہوتا ہے“ کے سولہ حُرُوف کی نسبت سے مالداروں کے جھوٹ کی 16 مثالیں

آج کل مالداری کے سبب بے شمار گناہ کیے جا رہے ہیں، انہیں گناہوں میں یہ بھی ہے کہ بعض مالدار کئی مواقِع پر مال کے تعلُّق سے **جھوٹ** بولتے سنائی دیتے ہیں: اس کی **16** مثالیں مُلاحَظہ ہوں لیکن کسی بات کو **گناہ بھرا جھوٹ** اُسی صورت میں کہا جائے گا جبکہ وہ بات **سچ کی اُلٹ** ہو اور جان بوجھ کر کہی گئی ہو اور اس میں شَرْعی اجازت و رُخْصت کی بھی کوئی صورت نہ ہو مَثَلاً ﴿۱﴾ مجھے مال سے کوئی مَحَبَّت نہیں ﴿۲﴾ میں تو صِرف بچّوں کیلئے کماتا ہوں ﴿۳﴾ میں تو صِرف اس لئے کماتا ہوں کہ ہر سال مدینے جا سکوں ﴿۴﴾ میں تو راہِ خدا میں لٹانے کیلئے کماتا ہوں (حالانکہ سالانہ فقط ڈھائی فیصد زکوٰۃ نکالنے کو بھی جی نہیں چاہتا، غریبوں کو خوب دھکّے کھلائے جا رہے ہوتے ہیں) ﴿۵﴾ چوری ہونے، ڈاکا پڑنے، آتَش زدَگی یا کسی بھی سبب سے مالی نقصان ہو جانے پر کہنا: ”مجھے اِس کا کوئی غم نہیں“ (حالانکہ واویلا بھی جاری ہوتا ہے) ﴿۶﴾ شاندار کوٹھی (بنگلا) بنا کر یا نئے ماڈل کی بہترین کار حاصل کرنے کے بعد کہنا: ”یار! اپنا کیا ہے! یہ تو بس بچّوں کا شوق پورا کیا ہے۔“ (حالانکہ خود اپنا دل خوب آسائش پسند ہوتا ہے) ﴿۷﴾ اِتنا کما لیا ہے کہ بس اب جی بھر گیا ہے (حالانکہ کہنے والا بڑے جذبے کے ساتھ کمانے کا سلسلہ جاری رکھتا اور نئے نئے کاروبار شُروع کئے جا رہا ہوتا ہے) ﴿۸﴾ میں بالکل فُضُول خرچی نہیں کرتا (جب کہ جینے کا انداز کچھ اور ہی داستان سنا رہا ہوتا ہے!) ﴿۹﴾ **اللہ** نے بَہُت کچھ دیا

ہے لیکن ہم سادگی پسند ہیں (حالانکہ تن کے کپڑے، کھانے کے برتن وغیرہ بہ بانگِ دُہُل ''سادَگی'' کا مُنہ چِڑارہے ہوتے ہیں) ﴿۱۰﴾ میں نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی بَہُت سادَگی سے کی ہے (حالانکہ جتنا شاہی خرچ اس شادی پر ہوا ہوتا ہے اُس رقم میں غریب گھرانے کی شاید 100 شادیاں ہو جائیں) ﴿۱۱﴾ بس جی! سب کچھ بچّوں کے حوالے کر دیا ہے، کاروبار سے اپنا کوئی لینا دینا ہی نہیں! (یہ بات کہنے والے کو کوئی اس وَقْت دیکھے جب یہ اپنی اولاد سے کاروبار کا باقاعدہ حساب لے رہے ہوتے اور ان کے کان کھینچ رہے ہوتے ہیں) ﴿۱۲﴾ مالداری کی وجہ سے کبھی تکبُّر نہیں کیا (ایسا کہنے والے کو کوئی اُس وَقْت دیکھے جب یہ کسی غریب رشتے دار کو حقارت سے دھتکار رہے ہوں، اس سے ہاتھ ملانا اپنی کسرِ شان قرار دے رہے ہوں، یا اپنے ملازمین پر برس رہے ہوں) ﴿۱۳﴾ جی چاہتا ہے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینے جا بسوں (واقِعی جی چاہتا ہو تو مرحبا! ورنہ جھوٹ) ﴿۱۴﴾ کبھی کسی پر اپنی مالداری کا رعب نہیں ڈالا (کسی کے یہاں شادی بیاہ وغیرہ کی تقریب میں حسبِ مَنشا آؤ بھگت نہ ہونے کی صورت میں ان کے منہ سے جھڑنے والے پھولوں کو کوئی دیکھے یا کسی جگہ یہ اپنا تعارُف خود کرواتے دکھائی دیں کہ مابدولت اتنی اتنی فیکٹریوں کے مالک ہیں وغیرہ وغیرہ تو اس جملے کی حقیقت سامنے آجائے گی) ﴿۱۵﴾ یہ مالداری تو بس ظاہِری ہے، دل کا تو میں فقیر ہوں (ان کا روحانی سی ٹی اسکین کریں تو شاید حرص و لالچ سرفِہرِست ہوں) ﴿۱۶﴾ ہم اپنے ملازِموں کو نوکر نہیں گھر کا فرد سمجھتے ہیں (اُن کے ملازِموں کا دل ٹٹولا جائے تو ڈھول کا پول سامنے آجائے گا کہ ان بے چاروں کے ساتھ کس طرح کُتّوں سے بھی بدتر سُلوک کیا جارہا ہوتا ہے)

''یا خدا! بطفیلِ نبی مجھے بقدرِ کفایت روزی دے'' کے بتّیس حُرُوف کی نسبت سے رِزْق وغیرہ کے 32 روحانی عِلاج

تنگدستی کے 11 روحانی عِلاج

﴿۱﴾ **یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب** 500 بار، اوّل آخر دُرُود شریف 11، 11 بار، بعد نمازِ عشا قِبلہ رُو باوُضُو **ننگے سر** ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اجنبی یعنی غیر مَحْرم کی نظر نہ پڑے۔

﴿۲﴾ **یَابَاسِطُ** 100 بار نمازِ چاشْت کے بعد پڑھ لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **روزی میں بَرَکت** ہوگی۔

﴿۳﴾ **یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام** 100 بار ہر نَماز کے بعد پڑھ کر حلال روزگار کیلئے دعا کرنے والے کو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ رِزْقِ حلال ملے گا۔

﴿۴﴾ **یَااَللہُ** 786 بار بعدِ جُمُعہ لکھ لیجئے۔ اسے دکان یا مکان میں رکھنے سے رِزْق بڑھتا اور مال و دولت میں بَرَکت ہوتی ہے۔

﴿۵﴾ صُبْحِ صادِق کے بعد نَمازِ فَجْر سے پہلے اپنے مکان کے چاروں کونوں میں کھڑے ہو کر **یَارَزَّاقُ** 10 بار پڑھئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی اس گھر میں **تنگدستی** نہ آئے گی۔ طریقہ یہ ہے کہ گھر میں سیدھے ہاتھ کے کونے سے قبلہ رُخ کھڑے ہو کر شُروع کیجئے اور اِس کونے سے دوسرے کونے تک اس طرح ترچھے چل کر جائیے کہ چِہرہ قبلہ رُخ ہی رہے اور ہر

کونے میں قبلہ رُخ کھڑے ہو کر پڑھئے۔

﴿۶﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اَحْمَدُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ۔ جو شخص بعد نمازِ جُمُعہ پاک صاف ہو کر 35 بار یہ لکھ کر اپنے پاس رکھے خدا تَعَالٰی اُسے غیب سے رِزْق عطا فرمائے گا اور وہ شیطان کے شر سے بھی محفوظ رہے گا۔

﴿۷﴾ یَالَطِیْفُ 100 بار پڑھ کر ایک مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌۢ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ[1] پڑھنے سے رِزْق میں بَرَکت ہوتی ہے۔

﴿۸﴾ یَالَطِیْفُ 100 بار روزانہ بعد نمازِ فَجْر و مغرب پڑھ کر تین مرتبہ یہ دعا پڑھنا رِزْق میں بَرَکت کے لیے نہایت مفید ہے۔ اَللّٰھُمَّ وَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ، اَللّٰھُمَّ عَطِّفْ عَلَیَّ خَلْقَکَ کَمَا صُنْتَ وَجْھِیْ عَنِ السُّجُوْدِ لِغَیْرِکَ، فَصُنْہُ عَنْ ذُلِّ السُّوَالِ لِغَیْرِکَ، بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

﴿۹﴾ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اور یَاوَھَّابُ روزانہ ایک ایک ہزار بار پڑھنا کشائشِ رِزْق کے لیے فائدے مند ہے۔

﴿۱۰﴾ ہر نماز کے بعد یہ آیاتِ مُبارکہ پڑھنا رِزْق کے لیے بہُت اچّھا ہے۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۸﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۖ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۲۹﴾ (پ۱۱ سُورۃُ التَّوبَۃ آیت: ۱۲۸۔۱۲۹)

[1] پ۲۵ سُورۃُ الشّورٰی آیت:۱۹

﴿۱۱﴾ بعد نمازِ فَجْر اوّل آخر 14 مرتبہ دُرُود شریف اور پھر **یَاوَھَّابُ** 1400 بار پڑھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی رِزْق میں بَرَکت سے محرومی نہ ہوگی، بلکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے اس کی نسلیں بھی روزی کی کثرت کے سبب شاد کام رہیں گی۔

﴿۱۲﴾ رِزْق میں بَرَکت کا بے مثال وظیفہ

ایک صَحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عَرْض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا نے مجھ سے پیٹھ پھیر لی۔ فرمایا: کیا وہ تسبیح تمہیں یاد نہیں جو تسبیح ہے فرشتوں اور مخلوق کی جس کی بَرَکت سے روزی دی جاتی ہے، جب صُبْحِ صادق طُلُوع ہو تو یہ تسبیح ایک سو بار پڑھا کرو، "**سُبْحٰنَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ، سُبْحٰنَ اللہِ الْعَظِیْمِ، اَسْتَغْفِرُ اللہ**" دنیا تیرے پاس ذلیل ہو کر آئے گی۔ وہ صَحابی چلے گئے کچھ مدّت ٹھہر کر دوبارہ حاضر ہوئے، عَرْض کی: **یا رسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! دنیا میرے پاس اس **کثرت** سے آئی، میں حیران ہوں، کہاں اُٹھاؤں کہاں رکھوں! (الخصائصُ الکُبرٰی ج۲ ص۲۹۹ مُلَخّصاً) اعلیٰ حضرت رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اس تسبیح کا وِرْد حَتَّی الْاِمکان طُلُوعِ صُبْحِ صادِق کے ساتھ ہو، ورنہ صُبْح سے پہلے، جماعت قائم ہو جائے تو اُس میں شریک ہو کر بعد کو عَدَد پورا کیجئے اور جس دن قَبْلِ نَماز بھی نہ ہو سکے تو خیر طُلُوعِ شَمْس (یعنی سورج نکلنے) سے پہلے۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت ص ۱۲۸ مُلَخّصاً)

﴿۱۳﴾ سال بھر میں مالدار بننے کا عمل

جو شخص طُلُوعِ آفتاب کے وَقْت **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** 300 بار

اور دُرُود شریف 300 بار پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کوایسی جگہ سے رِزْق عطا فرمائے گا جہاں اس کا گُمان بھی نہ ہوگا اور (روزانہ پڑھنے سے) اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایک سال کے اندر اندر امیر وکبیر ہوجائے گا۔ (شمس المَعارِف الکبریٰ ولطائف العوارف ص۳۷)

﴿۱۴﴾ کاروبار چمکانے کا نُسخہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کاغذ پر 35 بار لکھ کر گھر میں لٹکا دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کا گزر نہ ہوگا اور (رِزْق حلال میں) خوب بَرَکت ہوگی، اگر دکان میں لٹکائیں گےاور جائز کاروبار ہوا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ خوب چمکے گا۔ (اَیضاً ص۳۸)

﴿۱۵﴾ مال و دولت کی حفاظت کیلئے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 97 بار پڑھ کر تجوری، غلّے (یعنی اناج)، گودام، مال وغیرہ پر دَم کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آفت ومصیبت سے مال ودولت کی حفاظت ہوگی۔

﴿۱۶﴾ ملازَمت ملنے کا عمل

(غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفْل ادا کیجئے اور سلام پھیرنے کے بعد یَا لَطِیۡفُ 182 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر جائز اور آسان ملازَمت یا حلال روزگار ملنے کے لئے دعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ تَعَالٰی دُعا قبول ہوگی۔

﴿۱۷﴾ تبادَلے کیلئے وظیفہ

ظُہر کی نَماز کے بعد 11 یا 21 یا 41 بار ہر بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

کے ساتھ **سُوْرَۃُ اللَّھَب** پڑھیے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ حسبِ خواہش تبادلہ ہو جائے گا۔

﴿۱۸﴾ انٹرویو میں کامیابی کیلئے

جائز ملازمت وغیرہ کی خاطر انٹرویو دینے کیلئے جانا ہو تو پہلے یہ پڑھ لیجئے: **اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط كٓهٰيٰعٓصٓ ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۔ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔** اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **کامیابی** حاصِل ہوگی۔

﴿۱۹﴾ چوری سے حِفاظت ہو

سُوْرَۃُ التَّوْبَہ لکھ یا لکھوا کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر اپنے سامان میں رکھئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **چوری** سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲۰﴾ **یَاجَلِیْلُ** (اے بُزُرگی والے) **10** بار پڑھ کر اپنے مال واَسباب اور رقم وغیرہ پر دَم کر دیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **چوری** سے محفوظ رہے گا۔

﴿۲۱﴾ مال چوری یا مال گُم ہو جائے، یہ آیتِ مبارکہ بے شمار پڑھنے سے مل جائے گا، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ۔ **یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾**

(پ ۲۱ سُورۃ لُقمٰن آیت: ۱۶)

﴿۲۲﴾ اگر کام دھندے میں دل نہ لگتا ہو تو.....

یَا اَللّٰهُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ

جائز کام دھندے اور حلال نوکری میں دل لگ جائے گا۔

﴿۲۳﴾ غُربت سے نَجات

اگر گھر میں بیماری اور غُربت و ناداری نے بسیرا کر لیا ہو تو بِلا ناغہ 7 روز تک ہر نَماز کے بعد یَارَزَّاقُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاسَلَامُ 112 بار پڑھ کر دعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی **بیماری، تنگدستی وناداری** سے نَجات حاصِل ہو گی۔

﴿۲٤﴾ افسر کی ناراضی کے تین روحانی علاج

افسر (یا نگران) جس سے خَفا ہو وہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** ط بکثرت پڑھا کرے یا ایک مرتبہ لکھ کر بازو پر باندھ لے **اِنْ شَآءَ اللہُ الرَّحْمٰن** عَزَّوَجَلَّ اس کا **افسر** (یا نگران) مِہربان ہو جائے گا۔

﴿۲۵﴾ **اگر افسر یا سیٹھ بات بات پر غصّہ کرتا اور جھاڑتا ہو تو اُٹھتے بیٹھتے ہر وَقت یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** پڑھتے رہیے اور تصوُّر میں افسر یا سیٹھ کا چِہرہ لاتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی وہ آپ پر مِہربان ہو جائے گا۔

﴿۲٦﴾ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** پڑھ کر یا لکھ کر بازو وغیرہ پر باندھ کر ضَرورتاً کسی **ظالم افسر** کے دفتر میں جانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے شر سے حِفاظت ہو گی۔

﴿۲۷﴾ سامان، گاڑی، گھر بِکوانے کیلئے

فَلَمَّا اسْتَايْــَٔسُوْا مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ط قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَ مِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰ (پ۱۳ یوسف:۸۰) یہ آیتِ مبارکہ پڑھ کر سامان یا گاڑی پر دَم کر دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سامان جلد فروخت ہو جائے گا۔

﴿۲۸﴾ انسان گم ہو جائے تو

بچّہ یا بڑا گُم ہو جائے تو سارے گھر والے بے شمار بار **یَاجَامِعُ یَامُعِیْدُ** کا وِرْد کریں۔ **اللہ** تَعَالٰی نے چاہا تو مل جائے گا۔

﴿۲۹﴾ رِزْق کے دروازے کھولنا

یَاوَهَّابُ 300 بار بعد نمازِ فجر پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی روزگار کی پریشانی دور ہوگی۔ (مدّت: 40 دن)

﴿۳۰﴾ دیمک کا علاج

مکان یا دکان وغیرہ میں لگی ہوئی **دیمک** کا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خاتمہ ہوگا، کاغذ پر یہ اَسماءِ مُبارَکہ لکھ کر وہاں لٹکا دیجئے: اوّل خلیفہ سیِّدنا حضرت ابوبکر صدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ دُوُم خلیفہ سیِّدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ سوم خلیفہ سیِّدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ چہارم خلیفہ سیِّدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ پنجم خلیفہ سیِّدنا حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالٰی عنہما۔ ششم خلیفہ سیِّدنا حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہما۔

فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

﴿۳۱﴾ دیمک سے حِفاظت

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 41 بار پڑھ کر ذخیرہ کی ہوئی چیزوں اور کتابوں وغیرہ پر دَم کر دیا جائے تو **دیمک** اور دوسرے کیڑے مکوڑوں سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حِفاظت ہو گی۔

﴿۳۲﴾ سَودا مرضی کے مطابِق ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط خریداری کرتے وَقْت پڑھتے رہنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چیز اچّھی اور وہ بھی اپنی مرضی کے مُطابِق ملے گی۔

غمِ مدینہ، بقیع، مغفِرت اور بے حساب جنّتُ الفِردوس میں آقا کے پڑوس کا طالب

۲۸ ربیع الأخر ۱۴۳۶ھ
18-02-2015

Go To Index

بیان:6

بیمار عابد

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطٰن لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (48 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے
اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بیماری برداشت کرنے کا جذبہ دوبالا ہو گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ، صاحبِ معطّر پسینہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اورحساب کتاب سے جلد نَجات پانے والاشخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج۵ ص۲۷۷ حدیث۸۱۷۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیمار عابِد

حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ سے مَنقول ہے: دو عابِد یعنی عبادت گزار پچاس سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرتے رہے، پچاسویں سال کے آخِر میں ان میں سے ایک عابِد سخت بیمار ہو گئے، وہ بارگاہِ ربِّ باری عَزَّوَجَلَّ میں آہ وزاری کرتے ہوئے

اس طرح مُلْتَجِی ہوئے (یعنی التجا کرنے لگے): ''اے میرے پاک پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ! میں نے اتنے سال مسلسل تیرا حُکْم مانا، تیری عبادت بجالایا پھر بھی مجھے بیماری میں مبتَلا کردیا گیا، اس میں کیا حِکْمت ہے؟ میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! میں تو آزمائش میں ڈال دیا گیا ہوں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فِرِشتوں کو حُکْم فرمایا: ان سے کہو، ''تم نے ہماری ہی اِمداد واِحْسان اورعطا کردہ توفیق سے ہماری عبادت کی سَعادت پائی، باقی رہی **بیماری**! تو ہم نے تم کو اَبرار کا رُتبہ دینے کے لئے بیمار کیا ہے۔تم سے پہلے کے لوگ تو بیماری ومُصیبتوں کے خواہش مند ہوا کرتے تھے اور ہم نے تمہیں بِن مانگے عطا فرمادی۔'' (عُیُون الحِکایات حصّہ ۲ ص۳۱۲ بتصرّف)

بیماری بَہُت بڑی نعمت ہے

صَدرُالشَّریعہ، بَدرُالطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: **بیماری** بھی ایک بَہُت بڑی نعمت ہے، اس کے مَنافِع بے شُمار ہیں، اگرچِہ آدمی کو بظاہِر اس سے تکلیف پہنچتی ہے مگر حقیقۃً راحت وآرام کا ایک بَہُت بڑا ذخیرہ ہاتھ آتا ہے۔ یہ ظاہِری بیماری جس کو آدمی بیماری سمجھتا ہے، حقیقت میں رُوحانی بیماریوں کا ایک بڑا زبردست علاج ہے۔ حقیقی بیماری اَمراضِ رُوحانیہ (مَثَلاً دُنیا کی مَحَبَّت، دولت کی حِرص، بُخل، دل کی سختی وغیرہ) ہیں کہ یہ البتّہ بَہُت خوف کی چیز ہے اور اِسی کو مَرَضِ مُہلِک (مُہ۔لِک۔یعنی ہلاک کرنے والی بیماری) سمجھنا چاہیئے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۷۹۹)

یہ تِرا جِسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مِٹا جاتا ہے
اصل بربادکن اَمراض گناہوں کے ہیں بھائی کیوں اِس کو فراموش کیا جاتا ہے
(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص ۴۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیماری میں مومن اور منافق کا فرق

رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیماریوں کا ذِکر کرتے ہوئے فرمایا: **مومن** جب بیمار ہو پھر اچّھا ہو جائے، اس کی بیماری سابِقہ **گناہوں** سے **کَفّارہ** ہو جاتی ہے اور آیِندہ کے لیے نصیحت اور **منافِق** جب بیمار ہوا پھر اچھا ہوا، اس کی مثال **اونٹ** کی ہے کہ مالِک نے اسے باندھا پھر کھول دیا تو نہ اسے یہ معلوم کہ کیوں باندھا، نہ یہ کہ کیوں کھولا! (ابوداوٗد ج ۳ ص ۲۴۵ حدیث ۳۰۸۹ ملخّصًا)

حدیثِ پاک کی شَرْح: مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تَحْت "مِرآت" جلد 2 صَفْحَہ 424 پر فرماتے ہیں: کیونکہ **مومن** بیماری میں اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ یہ بیماری میرے کسی گناہ کی وجہ سے آئی اور شاید یہ آخِری **بیماری** ہو جس کے بعد موت ہی آئے، اِس لیے اسے شِفا کے ساتھ مغفِرت بھی نصیب ہوتی ہے۔ (جبکہ) **منافِق** غافل یِہی سمجھتا ہے کہ فُلاں وجہ سے میں بیمار ہوا تھا (مَثَلًا فُلاں چیز کھالی تھی، مَوسِم کی تبدیلی کے سبب بیماری آئی ہے، آج کل اس بیماری کی ہوا چلی ہے وغیرہ) اور فُلاں دوا سے مجھے آرام ملا (وغیرہ وغیرہ) اَسباب میں ایسا پھنسا رہتا ہے کہ مُسَبِّبُ الْاَسْباب (یعنی سبب پیدا کرنے والے ربّ عَزَّوَجَلَّ) پر نظر ہی نہیں جاتی، نہ توبہ کرتا ہے نہ اپنے گناہوں میں غور۔ (مراۃ المناجیح)

مَرَض اُسی نے دیا ہے دوا وہی دے گا
کرم سے چاہے گا جب بھی شِفا وہی دے گا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

زخمی ہوتے ہی ہنس پڑیں (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُنا فتح مَوصِلی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الولی کی اَہلیۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہا ایک مرتبہ زور سے گِریں جس سے ناخُن مُبارک ٹوٹ گیا، لیکن دَرْد سے ''ہائے ہُو'' کرنے کے بجائے ہنسنے لگیں!! کسی نے پوچھا: کیا زَخْم میں دَرْد نہیں ہورہا؟ فرمایا: ''**صَبْر کے بدلے میں ہاتھ آنے والے ثواب کی خوشی میں مجھے چوٹ کی تکلیف کا خیال ہی نہ آسکا۔**'' (اَلمُجالَسَۃ لِلدَّیْنَوَرِی ج ۳ ص ۱۳٤)

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ مولائے کائنات، **علیُّ المُرتَضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عَظَمت اور معرفت کا یہ حق ہے کہ تم اپنی تکلیف کی شکایت نہ کرو اور نہ اپنی مصیبت کا تذکِرہ کرو۔[1] (بِلاضَرورت بیماری پریشانی کا دوسروں پر اِظہار بےصَبْری ہے افسوس! معمولی نَزْلہ اورزُکام یا دَرْدِسر بھی ہوجائے تو بعض لوگ خوامخواہ ہر ایک کو کہتے پھرتے ہیں)

ٹوٹے گو سر پہ کوہِ بلا صَبْر کر، اے مبلِّغ! نہ تُو ڈگمگا صَبْر کر
لب پہ حرفِ شکایت نہ لا صَبْر کر، ہاں یِہی سنّتِ شاہِ اَبرار ہے (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ٤٧٣)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُصیبت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ کرنے کے بجائے صَبْر کی عادت بنانی چاہئے کہ شکایت کرنے سے مصیبت دُور نہیں ہوجاتی بلکہ بےصَبْری کرنے سے صَبْر کا

[1] منہاج القاصدین ومفید الصادقین لابن الجوزی ص ۱۰٥٦

اَجْر ضائِع ہو جاتا ہے ۔ بِلا ضَرورت **بیماری** و **مصیبت** کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں ۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا **ابنِ عبّاس** رضی اللہ تعالٰی عنھما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، **نُورِ مُجسَّم** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: **''جس کے مال یا جان میں مُصیبت آئی پھر اُس نے اسے چُھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔''** (مُعجَم اَوسَط ج ۱ ص ۲۱٤ حدیث ۷۳۷)

داڑھ میں دَرْد کے سبب میں سو نہ سکا! (حکایت)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **اَحنف بِن قَیس** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میری داڑھ میں شدید دَرْد ہوا جس کے سبب میں ساری رات سو نہ سکا۔ میں نے دوسرے دن اپنے **چچا جان** عَلَیہِ رَحمۃُ المَنّان کی خدمت میں شکایت کی کہ **''میں داڑھ کے دَرْد کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکا۔''** اس بات کو میں نے تین بار دُہرایا۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایک ہی رات میں ہونے والے اپنے دَرْد کی اتنی زِیادہ شکایت کر ڈالی! حالانکہ میری **آنکھ** کو ضائِع ہوئے **تیس برس** ہو چکے ہیں، (اگرچہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو مگر اپنی زَبان سے) میں نے کبھی کسی سے اِس کی شکایت نہیں کی! (اِحیاءُ الْعُلُوم ج ٤ ص ١٦٤) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بیمار کے لئے تحفہ

سرورِعالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوجاتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی طرف دو فِرِشتے بھیجتا ہے کہ جاکر دیکھو میرا بندہ کیا کہتا ہے۔ بیمار اگر اللہ تعالٰی کی حمد وثنا کرتا (مَثَلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتا) ہے تو فِرِشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جاکر اس کا قول عَرض کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب جانتا ہے۔ ارشادِ الٰہی ہوتا ہے: ''اگر میں نے اِس بندے کو اس بیماری میں موت دے دی تو اسے جنّت میں داخِل کروں گا اور اگر صحّت عطا کی تو اسے پہلے سے بھی بہتر گوشت اور خون دوں گا اور اس کے گناہ کو مُعاف کردوں گا۔'' (موطّا امام مالك ج ٢ ص ٤٢٩ حديث ١٧٩٨)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

''فَضْلِ رب'' کے پانچ حُرُوف کی نِسبت سے بیماری کے فضائل پر 5 فرامِینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

﴿۱﴾ بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو بیماری میں مبتَلا فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر گناہ مٹادیتا ہے۔ (اَلْمُستَدرَك ج ١ ص ٦٦٩ حديث ١٣٢٦)

﴿۲﴾ جب مؤمن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے گناہوں سے ایسا پاک کردیتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے زنگ کو صاف کردیتی ہے۔ (اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج ٤ ص ١٤٦ حديث ٤٢)

﴿۳﴾ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی مسلمان کو جسمانی تکلیف میں مبتَلا کرتا ہے تو فِرِشتے سے فرماتا ہے: ''جو نیک عمل یہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا اس کے لئے وُہی لکھو۔'' پھر اگر

اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے شِفا عطا فرماتا ہے تو اس کے (گناہ) دُھل جاتے ہیں اور وہ پاک ہو جاتا ہے اور اگر اس کی موت آ جائے تو اس کی مغفِرت فرما دی جاتی ہے اور اس پر رَحم کیا جاتا ہے۔

(مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج ٤ ص ٢٩٧ حدیث ١٢٥٠٥)

﴿٤﴾ مریض کے گناہ اس طرح جَھڑتے ہیں جیسے دَرَخْت کے پتّے جَھڑتے ہیں۔

(اَلتَّرغِیب وَالتَّرهِیب ج ٤ ص ١٤٨ حدیث ٥٦)

﴿٥﴾ **اللہ** تَعَالٰی فرماتا ہے: جب اپنے بندے کی آنکھیں لے لوں پھر وہ صَبْر کرے، تو آنکھوں کے بدلے اسے جنّت دوں گا۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦ حدیث ٥٦٥٣)

بِغیر بیمار ہوئے وفات

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں ایک شخص کا اِنتقال ہوا تو کسی نے کہا: ''یہ کتنا خوش نصیب ہے کہ **بیمار** ہوئے بِغیر ہی فوت ہو گیا۔'' تو رسولُ **اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم پر افسوس ہے! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے کسی بیماری میں مبتَلا فرماتا تو اس کے گناہ مٹا دیتا۔'' (موطّا امام مالك ج ٢ ص ٤٣٠ حدیث ١٨٠١)

ایک رات کے بُخار کا ثواب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بُخار میں جسمانی تکلیف ضَرور ہے مگر اُخروی فائدے بے شمار ہیں، لہٰذا گھبرا کر شِکوہ و شکایت کرنے کے بجائے صَبْر کر کے اَجْر کمانا چاہیے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے: جو ایک رات بُخار میں مبتَلا ہوا اور اس پر صَبْر کرے اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے جیسے اُس دن

تھا جب اس کی ماں نے اسے جَنا تھا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۷ ص ۱۶۷ حدیث ۹۸۶۸)

بُخار مَحشر کی آگ سے بچائے گا

حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کی عیادت فرمائی تو فرمایا: تجھے بشارت ہو کہ **اللہ** تعالٰی فرماتا ہے: بُخار میری آگ ہے اس لئے میں اسے اپنے مومن بندے پر دنیا میں مُسَلَّط کرتا ہوں تاکہ قِیامت کے دن اس کی آگ کا حصّہ (یعنی بدلہ) ہو جائے۔ (ابنِ ماجہ ج٤ ص١٠٥ حدیث ٣٤٧٠)

بُخار کو بُرا نہ کہو

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سائب رضی اللہ تعالٰی عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے جو کانپ رہی ہو؟ عرض کی: ''بُخار آگیا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس میں بَرَکت نہ کرے۔'' اِس پر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''بُخار کو بُرا نہ کہو کہ یہ تو آدمی کی خطاؤں کو اس طرح دور کرتا ہے جیسے بھٹّی لوہے کے میل کو۔'' (مسلم ص١٣٩٢ حدیث ٢٥٧٥)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بیماریاں ایک یا دو عُضْو کو ہوتی ہیں مگر بُخار سر سے پاؤں تک ہر رَگ میں اثر کرتا ہے، لہٰذا یہ سارے جسم کی خطاؤں اور گناہوں کو مُعاف کرائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح ج ٢ ص ٤١٣)

یہ تِرا جسم جو بیمار ہے تشویش نہ کر
یہ مَرَض تیرے گناہوں کو مٹا جاتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سرکار کو دو مَردوں کے برابر بُخار آتا تھا

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللّٰہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوا اور جب میں نے آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چُھوا تو عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو تو بَہُت **تیز بُخار** ہے! فرمایا: **ہاں! مجھے تمہارے دو مَردوں کے برابر بُخار ہوتا ہے۔** میں نے عرض کی: کیا یہ اِس لئے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لئے دُگنا **ثواب** ہوتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں! (مُسلم ص ۱۳۹۰ حدیث ۲۵۷۱)

ہم نے کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگ بیماریوں اور پریشانیوں پر بے صَبْری کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم نے تو کبھی کسی کا بُرا نہیں چاہا، کسی کا کچھ نہیں بگاڑا پھر بھی نہ جانے ہم پر یہ پریشانیاں کیوں! ایسوں کیلئے بیان کردہ حدیثِ پاک میں کافی ووافی دَرْس موجود ہے، یقیناً ہمارے معصوم آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی بھی کسی کا کچھ نہیں بگاڑا تھا، پھر بھی آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیگر مَردوں کے مقابلے میں **دُگنا بخار** آتا تھا تو معلوم ہوا کہ ''دوسروں کا کچھ بگاڑنا'' ہی بیماریوں اور مصیبتوں کا باعِث نہیں ہوتا، نیز بیماریاں اور پریشانیاں مسلمان کو ثواب کا خزانہ دلاتیں، گناہوں کو مُعاف کرواتیں اور صَبْر کرنے والے مسلمان کو جنّت کا حقدار بناتی ہیں۔

مریض اور کلمۂ کُفْر

بعض اوقات نادان لوگ بیماری اور **مصیبت** سے تنگ آکر **اللہ** تَعَالٰی پر اِعتِراض کرتے

ہوئے کُفریات بک دیتے ہیں، یقیناً اِس طرح ان کی بیماری یا مصیبت دُور تو ہوتی نہیں اُلٹا ان کی اپنی آخِرت داؤ پر لگ جاتی ہے۔ مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کتاب، ''کُفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب'' صَفْحَہ 179 پر ہے: اگر کسی نے **بیماری**، بے روزگاری، غُربت یا کسی مصیبت کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر اِعتِراض کرتے ہوئے کہا: ''اے میرے رب! تو مجھ پر کیوں ظُلْم کرتا ہے؟ حالانکہ میں نے تو کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔'' تو وہ **کافِر** ہے۔

زباں پر شِکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ثواب کے شوق میں مانگ کر بُخار لیا (حِکایت)

صَحابۂ کِرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان کا ثواب کمانے کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! کہ ثواب کمانے کے شوق میں دعا مانگ کر **بُخار** حاصِل کرلیا! چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم جن بیماریوں میں مبتَلا ہوتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: (یہ بیماریاں گناہوں کے) کفّارے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! اگرچِہ **بیماری** کم ہی ہو؟ فرمایا: ''اگرچہ کانٹا چُبھے یا کوئی اور تکلیف پہنچے۔'' تو حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بِن کَعْب رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے لئے یہ دُعا کی (یااللہ): ''مرتے دَم تک **بُخار مجھ** سے جُدا نہ ہو اور یہ **بُخار مجھے** حج، عُمرہ، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جِہاد اور فرض

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(مسند احمد)

نَماز با جماعت ادا کرنے سے نہ روکے۔" پھر ان کے وِصال تک جس نے بھی انہیں چُھوا بُخار کی تَپِش محسوس کی۔ (مُسندِ اِمام احمد بن حنبل ج٤ ص ٤٨ حدیث ١١١٨٣) **اللّٰہُ ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یقیناً مسلمان کیلئے بیماریوں اور پریشانیوں میں دونوں جہانوں کی بھلائیاں ہیں، بُخار ہو یا کوئی سی **بیماری** یا مصیبت اس سے گناہ مُعاف ہوتے اور جنّت کا سامان ہوتا ہے۔

بخار تیرے لئے ہے گنہ کا کفّارہ[1]
کرے گا صبر تو جنّت کا ہو گا نظّارہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

راہِ خدا میں سردَرْد پر صَبْر کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں سردَرْد میں مبتلا ہو پھر اُس پر صَبْر کرے تو اُس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔" (مُسنَدُ البَزّار ج٦ ص٤١٣ حدیث٢٤٣٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طَلَبۂ عِلْمِ دِین اور مَدَنی قافِلوں کے مسافِرین کے لئے خوش خبری

سُبْحٰنَ اللّٰہ! راہِ خدا میں نکلنے والوں کی بھی کیا شان ہے! اِس حدیثِ پاک کے

مدینہ

[1] "گناہ کا کفّارہ" یعنی گناہ کی معافی کا ذَرِیعہ۔

تحت مجاہِدین کے علاوہ طَلَبۂ عِلْمِ دِین، حج وعُمرہ کیلئے گھر سے نکلنے والے اور سنّتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلوں میں حُصُولِ عِلْمِ دین کی غرض سے سفر کرنے والے عاشِقانِ رسول بھی شامل ہیں چونکہ یہ سب راہِ خدا میں ہوتے ہیں لہٰذا ان میں سے بھی کسی کے سر کا دَرْد ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے پچھلے گناہ (صغیرہ) مُعاف کردیئے جائیں گے۔

سر دَرْد کے شکرانے میں 400 رَکْعَت نَفْل (حِکایت)

مَنقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا فتح مَوصِلی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوَلی کو دَرْدِ سر ہُوا تو خوش ہوکر ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے وہ مَرَض عنایت فرمایا جو انبیائے کِرام عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو درپیش ہوتا تھا لہٰذا اب اس کا شکرانہ یہ ہے کہ میں 400 رَکْعَت نَفْل پڑھوں۔

(152 رَحمت بھری حکایات ص ۱۷۱)

بخار اور دَرْدِ سر مبارَک اَمراض ہیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' صَفْحَہ 118 پر ہے: (اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:) دَرْدِ سر اور بُخار وہ مبارَک اَمراض ہیں جو انبیا عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتے تھے، ایک ولیُّ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے دَرْدِ سر ہوا، آپ نے اس شکریہ میں تمام رات نَوافِل میں گزاردی کہ ربُّ الْعِزّت تبارَک وَتعالٰی نے مجھے وہ مرض دیا جو انبیا عَلَیہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کو ہوتا تھا۔ اَللّٰہُ اَکْبَر! یہاں (عوام کی) یہ حالت کہ اگر برائے نام دَرْد معلوم ہوا تو یہ خیال ہوتا ہے کہ جلد نَماز پڑھ لیں۔ پھر فرمایا: ہر ایک مَرَض یا تکلیف جسم کے جس مَوضِع (یعنی جگہ) پر

ہوتی ہے وہ زیادہ کَفّارہ اُسی موقع (یعنی مقام) کا ہے کہ جس کا تعلُّق خاص اِس سے ہے لیکن **بُخار** وہ مَرَض ہے کہ تمام جسم میں سَرایت کر جاتا ہے جس سے **بِاِذْنِہٖ تَعَالٰی** (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے) (بُخار) تمام رَگ رَگ کے گناہ نکال لیتا ہے۔ (ملفوظات اعلٰی حضرت ص ۱۱۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جنّتی خاتون (حکایت)

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابورَباح رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے مجھ سے فرمایا: کیا میں تمہیں **ایک جنّتی عورت** نہ دکھاؤں؟ میں نے عَرض کی: ضَرور دکھایئے۔ فرمایا: یہ حبشی عورت، اس نے نبیِّ کریم، رء ُوف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے مِرگی[1] کا مَرَض ہے جس کی وجہ سے میں گر جاتی ہوں اور میرا پردہ کُھل جاتا ہے لہٰذا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے میرے لئے دعا کیجئے۔ فرمایا: ''اگر تم چاہو تو **صَبْر** کرو اور تمہارے لئے جنّت ہے اور اگر چاہو تو میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کروں کہ وہ تمہیں عافیت عنایت فرمادے۔'' عرض کی: میں **صَبْر** کروں گی۔ پھر عرض کی: (جب مِرگی کا دورہ پڑتا ہے) میرا پردہ کُھل جاتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دعا کیجئے کہ میرا پردہ نہ کُھلا کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے لئے دُعا فرمائی۔ (بُخاری ج ٤ ص ٦ حدیث ٥٦٥٢)

مدینہ

[1] ایک بیماری جس سے اَعضاء میں جھٹکے لگتے ہیں۔

Go To Index

دوا بھی سنّت ہے اور دعا بھی

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمۃُ الْحَنّان مرآت جلد 2 صَفْحَہ 427 پر فرماتے ہیں: اُس مبارَک عورت کا نام سُعَیرہ یا سُقَیرہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ہے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کی کنگھی چوٹی کی خدمت انجام دیتی تھیں (لمعات و مرقات) (مِرگی میں گر جاتی ہوں اور میرا پردہ کُھل جاتا ہے) کے ضِمن میں مفتی صاحِب فرماتے ہیں: یعنی گِر کر مجھے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا، دوپٹا وغیرہ اتر جاتا ہے، خوف کرتی ہوں کہ کبھی بے ہوشی میں سِتْر نہ کھل جائے۔ آگے چل کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے اس صَحابیہ کو "شِفا یا صَبْر" کا اختِیار دینے کے تعلُّق سے مفتی صاحِب فرماتے ہیں: اس میں اِشارۃً معلوم ہوا کہ کبھی **بیماری** کی دوا اور مصائب میں دُعا نہ کرنا ثواب اور صَبْر میں شامل ہے اس کا نام خودکُشی نہیں، خُصُوصاً جب پتا لگ جائے کہ یہ مصیبت رب کی طرف سے امتحان ہے اِسی لیے (حضرتِ سیِّدنا) ابراہیم عَلَیْہِ السَّلام نے نَمرود کی آگ میں جاتے وَقْت اور حضرتِ (سیِّدنا امام) حُسَین (رضی اللہ تعالٰی عنہ) نے میدانِ کربلا میں دَفْعِیہ (دَف۔عِی۔یَہ۔یعنی آزمائش دُور ہونے) کی دُعا نہ کی، ورنہ عام حالات میں **دوا بھی سنّت ہے اور دُعا بھی**۔ (مراۃ المناجیح)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مِرگی کا رُوحانی عِلاج

سُوْرَۃُ الشَّمْس کو پڑھ کر مِرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بہُت مُفید ہے۔ (جنّتی زیور ص ۶۰۲)

نَس چڑھ جانے کی فضیلت

اُمُّ الْمُؤمِنِین حضرتِ سَیِّدَتُنا عائِشہ صِدِّیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: جب مومن کی نَس چڑھ جاتی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اُس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک دَرَجہ بُلند فرماتا ہے۔ (مُعْجَم اَوْسَط ج ۲ ص ٤٨ حدیث ٢٤٦٠)

پیٹ کی بیماری میں مرنے کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ راحت نشان ہے: مَنْ قَتَلَهٗ بَطْنُهٗ لَمْ يُعَذَّبْ فِيْ قَبْرِهٖ۔ یعنی جسے اس کے پیٹ (کی بیماری) نے مارا اُسے عذابِ قبْر نہ ہوگا۔ (تِرمِذی ج ۲ ص ۳۳٤ حدیث ١٠٦٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اس کی شَرح میں فرماتے ہیں: یعنی پیٹ کی بیماری سے مرنے والا عذابِ قَبْر سے محفوظ ہے کیونکہ اسے دنیا میں اس مَرَض کی وجہ سے بَہُت تکلیف پہنچ چکی، یہ تکلیفِ قبْر کا دَفْعِیّہ (یعنی دُور کرنے والی) بن گئی۔ (مراٰۃ ج ۲ ص ٤٢٥)

”یا حُسَین“ کے چھ حُرُوف کی نسبت سے 6 طرح کی بیماریوں میں مرنے والے شہیدوں کی نشاندھی

بعض اَمراض میں مرنے والا شہید ہے

﴿۱﴾ ”پیٹ کی بیماری میں مرنے والا۔“ (اِس کے حاشیے میں صَدرُ الشَّریعہ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: اِس سے مُراد اِستِسقا (اِسْ۔تِسْ۔قا۔یعنی ایسی بیماری جس میں پیٹ بڑھ جاتا ہے اور پیاس بہُت لگتی ہے) یا ''دَسْت(MOTION) آنا'' دونوں قَول ہیں اور یہ لفظ دونوں کو شامل ہوسکتا ہے لہٰذا اُس کے فَضْل سے امّید ہے کہ دونوں کو شہادت کا اَجْر ملے) ﴿۲﴾ **ذاتُ الْجَنْب** (ذاتُ۔لْ۔جَمْبْ۔یعنی پہلو یا پسلی کے دَرْد) میں مرنے والا ﴿۳﴾ **سِل** (کہ اس میں پھیپھڑوں میں زَخْم ہو جاتے اور مُنہ سے خون آنے لگتا ہے اس) میں مرنے والا ﴿۴﴾ **بُخار** میں مرنے والا ﴿۵﴾ **مِرگی** میں مرنے والا ﴿۶﴾ جو مَرَض میں **لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ** 40 بار کہے اور اسی مَرَض میں مر جائے (وہ شہید ہے) اور اچّھا ہو گیا تو اُس کی مغفِرت ہو جائے گی۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۷ تا ۸۶۳ مکتبۃ المدینہ)

مریض کی عِیادت کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدِّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلام) نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے عرض کی: مریض کی **عِیادت** کرنے والے کو کیا اَجْر ملے گا؟ تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لئے دو فِرِشتے مقرّر کئے جائیں گے جو قَبْر میں ہر روز اس کی **عِیادت** کریں گے حتّٰی کہ قِیامت آجائے۔'' (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج ۳ ص ۱۹۳ حدیث ۴۵۳۶)

بیمار کو دُعا کے لئے کہو

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جب تم

کسی **بیمار** کے پاس جاؤ تو اسے اپنے لیے دُعا کے لیے کہو کہ اس کی دُعا فِرِشتوں کی دُعا کی طرح ہے۔ (ابنِ ماجه ج۲ ص۱۹۱ حدیث۱٤٤۱)

عِیادت کرتے وَقْت کی ایک سنّت

حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک اَعرابی کی **عِیادت** کوتشریف لے گئے اور عادتِ کریمہ یہ تھی کہ جب کسی مریض کی عِیادت کوتشریف لے جاتے تو یہ فرماتے: **لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ**۔ (یعنی: کوئی حَرَج کی بات نہیں **اللہ** تعالٰی نے چاہا تو یہ مَرض (گناہوں سے) پاک کرنے والا ہے۔) اس اَعرابی سے بھی یِہی فرمایا: **لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہُ**۔

(بُخاری ج۲ ص۵۰۵ حدیث ۳٦۱٦)

عِیادت میں سات بار پڑھنے کی دُعا

حضرتِ سیِّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے کسی ایسے مریض کی **عِیادت** کی جس کی موت کا وَقْت قریب نہ آیا ہو اورسات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس مَرَض سے شِفا عطا فرمائے گا: **اَسْاَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ**۔ یعنی میں عَظَمت والے، عرشِ عظیم کے مالِک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تیرے لئے شِفا کا سُوال کرتا ہوں۔

(ابو داوٗد ج۳ ص۲۵۱ حدیث ۳۱۰٦)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

”چل مدینہ“ کے سات حُرُوف کی نِسبت سے عِیادت کے 7 مَدَنی پھول

❁ مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ عِیادت کو جائے گا تو اس بیمار پر گِراں (یعنی ناگوار) گزرے گا ایسی حالت میں **عِیادت** نہ کرے ❁ **عِیادت** کو جائے اور مَرَض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے ❁ فاسِق کی **عِیادت** بھی جائز ہے کیونکہ **عِیادت** حُقُوقِ اسلام سے ہے اور فاسِق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت ج۳ حصّہ۱۶ ص۵۰۵ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بیماری اور جھوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صد کروڑ افسوس! بڑا نازُک دَور ہے، ”جھوٹ“ بولنے جیسے حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام سے بچنے کا ذِہن بہت کم رہ گیا ہے، نہ خوفِ خدا ہے نہ شرمِ مصطَفٰے، نہ عذابِ قَبْر کا دھڑکا ہے نہ دوزخ کا کھٹکا! ہر طرف گویا! **جھوٹ! جھوٹ!** اور بس **جھوٹ** کا راج ہے! یقین مانئے! بیمار ہو یا تیماردار، مریض ہو یا مزاج پُرسی کرنے والا رِشتے دار، دوست دار یا محلّے دار جسے دیکھو! بے دھڑک **جھوٹ** بولتا دکھائی دے رہا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ **بیماری** کے متعلِّق ہے لہٰذا اُمّت کی خیر خواہی کے لئے ”بیماری“ کے چند جُدا جُدا

Go To Index

عُنْوانات کے تحت بولے جانے والے **جھوٹ کی کچھ مثالیں** پیش کی جاتی ہیں:

معمولی بیماری کو سخت بیماری کہنے کے متعلِّق جھوٹ کی 6 مثالیں

جس قسم کے مُبالَغے (مُبا۔لَ۔غے) کا عادۃً رواج ہے لوگ اسے مُبالَغے ہی پر محمول (یعنی گمان) کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مُراد نہیں لیتے وہ جھوٹ میں داخِل نہیں، مَثَلاً یہ کہا کہ میں تمھارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے یہ کہا۔ یہاں ہزار کا عدد مُراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مُراد ہے، یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ ہزار مرتبہ آیا تو **جھوٹا** ہے۔ (رَدُّالمحتار ج۹ ص۷۰۰) ﴿۱﴾ **بعض** اَوقات بیماری کا تذکرہ کرنے میں ایسا مُبالَغہ کیا جاتا ہے کہ عُرف و رواج میں لوگ اس حد کی بیماری کو بیان کرنے کیلئے مُبالَغے کے ایسے الفاظ استِعمال نہیں کرتے، مَثَلاً: کسی کو معمولی سی بیماری ہو اُس کے بارے میں کہنا: ''اس کی طبیعت بَہُت سخت ناساز ہے'' یہ **جھوٹ** ہے ﴿۲﴾ اجتِماع وغیرہ میں حقیقت میں تو کسی اور وجہ سے شرکت نہ کی اور اتِّفاق سے کوئی معمولی سی بیماری بھی تھی مگر غیر حاضِری کا سبب بیماری نہ ہونے کے باوُجُود کہنا: ''میں سخت بیمار تھا اِس لئے نہ آسکا۔'' اس جُملے میں گناہ بھرے **دو جھوٹ** ہیں! (الف) معمولی سی بیماری کو ''سخت بیماری'' کہا (ب) بیماری کو غیر حاضِری کا سبب قرار دیا حالانکہ سبب کچھ اور تھا ﴿۳﴾ اسی طرح معمولی بُخار ہو اور کہنا: ''مجھے اتنا تیز بُخار تھا کہ ساری رات سو نہیں سکا'' ﴿۴﴾ کام کے لئے بولیں تو معمولی تھکاوٹ ہونے کے باوُجُود جان چُھڑانے کے لئے کہنا: ''میں بَہُت تھکا ہوا ہوں کسی اور سے کام کا کہہ دیں'' ہاں صِرْف اتنا کہا: ''تھکا

ہوا ہوں'' تو جھوٹ نہیں۔ یا ﴿۵﴾ معمولی سا دَرْد ہو تب بھی بولنا: میری ٹانگوں میں شدید دَرْد ہے ﴿٦﴾ یونہی کورٹ کچہری میں پیشی وغیرہ سے بچنے کے لئے معمولی بیماری کو بڑا بنا کر پیش کرنا مَثَلاً کہنا: ان کے دل کی شِریان (VEIN) بند ہے، دل کا دَورہ پڑ سکتا ہے وغیرہ۔

دُکھوں کے باوُجُود نیکیوں بھرے جوابات کی مثالیں

مزاج پُرسی کرنے میں اکثر رسمی سُوالات کی تکرار ہوتی ہے مَثَلاً: کیا حال ہے؟ خیریت ہے؟ عافیت ہے؟ کیسے ہیں آپ؟ صحّت کیسی ہے؟ اور سناؤ طبیعت اچّھی ہے؟ ٹھیک ٹھاک ہیں نا؟ کوئی پریشانی تو نہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ تجرِبہ یِہی ہے کہ عُمُوماً سائل (یعنی پوچھنے والا) صِرْف بولنے کی خاطِر بول رہا ہوتا ہے، حقیقت میں مُخاطَب (یعنی جس کی مزاج پُرسی کررہا ہے اُس) کی طبیعت سے اُسے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اب اگر مَسْئُول (مَس۔ءُول) یعنی جس سے سُوال کیا گیا وہ شخص بیمار، ٹینشن کا شکار، قَرْض دار اور مشکِلات سے دوچار ہو اور اپنے اَمراض اور دُکھوں کی فائل کھولدے اور پریشانیوں کی فِہرِس بیان کرنا شُروع کردے تو خود سائل یعنی مزاج پُرسی کرنے والا امتحان میں پڑ جائے! لہٰذا جس سے طبیعت پوچھی گئی وہ چاہے تو بہ نیّتِ **شکرِ الٰہی** مختلف نعمتوں مَثَلاً: ایمان کی دولت ملنے، دامنِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ میں ہونے کا تصوُّر باندھ کر اس طرح کے جوابات دیکر ثواب کما سکتا ہے:

﴿۱﴾ اَلحَمدُ لِلّٰہ ﴿۲﴾ اَلحَمدُ لِلّٰہ علٰی کُلِّ حال (یعنی ہر حال میں **اللہ** کا شکر ہے) ﴿۳﴾ مالِک کا بَہُت کرم ہے ﴿٤﴾ **اللہ** تَعَالٰی کی رَحْمت ہے وغیرہ۔ اِسی طرح **اللہ** تَعَالٰی کی عطا کردہ دیگر نعمتوں کے مقابلے میں اپنی تکلیفوں کو کم تر تصوُّر کرتے ہوئے بھی شکرِ الٰہی کی

نیّت سے یا **رَحمتِ الٰہی کی اُمّید** پر بیان کردہ چار جوابات میں سے کوئی سا جواب دے سکتا ہے۔ **یاد رہے!** اگر بیماری پر توجُّہ ہے لیکن اس کے باوُجُود بِغیر شَرعی رُخصت کے **اَلحَمدُ لِلّٰہ، اَلحَمدُ لِلّٰہ علٰی کُلِّ حال**، مالِک کا کرم ہے یا اسی طرح کا کوئی جملہ کہنا جس سے بیمار ہونے کے باوُجُود اسی مَرَض کے متعلّق صحّت بہتر بتانا مقصود ہو جس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے تو یہ گناہ بھرا **جھوٹ** ہے۔

مزاج پُرسی کے جواب میں جھوٹ بولنے کی 9 مثالیں

جب کسی سے پوچھا جاتا ہے: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ تو طبیعت ناساز ہونے کے باوجود بسا اَوقات اس طرح کے جوابات ملتے ہیں: ﴿۱﴾ ٹھیک ہوں ﴿۲﴾ بَہُت ٹھیک ہوں ﴿۳﴾ بالکل ٹھیک ہوں ﴿۴﴾ طبیعت فرسٹ کلاس ہے ﴿۵﴾ اے ون طبیعت ہے ﴿۶﴾ کسی قسم کی تکلیف نہیں ﴿۷﴾ مزے میں ہوں ﴿۸﴾ ذرّہ برابر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے ﴿۹﴾ ایک دَم فِٹ ہوں۔

مریض کی طرف سے دیئے جانے والے مذکورہ 9 جوابات گناہ بھرے **جھوٹ** ہیں۔ البتّہ مریض کی جواب دینے میں کوئی صحیح تاویل (یعنی بچاؤ کی سچّی دلیل) یا دُرُست نیّت ہو تو گناہ سے بچت ممکن ہے مگر عُموماً بِغیر کسی نیّت کے ہی مذکورہ اور اس سے ملتے جلتے **جھوٹے جوابات** دے دیئے جاتے ہیں۔ اگر بیماری ذِہن میں نہ ہو، جیسے عارِضی یعنی وقتی طور پر ہو جانے والے آرام پر بسا اوقات انسان اپنی بیماری بھول جاتا ہے، تو ایسی حالت میں ''ٹھیک ہوں'' وغیرہ کہہ دیا تو گناہ نہیں نیز معمولی مَرَض میں بیماری کو ناقابلِ ذِکر سمجھتے ہوئے یا اکثر

مَرَض ٹھیک ہو جانے اور معمولی سا رہ جانے کی صورت میں بھی ''ٹھیک ہوں'' کہنے میں حَرَج نہیں البتّہ ایسے موقع پر بالکل ٹھیک ہوں، فَرسٹ کلاس طبیعت ہے، اے ون ہوں، ذرّہ برابر بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے اور اِسی معنیٰ کے دیگر الفاظ کہنا گناہ بھرا **جھوٹ** شُمار ہوں گے۔

اَلحَمدُ لِلّٰہ علٰی کُلِّ حال کہنے کی ایک نیّت

کسی نے طبیعت پوچھی اور مریض کے مُنہ سے بِغیر کسی نیّت کے بے اختِیار نکلا: ''اَلحَمدُ لِلّٰہ'' تو اس میں حَرَج نہیں۔ یا **بیماری** کی طرف توجُّہ ہونے کے باوُجُود ''ٹھیک ہوں'' کے معنٰی میں نہیں بلکہ ہر حال میں شکرِ الٰہی بجالانے کی نیّت سے کہا: ''اَلحَمدُ لِلّٰہ علٰی کُلِّ حال'' (یعنی ہر حال میں اللہ کا شکر ہے) تو اس صورت میں بھی **جھوٹ** نہیں۔

مریض کو تسلی دینے کیلئے بولے جانے والے جھوٹ کی 13 مثالیں

(جو بات سچ کا اُلٹ ہے وہ جھوٹ ہے)

ذیل میں جو جُملے دیئے جا رہے ہیں یہ جھوٹ بھی ہوسکتے ہیں اور نہیں بھی، یونہی اِن کے بولنے میں رُخصت کی صورت بھی ہوسکتی ہے اور نہیں بھی، لِہٰذا اگر کوئی دوسرا شخص یہ جُملے بولے تو ہم اُس کے بارے میں گناہ گار ہونے کی بدگُمانی نہ کریں البتّہ اپنی حد تک اِس طرح کے جُملے بولتے وَقْت بات کی صداقت اور اپنی نیّت کا خیال رکھیں۔ سمجھانے کے لئے ایک مثال عرض ہے کہ جیسے ایک آدَمی نے ہمارے سامنے مُرَغّن (یعنی تیل گھی والا) کھانا کھایا اور کسی دوسرے شخص سے کہا کہ میں پرہیز کر رہا ہوں تو ضَروری نہیں یہ کہنا جھوٹ ہو کیونکہ ہوسکتا

ہے کہ ڈاکٹر نے مہینے میں ایک مرتبہ اِس طرح کھانے کی اجازت دی ہو یا یہ جُملہ کہتے وَقْت قائل کی (یعنی کہنے والے کی) توجُّہ اپنے کھانے کی طرف نہ رہی ہو۔ اسی طرح بقیہ جُملوں میں بھی بَہُت سے اِحتِمالات وقِیاسات ہوسکتے ہیں۔

﴿۱﴾ آپ تو مَاشَآءَاللّٰہ بَہُت صَبْر (یا ہمّت) والے ہیں ﴿۲﴾ آپ نے تو بڑے بڑے دُکھ اٹھائے ہیں مگر کبھی ''اُف'' تک نہیں کیا ﴿۳﴾ آپ نے تو ہمیشہ صَبْر ہی کیا ہے ﴿٤﴾ واہ! بھئی واہ! آپ کے چِہرے پر تو ''پانی'' آ گیا ہے ﴿۵﴾ مَاشَآءَاللّٰہ اب تو آپ بالکل ٹھیک ہو چکے ہیں! ﴿٦﴾ آپ تو بیمار لگ ہی نہیں رہے! ﴿۷﴾ آپ کی بیماری بھاگ گئی ہے! ﴿۸﴾ نہیں! نہیں! آپ کو تو کچھ بھی نہیں ہوا ہے ﴿۹﴾ مُبارَک ہو! آپ کی ساری رپورٹیں کلیئر آئی ہیں ﴿۱۰﴾ تشویشناک مَرَض پر مُطَّلَع ہونے کے باوُجود کہنا: ''گھبرانے کی کوئی بات نہیں، ڈاکٹر تو خوامخواہ ہی ڈرا دیتے ہیں'' ﴿۱۱﴾ فُلاں کو بھی یہ مَرَض ہوا تھا دو دن میں ٹھیک ہوگیا تھا تم بھی جلدی ٹھیک ہوجاؤ گے (جس مریض کا حوالہ دے رہے ہوتے ہیں اس کا حقیقت کی دنیا میں کوئی وُجود نہیں ہوتا) ﴿۱۲﴾ بُخار میں تپتے مریض کی نَبْض پر ہاتھ رکھ کر جان بوجھ کر کہنا: ''نہیں بھائی! نہیں! تمہیں کوئی بُخار وُخار نہیں ہے'' ﴿۱۳﴾ دل کی تائید نہ ہونے کے باوُجود مَحْض تسلّی دینے کیلئے سَخْت بیمار سے کہنا: ''بھائی! تم تو چھوٹی سی بیماری میں دل ہار بیٹھے!''

مریض کے جھوٹ بولنے کی 13 مثالیں

(جو بات سچ کا الٹ ہے وہ جھوٹ ہے)

﴿۱﴾ کینسر وغیرہ کے اندیشے کے موقع پر کہنا: ''مجھے اپنی بیماری کی کوئی پروا نہیں، بس

چھوٹے چھوٹے بچّوں کی فکر ہے'' ﴿۲﴾ میرے پاس بالکل گنجائش نہیں، میں عِلاج کا خَرچ برداشت کر ہی نہیں سکتا (حالانکہ اچّھی خاصی رقم جمْع کر کے رکھی ہوتی ہے) ﴿۳﴾ گنجائش ہونے کے باوُجُود لوگوں کی ہمدردیاں لینے کیلئے کہنا: میرے پاس کھانے کو پیسے نہیں ہیں عِلاج کیلئے کہاں سے لاؤں! ﴿٤﴾ میں فُل پرہیزی کر رہا ہوں (حالانکہ کہیں دعوت ہو تو ''جناب'' سب سے پہلے جا پہنچتے ہیں) ﴿۵﴾ ڈاکٹر صاحب! بالکل ٹائم ٹُو ٹائم دوا پی رہا ہوں (حالانکہ خوب ناغے کر رہے ہوتے ہیں) ﴿٦﴾ شوگر کے مریض کا کہنا: میں مٹھائی تو چکھتا تک نہیں (جب کہ بے چارے مٹھائی کھانے سے باز نہیں رہ پا رہے ہوتے) ﴿۷﴾ کسی بھاری بھر کم شخص کو وَزْن کم کرنے کا ہمدردانہ مشورہ ملنے پر جواب: میں کھانے پینے میں کافی احتِیاط کر رہا ہوں (حالانکہ کڑھائی گوشت ہو یا فرائی گوشت، شربت ہو یا ٹھنڈی بوتل، قورمہ ہو یا بریانی، کباب ہو یا سموسہ جو بھی ان کے سامنے آتا ہے بچ کر نہیں جاتا!) ﴿۸﴾ مَرَض کی طرف توجُّہ ہونے کے باوُجُود کہنا: بھلا چنگا ہوں ﴿۹﴾ میں بیمار تھوڑی ہوں ﴿۱۰﴾ گلے شکوے کا اَنْبار لگانے کے بعد کہنا: ''میں نے صَبْر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا'' (یہ گناہ بھرا جھوٹ اُسی صورت ہوگا جبکہ بولتے وَقْت صَبْر کی تعریف کی طرف توجُّہ ہو) ﴿۱۱﴾ تکلیف کی شدّت کے باوُجُود کہنا: ''نہیں! نہیں! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہو رہی!'' ﴿۱۲﴾ مجھے بیماری کا غم نہیں اپنے وَقْت کے ضائع ہونے کا افسوس ہو رہا ہے ﴿۱۳﴾ خیراتی شِفا خانے میں مُفت عِلاج کروانے کے باوُجُود کہنا: ''عِلاج کے سارے اَخْراجات میں نے خود برداشت کئے ہیں کسی نے جھوٹے مُنہ بھی تعاوُن کی پیش کش نہیں کی۔''

بیماریوں کے 78 رُوحانی عِلاج

(بیان کردہ طِبّی اور دیسی عِلاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیجئے)

بُخار کے چار رُوحانی عِلاج

﴿۱﴾ بُخار والا بکثرت **بِسۡمِ اللّٰہِ الۡکَبِیۡر** پڑھتا رہے۔

﴿۲﴾ گرمی کا بُخار ہو تو **یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ** 47 بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال دیجئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تعَالٰی **بخار** جاتا رہے گا۔

﴿۳﴾ **یَاغَفُوۡرُ** کاغذ پر تین بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر گلے میں ڈال یا بازو پر باندھ دیجئے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہر قسم کے **بُخار** سے نَجات ملے گی۔

﴿٤﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 30 بار کاغذ پر لکھ کر پانی کی بوتل میں ڈال کر مریض کو دن میں تین بار تھوڑا تھوڑا پانی پلایئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بُخار** اتر جائے گا، ضَرورتاً مزید پانی شامل کرتے رہیئے۔ (مدّتِ عِلاج: تا حُصُولِ شِفا)

﴿٥﴾ ایسے بُخار کا رُوحانی عِلاج جو دواؤں سے نہ جاتا ہو

عمل کے دَوران مریض سُوتی (یعنی COTTON کے) کپڑے پہنے رہے (کے ٹی یا دوسرے مصنوعی دھاگے کے بنے ہوئے کپڑے نہ ہوں) اب کوئی دُرُست قراٰن پڑھنے والا باوُضو ہر بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** ط کے ساتھ باآوازِ بلند 21 بار **سُوۡرَۃُ الۡقَدۡر** اس طرح

پڑھے کہ مریض سُنے، مریض پر دَم بھی کرے اور پانی کی بوتل پر بھی دَم کرے۔ مریض وقتاً فوقتاً اس میں سے پانی پیتا رہے۔ یہ عمل تین دن تک مسلسل کیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **بُخار** چلا جائے گا۔

﴿٦﴾ نیند نہ آنے کے دو رُوحانی عِلاج

جس کو دَرْد وغیرہ کے سبب نیند نہ آتی ہو تو اُس کے پاس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کثرت سے پڑھنے سے اُس کو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیند آجائے گی نیز **اللہُ** ربُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے مریض جلد صحّت یاب بھی ہو جائے گا۔ (مریض کو پڑھنے کی آواز نہ جائے اِس کی احتیاط کیجئے)

﴿٧﴾ اگر نیند نہ آتی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 11 بار پڑھ کر اپنے اُوپر دَم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نیند آجائے گی۔

جانوروں کے کاٹنے اور ان سے حِفاظت کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿٨﴾ جہاں زَہریلے **جانور** نے کاٹا ہو اُس کے گرد اُنگلی گُھماتا ہوا ایک سانس میں سات بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ کر دَم کرے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **زَہر** کا اثر زائل (یعنی خَتْم) ہو جائے گا۔

﴿٩﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 11 بار لکھ (یا لکھوا) کر وِلادت کے بعد فوراً نَہلا کر بچّے کو پہنا دینے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مُوذی جانوروں اور پیچِش** کے مَرَض سے حِفاظت ہوگی۔

﴿١٠﴾ اگر راستے میں **کُتّا** بھونکنے اور حملہ کرنے لگے تو **یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ** 3 بار پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کُتّا چُپ چاپ واپَس چلا جائے گا۔

جِنّات کے اَثرات کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۱۱﴾ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** 21 بار جو رات سوتے وَقْت پڑھ لے، اُس رات وہ ہر قسم کے ناگہانی (یعنی اچانک ہونے والے) حادِثات، **شریر انسان وجِنّات** کے حملوں اور اچانک موت سے محفوظ رہے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

﴿۱۲﴾ **یَااَللّٰہُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ** کا آسیب زدہ بکثرت وِرْد کرتا رہے، اِنْ شَآءَاللّٰہ تَعَالٰی **آسیب** جاتا رہے گا۔

﴿۱۳﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** 41 بار لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے چمڑے یا ریگزین یا کپڑے میں سی کر بازو میں باندھ لے یا گلے میں پہن لے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **اَثرات** دُور ہوں گے۔

﴿۱۴﴾ سوتے میں کوئی چیز تنگ کرتی ہو یا۔۔۔

نیند نہ آتی ہو، ڈراؤنے خواب آتے ہوں، نیند میں جسم پر وَزْن پڑتا ہو یا ایسا محسوس ہوتا ہو جیسے کوئی دبوچ رہا ہے نیز جِنّ، جادو وغیرہ بلا و آفت سے حفاظت کیلئے سوتے وَقْت عُمْر بھر روزانہ بلا ناغہ یہ عمل کیجئے: دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھیلا کر تینوں قُلْ شریف (یعنی سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص، سُوۡرَۃُ الۡفَلَق اور سُوۡرَۃُ النَّاس) ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دَم کر کے سر، چہرے، سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں سارے بدن پر پھیریئے۔ پھر دوبارہ، سِہ بارہ (یعنی تیسری بار) اِسی طرح کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کا فائدہ خود ہی دیکھ لیں گے۔

جادو کے 2 رُوحانی عِلاج

﴿۱۵﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 101 بار پڑھ کر سِحْر زدہ (یعنی جس پر جادو کیا گیا ہو اُس) پر دَم کر دیا جائے یا یہی لکھ کر دھو کر پلا دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سِحْر (یعنی جادو) کا اثر خَتْم ہو جائے گا۔

﴿۱۶﴾ **مریض** کے سر سے لے کر پاؤں کے انگوٹھے تک آسمانی رنگ کے گیارہ سُوتی دھاگے ناپ لیجئے، ان گیارہ دھاگوں کو دو مرتبہ تہ کر لیجئے، اب دھاگے کے سِرے پر ایک ڈِھیلی گِرہ لگایئے پھر ایک بار سُوْرَۃُ الْفَلَق پڑھ کر اس گِرہ میں پھونک ماریئے اور فوراً کَس دیجئے، اِسی طریقے پر گیارہ گِرہیں لگانے کے بعد دھاگے کو دہکتے کوئلوں میں ڈال دیجئے۔ (گیس کے چولہے پر توا وغیرہ رکھ کر اُس پر بھی جلا سکتے ہیں) اگر **جادو** ہوا تو بدبُو آئے گی، جب تک بدبُو آتی رہے روزانہ ایک بار یہ عمل کرتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جادو کا اثر خَتْم ہو جائے گا۔

فالِج و لَقْوہ کے 2 رُوحانی عِلاج

﴿۱۷﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 11 بار نئی رِکابی پر لکھ کر پینے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **لَقْوے** سے نَجات ملے گی۔

﴿۱۸﴾ **یَا اَللّٰہُ** 100 بار سوتے وَقْت پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شیاطین کی شرارت نیز **فالج اور لقوے** کی آفت سے حفاظت ہو گی۔

لَقوے کا دیسی عِلاج: مَغْز رِیٹھا حسبِ ضَرورت (دیسی دوا کی دکان سے) لے کر کوٹ لیجئے، اب خالص شَہْد ڈال کر چنے کے برابر گولیاں بنا لیجئے، ایک ایک گولی صُبْح و شام

نیم گرم دودھ پتّی چائے کے ساتھ استِعمال کیجئے۔ چند دن یا چند ہفتے یا چند ماہ کے استِعمال سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا نصیب ہو جائے گی۔

ہیپا ٹائٹس کا روحانی علاج

﴿۱۹﴾ ہر بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کے ساتھ **سُوۡرَۃُ قُرَیۡش** 21 بار (اوّل آخر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ (یا پڑھوا) کر **آبِ زم زم شریف** یا اُس پانی میں جس کے اندر آبِ زم زم شریف کے چند قطرے شامل ہوں دَم کیجئے اور روزانہ صُبح، دوپہر اور شام پی لیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 روز کے اندر اندر شِفا یاب ہو جائیں گے۔ (صِرْف ایک بار دَم کیا ہوا پانی کافی ہے حسبِ ضَرورت مزید پانی ملا لیجئے)

یرقان (JAUNDICE) کے 4 رُوحانی عِلاج

﴿۲۰﴾ چھوٹے بچّے کو **یرقان** (پیلیا، **JAUNDICE**) ہو گیا ہو تو ہر بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کے ساتھ **سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃ** 21 بار پڑھ کر پیاز پر دَم کر کے اُس کے گلے میں پہنا دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا حاصِل ہو گی۔

﴿۲۱﴾ **سُوۡرَۃُ الۡبَیِّنَۃ** لکھ کر تعویذ بنا کر گلے میں پہنا دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ الۡعَزِیۡز **یرقان** جاتا رہے گا۔

﴿۲۲﴾ **سَبَّحَ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ ۚ وَهُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ ﴿۱﴾** (پ۲۸، الحشر:۱) **101** بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پِلانا **یرقان** کے لیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نہایت مُفید رہے گا۔

﴿۲۳﴾ **یَاحَسِیْبُ** 300 بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے اکیس (21) دن تک پلانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **یرقان** سے شِفا حاصِل ہوگی۔

دانتوں کے دَرْد کے 2 رُوحانی عِلاج

﴿۲٤﴾ **سُوْرَۂ یٰسٓ** کی یہ آیت: **سَلٰمٌ ۟ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ** ﴿۵۸﴾ تین بار پڑھ کر اپنی اُنگلی پر دَم کر کے دانتوں پر ملئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ تَعَالٰی دَرْد جاتا رہے گا۔

﴿۲۵﴾ **یَااَللّٰہُ** 7 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر تعویذ کی طرح لپیٹ کر (بہتر یہ ہے کہ پلاسٹک کوٹنگ کر کے) داڑھ کے نیچے دبانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ داڑھ کا درد دُور ہو جائے گا۔

دانت کے دَرْد کا دیسی نسخہ: مسوڑھوں میں درد یا سُوجن ہو، پیپ آتا ہو تو تقریباً 5 گرام پھٹکری کو ایک گلاس پانی میں گرم کر لیجئے اور جب پھٹکری پگھل کر پانی میں گُھل جائے تو اس کو دانتوں اور مسوڑھوں پر مل لیجئے مَسوڑھوں میں درد یا سُوجَن ہو یا پیپ آتی ہو، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا۔

﴿۲٦﴾ دانت کے دَرْد کا اِکسِیر عمل

اگر دانت میں سَخت دَرْد ہو تو باوُضو **سُوْرَۂ قُرَیْش** 21 بار پڑھ کر نمک پر دَم کیجئے اور وہ نمک درد والے دانت پر ملئے اور دانتوں کے درمِیان رکھئے دن میں دو تین بار یہ عمل کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو جائے گا۔

﴿۲۷﴾ پِتّے اور مَثانے کی پتھری کا رُوحانی عِلاج

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 46 بار سادہ کاغذ پر لکھ کر پانی میں دھو کر پینے سے پِتّے اور مَثانے

کی پتھری اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ریزہ ریزہ ہو کر نکل جائے گی۔ (مُدّتِ عِلاج: تا حُصُولِ شِفا)

کچّے پپیتے کے ذَرِیعے گُردے اور پِتّے کی پتھری کا عِلاج

کچّے پپیتے پر سفید یا کالا نمک لگا لیجئے اور تھوڑی سی پسی ہوئی کالی مِرْچ چھڑک لیجئے اور دن میں تین مرتبہ (تقریباً دس دس گرام) خوب اچّھی طرح چبا کر کھائیے، چبانا دُشوار ہو تو پیس کر بھی استِعمال کر سکتے ہیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ گُردے (اور پِتّے) کی پتھری نکل جائے گی۔ زیادہ مقدار میں نہ کھائیے کیونکہ یہ ثَقِیل (یعنی وزنی) ہونے کے سبب دیر سے ہَضْم ہوتا ہے (اگرچِہ دوسری چیزوں کو جلد ہَضْم کرنے میں مدد دیتا ہے)۔

گُردے اور پیشاب کی بیماریوں کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۲۸﴾ وَقِيْلَ يٰۤاَرْضُ ابْلَعِيْ مَآءَكِ وَيٰسَمَآءُ اَقْلِعِيْ وَغِيْضَ الْمَآءُ وَقُضِيَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِيِّ وَقِيْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ (پ ۱۲، هود: ۴۴)

تھوڑا تھوڑا پیشاب بار بار آتا ہو تو اس کیلئے ان آیاتِ مبارَکہ کو لکھ (یا لکھوا) کر بازو میں باندھ یا گلے میں پہن لیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا حاصِل ہوگی۔

﴿۲۹﴾ ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر ہر بار **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ** ط کے ساتھ **سُوْرَةُ اَلَمْ نَشْرَحْ** 7 بار پھر آخر میں ایک بار دُرُود شریف پڑھ کر دَم کر دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

گردے کا دَرد ختم ہو جائے گا۔

﴿۳۰﴾ گُردوں کی بیماری کے سبب پیشاب تھوڑا تھوڑا آتا ہو یا پیشاب میں جلَن اور چُبھن ہوتی ہو اور کوئی دوا کارگر نہ ہوتی ہو تو بارِش کے پانی پر باوُضو ہر بار **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** کے ساتھ **سُوۡرَۃُ اَلَمۡ نَشۡرَحۡ** گیارہ بار پڑھ کر دَم کر دیجئے اور دن میں چار بار (صُبح ناشتے سے قبل، ظُہر کے وَقت، عَصر کے بعد اور سوتے وَقت) تین تین گھونٹ وہ پانی پئیں۔ ہر بار پینے سے پہلے سات بار دُرُودِ ابراہیم پڑھ لیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ تَعَالٰی گُردے کی بیماری اور پیشاب کی جلَن وغیرہ دُور ہو جائے گی۔

گُردے کی بیماریوں کیلئے طِبّی نسخہ

روزانہ صُبح نَہار مُنہ تین گرام میٹھا سوڈا پانی سے استِعمال کیجئے (طبیب کی اجازت سے)، پیاس ہو یا نہ ہو زیادہ سے زیادہ پانی استِعمال کیجئے۔ گیارہ دن میں اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آرام آ جائے گا۔ اگر مَرَض پرانا ہے تو 41 دن تک یہ عِلاج کیجئے۔

پیشاب میں خون آنے کا رُوحانی عِلاج

﴿۳۱﴾ **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ هُوَ اللّٰهُ الۡخَالِقُ الۡبَارِئُ الۡمُصَوِّرُ لَهُ الۡاَسۡمَآءُ الۡحُسۡنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۚ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۲۴﴾** (پ۲۸، الحشر: ۲۴)

کبھی مَثانے یا گُردے میں پتھری کے سبب یا گرم تاثیر والی چیزوں کے کثرتِ استِعمال سے

پیشاب میں خون آنے لگتا ہے۔ نیز لال مِرْچ کا زیادہ استِعمال پیشاب میں جلن پیدا کرتا ہے۔ مریض کو چاہئے کہ گرم تاثیر والی چیزوں اور لال مرچوں سے پرہیز کرے۔ ہر دو گھنٹے بعد اوّل آخر تین تین بار دُرود شریف کے ساتھ اوپر دی ہوئی آیتِ مبارکہ تین بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لیجئے۔ (مُدّتِ عِلاج: تاحُصُولِ شِفا)

ناف کا رُوحانی عِلاج

﴿۳۲﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ سَلٰمٌ ۟ قَوۡلًا مِّنۡ رَّبٍّ رَّحِیۡمٍ ﴿۵۸﴾ (پ۲۳، یٰس: ۵۸) کاغذ پر باوضو لکھ (یا لکھوا) کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے کپڑے وغیرہ میں سی کر ناف پر اِس طرح باندھئے کہ ناف کے نیچے نہ جائے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا حاصِل ہوگی۔

اِحْتِلام کے دو رُوحانی عِلاج

﴿۳۳﴾ سُوْرَۃُ نُوْح سوتے وَقْت ایک بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِحْتِلام نہیں ہوگا۔

﴿۳۴﴾ سوتے وَقْت دل کی جگہ شہادت کی اُنگلی سے "یا عمر" لکھنے کی عادت بنائیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شیطان کے دَخْل سے مَحفوظ رہتے ہوئے اِحْتِلام سے بچیں گے۔

آنکھوں کے اَمراض کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۳۵﴾ یَاشَکُوْرُ اگر آنکھوں میں روشنی کم ہوگئی ہو تو 41 بار پڑھ کر پانی پر دَم کر کے

آنکھوں پر یہ پانی ملئے۔(مُدّتِ عِلاج: تاحُصُولِ شِفا)

﴿۳۶﴾ نظر کمزور ہو جائے یا چلی جائے تو ''**یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَااَللّٰہُ یَاسَلَامُ**'' 41 بار (اوّل آخر ایک بار دُرُود شریف) پڑھ کر دونوں ہاتھوں میں پانی لے کر دَم کرے اور مُنہ پر ڈالے اور آنکھوں پر مَلے اِنْ شَآءَاللّٰہ تَعَالٰی فائدہ ہوگا۔(مُدّتِ عِلاج: مسلسل 7 دن) **مَدَنی پھول:** مُنہ پر ڈالتے وَقْت کوئی پاک کپڑا وغیرہ بچھا لیجئے تاکہ دَم کئے ہوئے پانی کی بے اَدَبی نہ ہو۔

﴿۳۷﴾ **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** ط ہر نماز کے بعد تین بار پڑھ کر اُنگلی پر دَم کر کے اپنی **آنکھوں** پر لگائیے۔ یہ عمل عُمْر بھر جاری رکھئے ، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بینائی کی کمزوری دُور ہوگی نیز سفید اور کالے موتیے سے بھی حفاظت ہوگی۔

کان کے دَرْد کا رُوحانی عِلاج

﴿۳۸﴾ **یَاسَمِیْعُ** 21 بار (اوّل آخر تین مرتبہ دُرُود شریف) پڑھ کر مریض کے دونوں کانوں میں پھونک مار دیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **کان کے دَرْد** سے چھٹکارا ملے گا۔

(مُدّتِ عِلاج: تاحُصُولِ شِفا)

نَزْلہ زُکام کا رُوحانی عِلاج

﴿۳۹﴾ ہر بار **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** ط کے ساتھ **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** تین بار (اوّل آخر تین مرتبہ دُرُود شریف) پڑھ کر تین روز تک روزانہ مریض پر دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ **نَزْلہ زُکام** سے نَجات حاصِل ہوگی۔

﴿۴۰﴾ دل کی دھڑکن بڑھ جانے کا رُوحانی عِلاج

سُوْرَۂ یٰسٓ کی یہ آیت: سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾ 101 بار، اوّل آخر تین تین بار دُرُود شریف پڑھ (یا پڑھوا) کر کسی کھانے یا پینے کی چیز پر دَم کر کے کھا یا پی لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا ملے گی۔ (مُدّتِ عِلاج: تاحُصُولِ شِفا)

﴿۴۱﴾ دل کے سوراخ کا رُوحانی عِلاج

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 75 بار پڑھ کر دل میں سوراخ والے بچّے نیز گھبراہٹ، دل اور سینے کے تمام مریضوں کے سینے پر دم کرنا بِفَضْلِہٖ تعالٰی مفید ہے۔

نظرِ بد کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۴۲﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 60 بار پڑھ کر دم کیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ بد کا اثر جاتا رہے گا۔

﴿۴۳﴾ ہر چیز کھانے پینے سے قبل بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھ لینے کا عادی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ نظرِ بد سے محفوظ رہے گا۔

نظر اور دَرْد کا رُوحانی عِلاج

﴿۴۴﴾ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ 786 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر تعویذ کی طرح لپیٹ کر پلاسٹک کوٹنگ کر کے ریگزین یا کپڑے وغیرہ میں سی کر بازو میں باندھ یا گلے میں پہن لیجئے اِنْ شَآءَاللہ تعالٰی نظرِ بد کا اثر خَتْم ہو جائیگا۔ جس کے ہاتھ پاؤں میں دَرْد ہو اُس کیلئے بھی یہ تعویذ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ہے۔

نظر اور ہر قسم کے شر سے بچّوں کی حفاظت کیلئے

﴿۴۵﴾ باوُضو ہر بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے ساتھ تین تین بار سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَہ، سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص، سُوۡرَۃُ الۡفَلَق اور سُوۡرَۃُ النَّاس (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر بچّوں پر دم کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بچے نظر لگنے وغیرہ سے محفوظ رہیں گے۔ (یہ عمل روزانہ صُبح و شام یعنی دن میں دو بار کرنا ہے)

مِرگی کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۴۶﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ 66 بار روزانہ پڑھ کر مِرگی کے مریض پر دَم کیجئے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بُخار، نَزلہ، زُکام، کھانسی ہر قسم کے دَرْد اور آنکھوں کی بیماریوں کیلئے بھی یہ رُوحانی عِلاج مفید ہے۔ (مُدّتِ عِلاج: تا حُصُولِ شِفا)

﴿۴۷﴾ یَا اَللّٰہُ یَا رَحۡمٰنُ 40 بار ایک سانس میں پڑھ کر جسے مِرگی کا دورہ پڑا ہو اُس کے کان میں دَم کیجئے، اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فوراً ہوش میں آجائے گا۔

﴿۴۸﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے ساتھ سُوۡرَۃُ الشَّمۡس پڑھ کر مِرگی والے کے کان میں پھونک مارنا بَہُت مفید ہے۔

سر کے بال جَھڑنے کا رُوحانی عِلاج

﴿۴۹﴾ باوُضو ہر بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کے ساتھ سُوۡرَۃُ الَّیۡل 41 بار پڑھ کر سَرسوں یا ناریل کے تیل کی بوتل پر دَم کر لیجئے، روزانہ سوتے وَقْت سر پر اس تیل کی مالش کیجئے۔ کچھ دن مالش کرنے سے اِنۡ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سر کے بال جَھڑنا بند ہو جائیں گے۔

داڑھی کے بال جَھڑتے ہوں تو اس کیلئے بھی یہ عمل مفید ہے۔ (ضَرورتاً اُسی بوتل میں دوسرا تیل شامل کر لیجئے)

گنج دُور کرنے کا عمل

زیتون کے تیل میں شہد ایک چمچ اور پسی ہوئی دارچینی آدھا چمچ ملا کر گنج پر لگایئے۔ کچھ عرصہ مسلسل استِعمال کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نئے بال نکلنا شُروع ہو جائیں گے۔

سُوجَن کا رُوحانی عِلاج

﴿۵۰﴾ اگر بدن پر کہیں وَرَم یعنی سُوجَن ہو گئی ہو تو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 67 بار لکھ (یا لکھوا) کر اپنے پاس رکھئے یا تعویذ بنا کر پہن لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وَرَم دُور ہو جائے گا۔

مُوذی اَمراض سے حِفاظت کا رُوحانی نُسخہ

﴿۵۱﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ 76 بار کاغذ وغیرہ پر لکھ (یا لکھوا) کر آبِ زَم زَم شریف سے دھو کر پینے والا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُوذی اَمْراض سے محفوظ رہے گا۔

کمر کے دَرْد کا رُوحانی عِلاج

﴿۵۲﴾ فَجْر کی سنّتوں اور فَرْض کے درمیان ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ کے ساتھ 41 بار سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ پڑھئے (مُدّت: تا حُصُولِ شِفا) ایک صاحِب کا کہنا ہے: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں نے یہ رُوحانی عِلاج کیا تو میری کمر کا دَرْد چلا گیا۔''

آدھے اور پورے سر کے دَرْد کے 5 رُوحانی عِلاج

﴿۵۳﴾ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ؕ پڑھ کر سر پر دَم کیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دَرْد جاتا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دو سو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دو سو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

رہے گا یہی کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر سر میں باندھ لینے سے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوجائے گا۔

﴿٥٤﴾ **یَاسَلَامُ** 11 بار پڑھ کر دَم کیجئے، 3 یا 7 یا 11 بار اسی طرح پڑھ کر دَم کیجئے، اِنْ شَآءَاللہ تَعَالٰی 11 بار کی تعداد پوری ہونے سے قَبْل ہی آدھے سر کا دَرْد کافور (یعنی دُور) ہو جائے گا، یہ عمل پورے سر کے دَرْد کے لئے بھی اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مفید ہے۔

﴿٥٥﴾ **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** 65 بار بعد نمازِ عَصر پڑھ کر سر پر دَم کرنے سے آدھے اور پورے سر کا دَرْد **اللہ** پاک کے کرم سے خَتْم ہوجائے گا۔

﴿٥٦﴾ زَبان پر ایک چٹکی **نمک** رکھ کر 12 مِنَٹ کے بعد ایک گلاس پانی پی لیجئے سر میں کیسا ہی دَرْد ہو اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہوجائیگا۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض یہ عِلاج نہ کریں کہ ان کیلئے نمک کا اِستِعمال نقصان دِہ ہوتا ہے)

﴿٥٧﴾ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ بِيَدِهٖ شِفَآءٌ ط بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط** مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر تین بار یا سات بار یہ دعا پڑھ کر سر پر دَم کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ شِفا حاصل ہوگی۔

دَرْدِ سر، چکّر آنے اور دماغی کمزوری کا رُوحانی عِلاج

﴿٥٨﴾ **اُسْكُنْ سَكَّنْتُكَ بِالَّذِىْ لَهٗ مَا فِى الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط** جس کے سر میں دَرْد ہو یا چکّر آتے ہوں اس کے سر پر دَرْد کی جگہ ہاتھ رکھ

کر یہ کلمات سات بار پڑھ کر سر پر پھونک مار دیجئے۔ اسلامی بہن خود اپنے سر کے دَرْد کی جگہ پکڑ لے اور اس کا مَحْرَم یا شوہر پڑھ کر اُس کے سر پر پھونک مار دے، مریض سے پوچھ لیجئے، اگر ابھی دَرْد باقی ہو تو دوبارہ یہی عمل کیجئے، چند مرتبہ کرنے سے اِنْ شَآءَاللّٰہ تعالٰی سر کا دَرْد خَتْم ہو جائے گا اور دماغی کمزوری دُور ہو گی مگر دماغی کمزوری کیلئے یہ ضَروری ہے کہ یہ عمل روزانہ کسی ایک ہی وَقْت میں (مَثَلاً روزانہ دن کے 12 بجے) سات دن تک مسلسل کیا جائے۔

دینی اِمتِحان میں کامیابی کیلئے

﴿۵۹﴾ دینی مَدرَسے کا طالبِ عِلْم، امتحان میں کامیابی کے لئے پانچوں نمازوں کے بعد باوُضو ہر بار بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط کے ساتھ سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص 16 مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تَعَالٰی سے امتحان میں کامیابی کی دُعا مانگے، اِنْ شَآءَاللّٰہ تعالٰی اُسے کامیابی حاصِل ہو گی۔ یہ عمل اپنے وطن میں یا بیرونِ ملک جائز مُلازَمت کے حُصُول کی خاطِر انٹرویو میں کامیابی کے لئے بھی اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کار آمد ہے۔

آفتوں، بیماریوں، بے روزگاریوں کے دو رُوحانی عِلاج

﴿۶۰﴾ **یَاسَلَامُ**: اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے، باوُضو پڑھتے رہئے، اِنْ شَآءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَمراض وآفات سے نَجات ملے گی اور روزی میں بَرَکت ہو گی۔

﴿۶۱﴾ دائمی مریض ہر وَقْت **یَامُعِیۡدُ** پڑھتا رہے، اللہُ ربُّ الْعِزّت صحّت عنایت فرمائے گا۔

خاوَند کو نیک نمازی بنانے کے لیے

﴿٦٢﴾ خاوَند بُری عادت کا شکار ہو اور گھر میں ہر وَقْت جھگڑا رہتا ہو تو بیوی ہر بار **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم** ط کے ساتھ گیارہ مرتبہ **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** پڑھ کر پانی پر دَم کرے پھر اپنے خاوَند کو پلائے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شوہر نیکی کے راستے پر گامزن ہو جائے گا۔ (شوہر بلکہ کسی کو بھی اس عمل کا پتا نہ چلے ورنہ غلط فہمی کے سبب پریشانی ہو سکتی ہے) جب جب موقع ملے یہ عمل کر لیا جائے، دَم کیا ہوا پانی کولر میں موجود پانی میں بھی ڈالا جا سکتا ہے، بے شک خاوَند کے علاوہ اور اَفرادِ خانہ بھی اُس میں سے پئیں، ضَرورتاً دوسرا پانی کولر میں ڈالتے رہیں۔

کینسر کے 4 رُوحانی عِلاج

﴿٦٣﴾ اوّل آخِر گیارہ بار دُرُودِ ابراہیم اور درمیان میں "**سُوْرَۃُ مَرْیَم**" پڑھ کر پانی پر دَم کیجئے، ضَرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہئے، مریض وُہی پانی سارا دن پئے، یہ عمل چالیس دن تک بِلا ناغہ کرتے رہئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شِفا حاصل ہوگی۔ (دوسرا بھی پڑھ کر دَم کر کے مریض کو پلا سکتا ہے)

﴿٦٤﴾ یہ آیتِ کریمہ: **اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ** ﴿۱۴﴾ (پ۲۹، المُلك: ١٤) 2022 بار (اوّل آخِر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ کر **کینسر** کے مریض پر دَم کیجئے پانی اور دوا پر دَم کر کے بھی پلایئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بَہُت فائدہ ہوگا۔ (مُدّت: تا حُصُولِ شِفا)

﴿٦٥﴾ سات دن تک روزانہ باوضو **یَا رَقِیْبُ** 100 بار (اوّل آخِر 11 بار دُرُود شریف) پڑھ کر **کینسر** کے مریض پر دَم کیجئے، اگر زَخْم ہو تو اُس پر بھی دَم کیجئے اگر **کینسر** کا زَخْم جِسْم کے

اندرونی حصّے یا پردے کی جگہ ہو تو زَخْم کی جگہ پر کپڑے کے اوپر دَم کر دیجئے۔ اگر جِسْم کے باہر زَخْم ہے تو سرسوں کے تیل پر بھی دَم کر دیجئے اور وہ تیل مریض زَخْم پر لگاتا رہے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زَخْم صحیح ہو جائیگا اور **کینسر** دُور ہو گا۔

﴿٦٦﴾ **کینسر** خواہ کسی قسم کا ہو، ایک کلو زیتون کے تیل میں 100 گرام ہلدی اچّھی طرح پکا کر چھان کر رکھ لیجئے، مریض ہر غِذا کے بعد بیس بیس قطرے پی کر اوپر نیم گرم پانی پی لیا کرے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

روزانہ پستے کھائیے اور خود کو کینسر سے بچائیے

ایک جدید تحقیق کے مُطابِق روزانہ مُناسِب مقدار میں **پستے** کھانے سے پھیپھڑوں اور دیگر کئی قسم کے **کینسرز** کا خطرہ کم ہو جاتا ہے۔ کینسر پر کام کرنے والی ایک ''امریکی ایسوسی ایشن'' کے تحت کی جانے والی تحقیق کے مطابِق **پستے** میں وٹامن E کی ایک خاص قسم ہوتی ہے جس کے ذَرِیعے پھیپھڑوں سمیت کئی اَقسام کے کینسرز کے خلاف مضبوط مدافعتی (مُدا۔فَ۔عَتی۔) نظام (Strong Immune System) حاصل کیا جا سکتا ہے۔

قوّتِ حافِظہ کیلئے چار اَوراد

﴿٦٧﴾ **یَاقَوِیُّ** 11 بار، پانچوں نمازوں کے بعد سر پر داہنا (یعنی سیدھا) ہاتھ رکھ کر پڑھئے۔ (جنّتی زیور ص ٦٠٥)

﴿٦٨﴾ رات کو سوتے وَقْت ''**یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام**'' تین مرتبہ پڑھ کر 3 بادامون

پر دَم کیجئے، ایک بادام اُسی وَقْت، ایک صُبْح نَہار مُنہ اور ایک دوپَہر کے وَقْت کھائیے۔ والِدَین بھی یہ عمل کرکے بچّوں کو کھلا سکتے ہیں۔ (مُدّت: 21دن)

﴿٦٩﴾ لَآاِلٰہَ اِلَّا اللہُ 564 بار پڑھ کر اللہ تعالٰی کے حُضُور حِفْظ میں آسانی کی دُعا کیجئے، کوشِش جاری رکھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قراٰنِ کریم حِفْظ ہوجائے گا۔

﴿٧٠﴾ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ایک بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو میں باندھ یا گلے میں ڈال لیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نِسیان (یعنی بھولنے) کی بیماری سے چُھٹکارا حاصل ہوگا۔

﴿٧١﴾ یَاعَلِیْمُ 7بار اور ہر بار بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط کے ساتھ سُوْرَۃُ اَلَمْ نَشْرَح 21 مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کرکے جس بچے یا بڑے کا حافِظہ کمزور ہو اُس کو پلائیے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ حافِظہ مضبوط ہوجائے گا۔

شوہر اور بیوی میں مَحَبَّت

﴿٧٢﴾ اگر شوہر سے بیوی کم مَحَبَّت کرتی ہو تو شوہر روزانہ بعد نَمازِ عَصر باوُضو منہ میں مِصری کی ڈلی رکھ کر یَاوَدُوْدُ 101بار (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر اپنی بیوی کا تصوُّر باندھ کر اُس کے سینے پر دَم کر دے۔ اگر شوہر مَحَبَّت کم کرتا ہو تو بیوی یِہی عمل کرے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میاں بیوی ایک دوسرے سے مَحَبَّت کرنے لگیں گے۔ (یہ عمل صِرْف میاں بیوی کی مَحَبَّت کے لئے ہے اور چُھپکے سے کرنا ہے نہ میاں بیوی ایک دوسرے کو بتائیں نہ کسی اور کو پتا چلے کہ غلط فہمی کے سبب نقصان ہوسکتا ہے)

بچّے کی ذہنی کمزوری کا رُوحانی عِلاج

﴿۷۳﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ 786 بار (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ (یا پڑھوا) کر ایک بوتل پانی پر دَم کر کے رکھ لیجئے اور وہ پانی روزانہ صُبح نہار مُنہ اور سوتے وَقْت بچّے کو پلاتے رہیئے، ضَرورتاً دوسرا پانی ملاتے رہیئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ ذِہن روشن ہو جائے گا۔ (مُدّت: تا حُصُولِ مُراد)

اپنڈکس کا رُوحانی عِلاج

﴿۷۴﴾ آیۃُ الکرسی 11 بار اور یَاعَظِیۡمُ 7 بار (اوّل آخر تین بار دُرُود شریف) پڑھ کر ایک چٹکی نمک پر دَم کر کے اس کو پانی میں ڈال کر پی لیجئے۔ یہ عمل دن میں تین بار کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ اپنڈکس خَتْم ہو جائے گا۔

مِرگی کے دورے کا رُوحانی عِلاج

﴿۷۵﴾ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ الٓمّٓصٓ طٰسٓمّٓ کٓھٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ حٰمٓ عٓسٓقٓ نٓ وَالۡقَلَمِ وَمَا یَسۡطُرُوۡنَ۔ باوُضو تین بار پڑھ کر مریض پر دم کیجئے۔ اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ مِرگی کا دَورہ خَتْم ہو جائے گا۔

نظر کے رُوحانی عِلاج

﴿۷۶﴾ ایک مرتبہ سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَر پڑھ کر بچّے کے سیدھے گال پر دَم کیجئے۔ دوسری مرتبہ سُوۡرَۃُ الۡکَوۡثَر پڑھ کر اُلٹے گال کی طرف اور تیسری مرتبہ پڑھ کر اس کی پیشانی پر

دَم کر دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر اُتر جائے گی۔ (شُروع میں تین بار دُرُود شریف ایک بار اَعُوذ اور ہر بار سُوْرَةُ الْكَوْثَر سے قبل پوری بِسمِ اللہ پڑھنی ہے)

﴿۷۷﴾ تین مرتبہ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم** پڑھ کر سات مرتبہ یہ دُعا: **بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا**۔ پڑھ کر جس کو نظر ہو اس پر دَم کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر اُتر جائے گی۔

﴿۷۸﴾ **بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم** سات بار، ایک مرتبہ آيةُ الكرسی، تین مرتبہ سُوْرَةُ الْفَلَق، تین مرتبہ سُوْرَةُ النَّاس (فَلَق اور ناس کے قبل ہر بار پوری بِسمِ اللہ پڑھنی ہے) اوّل آخر ایک بار دُرُود پاک پڑھ کر تین عدد سرخ مِرچوں پر دَم کیجئے۔ پھر اِن مِرچوں کو مریض کے سر کے گرد 21 بار گُھما کر چولہے میں ڈال دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظر کا اثر دُور ہو جائے گا۔

بلڈپریشر کے دو دیسی عِلاج

﴿1﴾ چار عدد کڑھی پتّے ایک کپ پانی میں رات بھر پڑے رہنے دیجئے، صُبح نِہار مُنہ اُن چار میں سے دو پتّے چبا کر کھا لیجئے اور اوپر سے وُہی پانی پی لیجئے۔ (بقیہ دو کڑھی پتے سالن وغیرہ میں استِعمال کر لیجئے) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ صِرف ایک ہفتے میں بلڈ پریشر نارمل ہو جائے گا بلکہ ایک ہی دن میں فرق محسوس ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ اس عِلاج سے بلڈ پریشر کے مریض کے چِہرے پر بھی رونق آ جاتی ہے۔

﴿2﴾ حسبِ ضَرورت کریلے کاٹ کر بیج سَمیت خُشک کر لیجئے ، پھر پیس کر پوڈر بنا لیجئے۔ صُبح و شام آدھی آدھی چمچی کھانے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ شوگر، بلڈ پریشر اور کولیسٹرول نارمل ہو جائے گا۔(مُدّتِ عِلاج: تاحُصُولِ شِفا)

۲۱ رجب المرجّب ۱۴۳۶ھ
11-05-2015

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قراٰن بُھلا دینے کا عذاب

یقیناً حِفْظِ قراٰنِ کریم کا رِثوابِ عظیم ہے مگر یاد رہے! حِفْظ کرنا آسان مگر عُمْر بھر اِس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفّاظ وحافِظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازِماً تِلاوت کرلیا کریں۔ جو حُفّاظ رَمَضانُ المُبارَک کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فَقَط مُصَلّٰی سنانے کیلئے منزل پکّی کرتے ہیں اور اِس کے علاوہ **مَعَاذَاللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بُھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے لرزیں۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ''جو شخص قراٰن پڑھے پھر اسے بُھلا دے تو قِیامت کے دن **اللّٰہ** تَعَالٰی سے **کوڑھی** ہو کر ملے۔'' (ابوداؤد حدیث ۱٤٧٤) صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: قراٰن پڑھ کر بُھلا دینا **گناہ** ہے۔ **جو** قراٰنی آیات یاد کرنے کے بعد بُھلا دے گا بروزِ قِیامت **اندھا** اُٹھایا جائے گا۔ (بہارِ شریعت ج۱ ص۵۵۳) **اعلیٰ حضرت** امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا ایسی ہمّت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھو دے اگر قَدر اس (حفظِ قراٰنِ پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور دَرَجات اِس پر مَوعُود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقِف ہوتا تو اسے جان و دل سے زِیادہ عزیز (پیارا) رکھتا۔ مزید فرماتے ہیں: جہاں تک ہو سکے اِس کے پڑھانے اور حِفْظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشِش کرے تا کہ وہ ثواب جو اس پر مَوعُود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصِل ہوں اور بروزِ قِیامت **اندھا کوڑھی** اُٹھنے سے نَجات پائے۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ ص٦٤٥، ٦٤٧)

Go To Index

بیان:7

مینڈک سوار بچھو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

مینڈک سوار بچھو

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (29 صَفْحات) مکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آفتوں پر صَبْر کی سوچ پروان چڑھے گی۔

دُرُود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سَرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے: مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا پُلْ صِراط پر نُور ہے، جو روزِ جُمُعہ مجھ پر اَسّی بار دُرُودِ پاک پڑھے اُس کے اَسّی سال کے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخِطاب ج ۲ ص ۴۰۸ حدیث ۳۸۱۴)

حضرتِ سیِّدُنا یوسُف بن حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے ساتھ کسی تالاب کے کَنارے حاضِر تھا، اچانک ہماری نظر ایک بَہُت بڑے **بچھّو** پر پڑی، اتنے میں ایک بڑا سا **مینڈک** تالاب سے نکل پڑا! **بچھّو** اُس **مینڈک** پر سُوار ہو گیا! اب مینڈک تیرتا ہوا تالاب کے دوسرے کَنارے کی طرف بڑھنے لگا۔ یہ منظر دیکھ کر ہم تیزی سے تالاب کے اُس پار جا پہنچے، کَنارے پر پَہُنچ کر **مینڈک** نے **بچھّو** کو اُتار دیا، **بچھّو** تیزی سے ایک سَمت چل دیا، ہم بھی اس کے تعاقُب

میں (یعنی پیچھے پیچھے) روانہ ہوئے، کچھ دُور جا کر ہم نے ایک لَرزَہ خیز منظر دیکھا، ایک نوجوان نشے کی حالت میں بے ہوش پڑا تھا، اچانک ایک **خوفناک سانپ** کہیں سے آ نکلا اور اس نوجوان کے سینے پر چڑھ گیا اور اُس نے جوں ہی اُسے ڈسنا چاہا، **بچّھو** نے اُس پر حملہ کر دیا اور ایسا زَہریلا ڈنک مارا کہ **خوفناک سانپ** زَہر کے اثر سے تِلْمِلا تا ہوا (یعنی بے چَین ہو کر) نوجوان کے جِسْم سے دُور ہٹ گیا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا، **بچّھو** تالاب کے کَنارے آ کر اُسی **مینڈک** پر سُوار ہو کر دوسرے کَنارے کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ نوجوان ابھی تک نشے میں بے ہوش پڑا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا ذُوالنُّون مِصری عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے اس کو ہلایا جُلایا تو اس نے آنکھیں کھول دیں، آپ نے فرمایا: اے نوجوان! دیکھ **خدائے رحمٰن** عَزَّوَجَلَّ نے کس طرح تیری جان بچائی ہے! اور **مینڈک سُوار بچّھو** اور **خوفناک سانپ** کی انوکھی داستان سنائی اور مرا ہوا سانپ دکھایا۔

نوجوان خوابِ غفلت سے جاگ اُٹھا، توبہ کی اور اپنے پیارے پیارے پَروَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربارِ کرم بار میں عَرْض گزار ہوا: "**اے خدائے رحمٰن** عَزَّوَجَلَّ! جب اپنے بندگانِ نافرمان کے ساتھ تیرے فَضْل و اِحْسان کی یہ شان ہے، تو اپنے تابِعِ فرمان بندوں پر بارانِ رَحْمت کا کیا عالم ہو گا!" راوِی فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ نوجوان ایک جانِب چل دیا، تو میں نے پوچھا: "کہاں کا ارادہ ہے؟" کہنے لگا: **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ اب میں (دنیا کی رنگینیوں سے دُور رہتے ہوئے) جنگلوں میں اپنے ربِّ رَحْمت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کروں گا۔

(عُیُونُ الْحِکایات ص ۱۰۲ مُلَخَّصاً)

اللہ کے ہر کام میں حِکْمت ہوتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! **مینڈک سُوار بچّھو** نے کس طرح نشے میں دُھت شرابی نوجوان کو **اللہ** ربُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت سے **خوفناک سانپ** کی مصیبت سے بچایا! یقیناً ربِّ رَحْمت عَزَّوَجَلَّ کی حِکْمت کو سمجھنے سے ہم قاصِر ہیں، اُس کے ہر ہر کام میں حِکْمت ہوتی ہے، کسی کو **مصیبت** میں مبتلا کرنا بھی حِکْمت تو کسی کو بے طلب **مصیبت** سے بچالینا بھی حِکْمت ۔ بعض اوقات بندہ **مصیبت** میں پھنسا ہوتا ہے تو بارگاہِ خُداوندی میں جُھکتا اور اُس کی عبادت کی طرف رُخ کرتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب سر پر آپہنچنے والی **مصیبت** سے حفاظت کر کے اِحسان فرماتا ہے تو بندۂ نافرمان تابِعِ فرمان ہوجاتا ہے، جیسا کہ اِس حِکایت **''مینڈک سُوار بچّھو''** سے ظاہِر ہوا۔

گناہوں کا ہے صُدور آہ! ہر گھڑی یا رب!
کر عَفْو ہائے! اَجَل سر پہ ہے کھڑی یا رب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 413 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **''عُیُونُ الْحِکایات''** (حصّہ اوّل) کے صَفْحہ 187 پر ہے: **اللہ** کا ایک نیک بندہ کسی جنگل کی بستی میں رہا کرتا تھا۔ اس کے پاس ایک **مُرغا**، ایک **گدھا** اور ایک **کُتّا** تھا۔ **مُرغا** صُبْح **نماز** کے لئے جگاتا، **گدھے** پر وہ پانی اور دیگر چیزیں لاد کر لاتا اور **کُتّا** اس کے

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر دس مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھے اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

مکان و سامان کی رکھوالی کرتا۔ ایک دن **مُرغے** کو لومڑی کھا گئی، گھر کے اَفراد اِس نقصان پر پریشان ہوئے مگر اُس نیک شخص نے صَبْر کیا اور کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔**'' چند دن کے بعد بھیڑیئے (WOLF) نے **گدھے** کو چیر پھاڑ ڈالا، اہلِ خانہ غمگین ہوئے لیکن اُس نیک آدمی نے یہی کہا: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔**'' پھر کچھ عرصے بعد **کُتّا** بیمار ہو کر مر گیا، اس پر بھی اُس نے یہی الفاظ دُہرائے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔**'' کچھ روز کے بعد ایک دشمنوں نے جنگل کی اُس بستی پر شَب خُون مارا (یعنی رات میں حملہ کر دیا) اور جانوروں کی آوازیں سُن سن کر گھروں کا کھوج (یعنی پتا) لگایا اور مال و اَسباب سمیت سب گھر والوں کو قیدی بنا کر لے گئے۔ اُس نیک شخص کے گھر میں کوئی جانور تھا ہی نہیں جو بولتا لہٰذا دشمن کو اندھیرے میں اُس کے مکان کا پتا ہی نہ چل سکا، اور اس طرح وہ اس آفتِ **ناگہانی** (یعنی اچانک آنے والی مصیبت) سے محفوظ رہا اور یوں صَبْر کے ساتھ ساتھ اِس کا یقین مزید مضبوط ہو گیا کہ ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔**''

(عیونُ الحکایات ص۱۲۱ مُلَخَّصاً) **اللہ رَبُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اگر ڈاکو آجاتا تو....؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے دَرْس ملا کہ جب بھی کوئی بیماری،

پریشانی، بے روزگاری وغیرہ آزمائش آپڑے ہمیں یہی سمجھنا اور کہنا چاہئے کہ **''اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔''** کیوں کہ ہر مصیبت سے بڑی مصیبت ہوتی ہے۔ مَثَلاً گھر میں چوری ہو جائے تو اگرچہ مالی نقصان ہوا ہے مگر یہی کہنا چاہئے: **''اللہ جو کرتا ہے بہتر کرتا ہے۔''** کیونکہ اگر ڈاکو حملہ کرتے تو شاید مالی نقصان کے ساتھ ساتھ جانی نقصان بھی ہو جاتا! یہ بھی ذہن میں رہے کہ بسا اوقات دنیا میں ملنے والی نعمت بُہت بڑی مصیبت کا باعث بھی بن جاتی ہے، مَثَلاً کسی کا پانچ کروڑ کا بونڈ کُھلا! بظاہر یہ خوشی کے مارے پاگل کر دینے والا مُعاملہ ہے مگر اُسے کیا معلوم کہ اُس کے حق میں یہ نعمت ہے یا مصیبت؟ آیا اِس رقم کے ذَرِیْعے مسجِد کی تعمیر کی سعادت ملے گی یا اس دولت کے سبب ڈاکوؤں کے ذَرِیْعے جان بھی چلی جائے گی! کس کو معلوم کہ یہ کروڑوں روپے عیش و عشرت میں وُسْعت کے لیے آئے ہیں یا انعام یافتہ کے لئے اپنے یا گھر کے کسی اہم فرد کی بیماری کے عِلاج کے لیے پہنچے ہیں! جی ہاں! ایسا ہونا ممکن ہے۔ چُنانچِہ اِس ضِمْن میں ایک سچّی حِکایت سنئے:

جگر کی تبدیلی (حِکایت)

ایک مبلّغِ دعوتِ اسلامی کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرے ایک عزیز جنہوں نے ساری زندگی محنت ومشقّت کر کے کافی دُنیوی مال جَمْع کیا اور اب وہ ایک فیکٹری کے مالِک ہیں، انہیں ڈاکٹروں نے عِلاج کے لیے جگر (LIVER) کی تبدیلی کا مشورہ دیا ہے جس پر کم و بیش 75 لاکھ روپے کا خَرْچ مُتوقّع ہے۔ جس کے لیے وہ بے چارے برسوں کی محنت سے

قائم کردہ فیکٹری بیچنے کی ترکیب بنا رہے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس عبرت ناک حِکایت پر غور فرمائیے! جب انہوں نے کام کی ابتدا کی ہوگی اور کاروبار ترقّی کے زینے طے کرنے لگا ہوگا تو کتنی خوشی حاصل ہوئی ہوگی ! مگر انہیں کیا معلوم تھا کہ یہ لاکھوں روپے اپنے جگر کی تبدیلی کیلئے جَمع کر رہے ہیں۔شَرعی مسئلہ یاد رکھئے کہ اَعْضا کی تبدیلی جائز نہیں۔

جہاں میں ہیں عبرت کے ہرسو نُمونے مگر تجھ کو اندھا کیا رنگ و بُو نے
کبھی غور سے بھی یہ دیکھا ہے تو نے جو آباد تھے وہ محَل اب ہیں سونے
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے
یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

آزمائشوں کی بارش

مصیبت زدو! ہمّت مت ہارو! مصیبتیں اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہانوں میں بیڑا پار کروادیں گی چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کسی بندے سے مَحَبَّت فرماتا ہے تو اُس پر **آزمائشوں کی بارِش** برساتا ہے پھر جب وہ بندہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو پکارتا ہے: ''اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ!'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ''میرے بندے! تُو جو کچھ

مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دے دوں گا یا اسے تیری آخرت کیلئے ذخیرہ کردوں گا۔" (اَلْمَرَض وَالْکَفّارات مع موسوعة ابن اَبِی الدُّنیا ج ٤ ص ٢٨٥ حدیث ٢١٢)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 853 صَفْحات پر مشتمل کتاب، "**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**" جلد اوّل صَفْحہ 525 پر ہے:

حضرتِ مَدائنی رَحْمۃُاللہِ تعالیٰ علیہ کہتے ہیں: میں نے جنگل میں ایک عورت کو دیکھا تو گمان کیا کہ شاید یہ بَہُت خوشحال ہے، لیکن اس نے بتایا: "وہ غموں اور پریشانیوں کی ہم نشین ہے، ایک مرتبہ اس کے شوہر نے ایک بَکْری ذَبْح کی تو اس کے بیٹوں میں سے ایک نے اپنے بھائی کو اسی طرح ذَبْح کرنے کا ارادہ کیا اور اسے ذَبْح کر دیا پھر وہ گھبرا کر پہاڑ کی طرف بھاگ گیا اور بھیڑیا (WOLF) اسے کھا گیا، اس کا باپ اس کے پیچھے گیا اور پیاس کی شدّت سے وہ بھی مر گیا۔" تو میں نے اس سے پوچھا: تمہیں صَبْر کیسے آیا؟ اس نے جواب دیا: وہ تکلیف تو ایک زَخْم تھا جو بھر گیا۔

مجھے نابینا رہنا منظور ہے

حضرتِ سیِّدُنا ابو بَصیر عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القَدِیر (جو کہ نابینا تھے) فرماتے ہیں: میں ایک بار حضرتِ سیِّدُنا امام **باقر** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القادِر کی خدمتِ سراپا عَظَمت میں حاضِر ہوا۔ آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے میرے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو آنکھیں روشن ہو گئیں، جب دوبارہ ہاتھ پھیرا تو پھر نا **بینا** ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا امام **باقر** عَلَیہِ رَحْمۃُ اللہِ القادِر نے مجھ سے فرمایا: آپ ان دونوں

باتوں میں سے کون سی بات اختیار کرنا چاہتے ہیں؟ ﴿۱﴾ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں اور قِیامت کے روز آپ سے بینائی کی نعمت کا اور دیگر اعمال کا حساب لیا جائے ﴿۲﴾ آپ نابینا ہی رہیں اور بغیر حساب وکتاب جنّت کا داخِلہ نصیب ہو جائے؟ میں نے عرض کی: جنّت میں بے حساب داخِلہ چاہئے۔ مجھے **نابینا** رہنا منظور ہے۔ (شواھِدُالنُّبُوَّۃ، ص ۲۴۱ مُلَخَّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دُکھیارا سب تکلیفیں بھول جائے گا!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اُخروی مصیبتوں کے سامنے دُنیوی راحتوں کی کوئی حقیقت نہیں، جہنَّم کا صِرف ایک جھونکا عُمر بھر کی راحت سامانیوں کو بُھلا اور خاک میں ملا کر رکھ دے گا، اسی طرح اُخروی نعمتوں کے سامنے دُنیوی تکلیفوں کی بھی کوئی حیثیت نہیں، **جنّت** کا صِرف ایک پھیرا زندَگی بھر کی تکلیفوں کو نَسیاً مّنسیا (نَس۔یَم۔مَنْسِی۔یا یعنی بُھولا بِسرا) کر دے گا اور دُکھیارا بندہ اپنے سارے دکھ بھول کر یہی سمجھے گا کہ مجھے کبھی کوئی تکلیف پہنچی ہی نہیں جیسا کہ تاجدارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ باقرینہ ہے: قِیامت کے دن اس دوزخی کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملیں اور اسے جہنَّم کا ایک جھونکا دے کر پوچھا جائے گا: اے آدَمی! کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی تھی؟ کیا تجھے کبھی کوئی نعمت ملی تھی؟ تو وہ کہے گا: ''خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! نہیں۔'' پھر اُس جنّتی کو لایا جائے گا جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف میں رہا اور اُسے جنّت کا غوطہ دیا جائے گا پھر اس سے پوچھا

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔(طبرانی)

جائے گا: اے انسان! کیا تو نے کبھی کوئی تکلیف دیکھی تھی؟ تجھ پر کبھی کوئی سختی آئی تھی؟ تو وہ کہے گا: بخدا! اے میرے رب! کبھی نہیں، مجھے کبھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ میں نے کبھی کوئی سختی دیکھی۔ (مسلم ص ۱۵۰۸ حدیث ۲۸۰۷)

''ایمان'' کا لباس (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی کوئی آفت آپڑے خواہ طویل عرصے تک بے رُوزگاری یا بیماری دُور نہ ہو یا مسائل حل نہ ہوں، ہر موقع پر صِرف صَبْر صَبْر اور صَبْر سے کام لینا اور آخِرت کا ثواب حاصِل کرنا چاہیے۔ حضرتِ **سیِّدُنا داوٗد** عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے بارگاہِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: **اے میرے رب!** تیری رِضا کے حُصُول کے لیے جو مصیبتوں پر **صَبْر** کرتا ہے اُس پریشان انسان کا بدلہ کیا ہے؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: اُس کا بدلہ یہ ہے کہ میں اُسے **ایمان کا لباس** پہناؤں گا اور اُس سے کبھی بھی نہیں اُتاروں گا۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ٤ ص ٩٠) **اللہُ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

وہ عشقِ حقیقی کی لذّت نہیں پاسکتا
جو رنج و مصیبت سے دو چار نہیں ہوتا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کربلا والوں سے بڑھ کر مصیبت زدہ کون؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پریشان حال کو چاہئے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رہے اور خود پر ''اِنفِرادی کوشِش'' کرتے ہوئے دل ہی دل میں کہے کہ شہیدان واَسیرانِ کربلا عَلَیہِمُ الرِّضْوَان پر جو مصیبتیں آئی تھیں وہ یقیناً تجھ پر آنے والی مصیبتوں سے کروڑوں گنا زیادہ تھیں مگر اُنہوں نے ہنسی خوشی برداشت کیں اور صَبْر کرکے قُربِ الٰہی کے حقدار بنے۔ تو کہیں بے صبری کرکے آخرت کی سعادت سے محروم نہ ہو جائے۔ یقیناً یقیناً یقیناً دُنیوی پریشانیوں، تنگدستیوں، بیماریوں وغیرہ میں صَبْر کرنے والوں کیلئے آخرت کی خوب خوب راحت سامانیاں ہیں۔

روشن قَبْریں

کسی بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ نے حضرتِ سیِّدُنا حسن بن ذَکْوان عَلَیہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو ان کی وَفات کے ایک سال بعد خواب میں دیکھا تو اِستِفسار کیا (یعنی پوچھا): کونسی قَبْریں زِیادہ روشن ہیں؟ فرمایا: قُبُوْرُ اَہْلِ الْمَصَائِبِ فِی الدُّنْیَا یعنی دُنیا میں مصیبتیں اُٹھانے والوں کی۔

(تَنبِیہُ الْمُغتَرِّین ص١٦٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ گھپ اندھیری قَبْر جسے دنیا کا کوئی برقی بَلب روشن نہیں کرسکتا، اِنْ شَآءَ **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ وہ میٹھے میٹھے آقا صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے

نُور کے صَدقے پریشان حالوں کیلئے نُور نُور ہو کر جگمگا اُٹھے گی۔

خواب میں بھی ایسا اندھیرا کبھی دیکھا نہ تھا جیسا اندھیرا ہماری قبر میں سرکار ہے
یارسولَ اللہ! آ کر قبر روشن کیجئے ذات بے شک آپ کی تو مَنْبَعِ انوار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کاش! ہمارے بدن قینچیوں سے کاٹے جاتے!

جب بھی مصیبت آئے صَبْر کرکے اَجر کے حقدار بنئے، **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی پارہ 23 سُوْرَۃُ الزُّمَر کی آیت 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ⑩ ترجَمۂ کنزالایمان: صابِروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

صدرُ الْاَفاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس آیت کے تَحت لکھتے ہیں: حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم نے فرمایا کہ: ہر نیکی کرنے والے کی نیکیوں کا وزن کیا جائے گا سوائے صَبْر کرنے والوں کے کہ اُنہیں بے اندازہ اور بے حساب دیا جائے گا اور یہ بھی مَروی ہے کہ اَصحابِ مصیبت و بلا (یعنی مصیبت زدہ لوگ) حاضِر کئے جائیں گے، نہ ان کے لئے میزان (ترازو) قائم کی جائے نہ ان کے لئے دفتر (یعنی نامۂ اعمال) کھولے جائیں، ان پر اَجْر و ثواب کی بے حساب بارِش ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے اُنہیں دیکھ کر

آرزو کریں گے کہ کاش! وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور ان کے جِسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے کہ آج یہ صَبْر کا اَجْر پاتے۔ (خزائن العرفان ص۸۵۰)

دَرِندوں نے پیٹ پھاڑ ڈالا تھا (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُ نا موسیٰ کلیمُ اللّٰہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ایک دن ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس کا پیٹ دَرِندوں نے پھاڑ کر گوشت نوچ لیا تھا۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اسے پہچان لیا، اس کے پاس کھڑے ہوئے اور دُعا کی: **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ بندہ تو تیرا فرماں بردار تھا میں اِسے اِس حالت میں کیوں پاتا ہوں؟ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے وَحْی فرمائی: ''اے موسیٰ! اس نے مجھ سے وہ مقام طَلَب کیا جس تک اپنے اعمال کے ساتھ نہیں پُہُنچ سکتا تھا چُنانچِہ میں نے اسے اس مقام تک پہنچانے کے لئے اس **مصیبت** میں مبتلا کیا ہے۔''

(تَنبِیهُ الْمُغتَرِّین ص۱۷۳)

کیچڑ میں لِتَھڑا ہوا بچّہ (حِکایت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ بلندیِ دَرَجات کیلئے بھی نیک بندوں کو امتحانات میں مُبْتَلا فرماتا ہے، بے شک **اللہ** ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کے ہر کام میں حِکْمت ہوتی ہے۔ البتّہ یہ ضَروری نہیں کہ صِرْف نیک بندوں ہی پر امتحان آئے، بسا اوقات گنہگاروں کو بھی مصیبتوں میں مُبْتَلا کر کے گناہوں کی آلودَگیوں سے پاک کیا جاتا ہے۔ چُنانچِہ مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اپنی تقریر

دل پذیر میں فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **بایزید بِسطامی** قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی کسی جگہ سے گزر رہے تھے، مُلاحَظہ فرمایا، ایک **بچّہ** کیچڑ میں گر گیا ہے اور اس کا بدن اور لباس گندگی میں لِتھڑ گئے ہیں، لوگ دیکھتے ہوئے گزر جاتے ہیں، کوئی پروا بھی نہیں کرتا! کہیں دُور سے ماں نے دیکھا، دوڑتی ہوئی آئی، دو تھپّڑ **بچّے** کے لگائے، کپڑے اُتار کر دھوئے، اُسے غُسل دیا۔ **حضرت** (رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ) کو یہ دیکھ کر وَجْد آ گیا اور فرمایا کہ یِہی حال ہمارا اور **رَحْمتِ الٰہی** (عَزَّوَجَلَّ) کا ہے۔ ہم گناہوں کی دَلدَل میں لِتھَڑ جاتے ہیں، کسی کو کیا پروا! مگر **رَحْمتِ الٰہی** (عَزَّوَجَلَّ) کا دریا جوش میں آتا ہے، ہم کو **مصیبتوں** کے ذَرِیْعے دُرُست کیا جاتا ہے اور توبہ و عبادات کے پانی سے غُسل دے کر صاف فرماتا ہے۔ (مُعلّمِ تقریر ص ۳۳ ملخصاً) جب مہربان ماں کچھ سزا دیکر تنبیہ (تَ۔نْ۔بِیْ۔ہ۔ یعنی خبردار) کر سکتی ہے تو ہمارا خالِق و مالِک عَزَّوَجَلَّ اس سے کہیں زیادہ مہربان ہے، بعض اوقات سزا دیکر اِصلاح فرماتا ہے۔

ربِّ کائنات عَزَّوَجَلَّ مؤمنین و مؤمنات کو اِمتحانات میں مبتلا کر کے ان کے **سیِّئات** (یعنی گناہ) مٹاتا اور دَرَجات بڑھاتا ہے۔ لٰہذا جب بھی مصیبت آئے پارہ 20 **سُوْرَۃُ الْعَنْکَبُوْت** کی دوسری آیتِ کریمہ کو ذہن میں لے آیئے:

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَكُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا لوگ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اتنی بات پر چھوڑ دیئے جائیں کہ کہیں: ہم ایمان لائے اور ان کی آزمائش نہ ہوگی۔ (پ ۲۰، العنکبوت ۲)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کوئی بھلائی نہیں

حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزّاق فرماتے ہیں: جو ہر چالیس رات میں ایک مرتبہ بھی آفت یا فِکر و پریشانی میں مبتلا نہ ہو اُس کیلئے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے یہاں کوئی بھلائی نہیں۔ (مُکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۱۵)

آفت و راحت کے بارے میں پُر حِکمت رِوایت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دُنیوی آفت و مصیبت مسلمان کے حق میں اکثر بَہُت بڑی **نعمت** ہوتی ہے، جیسا کہ **مَنقول** ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: جب میں کسی بندے پر رحم فرمانا چاہتا ہوں تو اُس کی بُرائی کا بدلہ دنیا ہی میں دے دیتا ہوں، کبھی بیماری سے، کبھی گھر والوں میں مصیبت ڈال کر، کبھی تنگیِ مَعاش (یعنی تنگدستی) سے، پھر بھی اگر کچھ بچتا ہے تو مرتے وَقْت اُس پر سختی کرتا ہوں حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرتا ہے **تو گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ اُس دن تھا جس دن کہ اُس کی ماں نے اُسے جنا تھا۔** اور مجھے اپنی عزّت وجلال کی قسم کہ میں جس بندے کو **عذاب** دینے کا ارادہ رکھتا ہوں اُس کو اُس کی ہر نیکی کا بدلہ دُنیا ہی میں دیتا ہوں، کبھی جِسْم کی صحّت سے، کبھی فراخیِ رِزْق سے (یعنی روزی بڑھا کر)، کبھی اَہل وعیال کی خوش حالی سے، پھر بھی اگر (نیکیوں کا بدلہ دینا) کچھ (باقی) رہ جاتا ہے تو مَرتے وَقْت اُس پر آسانی کر دی جاتی ہے حتّٰی کہ جب مجھ سے ملتا ہے تو اُس کی نیکیوں میں سے (اس کے پاس) کچھ بھی (باقی) نہیں رہتا کہ وہ نارِ جہنَّم سے بچ سکے۔ (شرحُ الصّدور ص ۲۸)

آسائشوں پر مت پُھولو!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس روایت کے پیشِ نظر گاڑیوں، عمارتوں، دولتوں، صحّتوں اور طرح طرح کی نعمتوں کی اپنے اوپر کثرت کو دیکھ کر ڈر جانا چاہئے کہ کہیں یہ دنیا میں نیکیوں کی جزا نہ ہو اور غربتوں، آفتوں، بیماریوں اور طرح طرح کی مصیبتوں کا اپنے اوپر سلسلہ دیکھ کر صَبْر کرنا اور دل بڑا رکھنا چاہئے کہ ہوسکتا ہے یہ آخرت کی راحت سامانیوں کا پیش خَیمہ ہو۔ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے دونوں جہانوں کی بھلائیاں طلب کرتے ہیں ؎

ڈر تھا کہ عِصیاں کی سزا، اب ہو گی یا روزِ جزا
دی اُن کی رَحمت نے صدا، یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مُصیبت کی عجیب حِکْمت (حِکایت)

حضرتِ سیِّدُ نا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ **ایک نبی** عَلَیْہِ السَّلام نے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں عَرْض کی: اے میرے ربُّ الْعِزّت ! **مومن** بندہ تیری **اطاعت** کرتا اور تیری **مَعصِیَت** (نافرمانی) سے بچتا ہے (لیکن) تُو اِس سے دنیا لپیٹ لیتا اور اس کو آزمائشوں میں ڈالتا ہے۔ جبکہ **کافِر** تیری اطاعت نہیں کرتا بلکہ تجھ پر اور تیری **مَعصِیَت** (نافرمانی) پر جُــرْأَت کرتا ہے لیکن تُو اس سے **مصیبت** کو دُور رکھتا اور اُس کیلئے دنیا کُشادہ کر دیتا ہے (آخر اس میں کیا حِکْمت ہے؟) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وَحْی فرمائی: بندے بھی

میرے ہیں اور مصیبت بھی میرے اِختیار میں ہے اور سب میری حَمْد کے ساتھ میری تسبیح کرتے ہیں، **مومِن کے ذِمّے گناہ ہوتے ہیں تو میں اُس سے دنیا کو دُور کر کے اس کو آزمائش میں ڈالتا ہوں تو یہ (آزمائش و مصیبت) اس کے گناہوں کا کفّارہ بن جاتی** ہے حتّٰی کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اُسے نیکیوں کا بدلہ دُوں گا۔ اور **کافِر** کی (دُنیوی اعتِبار سے) کچھ نیکیاں ہوتی ہیں تو میں اُس کیلئے رِزْق کُشادہ کرتا اور مصیبت کو اُس سے دُور رکھتا ہوں تو یوں اُس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں ہی دے دیتا ہوں حتّٰی کہ جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اُس کے گناہوں کی اس کو سزا دوں گا۔ (اِحیاء العلوم ج ٤ ص ١٦٢)

ہاتھوں ہاتھ سزا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ربُّ الْاَنام عَزَّوَجَلَّ کے ہر ہر کام میں حکمتیں ہوتی ہیں۔ تکلیف پر صَبْر کر کے اَجْر حاصِل کرنا چاہئے کیوں کہ آفات وبَلِیّات، **کَفّارۂ سَیِّئآت** اور باعثِ ترقّیِ دَرَجات ہوتی ہیں۔ (یعنی آفتیں اور بلائیں گناہ مٹانے اور درجے بڑھانے کا ذَرِیعہ ہوتی ہیں) چُنانچِہ **تاجدارِ رسالت**، محبوبِ ربِّ الْعِزَّت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: **اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اُس کے گناہ کی سزا فوری طور پر اُسے دنیا ہی میں دے دیتا ہے۔** (مُسنَد اِمام احمد بن حَنبل ج ٥ ص ٦٣٠ حدیث ١٦٨٠٦)

آخِرت کی مصیبت سے دنیا کی مصیبت آسان ہے

آہ! ہم تو گناہوں میں سراپا ڈوبے ہوئے ہیں، **کاش!** جب بھی کوئی مصیبت پیش آئے

اُس وَقْت یہ ذِہن بنانا نصیب ہوجائے کہ شاید آخرت کے بجائے **دنیا ہی میں سزا** دے دی گئی ہے۔ اِس طرح اُمّید ہے کہ صَبْر آسان ہوجائے گا۔ **خدا کی قسم!** مرنے کے بعد ملنے والی سزا کے مُقابلے میں دُنیا کی سزا انتہائی آسان ہے، دُنیا کی مصیبت آدمی برداشت کرہی لیتا ہے مگر **آخرت کی مصیبت برداشت کرنا ناممکن ہے** یہاں تک کہ اگر کوئی کہہ دے کہ میں قَبْر یا جہنَّم کا عذاب برداشت کرلوں گا تو وہ **کافِر** ہوجائے گا۔

ہمارے حق میں کیا بہتر ہے، ہمیں نہیں معلوم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ جو کرتا ہے یقیناً وہ صحیح کرتا ہے، بَسا اوقات بعض مُعاملات بندے کی سمجھ میں نہیں آتے لیکن بَہُت مرتبہ اُس کے حق میں اُسی میں بہتری ہوتی ہے۔ چُنانچِہ پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت 216 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْۚ وَعَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۠ (۲۱۶)	ترجَمۂ کنزالایمان: اورقریب ہے کہ کوئی بات تمھیں بُری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بُری ہو اور **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) جانتا ہے اورتم نہیں جانتے۔

(پ۲، البقرۃ: ۲۱۶)

ہر ایک کو اِمتحان کیلئے تیّار رَہنا چاہئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایمان کے ساتھ زِندَگی گزارنے والا ہی کامیاب ہے،

بڑا نازُک مُعامَلہ ہے، شیطان ہر وقت **ایمان** کی گھات میں لگا رہتا ہے۔ مصیبت آنے پر **صَبْر** کرتے ہوئے ہر حال میں **ربِّ ذُوالْجلال** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا پر راضی رَہنا چاہئے۔ پاک پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ ہمارا مالِک ومُختار ہے۔ جسے چاہے **بے حساب جنّت** میں داخِل فرمائے اور جسے چاہے **اِمتحان** میں مُبتلا کر کے **صَبْر** کی توفیق عطا فرما کر انعام واِکرام کی بارِشیں فرمائے۔ مومنِ کامِل وُہی ہے جو ہر حال میں ربِّ ذُوالْجلال عَزَّوَجَلَّ کا شکر گزار بندہ بن کر رہے۔ مصیبتوں کی وجہ سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر **اعتِراض** کر کے خود کو ہمیشہ کیلئے جہنَّم کے حوالے کر دینے والا شخص بَہُت ہی بڑا بدنصیب ہے۔ **ہر مسلمان کو امتحان کے لئے تیّار** رَہنا چاہیے، **خدائے رَحمٰن** عَزَّوَجَلَّ کا پارہ 2 **سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ** کی آیت نمبر 214 میں فرمانِ عبرت نِشان ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَ لَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: کیا اِس گُمان میں ہو کہ جنَّت میں چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر اگلوں کی سی رُوْداد (حالت) نہ آئی۔

کنگھیوں سے گوشت نوچے جاتے تھے

صدرُ الْاَفاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الھادِی **خَزائِنُ الْعِرفان** صَفحہ 71 پر مُندَرَجۂ بالا آیتِ کریمہ کے تَحت فرماتے ہیں: اور جیسی سختیاں اُن (یعنی اگلے مسلمانوں) پر گزر چکیں ابھی تک تمہیں پیش نہ آئیں۔ یہ آیت

غَزوۂ اَحْزاب کے مُتعلّق نازِل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سَخْت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صَبْر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا قدیم سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے، ابھی تو تمہیں پہلوں کی سی تکلیفیں پہنچی بھی نہیں[1]۔ ''بُخاری شریف'' میں حضرتِ سیِّدُنا خَبّاب بن اَرَت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی ہے کہ حُضُور سیِّدِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تم سے پہلے لوگ گرِفتار کئے جاتے تھے، زمین میں گڑھا کھود کر اُس میں دبا دیئے جاتے تھے پھر آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھیوں سے ان کے گوشْت نوچے جاتے تھے اور ان میں سے کوئی مصیبت انہیں ان کے دین سے روک نہ سکتی تھی۔''

(بُخارِی ج ٤ ص ٣٨٦ حدیث ٦٩٤٣ مُلَخّصاً)

مُصیبت چُھپانے کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیماری اور پریشانی پر شِکوہ کرنے کے بجائے صَبْر کی عادت بنانی چاہئے کہ شکایت کرنے سے مُصیبت دُور نہیں ہو جاتی بلکہ بے صبری کرنے سے صَبْر کا اَجْر ضائع ہو جاتا ہے۔ بِلا ضَرورت بیماری و مُصیبت کا اِظہار کرنا بھی اچّھی بات نہیں۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر

[1] خزائن العرفان ص ۷۱۔

اُس نے اسے چُھپایا اور لوگوں سے اس کی شکایت نہ کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرمادے۔“ (مُعجَم اَوسَط ج ١ ص ٢١٤ حدیث ٧٣٧)

داڑھ میں دَرْد کے سبب میں سو نہ سکا! (حکایت)

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا **اَحنف بِن قَیس** رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میری داڑھ میں شدید دَرْد ہوا جس کے سبب میں ساری رات سو نہ سکا۔ میں نے دوسرے دن اپنے **چچا جان** عَلَیہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کی خدمت میں شکایت کی کہ **”میں داڑھ کے دَرْد کی وجہ سے ساری رات سو نہ سکا۔“** اس بات کو میں نے تین بار دُہرایا۔ اِس پر اُنہوں نے فرمایا: تم نے ایک ہی رات میں ہونے والے اپنے دَرْد کی اتنی زِیادہ شکایت کر ڈالی! حالانکہ میری **آنکھ** کو ضائع ہوئے **تیس برس** ہو چکے ہیں، (اگرچہ دیکھنے والوں کو معلوم ہو مگر اپنی زَبان سے) میں نے کبھی کسی سے اِس کی شکایت نہیں کی! (اِحیاءُ العُلُوم ج ٤ ص ١٦٤) **اللہ رَبُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زباں پر شکوۂ رنج و اَلَم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

32 رُوحانی عِلاج

گُمشدہ کو بلانے کے 3 اَعمال

﴿۱﴾ **ایک** بڑے کاغذ کے چاروں کونوں پر **یَاحَقُّ** لکھ کر آدھی رات کو یا کسی بھی وَقت دونوں ہاتھوں پر رکھ کر کُھلے آسمان تلے کھڑے ہو کر دعا کیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ یا تو گُمشدہ فرد جلد واپَس آ جائے گا یا اُس کی خبر مل جائے گی۔ (مدّت: تا حُصولِ مُراد)

﴿۲﴾ 40 دن تک روزانہ دو رَکْعَت نَفْل پڑھ کر **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** 119 بار پڑھئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھاگا ہوا شخص واپَس آ جائے گا۔

﴿۳﴾ اگر کوئی چیز گُم ہو گئی ہو یا کوئی شخص غائب ہو گیا ہو تو **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** 1008 بار پڑھئے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو گُمشدہ شے یا آدمی مل جائے گا۔ (مدّت: تا حُصولِ مُراد)

گُمشدہ انسان، گاڑی اور مال واپس ملے (اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ)

﴿٤﴾ **اللہ** رَبُّ الْعِزّت کی رَحْمت پر مضبوط بھروسے کے ساتھ چلتے پھرتے، وُضو بے وُضو زیادہ سے زیادہ تعداد میں **یَارَبِّ مُوْسٰی یَارَبِّ کَلِیْم۔ بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** پڑھتے رہیے۔ اسی دَوران چند بار دُرُود شریف بھی پڑھ لیجئے۔ گُمشدہ انسان، سونا، مال، گاڑی وغیرہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مل جائیں گے۔ بلکہ دیگر حاجات کیلئے بھی یہ عمل مفید ہو گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔

حاجتیں پوری ہونے کیلئے 3 اَعمال

﴿٥﴾ **یَااَللہُ** 39 بار لکھ کر بازو پر باندھ کر یا گلے میں پہن کر جس حاکم یا افسر کے پاس جس

جائز کام کے لئے جائے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ اُس کی حاجت پوری کرے۔

﴿٦﴾ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 321 بار پڑھ کر حسبِ توفیق کوئی میٹھی چیز بچّوں میں تقسیم کردیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُراد پوری ہوگی۔

﴿٧﴾ قَلَّتْ حِیْلَتِیْ اَنْتَ وَسِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم[1] اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے، باوُضو بے وُضو پڑھتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مُراد پوری ہوگی۔

بَرْف باری روکنے کے لئے

﴿٨﴾ یَاحَافِظُ، یَاخَافِضُ لوہے کے توے کی اُلٹی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے یہ دونوں نامِ مبارک اُنگلی سے لکھ کر آسمان کے نیچے رکھ دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بَرْف باری بند ہوجائے گی۔

دشمن سے حِفاظت کے 4 اَوراد

﴿٩﴾ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ چلتے پھرتے اُٹھتے بیٹھتے بکثرت پڑھنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دشمن کے شر سے حفاظت ہوگی اور رَحْمتِ ربِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ سے دشمنِ عیّار و مکّار کے تمام وار خالی جائیں گے۔

﴿١٠﴾ یَاقَابِضُ، یَابَاسِطُ 30 بار ہر روز پڑھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دشمن پر فَتح حاصل ہوگی۔

[1] ترجمہ: یا رسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے حیلے ختم ہوگئے آپ ہی میرا وسیلہ ہیں مجھے سنبھالئے۔

﴿۱۱﴾ **یَاحَافِظُ، یَاخَافِضُ** 500 بار پڑھئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دشمن کے صدمے سے اَمان میں رہیں گے۔

﴿۱۲﴾ اگر طاقتور دشمن سے جان و مال کو خطرہ لاحِق ہو تو ہر نَماز کے بعد **یَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام** 421 بار (اوّل آخِر ایک بار دُرُودِ پاک) پڑھئے پھر گڑگڑا کر حفاظت کی دُعا کیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی دشمن کے شرّ و فساد سے محفوظ رہیں گے۔

کَشتی (اور ہر طرح کی سواری) کی حِفاظت کے 2 اَوراد

﴿۱۳﴾ کَشتی میں سُوار ہونے سے پہلے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** 21 بار پڑھ لینے والے کا سارا سفر اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آرام وسُکون کے ساتھ کٹے گا اور وہ کَشتی ڈوبنے سے بچی رہے گی۔

﴿۱۴﴾ کَشتی یا کسی بھی سُواری پر سُوار ہوتے وَقت **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** 132 بار پڑھ لیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ راستے کی آفتوں سے حفاظت ہوگی یہاں تک کہ زوردار طوفان میں بھی کَشتی ڈوبنے سے بچی رہے گی۔

سفر میں آسانی و کامیابی کے 2 اَعمال

﴿۱۵﴾ سفر شُروع کرنے سے پہلے **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** 11 مرتبہ پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سفر میں آسانی ہوگی۔

﴿۱۶﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** 49 بار لکھ کر سفر میں ساتھ رکھنے سے گھر آنے تک زمینی اور دریائی آفتوں سے حفاظت رہے گی اور جس مقصد کے لئے سفر کیا ہوگا اُس میں کامیابی نصیب ہو

گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

شادی کی رُکاوٹ کے 3 رُوحانی عِلاج

﴿۱۷﴾ جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو وہ نمازِ فجر کے بعد **یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام** 312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دُعا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جلد **شادی** ہو اور خاوند بھی نیک ملے۔

﴿۱۸﴾ **یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ** 143 بار لکھ کر تعویذ بنا کر کنوارا اپنے بازو میں باندھے یا گلے میں پہن لے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی جلد **شادی** ہو جائے گی اور گھر بھی اچّھا چلے گا۔

﴿۱۹﴾ لڑکی یا لڑکے کے رِشتے میں رُکاوٹ ہو یا اس میں بندِش کا شُبہ ہو تو روزانہ بعد نمازِ فجر باوُضو ہر بار **بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ** کے ساتھ **سُوْرَۃُ التِّیْن** 60 مرتبہ پڑھئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ چالیس دن کے اندر اندر کام ہو جائے گا۔

حادثات سے حفاظت والا عمل

﴿۲۰﴾ **بِسْمِ اللہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ**[1]۔ (ابوداؤد ج ٤ ص٤٢٠ حدیث ٥٠٩٥)

ایک صاحِب کا کہنا ہے: گھر سے باہَر نکلنے کی (اوپر دی ہوئی) دُعا جب سے پڑھنی شُروع کی ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی بار حادِثے سے بچا ہوں اور نہ جانے کتنی بار تو میری گاڑی کے شیشے دوسری گاڑیوں کے ساتھ ٹکرا گئے ہیں لیکن **اللہ** کے فَضْل سے کوئی حادِثہ یا نقصان نہیں ہوا۔

---

[1] ترجمہ: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نام سے، میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر بھروسا کیا، بُرائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی قوّت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔

Go To Index

مقدَّمہ جیتنے کے لئے 2 اَعمال

﴿۲۱﴾ جو ناجائز مقدَّمے میں پھنس گیا ہو، مقدّمے کی تاریخ والے دن یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 654 بار پڑھ کر کورٹ میں جائے، اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی فیصلہ اِسی کے حق میں ہوگا۔

﴿۲۲﴾ وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ (پ۱۵، بنی اسراءیل: ۸۱) مقدّمے کی کامیابی کیلئے روزانہ کسی بھی ایک نَماز کے بعد 133 بار پڑھئے۔ حق پر ہوں تو پڑھئے کہ ناحق پڑھنے والا اَز خود مصیبت میں گرفتار ہوسکتا ہے۔

چِلّہ کشی میں چوٹ کھائی ہو تو

﴿۲۳﴾ یَاوَاحِدُ 3000 بار 11 دن تک روزانہ پڑھئے۔ (اوّل آخر گیارہ گیارہ مرتبہ دُرُود شریف پڑھئے) اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دل پُرسکون ہوجائے گا۔

قید سے رِہائی کے 2 اَعمال

﴿۲۴﴾ اگر کوئی شخص ظُلماً قید ہوگیا ہو تو چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کثرت سے پڑھے اور یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر پہن بھی لے، اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی جلد رِہائی پائے گا۔

﴿۲۵﴾ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ بکثرت پڑھا کرے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ قید سے جلد رِہا ہوجائے گا۔

کُنویں یا نَہْر کے پانی کی کمی کا رُوحانی عِلاج

﴿۲۶﴾ اگر کسی کنویں یا نَہر کا پانی کم ہوجائے تو ٹھیکری پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

لکھ کراس کُنویں یا نَہر میں ڈال دیجئے اِنْ شَآءَ اللہ تعالٰی **پانی** میں بَرَکت ہو جائے گی۔

دکان، مکان، خاندان و سامان کی حِفاظت کے 5 اَعمال

﴿۲۷﴾ **دکان** یا مکان یا مال واسباب پر روزانہ **یَا اَللہُ** 49 بار پڑھ کر دَم کر دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف نقصانات سے حفاظت ہوگی۔

﴿۲۸﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** 69 بار کاغذ پر لکھ (یا لکھوا) کر فریم بنوا کر مکان یا دکان وغیرہ میں لٹکا دیجئے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہاں **آسیب** نہیں آئے گا اور اگر پہلے سے ہوگا تو بھاگ جائے گا۔

﴿۲۹﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** پڑھ کر اگر استعمال کی چیزوں پر دَم کر دیا جائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ **حفاظت** بھی ہوگی اور بَرَکت بھی۔

﴿۳۰﴾ **رقم** اور ہر قسم کی چیز کے لین دین (یعنی لینے اور دینے) سے پہلے **یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام** 21 بار پڑھنے کی جو عادت بنالیں گے، وہ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مُعاملے میں نقصانات سے بچے رہیں گے۔

﴿۳۱﴾ **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ** 65 بار لکھ کر اپنے پاس رکھنے والا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ظالموں کے **ظُلْم** سے محفوظ رہے گا۔

سر دَرْد سے مِنٹوں میں نَجات

(بیان کردہ طبّی اور دیسی علاج اپنے طبیب کے مشورے سے کیجئے)

ایک چمچ چینی اور دو عدد بڑی الائچیوں کے دانے نکال کر مُنہ میں رکھ لیجئے۔ اور انہیں چیونگم کی طرح چباتے اور چوس چوس کر رس پیتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تقریباً پانچ مِنٹ میں

Go To Index

شدید سر دَرْد سے نَجات مل جائے گی، چند دن کے استعمال سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دَرْدِ سر کا مَرَض جاتا رہے گا۔ شوگر کے مریض چینی کے بجائے 12 عدد ہرے پودینے کے پتّے الائچیوں کے ساتھ استِعمال کریں۔

یورک ایسڈ کا عِلاج، مولی اور لیموں سے

ایک درمیانی سائز کی مولی کے ٹکڑے کر کے اس پر ایک لیموں چِھڑک کر، دیگر نمک مَسالا ڈالے بِغیر نَہار مُنہ کھا لیجئے ایک گھنٹے تک اور کوئی چیز مت کھائیے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ''یورک ایسڈ'' نارمل ہو جائے گا۔ (یہ عمل 7 روز تک کیجئے)

شوگر، کولیسٹرول اور ہائی بلڈ پریشر کا آسان عِلاج

کریلے چھیل کر سُکھا لیجئے، پھر بیج سمیت پیس کر پاؤڈر بنا لیجئے۔ صُبح و شام آدھی چمچی کھانے سے شوگر، ہائی بلڈ پریشر اور کولیسٹرول کے مَرَض میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

مختلف بیماریوں اور پریشانیوں کا رُوحانی عِلاج

﴿۳۲﴾ جسمانی، نفسیانی، مختلف بیماریوں، ٹینشن، ڈپریشن، اثرات، جادو، نظرِ بد اور بندِش وغیرہ کے لیے ایک عجیبُ الْاَثر عمل ہے۔ تمام گھر والے اگر یہ عمل کرتے رہیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ گھریلو ناچاقیوں اور پریشانیوں سے نجات ملے، گھر امن کا گہوارہ بنے۔

فَجْر کی دو سنّتوں اور ظُہر، مغرب و عِشا کے فرضوں کے بعد والی دو سنّتوں میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے بعد قرانِ کریم کی آخری چھ سورتیں اس طرح پڑھئے: پہلی رَکْعَت میں **سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْن**، **سُوْرَۃُ النَّصْر** اور **سُوْرَۃُ اللَّھَب** اور دوسری رَکْعَت میں **سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص**، **سُوْرَۃُ الْفَلَق**

Go To Index

اور سُوْرَۃُ النَّاس پڑھیے۔ ہر سورت کے ابتِدا میں بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط پڑھیے۔(مدّتِ عِلاج: تا حُصُولِ شِفا)

میرا ہر عمل بس ترے واسطے ہو
کر اخلاص ایسا عطا یاالٰہی!

غمِ مدینہ، بقیع،
مغفرت اور بے حساب
جنّتُ الفردوس میں آقا
کے پڑوس کا طالب

محمد الیاس قادری رضوی

۲۳صفر المظفّر ۱۴۳۷ھ
06-12-2015

Go To Index

بیان: 8

مدنی وصیت نامہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مَدَنی وصیّت نامہ

(مع کفن دفن کے احکامات)

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ پرسوز رسالہ (16صَفْحات) مکمّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنے قلب میں رِقّت وھلچل محسوس کریں گے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

مَحبوبِ ربُّ الْعٰلَمِین، جنابِ صادِق وامین صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

مجھ پر دُرُود شریف پڑھو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تم پر رَحمت بھیجے گا۔ (الکامِل لابنِ عَدِی ج۵ص۵۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحسانِہٖ اِس وَقت نمازِفجر کے بعد مسجِدُ النَّبَوِی الشَّریف عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام میں بیٹھ کر ''اَرْبَعِیْنَ وَصایا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃِ'' (یعنی مدینۂ منوّرہ سے ۴۰ چالیس وصیّتیں) تحریر کرنیکی سعادت حاصِل کر رہا ہوں، آہ! صد آہ! آج میری مدینۃُ المُنوَّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا کی حاضِری کی آخِری صُبْح ہے، سُورج روضۂ محبوب عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام پر عَرضِ سلام کے لئے حاضِر ہُوا چاہتا ہے، آہ! آج

رات تک اگر جنّتُ الْبقیع میں مَدْفن ملنے کی صُورت نہ ہوئی تو مدینے سے جُدا ہونا پڑ جائے گا۔ آنکھ اَشکبار ہے، دل بے قرار ہے، ہائے! ؎

افسوس چند گھڑیاں طَیبہ کی رہ گئی ہیں
دل میں جُدائی کا غم طوفاں مچا رہا ہے

آہ! دل غم میں ڈوبا ہوا ہے، ہِجْرِ مدینہ کی جاں سَوز فِکر نے سراپا تصویرِ غم بنا کر رکھ دیا ہے، ایسا لگتا ہے گویا ہونٹوں کا تبسُّم کسی نے چِھین لیا ہو، آہ! عنقریب مدینہ چُھوٹ جائے گا، دل ٹوٹ جائے گا، آہ! مدینے سے سُوئے وطن روانگی کے لمحات ایسے جانگُزا ہوتے ہیں گویا،

کسی شِیر خَوار بچّے کو اُس کی ماں کی گود سے چِھین لیا گیا ہو اور وہ روتا ہُوا نہایت ہی حسرت کے ساتھ بار بار مُڑکر اپنی ماں کی طرف دیکھتا ہوکہ شاید ماں ایک بار پھر بُلالے گی......اور شفقت کے ساتھ گود میں چُھپا لے گی......اپنے سینے سے چِمٹا لے گی......مجھے لوری سناکر اپنی مامتا بھری گود میں میٹھی نیند سلادے گی......آہ! ؎

میں شِکَسْتہ دِل لئے بَوجَھل قدم رکھتا ہوا
چل پڑا ہوں یا شَہَنْشاہِ مدینہ اَلْوَداع

اب شِکَسْتہ دل کے ساتھ ''چالیس وَصایا'' عَرْض کرتا ہوں، میرے یہ وَصایا ''دعوتِ اسلامی'' سے وابَستہ تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی طرف بھی ہیں نیز

میری اولاد اور دیگر اہلِ خانہ بھی ان وَصایا پر ضَرور توجُّہ رکھیں۔

زہے قسمت! مجھ پاپی و بدکار کو مدینۂ پُرانوار میں، وہ بھی سایۂ سبز سبز گُنبد و مینار میں، اے کاش! جلوۂ سرکارِ نامدار، شَہَنْشاہِ اَبرار، شَفیعِ روزِ شُمار، محبوبِ پروَرْدَگار، احمدِ مختار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں شہادت نصیب ہو جائے اور جنّتُ الْبقیع میں دوگز زمین مُیَسَّر آئے اگر ایسا ہو جائے تو دونوں جہاں کی سَعادتیں ہی سَعادتیں ہیں۔ آہ! ورنہ جہاں مقدّر......

﴿۱﴾ اگر عالَمِ نَزْع میں پائیں تو اُس وَقْت کا ہر کام سنَّت کے مُطابِق کریں، ممکنہ صُورت میں سیدھی کروَٹ لِٹا کر چہرہ قبلہ رُو کریں۔ یاسین شریف بھی سنائیں اور کلمۂ طیّبہ سینے پر دم آنے تک مُسَلسَل باآواز پڑھا جائے۔

﴿۲﴾ بعدِ قبضِ روح بھی ہر ہر مُعاملے میں سُنَّتوں کا لحاظ رکھیں، مَثَلاً تَجْہِیز و تکفین وغیرہ میں تَعْجِیل (یعنی جلدی) اور زیادہ عوام اکٹّھی کرنے کے شوق میں تاخیر کرنا سنّت نہیں۔ بہارِ شریعت حصّہ 4 میں بیان کئے ہوئے اَحْکام پر عمل کیا جائے۔ خُصُوصاً تاکیدِ اَشَد تاکید ہے کہ ہرگز نوحہ نہ کیا جائے کیوں کہ یہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔

﴿۳﴾ قَبْر کا سائز وغیرہ سنّت کے مُطابِق ہو اور لَحْد بنائیں کہ سنّت ہے۔[1]

﴿۴﴾ اندرونِ قَبْر دیواریں وغیرہ کچّی مٹّی کی ہوں، آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں استِعمال نہ کی

---

[1] قبر کی دو قسمیں ہیں (۱) صندوق (۲) **لَحْد**: لَحْد بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ قبر کھودنے کے بعد مَیِّت رکھنے کیلئے جانبِ قبلہ جگہ کھودی جاتی ہے۔ لَحْد سنّت ہے اگر زمین اِس قابل ہو تو یہی کریں اور اگر زمین نرم ہو تو صندوق میں مُضایَقہ نہیں۔ ہوسکتا ہے گورکن وغیرہ مشورہ دیں کہ سلیب اندرونی حصّے میں ترچھی کرکے لگا لو مگر اس کی بات نہ مانی جائے۔

جائیں، اگر اندر میں پکّی ہوئی اینٹ کی دیواریں ضَروری ہوں تو پھر اندرونی حصّہ مٹّی کے گارے سے اچھّی طرح لِیپ دیا جائے۔

﴿۵﴾ ممکِن ہو تو اندرونی تختوں پر یاسین شریف، سُورۃُ المُلک اور دُرُودِ تاج پڑھ کر دَم کر دیا جائے۔

﴿۶﴾ کفَنِ مسنون خود سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂُ کے پیسوں سے ہو۔ حالتِ فَقْر کی صورت میں کسی صحیحُ العَقیدہ سنّی کے مال حلال سے لیا جائے۔

﴿۷﴾ غُسْل بارِیش، باعمامہ و پابندِ سنّت اسلامی بھائی عَین سنّت کے مُطابِق دیں (ساداتِ کِرام اگر گندے وُجُود کو غُسْل دیں تو سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂُ اسے اپنے لئے بے اَدَبی تصوُّر کرتا ہے)

﴿۸﴾ غُسْل کے دَوران سَترِ عورت کی مکمَّل حِفاظت کی جائے اگر ناف سے لے کر گھٹنوں سَمیت کتّھئی یا کسی گہرے رنگ کی ۲ دو موٹی چادریں اُڑھا دی جائیں تو غالِباً سَتْر چمکنے کا اِحتمال جاتا رہے گا۔ ہاں پانی ظاہری جسم کے ہر حصّے بلکہ روئیں روئیں کی جڑ سے لے کر نوک پر بہنا لازِمی ہے۔

﴿۹﴾ کفَن اگر آبِ زم زم یا آبِ مدینہ بلکہ دونوں سے تَر کیا ہوا ہو تو سعادت ہے۔ کاش! کوئی سیِّد صاحِب سر پر سفید عمامہ شریف سجا دیں[1]۔

﴿۱۰﴾ بعدِ غُسْلِ میّت، کفَن میں چہرہ چُھپانے سے قَبْل، پہلے پیشانی پر اَنگُشتِ شہادت سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ لکھئے۔

---

[1] صِرْف عُلَماء و مشائخ کو باعمامہ دفن کیا جا سکتا ہے، عام لوگوں کی مَیِّت کو مع عمامہ دفنانا مَنْع ہے۔

﴿۱۱﴾ اسی طرح سینے پر: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱۲﴾ دل کی جگہ پر: **یا رسولَ اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿۱۳﴾ ناف اور سینے کے درمیانی حِصّۂ کفن پر: **یا غوثِ اَعظم دستگیر** رضی اللہ تعالٰی عنہ، **یا امام ابو حَنِیْفَہ** رضی اللہ تعالٰی عنہ، **یا اِمام اَحمد رضا** رضی اللہ تعالٰی عنہ، **یا شیخ ضِیاءُ الدّین** رضی اللہ تعالٰی عنہ شہادت کی اُنگلی سے لکھیں۔

﴿۱۴﴾ نیز ناف کے اوپر سے لے کر سر تک تمام حِصّۂ کفن پر (علاوہ پشت کے) ''مدینہ مدینہ'' لکھا جائے۔ یاد رہے! یہ سب کچھ روشنائی سے نہیں صِرف اَنگشتِ شہادت سے لکھنا ہے اور زہے نصیب کوئی سیِّد صاحِب لکھیں۔

﴿۱۵﴾ دونوں آنکھوں پر **مدینۃُ المُنوَّرہ** زادھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْمًا کی کھجوروں کی گُٹھلیاں رکھ دی جائیں۔

﴿۱۶﴾ جنازہ لے کر چلتے وَقْت بھی تمام سنّتیں مَلْحُوظ رکھیے۔

﴿۱۷﴾ جنازے کے جُلوس میں سب اسلامی بھائی مل کر امامِ اہلِ سنّت رضی اللہ تعالٰی عنہ کا قصیدۂ دُرُود ''کعبے کے بدرُ الدُّجےٰ تم پہ کروڑوں دُرُود'' پڑھیں۔ (اس کے علاوہ بھی نعتیں وغیرہ پڑھیں مگر صِرف اور صِرف عُلَمائے اہلسنّت ہی کا کلام پڑھا جائے)

﴿۱۸﴾ جنازہ کوئی **صَحِیحُ العَقیدہ** سنّی عالمِ باعمل یا کوئی سنّتوں کے پابند اسلامی بھائی یا اَہل ہوں تو اولاد میں سے کوئی پڑھا دیں مگر خواہش ہے کہ ساداتِ کِرام کو فوقیّت دی جائے۔

﴿۱۹﴾ زہے نصیب! ساداتِ کِرام اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں قَبْر میں اُتار کر

اَرْحَمُ الرّٰحِمِین کے سُپُرد کر دیں۔

﴿20﴾ چہرے کی طرف دیوارِ قبلہ میں طاق بنا کر اُس میں کسی پابندِ سنّت اسلامی بھائی کے ہاتھ کا لکھا ہوا عَہد نامہ، نقشِ نَعلِ شریف، سبز گُنبد شریف کا نقشہ، شجرہ شریف، نقشِ ہرکارہ وغیرہ تبرُّکات رکھئے۔

﴿21﴾ جنّتُ الْبقیع میں جگہ مل جائے تو زہے قسمت! ورنہ کسی ولیُّ اللّٰہ کے قُرب میں، یہ بھی نہ ہو سکے تو جہاں اسلامی بھائی چاہیں سُپُردِ خاک کریں مگر جائے غَصْب پر دَفْن نہ کریں کہ حرام ہے۔

﴿22﴾ قَبْر پر اذان دیجئے۔

﴿23﴾ زہے نصیب! کوئی سَیِّد صاحِب تلقین فرمادیں۔[1]

---

[1] تلقین کی فضیلت: سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جب تمہارا کوئی مسلمان بھائی مرے اور اس کو مٹّی دے چکو تو تم میں ایک شخص قبر کے سرہانے کھڑا ہو کر کہے: یا فُلاں بن فُلانہ! وہ سنے گا اور جواب نہ دے گا۔ پھر کہے: یا فُلاں بن فُلانہ! وہ سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا، پھر کہے: یا فُلاں بن فُلانہ! وہ کہے گا: ''ہمیں ارشاد کر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تجھ پر رَحْم فرمائے۔'' مگر تمہیں اس کے کہنے کی خبر نہیں ہوتی۔ پھر کہے: **اُذْکُرْ مَا خَرَجْتَ عَلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا: شَھَادَۃَ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)، **وَاَنَّکَ رَضِیْتَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ** (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) **نَبِیًّا وَّ بِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا**۔ ترجمہ: ''تُو اُسے یاد کر جس پر تُو دنیا سے نکلا یعنی یہ گواہی کہ اللّٰہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے رب اور اسلام کے دین اور محمد صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نبی اور قراٰن کے امام ہونے پر راضی تھا۔'' مُنکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے چلو ہم اُس کے پاس کیا بیٹھیں جسے لوگ اُس کی حُجَّت سکھا چکے۔ اس پر کسی نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کی: اگر اُس کی ماں کا نام معلوم نہ ہو؟ فرمایا: حوّا (رضی اللہ تعالٰی عنھا) کی طرف نسبت کرے۔ (طَبَرانی کبیر ج۸ ص۲۵۰ حدیث ۷۹۷۹) یادر ہے! فُلاں بن فُلانہ کی جگہ میِّت اور اسکی ماں کا نام لے، مَثَلاً یا محمد الیاس بن اُمینہ۔ اگر میِّت کی ماں کا نام معلوم نہ ہو تو ماں کے نام کی جگہ حوّا (رضی اللہ تعالٰی عنھا) کا نام لے۔ تلقین صِرْف عَرَبی میں پڑھئے۔

﴿۲۴﴾ ہوسکے تو میرے اہلِ مَحبّت میری تدفین کے بعد 12 روز تک، یہ نہ ہوسکے تو کم از کم 12 گھنٹے ہی سہی میری قَبْر پر حَلْقہ کئے رہیں اور ذِکر و دُرُود اور تِلاوت و نَعت سے میرا دل بہلاتے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نئی جگہ میں دل لگ ہی جائے گا اِس دَوران بھی اور ہمیشہ نَماز باجماعت کا اِہتِمام رکھیں۔

﴿۲۵﴾ میرے ذِمّے اگر قرض وغیرہ ہو تو میرے مال سے اور اگر مال نہ ہو تو درخواست ہے کہ میری اولاد اگر زندہ ہو تو وہ یا کوئی اور اسلامی بھائی اِحْسَاناً اپنے پلّے سے ادا فرمادیں۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اَجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔ (مختلف اجتماعات میں اعلان کیا جائے کہ جس کسی کی بھی دل آزاری یا حق تلَفی ہوئی ہو وہ محمد الیاس عطّار قادری کو مُعاف فرمادیں اگر قرض وغیرہ ہو تو فوراً وُرَثاء سے رُجوع کریں یا مُعاف کردیں)

﴿۲۶﴾ مجھے کثرت کے ساتھ ایصالِ ثواب و دعائے مغفِرت سے نوازتے رہیں تو اِحْسانِ عظیم ہوگا۔

﴿۲۷﴾ سب کے سب مَسلکِ اعلیٰ حضرت یعنی مذہبِ اہلِ سنَّت پر امامِ اہلِ سنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی صحیح اسلامی تعلیمات کے مُطابِق قائم رہیں۔

﴿۲۸﴾ بد مذہبوں کی صُحبت سے کوسوں دور بھاگئے کہ ان کی صُحبت خاتمہ بِالْخَیر میں بہُت بڑی رکاوٹ اور سببِ بربادیِ آخرت ہے۔

﴿۲۹﴾ تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحبّت اور سنّت پر مضبوطی سے قائم رہیئے۔

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (جمع الجوامع)

﴿۳۰﴾ نمازِ پنجگانہ، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، حج وغیرہ فرائض (ودیگر واجِبات وسُنَن) کے مُعاملے میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کیا کریں۔

﴿۳۱﴾ **وصیّت ضَروری وصیّت**: دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے ساتھ ہر دم وفادار رہئے، اِس کے ہر رُکن اور اپنے ہر نگران کے ہر اُس حکم کی اِطاعت کیجئے جو شَرِیْعَت کے مُطابِق ہو شوریٰ یا دعوتِ اسلامی کے کسی بھی ذِمّے دار کی بِلا اجازتِ شَرْعی مُخالَفَت کرنے والے سے میں بیزار ہوں، خواہ وہ میرا کیسا ہی قریبی عزیز ہو۔

﴿۳۲﴾ ہر اسلامی بھائی ہفتے میں کم از کم ایک بارعَلاقائی دورہ برائے نیکی کی دعوت میں اوّل تا آخِر شرکت کرے اور ہر ماہ کم از کم تین دن، بارہ ماہ میں 30 دن اور زندگی میں یَکمُشت کم ازکم بارہ ماہ کے لئے مَدَنی قافِلے میں سفر کرے۔ ہر اسلامی بھائی اور ہر اسلامی بہن اپنے کردار کی اِصلاح پر اِستِقامت پانے کے لئے روزانہ فکرِ مدینہ کر کے "مَدَنی اِنْعامات" کا رِسالہ پُر کرے اور ہر ماہ اپنے ذِمّے دار کو جَمع کروائے۔

﴿۳۳﴾ تاجدارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَحَبّت وسنّت کا پیغام دنیا میں عام کرتے رہئے۔

﴿۳۴﴾ بدعقیدَگیوں اور بداعمالیوں نیز دنیا کی بے جا مَحبّت، مال حرام اور ناجائز فیشن وغیرہ کے خلاف اپنی جِدّ وجَہْد جاری رکھئے۔ حُسنِ اَخلاق اور مَدَنی مٹھاس کے ساتھ نیکی کی دعوت کی دھومیں مچاتے رہئے۔

﴿۳۵﴾ غصّہ اور چِڑ چِڑا پن کو قریب بھی مت پھٹکنے دیجئے ورنہ دِین کا کام دُشوار ہو جائے گا۔

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا اس نے جنّت کا راستہ چھوڑ دیا۔ (طبرانی)

﴿۳۶﴾ میری تالیفات اور میرے بیان کی کیسٹوں سے میرے وُرَثاء کو دنیا کی دولت کمانے سے بچنے کی مَدَنی اِلتجا ہے۔

﴿۳۷﴾ میرے ''تَرکے'' وغیرہ کے مُعاملے میں حکمِ شَرِیْعَت پر عمل کیا جائے۔

﴿۳۸﴾ مجھے جو کوئی گالی دے، بُرا بھلا کہے، زخمی کر دے یا کسی طرح بھی دل آزاری کا سبب بنے میں اُسے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے لئے پیشگی مُعاف کر چکا ہوں۔

﴿۳۹﴾ مجھے ستانے والوں سے کوئی اِنْتِقام نہ لے۔

﴿۴۰﴾ بِالفرض کوئی مجھے شہید کر دے تو میری طرف سے اُسے میرے حُقُوق معاف ہیں۔ وُرَثاء سے بھی درخواست ہے کہ اسے اپنا حق مُعاف کر دیں۔ اگر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت کے صَدْقے مَحشر میں خُصوصی کرم ہو گیا تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے قاتِل یعنی مجھے شہادت کا جام پلانے والے کو بھی جنَّت میں لیتا جاؤں گا بشرطیکہ اس کا خاتِمہ ایمان پر ہوا ہو۔ (اگر میری شہادت عمل میں آئے تو اس کی وجہ سے کسی قسم کے ہنگامے اور ہڑتالیں نہ کی جائیں۔ اگر ''ہڑتال'' اس کا نام ہے کہ زبردستی کاروبار بند کروایا جائے، دکانوں اور گاڑیوں پر پتھراؤ وغیرہ کیا جائے تو بندوں کی ایسی حق تلفیاں کرنا کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہہ سکتا، اِس طرح کی ہڑتال حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔)

کاش! گناہ بخشنے والا خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ مجھ گنہگار کو اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے طُفیل مُعاف فرما دے۔ اے میرے پیارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جب تک زِندہ رہوں عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گُم رہوں، ذِکرِ مدینہ کرتا رہوں، نیکی کی

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کرو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے لئے پاکیزگی کا باعث ہے۔ (ابویعلی)

دعوت کیلئے کوشاں رہوں، محبوب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شَفاعت پاؤں اور بے حساب بخشا جاؤں۔ جنّتُ الْفِردَوس میں پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب ہو۔ آہ! کاش! ہر وَقْت نظّارۂ محبوب میں گُم رہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے حبیب پر بے شُمار دُرُود و سلام بھیج، ان کی تمام اُمّت کی مغفِرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

یا الٰہی! جب رضاؔ خوابِ گِراں سے سَر اُٹھائے
دولتِ بیدار عِشقِ مصطَفٰے کا ساتھ ہو

"مَدَنی وصیّت نامہ" پہلی بار مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۱۱ھ مُطابِق 1990ء مدینۂ منوَّرہ زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا سے جاری کیا تھا پھر کبھی کبھی تھوڑی بَہُت ترمیم کی گئی تھی، اب مزید بعض ترامیم کے ساتھ حاضر کیا ہے۔

۱۰ جُمادَی الاُولٰی ۱۴۳۴ھ
23-3-2013

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

وصِیّت باعثِ مغفِرت

فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: "جو وصیّت کرنے کے بعد فوت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنّت پر فوت ہوا اور اُس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اُس کی مغفِرت ہوگئی۔" (ابنِ ماجه ج۳ ص۳۰۴ حدیث ۲۷۰۱)

کفن دَفْن کا طریقہ

مَرْد کا مسنون کفن

(۱) لِفافہ (۲) اِزار (۳) قمیص

عورت کا مَسنون کفن

مُندَرِجہ بالا تین اور دو مزید (٤) سِینہ بند (٥) اَوڑھنی۔ خُنثٰی مشکل کو عورت کی طرح پانچ کپڑے دیے جائیں مگر کُسم یا زَعْفران کا رنگا ہوا اور ریشمی کفن اسے ناجائز ہے۔

(مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص ۸۱۷، ۸۱۹، عالمگیری ج۱ ص۱۶۰، ۱۶۱)

کفن کی تفصیل

﴿۱﴾ **لِفافہ:** یعنی چادر میّت کے قد سے اتنی بڑی ہو کہ دونوں طرف باندھ سکیں ﴿۲﴾ **اِزار:** (یعنی تہبند) چوٹی (یعنی سَر کے سرے) سے قدم تک یعنی لِفافے سے اِتنا چھوٹا جو بَندِش کے لئے زائد تھا ﴿۳﴾ **قمیص** (یعنی کَفْنی) گردن سے گھٹنوں کے نیچے تک اور یہ آگے اور پیچھے دونوں طرف برابر ہو اِس میں چاک اور آستینیں نہ ہوں۔ مَرْد کی کَفْنی کندھوں پر چِیریں اور عورت کے لئے سینے کی طرف ﴿٤﴾ سِینہ بند: پِستان سے ناف تک اور بہتر یہ ہے کہ ران تک ہو۔[1] (مُلَخَّص از بہارِ شریعت ج۱ ص۸۱۸)

مدینہ

[1]: عُموماً تیّار کفن خرید لیا جاتا ہے اسکا میّت کے قد کے مطابق مَسنون سائز کا ہونا ضَروری نہیں یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اِتنا زیادہ ہو کہ اسراف میں داخل ہو جائے، لہٰذا احتیاط اسی میں ہے کہ تھان میں سے حسبِ ضَرورت کپڑا کاٹا جائے۔

غُسلِ میّت کا طریقہ

اگر بتّیاں یا لُوبان جلا کر تین، پانچ یا سات بار غُسل کے تختے کو دُھونی دیں یعنی اتنی بار تختے کے گِرد پھِرائیں، تختے پر مَیِّت کو اِس طرح لِٹائیں جیسے قَبْر میں لِٹاتے ہیں، ناف سے گُھٹنوں سَمیت کپڑے سے چُھپا دیں۔ (آج کل غُسل کے دَوران سفید کپڑا اُڑھاتے ہیں اوراس پر پانی لگنے سے مَیِّت کے سَتْر کی بے پردَگی ہوتی ہے لٰہذا کتّھئی یا گہرے رنگ کا اِتنا موٹا کپڑا ہو کہ پانی پڑنے سے سَتْر نہ چمکے، کپڑے کی دو تہیں کر لیں تو زیادہ بہتر) اب نہلانے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر پہلے دونوں طرف اِستِنجا کروائے (یعنی پانی سے دھوئے) پھر نَماز جیسا وُضو کروائیں یعنی تین بار مُنہ پھر کُہنیوں سَمیت دونوں ہاتھ تین تین بار دُھلائیں، پھر سَر کا مَسْح کریں، پھر تین بار دونوں پاؤں دھلائیں۔ مَیِّت کے وُضو میں پہلے گٹّوں تک ہاتھ دھونا، کُلّی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا نہیں ہے، البتّہ کپڑے یا رُوئی کی پُھرِیری بِھگو کر دانتوں، مَسُوڑھوں، ہونٹوں اور نتھنوں پر پھیر دیں۔ پھر سَر یا داڑھی کے بال ہوں تو دھوئیں۔ اب بائیں (یعنی اُلٹی) کَروٹ پر لِٹا کر بیری کے پتّوں کا جوش دیا ہوا (جو اَب نیم گرم رہ گیا ہو) اور یہ نہ ہو تو خالص پانی نیم گرم سَر سے پاؤں تک بہائیں کہ تختے تک پَہُنچ جائے۔ پھر سِیدھی کروَٹ لِٹا کر بھی اِسی طرح کریں پھر ٹیک لگا کر بِٹھائیں اور نرمی کے ساتھ پیٹ کے نِچلے حصّے پر ہاتھ پھیریں اور کچھ نکلے تو دھو ڈالیں۔ دوبارہ وُضو اور غُسل کی حاجت نہیں پھر آخِر میں سَر سے پاؤں تک تین بار کافُور کا پانی بہائیں۔ پھر کسی پاک کپڑے سے بدن آہِستہ سے پُونچھ دیں۔ ایک بار سارے بدن پر پانی بہانا فَرض ہے اور تین بار سُنَّت۔ (غُسلِ مَیِّت میں بے تحاشہ

پانی نہ بہائیں آخِرت میں ایک قطرے قطرے کا حساب ہے یہ یاد رکھیں)

مَرْد کو کفن پہنانے کا طریقہ

کفَن کو ایک یا تین یا پانچ یا سات بار دُھونی دے دیں۔ پھر اِس طرح بچھائیں کہ پہلے لِفافہ یعنی بڑی چادر اس پر تہبند اور اس کے اوپر کَفْنی رکھیں، اب میِّت کو اِس پر لِٹائیں اور کَفْنی پہنائیں، اب داڑھی (نہ ہو تو ٹھوڑی پر) اور تمام جسم پر خوشبو مَلیں، وہ اَعْضاء جن پر سَجدہ کیا جاتا ہے یعنی پیشانی، ناک، ہاتھوں، گُھٹنوں اور قدموں پر کافُور لگائیں۔ پھر تہبند اُلٹی جانِب سے پھر سیدھی جانب سے لَپیٹیں۔ اب آخِر میں لِفافہ بھی اسی طرح پہلے الٹی جانِب سے پھر سیدھی جانِب سے لَپیٹیں تا کہ سیدھا اُوپر رہے۔ سَر اور پاؤں کی طرف باندھ دیں۔

عورت کو کفن پہنانے کا طریقہ

کَفْنی پہنا کر اُس کے بالوں کے ۲ دو حصّے کر کے کَفْنی کے اوپر سینے پر ڈال دیں اور اوڑھنی کو آدھی پیٹھ کے نیچے بچھا کر سَر پر لا کر مُنہ پر نِقاب کی طرح ڈال دیں کہ سینے پر رہے۔ اِس کا طول آدھی پُشْت سے سینے تک اور عَرْض ایک کان کی لَو سے دوسرے کان کی لو تک ہو۔ بعض لوگ اوڑھنی اس طرح اڑھاتے ہیں جس طرح عورتیں زندگی میں سَر پر اوڑھتی ہیں یہ خلافِ سُنَّت ہے۔ پھر بدستور تہبند و لِفافہ یعنی چادر لَپیٹیں۔ پھر آخِر میں سِینہ بند پِستان کے اُوپر والے حصّے سے ران تک لا کر کسی ڈوری سے باندھیں۔[1]

---

[1]: آج کل عورَتوں کے کفَن میں بھی لِفافہ ہی آخِر میں رکھا جاتا ہے تو اگر کَفْنی کے بعد سینہ بند رکھا جائے تو بھی کوئی مُضایقہ نہیں مگر افضل ہے کہ سینہ بند سب سے آخِر میں ہو۔

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسوسال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (جمع الجوامع)

بعد نمازِ جنازہ تدفین[1]

﴿۱﴾ جنازہ قَبْر سے قبلے کی جانِب رکھنا مُسْتَحَب ہے تا کہ مِیّت قبلے کی طرف سے قَبْر میں اُتاری جائے۔ قَبْر کی پائِنْتی (یعنی پاؤں کی جانِب والی جگہ) رکھ کر سَر کی طرف سے نہ لائیں[2]

﴿۲﴾ حسبِ ضَرورت دو یا تین (بہتر یہ ہے کہ قَوی اور نیک) آدمی قَبْر میں اُتریں۔ عورت کی مِیّت مَحارِم اُتاریں یہ نہ ہوں تو دیگر رِشتے دار یہ بھی نہ ہوں تو پرہیز گاروں سے اُتروائیں[3]

﴿۳﴾ عورت کی مِیّت کو اتارنے سے لے کر تختے لگانے تک کسی کپڑے سے چُھپائے رکھیں

﴿۴﴾ قَبْر میں اُتارتے وَقْت یہ دُعا پڑھیں: **بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰه**[4]

﴿۵﴾ مِیّت کو سیدھی کروَٹ پر لٹائیں اور اُس کا مُنہ قبلے کی طرف کر دیں اور کفن کی بَندِش کھول دیں کہ اب ضَرورت نہیں، نہ کھولی تو بھی حَرَج نہیں[5] ﴿۶﴾ قَبْر کچّی اینٹوں[6] سے بند کر دیں اگر زَمین نَرم ہو تو (لکڑی کے) تختے لگانا بھی جائز ہے[7] ﴿۷﴾ اب مٹّی دی جائے، مُسْتَحَب یہ ہے کہ سرہانے کی طرف سے دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹّی ڈالیں۔ پہلی بار کہیں **مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ**[8] دوسری بار **وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ**[9] تیسری بار **وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى**[10]

۱: جنازہ اُٹھانے اور اس کی نَماز کا طریقہ "نَماز کے اَحکام" میں مُلاحظہ فرمایئے۔ ۲: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴، ۳: عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، ٤: تنویر الابصار ج ۳ ص ۱۶۶، ۵: عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، جوہرہ ص ۱۴۰، ٦: قبر کے اندرونی حصّے میں آگ کی پکّی ہوئی اینٹیں لگانا منع ہے مگر اکثر اب سیمنٹ کی دیواروں اور سلیب کا رواج ہے لہٰذا سیمنٹ کی دیواروں اور سیمنٹ کے تختوں کا وہ حصّہ جو اندر کی طرف رکھنا ہے کچّی مٹّی کے گارے سے لیپ دیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ مسلمانوں کو آگ کے اثر سے محفوظ رکھے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ ۷: بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۴۴، ۸: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا۔ ۹: اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے۔ ۱۰: اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

کہیں۔اب باقی مِٹّی پھاوڑے وغیرہ سے ڈال دیں[1] ﴿۸﴾ جتنی مِٹّی قَبْر سے نکلی ہے اُس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے[2] ﴿۹﴾ قَبْر اُونٹ کے کوہان کی طرح ڈھال والی بنائیں چَوکھونٹی (یعنی چارکونوں والی جیسا کہ آجکل تدفین کے کچھ روز بعد اکثر اینٹوں وغیرہ سے بناتے ہیں) نہ بنائیں[3] ﴿۱۰﴾ قَبْر ایک بالِشت اونچی ہو یا اِس سے معمولی زیادہ[4] ﴿۱۱﴾ بعدِ دَفْن قَبْر پر پانی چِھڑکنا مَسنون ہے[5] ﴿۱۲﴾ اس کے علاوہ بعد میں پودے وغیرہ کو پانی دینے کی غرض سے چِھڑکیں تو جائز ہے ﴿۱۳﴾ بعض لوگ اپنے عزیز کی قَبْر پر بِلا مقصدِ صَحیح مَحض رسمی طور پر پانی چِھڑکتے ہیں یہ اِسراف وناجائز ہے، فتاویٰ رضویہ شریف جلد 9 صَفْحہ 373 پر ہے: بے حاجت (قبر پر) پانی کا ڈالنا ضائع کرنا ہے اور پانی ضائع کرنا جائز نہیں ﴿۱۴﴾ دَفْن کے بعد سِرہانے الٓـمّٓ تا مُفْلِحُوْن اور قدموں کی طرف اٰمَنَ الرَّسُوْلُ سے ختمِ سُورہ تک پڑھنا مستحب ہے[6] ﴿۱۵﴾ تلقین کیجئے۔(طریقہ صَفْحَہ 6 کے حاشِیہ پر مُلاحَظہ فرمایئے) ﴿۱۶﴾ قَبْر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تک تر رہیں گے تسبیح کریں گے اور مَیِّت کا دل بہلے گا[7] ﴿۱۷﴾ قَبْر کے سِرہانے قِبلہ رُو کھڑے ہو کر اذان دیجئے۔[8]

مــدینہ

[1]: جوہرہ ص ۱۴۱، [2]: عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۶، [3]: رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۶۹، [4]: ایضاً ص ۱۶۸، [5]: فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۳۷۳، [6]: جوہرہ ص ۱۴۱، بہارِشریعت ج ۱ ص ۸۴۶، [7]: رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸۴، [8]: ماخوذ از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۰

Go To Index

بیان:9

قبر والوں کی 25 حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

قبر والوں کی 25 حکایات[1]

شیطٰن لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (48 صفحات) آخر تک پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایمان تازہ ہو جائیگا۔

(1) 560 قبروں سے عذاب اُٹھ گیا

حضرتِ علّامہ ابو عبداللّٰہ محمد بن احمد مالِکی قُرطُبی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر ایک عورت نے عَرض کی: میری جوان بیٹی فوت ہوگئی ہے، کوئی طریقہ ارشاد ہو کہ میں اسے خواب میں دیکھ لوں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے اُسے عمل بتا دیا۔ اُس نے اپنی مرحومہ بیٹی کو خواب میں تو دیکھا، مگر اِس حال میں دیکھا کہ اُس کے بدن پر تار کول (یعنی ڈامَر) کا لباس، گردن میں زنجیر اور پاؤں میں بیڑیاں ہیں! یہ ہَیبتناک منظر دیکھ کر وہ عورت کانپ اُٹھی! اُس نے دوسرے دن یہ خواب حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کو سنایا، سن کر آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بَہُت مغموم ہوئے۔ کچھ عرصے بعد حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے خواب میں ایک لڑکی کو دیکھا، جو جنّت میں ایک تخت پر اپنے سر پر تاج

---

[1] یہ بیان امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے تبلیغِ قراٰن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کے اندر ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع (۱۰ شعبانُ المُعظم ۱۴۳۱ھ/10-7-22) میں فرمایا تھا۔ ترمیم واضافے کے ساتھ تحریراً حاضرِ خدمت ہے۔ ۔مجلسِ مکتبۃ المدینہ

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پرایک بار دُرُودِ پاک پڑھااللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

سجائے بیٹھی ہے۔ آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کو دیکھ کر وہ کہنے لگی: ''میں اُسی خاتون کی بیٹی ہوں، جس نے آپ کو میری حالت بتائی تھی۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اُس کے بقَول تو تُو عذاب میں تھی، آخِر یہ انقِلاب کس طرح آیا؟ مرحومہ بولی: قبرِستان کے قریب سے ایک شخص گزرا اور اُس نے مصطَفٰے جانِ رَحْمت، شَمْعِ بزمِ ہدایت، نَوشَۂ بزمِ جنَّت، مَنْبعِ جُود و سخاوت، سراپا فضل و رَحْمت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم پر دُرُود بھیجا، اُس کے **دُرُود شریف پڑھنے کی بَرَکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہم پانچ سو ساٹھ**[560] **قَبْر والوں سے عذاب اُٹھالیا۔**

(ماخوذاًالتذکرۃ فی احوال الموتٰی واُمور الآخرۃ ج۱ص۷٤)

بَسوئے کُوئے مدینہ بڑھو دُرُود پڑھو
جو تم کو چاہئے جنَّت پڑھو دُرود پڑھو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿2﴾ بُزُرگ کی دُعا سے سارا قبرِستان بخشا گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہُوا، دُرُود شریف کی بڑی بَرَکت ہے اور وہ بھی کسی **عاشقِ رسول** کی زَبان سے پڑھا جائے تو اُس کی شان ہی کچھ اور ہوتی ہے، ہوسکتا ہے وہ کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مقبول بندہ ہو کہ جس کے قبرِستان سے گزرنے اور **دُرُود شریف** پڑھنے کی بَرَکت سے **560** مُردوں سے عذاب اُٹھالیا گیا۔ اپنے عزیزوں کی قبروں پر عاشقانِ رسول کو بصد اِحترام لے جانا، اُن سے وہاں ایصالِ ثواب کروانا یقیناً نَفْع بخش ہے۔ اللہ والوں کے قدموں کی برکتوں کے کیا کہنے! **حضرتِ** سیِّدُنا شیخ اسماعیل حضرمی علیہِ رَحمۃُ اللہِ القوی

قبرِستان سے گزرے اور ایک قَبْر کے قریب کھڑے ہو کر بَہُت روئے پھر تھوڑی دیر بعد بے ساختہ ہنسنے لگے! جب ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا: میں نے دیکھا کہ اِس قبرِستان والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے ان کے لئے **اللہ** تَعَالٰی سے آہ وزاری (کرتے ہوئے خوب رو رو کر دعائے مغفِرت) کی، تو مجھ سے کہا گیا کہ جاؤ ہم نے ان لوگوں کے بارے میں تمہاری شَفاعت قَبول کر لی۔ (یہ فرما کر کونے میں بنی ہوئی ایک قَبْر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:) اُس قَبْر والی عورت بولی کہ **اے فَقِیہ اسماعیل**! میں ایک گانے بجانے والی عورت تھی، کیا میری بھی مغفِرت ہو گئی؟ تو میں نے کہا کہ ہاں اور تُو بھی انہیں (بخشے جانے والوں) میں ہے۔ یہی چیز میری ہنسی کا باعِث ہوئی۔ (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۰۶) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام کی بھی کیا خوب شان ہے! قبروں کے حالات ان پر ظاہِر ہوں، قَبْر والوں سے گفتگو یہ فرمائیں، ان کی دُعا و مُناجات سے عذابات اُٹھ جائیں، قَبْر والے ان سے فریادیں کریں تو یہ حَضْرات سُن لیں اور ان کی امدادیں فرمائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اپنے اولیاء کے صَدْقے بے حساب بخشے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے
ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تین فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

ہمیں بھی قبرِستان جا کر مسلمانوں کی قبروں کی زیارت کرنی چاہئے کہ یہ **سنّت**، باعثِ یادِ آخرت اپنے لئے ذریعۂ مغفِرت اور اہلِ قُبور کیلئے سببِ مَنفعَت ہے۔ اس سلسلے میں **تین فرامینِ مصطفےٰ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: (۱) میں نے تم کو زیارتِ قُبور سے منع کیا تھا، اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دُنیا میں بے رَغبتی کا سبب ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔ (اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۲ حدیث ۱۵۷۱) (۲) جب کوئی شخص ایسی قَبْر پر گزرے جسے دُنیا میں جانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مُردہ اِسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔ (تاریخِ بغداد ج ۶ ص ۱۳۵ حدیث ۳۱۷۵) (۳) جو اپنے والِدَین دونوں یا ایک کی قَبْر کی ہر جُمُعہ کے دن زیارت کرے گا، اُس کی **مغفِرت** ہوجائے گی اور نیکوکار لکھا جائے گا۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج۶ ص۲۰۱ حدیث۷۹۰۱)

﴿3﴾ فاروقِ اعظم کی قَبْر والوں سے گُفْتُگُو!

امیرُالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک قبرِستان سے گزرے تو کہا: "اَلسَّلامُ علیکم یا اَھْلَ الْقُبُور! (یعنی اے قَبْر والو! تم پر سلامَتی ہو) نئی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں نے نئی شادیاں رَچالیں، تمہارے گھروں میں دوسرے لوگ آباد ہوگئے، اور تمہارے مال تقسیم ہوچکے ہیں۔" تو آواز آئی: اے **عمر**! ہماری نئی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو نیک اعمال کیے ان کا بدلہ یہاں ملا اور جو راہِ خدا میں خرچ کیا اُس کا بھی نَفْع پایا اور جو (دُنیا میں) چھوڑ آئے اُس میں نقصان اٹھایا۔ (شَرحُ الصُّدور ص ۲۰۹) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

غافِل انسان ساتھ نیکی جائے گی!

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بھی کیا شان ہے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عطا سے آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **قبر** والوں سے بھی گفتگو فرما لیتے تھے۔ بیان کردہ **حکایت** میں خُصُوصاً مال و دولت کے حَریصوں اور عالی شان مکان اور اونچے اونچے پلازے بنانے والوں کے لئے عبرت کے کافی **"مَدَنی پھول"** ہیں۔ آہ! انسان دنیا کے جس مکان کو نہایت مضبوط و مُستحکم (مُس . تَح . کَم) بناتا اور عمدہ سے عمدہ انداز میں سجاتا ہے، وہ اُس کے پاس ہمیشہ نہیں رہتا، بِالآخر دوسرے لوگ اُس کے اندر آباد ہو جاتے ہیں، اس کی خون پسینے کی کمائی اور جَمْع شُدہ پُونجی اور "بینک بَیلینس" پر بھی دوسرے ہی لوگ قبضہ جماتے ہیں۔ ہاں مرنے کے بعد صِرْف وُہی مال کام آتا ہے جو **راہِ خدا** میں خَرْچ کیا گیا ہو۔ سُورۂ دُخان پارہ 25 آیت نمبر 25 تا 29 میں ارشادِ ربّانی ہے:

كَمْ تَرَكُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۲۵﴾ وَّ زُرُوْعٍ وَّ مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿۲۷﴾ كَذٰلِكَ وَ اَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿۲۸﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ وَ مَا كَانُوْا مُنْظَرِيْنَ ﴿۲۹﴾

ترجَمۂ کنز الایمان: کتنے چھوڑ گئے باغ اور چشمے اور کھیت اور عمدہ مکانات اور نعمتیں جن میں فارِغُ البال تھے ہم نے یونہی کیا اور ان کا وارِث دوسری قوم کو کر دیا تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں مُہلَت نہ دی گئی۔

دولت دنیا یہیں رہ جائے گی
غافِل انساں ساتھ نیکی آئے گی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

قبرِستان میں سلام کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بھی قبرِستان کی حاضِری کا موقع ملے اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد **ترمِذی** شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہئے: **اَلسَّلامُ عَلَیْکُمْ یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَاوَنَحْنُ بِالْاَثَر.** ترجَمہ: ''اے قَبْر والو! تم پر سلام ہو، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہماری اور تمہاری مغفرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔'' (ترمذی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۱۰۵۵) ❁ چِہرے کی طرف سے سلام عرض کرنے کی حکمت بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: زیارتِ قبرِ میّت کے **مُواجَھہ** میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑے ہو کر ہو، اور اُس (یعنی قَبْر والے) کی پائنتی (پائِن۔تی یعنی قدموں) کی طرف سے جائے کہ اُس (یعنی صاحِبِ قَبْر) کی نگاہ کے سامنے ہو، سر ہانے سے نہ آئے کہ اُسے سر اُٹھا کر دیکھنا پڑے۔ (فتاوٰی رضویہ ''مُخَرَّجہ'' ج ۹ ص ۵۳۲) ❁ خوب رو رو کر اپنی اور اہلِ قُبُور کی مغفِرت کیلئے دُعا مانگئے، اگر رونا نہ آئے تو رونے کی سی صورت بنا لیجئے۔

قَبْر پر پھول ڈالنا

قَبْر پر پھول ڈالنا بہتر ہے کہ جب تر رہیں گے تسبیح کرینگے اور میّت کا دل بہلے گا۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸٤) ۞ یوہیں جنازے پر پھولوں کی چادر ڈالنے میں حَرَج نہیں۔ (بہارِشریعت ج ا ص ۸۵۲ مکتبۃ المدینہ) ۞ قَبْر پر سے تَر گھاس نوچنا نہ چاہیے کہ اُس کی تسبیح سے رَحمت اُترتی ہے اور مَیِّت کو اُنس حاصِل ہوتا ہے اور نوچنے میں مَیِّت کا حق ضائع کرنا ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۸٤)

قبرِستان میں کیا غور کرے؟

قبرِستان کی حاضِری کے موقَع پر اِدھر اُدھر کی باتوں اور غفلت بھرے خیالوں کے بجائے **فکرِ مدینہ** یعنی اپنا مُحاسَبہ کرتے ہوئے اپنی موت کو یاد کر کے ہو سکے تو آنسو بہایئے اور گناہوں کو یاد کر کے خود کو عذابِ قَبْر سے خوب ڈرایئے، توبہ کیجئے اور یہ تصوُّر ذِہن میں جمایئے کہ جس طرح آج یہ مُردے اپنی اپنی قبروں میں اکیلے پڑے ہیں، عنقریب میں بھی اِسی طرح اندھیری قَبْر میں تنہا پڑا ہوں گا نیز حدیثِ پاک کے ان الفاظ کو یاد کیجئے: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ یعنی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۹۹ حدیث ٦٤١١)

قبر میں مَیِّت اُترنی ہے ضَرور جیسی کرنی وَیسی بھرنی ہے ضَرور

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) گلاب کے پھول یا اژدھے؟

حضرتِ سیِّدُنا امام **سُفیان بِن عُیَیْنَہ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: عِنْدَ ذِکْرِ الصّٰلِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکْر کے وقت رَحمتِ الٰہی اترتی ہے۔

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابو یعلٰی)

(حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء ج ۷ ص ۳۳۵ رقم ۱۰۷۵۰) **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب نیک بندوں کے تذکرے کا یہ حال ہے تو جہاں نیک بندے خود موجود ہوں وہاں نُزُولِ رَحْمت کا کیا عالم ہوگا! بے شک **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے قبروں میں ہوں تب بھی فیض پہنچاتے ہیں، اوران کے پڑوس میں دَفْن ہونے والوں کے بھی وارے نیارے ہو جاتے ہیں چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** صَفْحہ 270 پر اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ارشاد ہے: **میں** نے حضرت میاں صاحِب قِبلہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کُھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا، دیکھا کہ **گلاب** کی دو شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گلاب کے **دو پھول** اُس کے نَتھنوں (یعنی ناک کے دونوں سوراخوں) پر رکھے ہیں۔ اس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر پانی کے صدمے سے کُھل گئی، دوسری جگہ قَبْر کھود کر (مرحوم کی لاش کو) اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو **دو اَژدَہے** (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پَھنوں سے اُس کا منہ بَھمْبَھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں! حیران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دل سے یہ واقِعہ بیان کیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدَھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ **اللہ** کے مزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب رَحْمت ہو گیا تھا، وہ **اَژدَھے** دَرَخْتِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور ان کے پَھن **گلاب کے پھول**۔ اِس (یعنی مرحوم) کی خیریت چاہو تو وَہیں لے جا کر دَفْن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وُہی درخْتِ گل تھے اور

وُہی گلاب کے پھول۔

مُردوں کو بُزُرگوں کے پاس دفْن کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنی برادری میں تدفین بھی بے شک جائز ہے مگر کسی ولیُّ اللّٰہ کے قُرب میں دوگز زمین نصیب ہو جائے تو مدینہ مدینہ۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اپنے مُردوں کو بُزُرگوں کے پاس دَفْن کرو کہ اِن کی بَرَکت کے سبب اُن پر عذاب نہیں کیا جاتا۔ **هُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ** . (یعنی) یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین (یعنی صحبت میں رہنے والا) بھی محروم نہیں رہتا۔ ولہٰذا حدیث میں فرمایا: **اُدْفِنُوْا مَوْتَاكُمْ وَسْطَ قَوْمِ الصّٰلِحِيْن** (یعنی) اپنے مُردوں کو نیکوں کے درمیان دَفْن کرو۔ (اَلْفِرْدَوْس بمأثور الْخَطّاب ج۱ ص۱۰۲ حدیث۳۳۷)

مُردوں طیبہ میں اے لوگو! بقیعِ پاک لیجانا

صَحابہ اور اہلبیت کے سائے میں دفنانا

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿5﴾ قبرِستان کے مُردے خواب میں آپہنچے!

ایک صاحِب کا معمول تھا کہ وہ قبرِستان میں آکر بیٹھ جاتے اور جب بھی کوئی **جنازہ** آتا اُس کی نماز پڑھتے اور شام کے وقت قبرِستان کے دروازے پر کھڑے ہو کر اِس طرح دعائیں دیتے: ”(اے قَبْر والو!) خدا تم کو اُنس عطا کرے، تمہاری غُربت پر رَحم کرے،

تمہارے گناہ مُعاف فرمائے اور نیکیاں قبول کرے۔“ وُہی صاحِب فرماتے ہیں: ایک شام (بوقتِ رخصت) میں اپنا قبرِستان والا معمول پورا نہ کرسکا یعنی انہیں دعائیں دیئے بِغیر ہی گھر آ گیا۔ **میرے خواب میں ایک کثیر مخلوق آ گئی!** میں نے ان سے پوچھا: آپ لوگ کون ہیں اور کیوں آئے ہیں؟ بولے: ہم قبرِستان والے ہیں، آپ نے عادت کر لی تھی کہ گھر آتے وقت ہم کو ہَدِیّہ (یعنی تحفہ) دیتے تھے اور آج نہ دیا۔ میں نے کہا: وہ ہَدِیّہ (ہَ۔دی۔یہ) کیا تھا؟ تو انہوں نے کہا: وہ ہَدِیّہ **دعاؤں** کا تھا۔ میں نے کہا: اچّھا، اب یہ **ہَدِیّہ** میں تم کو پھر سے دوں گا۔ اِس کے بعد میں نے اپنے اِس معمول کو کبھی تَرک نہ کیا۔ (شرحُ الصُّدور ص۲۲۶)

رُوحیں گھروں پر آکر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ کرتی ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مَعلوم ہوا مرنے والے اپنی قبروں پر آنے جانے والوں کو پہچانتے ہیں، اور انہیں زِندوں کی **دعاؤں** سے فائِدہ پہنچتا ہے، جب زِندہ لوگوں کی طرف سے **ایصالِ ثواب** کے تحفے آنا بند ہوتے ہیں، تو ان کو آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اجازت دیتا ہے تو گھروں پر جا کر اِیصالِ ثواب کا مُطالَبہ بھی کرتے ہیں۔ **میرے آقا** اعلٰی حضرت امامِ اہلِسنّت مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخَرَّجہ) جلد9 صَفُحہ650 پر نَقل کرتے ہیں: ”غَرائب“ اور ”خِزانہ“ میں منقول ہے کہ **مُؤمنین کی رُوحیں** ہر **شبِ جُمُعہ** (یعنی جُمعرات اور جمعہ کی درمِیانی رات)، **روزِ عید، روزِ عاشوراء اور شبِ بَراءَت کو اپنے گھر آکر**

باہَر کھڑی رہتی ہیں اور ہر رُوح غمناک بُلند آواز سے نِدا کرتی (یعنی پکار کر کہتی) ہے کہ اے میرے گھر والو! اے میری اولاد! اے میرے قَرابت دارو! (ہمارے ایصالِ ثواب کی نیّت سے) صَدَقہ (خیرات) کرکے ہم پر مہربانی کرو۔

ہے کون کہ گِریہ کرے یا فاتحہ کو آئے
بے کس کے اُٹھائے تِری رَحمت کے بَھرَن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿6﴾ ایصالِ ثواب کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت

ایصالِ ثواب کی ہاتھوں ہاتھ بَرَکت دیکھنے کے ضِمن میں **حضرتِ علّامہ علی قاری** علیہ رحمۃُ اللہِ الباری نقل فرماتے ہیں: **حضرتِ شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **ایک جگہ دعوت میں تشریف لے گئے**، آپ نے دیکھا کہ ایک نوجوان کھانا کھا رہا ہے، جس کے متعلّق یہ مشہور تھا کہ یہ صاحبِ کَشْف ہے، **جنّت** اور دوزخ کا بھی اِس کو کَشْف ہوتا ہے، کھانا کھاتے ہوئے اچانک وہ رونے لگا۔ وجہ دریافْت کرنے پر کہا کہ میری ماں **جہنّم** میں جَل رہی ہے **حضرتِ سیِّدُنا شیخ اکبر مُحیُ الدّین ابنِ عَرَبی** علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے پاس یہی **کلمۂ طیِّبہ ستّر ہزار مرتبہ** پڑھا ہوا محفوظ تھا، آپ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اُس کی ماں کو دل میں **ایصالِ ثواب** کر دیا۔ فوراً وہ نوجوان ہنس پڑا اور بولا کہ اپنی ماں کو **جنّت** میں دیکھتا ہوں۔ (مِرْقاۃُ المَفاتِیح ج۳ ص۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲ دارالفکر بیروت)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! وہ ''نوجوان'' کشف کے ذریعے غیب کے حالات دیکھ لیتا تھا! سیِّدُنا ابنِ عَرَبی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی کے ایصالِ ثواب کرنے پر پانسہ ہی پلٹ گیا، جس حدیثِ پاک میں **ستَّر ہزار کلمۂ طیِّبہ** پڑھنے کی فضیلت ہے وہ یہ ہے: ''بے شک جس شخص نے ستّر ہزار مرتبہ کہا: **لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ،** اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کی مغفرت فرمائے گا اور جس کے لیے یہ کہا گیا اُس کی بھی مغفرت فرمائے گا۔'' (مِرقاۃُ المَفاتِیح ج۳ ص۲۲۲ تحت الحدیث ۱۱۴۲) ہمیں بھی چاہیے کہ زندگی میں کم از کم ایک بار ہم بھی ستَّر ہزار کلِمۂ طیبہ پڑھ لیں۔ جن کے عزیز رشتے دار فوت ہو جائیں اُن کو چاہیے کہ یہ وِرْد کر کے ایصالِ ثواب کر دیں۔ ایک دن اور ایک ہی نِشَست میں پڑھنا ضَروری نہیں، تھوڑے تھوڑے کر کے بھی پڑھ سکتے ہیں، اگر روزانہ 100 مرتبہ پڑھ لیں تب بھی **دو برس** سے پہلے پہلے ستَّر ہزار کی تعداد پوری ہو جائے گی۔

میرے اعمال کا بدلہ تو جہنّم ہی تھا
میں تو جاتا مجھے سرکار نے جانے نہ دیا (سامانِ بخشش)

مرنے والے کو خواب میں بیمار دیکھنے کی تعبیر

کسی فوت شدہ کو خواب کے اندر غُصّے میں، بیمار یا ننگا وغیرہ دیکھنے کی تعبیر عام طور پر یہی بیان کی جاتی ہے کہ مُردہ عذاب میں مُبتَلا ہے، لہٰذا کسی مسلمان کو معاذَ اللہ کوئی اِس حال میں دیکھے تو اُسے چاہیے کہ مرحوم کو **ایصالِ ثواب** کرے۔ چُنانچہ دعوتِ اسلامی کے

اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مُشْتَمِل کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** (مُخَرَّجَہ)'' صَفْحَہ 139 سے ایمان افروز معلوماتی ''عرض وارشاد'' مُلاحَظہ فرمائیے: **عرض:** حُضُور! ایک شخص نے اپنی لڑکی کے اِنتِقال کے بعد دیکھا کہ وہ عَلیل (یعنی بیمار) اور بَرَہْنَہ ہے۔ یہ **خواب** چند بار دیکھ چکا ہے۔ **ارشاد: کلمۂ طیِّبہ** (یعنی ہر بار **لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ**) ستَّر ہزار (70000) مرتبہ مَع دُرُود شریف پڑھ کر **بخش** دیا جائے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** پڑھنے والے اور جس کو بخشا (یعنی ایصالِ ثواب کیا) ہے، دونوں کے لئے **ذریعۂ نَجات** ہوگا اور پڑھنے والے کو دُونا **ثواب** ہوگا اور اگر دو کو بخشے گا تو تِگُنا (یعنی تین گُنا) اِسی طرح کروڑوں بلکہ جمیع (یعنی تمام) مُؤمنین ومُؤمِنات کو **ایصالِ ثواب** کرسکتا ہے، اِسی نسبت سے اِس پڑھنے والے کو **ثواب** ہوگا۔

اللہ کی رَحمت سے تو جنّت ہی ملیگی

اے کاش! مَحَلّے میں جگہ اُن کے ملی ہو (وسائلِ بخشش)

﴿7﴾ آگ کا شُعلہ لیکر آیا، اگر……

ایک آدمی نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: **قَبْر** میں دفنانے کے بعد کیا ہوا؟ جواب دیا: ایک شخص **آگ کا شُعلہ** لے کر میری طرف آیا، اگر دُعا کرنے والا میرے لیے دُعا نہ کرتا تو وہ مجھے مارہی دیتا۔ (شرحُ الصُّدور ص ۲۸۱)

زندوں کی دعاؤں سے مُردے بخشے جاتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا فوت شُدہ مسلمانوں کو زِندوں کی دعاؤں کا

بے حد فائدہ پہنچتا ہے، چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 419 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**مَدَنی پنج سورہ**'' صَفْحَہ 397 پر ہے: **مدینے کے تاجدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ مغفِرت نشان ہے**: میری اُمّت گناہ سمیت **قَبْر** میں داخِل ہوگی اور جب نکلے گی تو بے گناہ ہوگی کیونکہ وہ مُؤمنین کی دعاؤں سے بخش دی جاتی ہے۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج ۱ ص ۵۰۹ حدیث ۱۸۷۹)

مجھ کو ثواب بھیجو، دعائیں ہزار دو
گو قَبْر میں اُتارا، نہ دل سے اُتار دو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿8﴾ مرحوم والِد صاحِب نے خواب میں آکر کہا کہ ......

حضرتِ سیِّدُنا امام سُفیان بِن عُیَیْنہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ **کا بیان ہے**: جب میرے والِد صاحِب کا انتِقال ہوگیا تو میں نے بَہُت آہ وبُکا کی (یعنی خوب رویا دھویا) اور اُن کی **قَبْر** پر روزانہ حاضِری دینے لگا پھر رَفتہ رَفتہ کچھ کمی آ گئی۔ ایک روز والِد مرحوم نے **خواب** میں تشریف لا کر فرمایا: اے بیٹے! تم نے کیوں تاخیر کی؟ میں نے پوچھا: کیا آپ کو میرے آنے کا علم ہوجاتا ہے؟ فرمایا: ''کیوں نہیں، مجھے تمہاری ہر حاضِری کی خبر ہوجاتی تھی اور میں تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا تھا نیز میرے **پڑوسی مُردے** بھی تمہاری دُعا سے راضی ہوتے تھے۔'' چُنانچِہ اس خواب کے بعد میں نے پابندی سے والِد صاحِب کی **قَبْر** پر جانا شُروع کردیا۔

(شَرْحُ الصُّدور ص ۲۲۷)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر کثرت سے دُرُودِ پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔ (جامع صغیر)

﴿9﴾ قَبْر میں مُردہ ڈوبتوں کی طرح ہوتا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ **قَبْر** والے آنے جانے والے رشتے داروں اور دوستداروں کی آمد اور اُن کی دعا اور **ایصالِ ثواب** پر خوش ہوتے ہیں اور جو رشتے دار نہیں جاتا اسکے مُنتَظِر رہتے ہیں۔ **سرکارِ نامدار** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ مشکبار ہے: مُردے کا حال **قَبْر** میں ڈوبتے ہوئے انسان کی مانِند ہے کہ وہ شدّت سے انتِظار کرتا ہے کہ باپ یا ماں یا بھائی یا کسی دوست کی **دُعا** اس کو پہنچے اور جب کسی کی دعا اُسے پہنچتی ہے تو اُس کے نزدیک وہ دُنیا وَمَافِیھَا (یعنی دنیا اور اس میں جو کچھ ہے) سے بہتر ہوتی ہے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **قَبْر** والوں کو ان کے زندہ مُتَعَلِّقِین کی طرف سے ہَدِیَّہ (ہَ۔دِی۔یَہ) کیا ہوا ثواب **پہاڑوں** کی مانِند عطا فرماتا ہے، زِندوں کا ہَدِیَّہ (یعنی تحفہ) مُردوں کیلئے "دعائے مغفِرت کرنا ہے۔"

(شُعَبُ الْاِیمَان ج٦ ص٢٠٣ حدیث ٧٩٠٥)

ماں باپ کی قَبْریں اگر بِیچ قبرِستان میں ہوں تو......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقِعی وہ بڑا ہی خوش نصیب بیٹا ہے جو اپنے والِدَین مرحومین کی قبروں کی زیارت کو جایا کرے۔ یہ مسئلہ یاد رکھئے کہ دوسری قبروں پر پاؤں رکھے بِغیر ماں باپ وغیرہ کی قبروں تک نہ جاسکتے ہوں تو دُور ہی سے فاتحہ (فا۔تِ۔حَہ) پڑھنا ہوگا، کیوں کہ بُزُرگوں کے مزاروں یا ماں باپ کی قَبروں پر جانا **مُستَحَب** کام ہے اور مسلمان کی قَبْر پر پاؤں رکھنا **حرام**، مُستَحَب کام کیلئے حرام کام کی شریعت میں اجازت

نہیں ۔میرے آقا اعلیٰ حضرت ،امامِ اہلسنّت ، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن **فتاوٰی رضویہ** (مُخرَّجہ) جلد9 صَفحہ524 پر ارشاد فرماتے ہیں: ''اِس کا لحاظ لازِم ہے کہ جس قَبْر کے پاس بِالخُصوص جانا چاہتا ہے اُس تک (ایسا) قدیم (یعنی پُرانا) راستہ ہو، (جو کہ قبریں مٹا کر نہ بنایا گیا ہو) اگر قبروں پر سے ہو کر جانا پڑے تو اجازت نہیں، سرِ راہ دُور کھڑے ہو کر ایک قَبْر کی طرف مُتَوَجِّہ ہو کر ایصالِ ثواب کر دے۔''

قَبْر کے پاس بیٹھ کر تِلاوت کرنے کے بارے میں......

بارگاہِ رضویت میں ہونے والے ''سُوال وجواب'' ملاحَظہ ہوں، **سُوال**: ''قبرِستان میں کلام شریف یا پنج سورہ قَبْر کے نزدیک بیٹھ کر تلاوت کرنا جائز ہے یا نہیں؟'' **الجواب**: ''قَبْر کے پاس تِلاوت یاد پر خواہ دیکھ کر ہر طرح جائز ہے (کہ وہاں تلاوت سے رَحمت اُترتی اور مَیِّت کا دل بہلتا ہے) جبکہ **لِوَجْہِ اللّٰہ** (یعنی اللّٰہ تعالٰی کی رِضا کیلئے) ہو، اور قَبْر پر نہ بیٹھے، نہ کسی قَبْر پر پاؤں رکھ کر وہاں پُہنچنا ہو، اور اگر بے اس کے (یعنی قَبْر پر پاؤں رکھے بِغیر) وہاں تک نہ جاسکے تو قَبْر کے نزدیک تِلاوت کے لیے جانا **حرام** ہے، بلکہ کَنارے ہی سے جہاں تک بے کسی قَبْر کو رَوندے جاسکتا ہے، تِلاوت کرے۔'' (فتاوٰی رضویہ "مُخرَّجہ" ج ۹ ص ۵۲۴،۵۲۵)

﴿10﴾ نُورانی لباس

ایک بُزُرگ نے اپنے مرحوم بھائی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: کیا زندہ لوگوں کی دُعا تم لوگوں کو پہنچتی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ''ہاں **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ **نورانی لباس**

کی صورت میں آتی ہے اسے ہم پہن لیتے ہیں۔" (شَرحُ الصُّدُور ص ۳۰۵)

جلوۂ یار سے ہو قبر آباد وَحْشتِ قبر سے بچا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿11﴾ نُورانی طَباق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا ہم جو دُعا و **ایصالِ ثواب** کرتے ہیں وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے فوت شدہ مسلمانوں کو نہایت عمدہ شکل میں پہنچتا ہے، لہٰذا ہم کو چاہئے کہ اپنے مرحوم عزیزوں بلکہ جُملہ مسلمانوں کو ایصالِ ثواب کرتے رہیں۔ "شَرحُ الصُّدور" میں ہے: **جب** کوئی شخص میِّت کو ایصالِ ثواب کرتا ہے تو حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل علیہ السلام اسے **نورانی طَباق** (یعنی تھال) میں رکھ کر قَبْر کے کَنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں: "**اے قَبْر والے!** یہ ہدِیَّہ (یعنی تحفہ) تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے قَبول کر۔" یہ سن کر وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کے پڑوسی (مُردے) اپنی مَحْرومی پر غمگین ہوتے ہیں۔ (اَیضاً ص ۳۰۸)

قبر میں آہ! گُھپ اندھیرا ہے فَضْل سے کردے چاندنا یارب!

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ایصالِ ثواب کے 4 مَدَنی پھول

مرحوم کی قَبْر میں نور پیدا ہو

(۱) (ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قَبْر کی زِیارت کو جانا چاہے تو **مُستَحَب** یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیرِ مکروہ وقت میں) دو رَکعت نَفْل پڑھے، ہر رَکعت میں

Go To Index

سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ کے بعد ایک بار اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور تین بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھے اور اِس نَماز کا ثواب صاحِبِ قَبْر کو پہنچائے، اللہ تعالیٰ اُس فوت شدہ بندے کی قَبْر میں نور پیدا کرے گا اور اِس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بَہُت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

(فتاوٰی عالمگیری ج۵ص ۳۵۰)

سب قبر والوں کو سِفارِشی بنانے کا عمل

(۲) شفیعِ مُجرِمان صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شَفاعت نشان ہے: جو شخص قبرِستان میں داخِل ہوا پھر اُس نے سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ، سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص اور سُوْرَۃُ التَّکَاثُر پڑھی پھر یہ دعا مانگی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو کچھ قراٰن پڑھا اُس کا ثواب اِس قبرِستان کے مُؤمِن مَردوں اور مُؤمِن عورَتوں کو پہنچا۔ تو وہ سب کے سب قِیامت کے روز اس (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے) کے سِفارِشی ہونگے۔ (شَرْحُ الصُّدُورص ۳۱۱)

مُردوں کی گنتی کے برابر ثواب کمانے کا طریقہ

(۳) حدیثِ پاک میں ہے: ''جو گیارہ بار سُوْرَۃُ الْاِخْلَاص پڑھ کر اس کا ثواب مُردوں کو پہنچائے، تو مُردوں کی گنتی کے برابر اسے (یعنی ایصالِ ثواب کرنے والے کو) ثواب ملے گا۔'' (جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیُوطی ج۷ ص۲۸۵ حدیث۲۳۱۵۲) (٤) اس طرح بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے: قبرِستان میں جائے تو الحمد شریف اور الٓمّٓ سے مُفْلِحُوْنَ تک اور اٰیَۃُ الْکُرْسِی اور اٰمَنَ الرَّسُوْلُ آخر سورہ تک اور سُوْرَۂ یٰسٓ اور تَبَارَکَ الَّذِی

اور اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ ایک ایک بار اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ (مکمل سورۃ) بارہ یا گیارہ یا سات یا تین بار پڑھے۔ (بہارِشریعت ج ۱ حصّہ ٤ ص ٨٤٩ مکتبة المدینة باب المدینه کراچی)

بھیجو اے بھائیو مجھے تحفہ ثواب کا
دیکھوں نہ کاش قبر میں، میں منہ عذاب کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12-13) غوثِ پاک کی "اپنے امام" کے مزار پر حاضری

ہمارے غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم "حنبلی"، یعنی حضرت سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مُقلِّد تھے، غوثِ پاک رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ قبرِستان اور خُصوصاً بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المُبِین کے مزاراتِ طیِّبات کی زیارت فرمایا کرتے تھے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ علی بن ہَیْتی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النورانی اور شیخ بَقابن بَطو رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مَزار فائضُ الْاَنوار کی زیارت کی تو دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی قبرِ انور سے نکل کر حضرت شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی سے مُعانَقہ کیا (یعنی گلے ملے) اور آپ کو خِلْعَت (یعنی عزّت افزائی کا لباس) عنایت کر کے فرمایا: اے عبدُ القادِر! تمام لوگ علمِ شریعت وطریقت میں تیرے مُحتاج ہوں گے۔ پھر میں حضرتِ غوثِ اعظم علیہ رَحمۃُ اللہِ الاکرم کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا شیخ مَعروف کَرخی رَحْمۃُ اللہِ

تعالٰی علیہ کے مزارِ پُر انوار پر گیا، وہاں حضرتِ شیخ عبدالقادِر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النورانی نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاشَیْخُ مَعْرُوْفُ! عَبَرْنَاكَ بِدَرَجَتَیْن ۔یعنی اے شیخ معروف! آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ سے دو دَرَجے بڑھ گئے ہیں۔ انہوں نے قبر میں سے جواب دیا: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاسَیِّدَ اَھْلِ زَمَانِهٖ ۔یعنی اور آپ پر سلامتی ہو، اے اپنے زمانے والوں کے سردار! (قلائد الجواہر ص ۳۹ مصر) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔** اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین وفات کے بعد بھی اپنے مزارات میں زندہ وحیات رہتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنی قبرِ انور سے نکل کر حضرتِ سیِّدُنا غوثِ اعظم دَستگیر علیہ رَحمۃُ اللہ الْقدیر سے بَغَل گیر ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا مَعروف کَرخی رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے روضۂ مبارَک سے آپ رَحْمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے سلام کا اس طرح جواب دیا کہ باہَر سنائی دیا۔

جو ولی قبل تھے یا بعد ہوئے یا ہوں گے
سب ادب رکھتے ہیں دل میں مِرے آقا تیرا (حدائقِ بخشش شریف)

"المدد یا غوث" کے دس حُرُوف کی نسبت سے مَزارات کے مُتَعلِّق 10 مَدَنی پھول

مزارات پر حاضِری کا طریقہ

(۱) (اولیاءِ کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السّلام کے) مزاراتِ طیِّبات پر حاضِر ہونے میں پائنتی (پا۔ئِنْ۔

تی۔یعنی قدموں) کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصِلہ پر مُواجَہہ میں (یعنی چہرے کے سامنے) کھڑا ہو اور مُتَوَسِّط (مُ۔تَ۔وَس۔سِط۔یعنی درمِیانی) آواز میں (اس طرح) سلام عَرض کرے: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِیْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ پھر دُرُودِ غوثِیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، اٰیَۃُ الکُرسِی ایک بار، سُوْرَۃُ اِخْلَاص سات بار، پھر ''دُرودِ غوثِیہ'' سات بار، اور وَقت فُرصت دے تو سُوْرَۃُ یٰسٓ اور سورۂ مُلک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دُعا کرے کہ الٰہی! اِس قِراءت پر مجھے اِتنا ثواب دے جو تیرے کرم کے قابل ہے، نہ اُتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میری طرف سے اِس بندۂ مقبول کو نذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شَرْعی ہو اُس کے لیے دُعا کرے اور صاحبِ مزار کی رُوح کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اپنا وسیلہ قرار دے، پھر اُسی طرح سلام کر کے واپَس آئے۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخرَّجَہ" ج ۹ ص ۵۲۲) دُرودِ غوثِیہ: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

(مَدَنی پنج سورہ ص ۲۶۰)

مَزارات کی زیارت سُنَّت ہے

(۲) ہمارے پیارے پیارے آقا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم شُہَدائے اُحُد علیہم الرضوان کی مبارَک قبروں کی زیارت کو تشریف لے جاتے اور اُن کے لیے دُعا فرماتے۔ (مُصنَّف عَبد الرَّزّاق ج۳ ص۳۸۱ رقم ۶۷۴۵، تفسیر دُرِّ مَنثور ج ۴ ص ۶۴۰)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

مَزاراتِ اولیا سے نَفْع ملتا ھے

(۳) فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام فرماتے ہیں: اولیاءِ کرام و بُزُرگانِ دین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے مزاراتِ طَیِّبات کی زیارت کو جانا جائز ہے وہ اپنے زائر (یعنی مزار پر حاضِر ہونے والے) کو نَفْع پہنچاتے ہیں۔ (رَدُّالمُحتار ج۳ ص۱۷۸)

قَبْر کو بوسہ نہ دیں

(٤) مزار شریف یا قَبْر کی زیارت کیلئے جاتے ہوئے راستے میں فُضُول باتوں میں مشغول نہ ہو۔ (اَیضاً) قَبْر کو بوسہ نہ دیں، نہ قَبْر پر ہاتھ لگائیں (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ۵۲۲، ۵۲۶) بلکہ قَبْر سے کچھ فاصلے پر کھڑے ہو جائیں۔

شُہَداءِ کرام کے مزارات پر سلام کا طریقہ

(٥) شُہَداءِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلام کے مزاراتِ طاہِرات کی زیارت کے وقت اِس طرح سلام عَرض کیجئے: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ترجمہ: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے بدلے، پس آخرت کیا ہی اچّھا گھر ہے۔ (فتاوٰی عالمگیری ج۵ ص۳۵۰)

مَزار پر چادر چڑھانا

(٦) بُزُرگانِ دین اور اولیاء و صالحین رَحِمَهُمُ اللّٰهُ المُبِین کے مزاراتِ طَیِّبات پر غِلاف (یعنی چادر) ڈالنا جائز ہے، جبکہ یہ مقصود ہو کہ صاحِبِ مزار کی وَقْعَت (یعنی عزّت و عَظَمت) عوام کی نظر میں پیدا ہو، ان کا ادب کریں، ان کے بَرَکات حاصل کریں۔ (رَدُّالمُحتار ج۹ ص۵۹۹)

مزار پر گُنْبد بنانا

(۷) قَبْر کوپُختہ (یعنی پکّی) نہ کرنا بہتر ہے، عام مسلمان کی قَبْر کے گرد بلامقصدِ صحیح عمارت بنانے کی شَرْعاً اجازت نہیں کہ یہ مال ضائع کرنا ہے۔ البتّہ اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰہُ السّلام کے مزارات کے گرد اچّھی اچّھی نیّتوں سے عمارات وگُنْبد (گُم۔بَد) بنانا جائز ہے۔ **فتاوٰی رضویہ** جلد 9 (مُخَرَّجہ) صَفْحہ 418 پر ہے: ''کَشْفُ الْغِطاء'' میں ہے: ''مَطالِبُ الْمُؤمنین'' میں لکھا ہے کہ سَلَف (یعنی گُزَشتہ دَور کے بُزُرگوں) نے مشہور عُلَماء ومَشایخ کی قبروں پر عمارت بنانا مُباح (یعنی جائز) رکھا ہے تا کہ لوگ زِیارت کریں اوراس میں بیٹھ کر آرام لیں، لیکن اگر زینت (یعنی خوبصورتی اورآرائش) کے لیے بنائیں تو حرام ہے۔ مدینۂ منوّرہ میں صَحابہ (عَلَیْهِمُ الرِّضْوان) کی قبروں پر اگلے زمانے میں قُبّے (یعنی گُنْبد) تعمیر کئے گئے ہیں، ظاہِر یہ ہے کہ اُس وقت جائز قرار دینے سے ہی یہ ہوا اور رَوضۂ اَقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مرقدِ انور (یعنی مزارِ پاک) پر بھی ایک بُلند قُبّہ (عظیم سبز سبز گنبد شریف) ہے۔

مزارت پر چَراغاں کرنا

(۸) اگر شَمعیں روشن کرنے میں فائدہ ہو کہ مَوضَعِ قُبُور میں مسجِد ہے یا قُبُور سرِراہ (یعنی راستے میں) ہیں یا وہاں کوئی شخص بیٹھا ہے یا مزار کسی ولیُّ اللّٰہ یا مُحَقِّقِین عُلَماء میں سے کسی عالِم کا ہے، وہاں شَمعیں روشن کریں ان کی رُوحِ مبارَک کی تعظیم کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

لیے جو اپنے بدن کی، خاک پر ایسی تجلّی ڈال رہی ہے جیسے آفتاب زمین پر، تاکہ اس روشنی (یعنی لائٹنگ) کرنے سے لوگ جانیں کہ یہ ولی کا مزارِ پاک ہے تاکہ اس سے تبرُّک کریں اور وہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا مانگیں کہ ان کی دُعا قبول ہو، تو یہ اَمر جائز ہے اس سے اَصلاً مُمانَعت نہیں، اور اعمال کا مدار نیّتوں پر ہے۔

(فتاوٰی رضویه "مُخَرَّجه" ج ۹ ص ٤٩٠، اَلْحَدِيْقَةُ النَّدِيَّة ج٢ ص٦٣٠)

قَبْر کا طواف

(۹) تعظیم کی نِیّت سے قَبْر کا طواف کرنا منع ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۸۵۰)

قَبْر کو سجدہ کرنا

(۱۰) قَبْر کو سجدۂ تعظیمی کرنا حرام ہے اور اگر عبادت کی نِیّت ہو تو کفر ہے۔

(ماخوذ از فتاوٰی رضویه ج ۲۲ ص ٤٢٣)

﴿14﴾ قَبْر میں قراٰن پڑھنے والا نوجوان

ابُوالنَّضْر نیشاپوری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی جو کہ ایک مُتَّقی گورکَن تھے، فرماتے ہیں: میں نے ایک قبر کھودی، لیکن اُس میں دوسری قبر کی طرف راستہ نکل آیا تو میں نے دیکھا کہ عمدہ لباس میں ملبوس اور بہترین خوشبو سے مُعطَّر ایک حسین وجمیل نوجوان اس میں پالتی (یعنی چوکڑی) مارے بیٹھا قرآنِ کریم پڑھ رہا ہے۔ نوجوان نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: کیا قِیامت آگئی؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: جہاں سے مِٹّی ہٹائی تھی وَہیں رکھ

دو، تو میں نے مِٹّی وَہیں رکھ دی۔(شرح الصُّدور ص ۱۹۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدْقے ہماری مغفِرت ہو۔**

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے نبیوں، ولیوں اور مخصوص نیک بندوں کے جسموں کو قَبْروں میں بھی سلامت رکھتا اور خوب اِنعام واِکرام سے مالا مال کرتا ہے، یہ حَضْرات اپنے مزارات میں بھی عبادات کی لذّات اُٹھاتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے پیاروں کے مزاروں کو خوشبوؤں سے خوب مہکاتا ہے اور لوگوں کی ترغیب کیلئے کبھی عام لوگوں پر اس کا اظہار بھی فرما دیتا ہے۔

دُنیا و آخرت میں جب میں رہوں سلامت
پیارے پڑھوں نہ کیوں کر تم پر سلام ہر دم (ذوقِ نعت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿15﴾ مہکتی قبر

حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ ابی الدُّنیا رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے **حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حَبیب** رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ سے روایت کی کہ ایک قَبْر سے خوشبوئیں آتی تھیں۔ کسی نے صاحبِ قبر کو خواب میں دیکھ کر اُن سے پوچھا: یہ خوشبوئیں کیسی ہیں؟ جواب دیا: **تلاوتِ قرآن اور روزے کی۔** (کتاب التھجد وقیام اللیل رقم۲۸۷ ج۱ ص۳۰۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، قرانِ کریم کی تلاوت اور روزہ وعبادت

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ (طبرانی)

میں بے حد برکت ہے اور ربُّ العزّت اپنی رَحمت سے اپنے عبادت گزار بندوں کی قبروں کو خوشبوؤں سے مہکاتا ہے۔

کیا مہکتے ہیں مہکنے والے
بُو پہ چلتے ہیں بھٹکنے والے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿16﴾ کانا مُردہ

ایک بُزُرگ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میرا ایک پڑوسی گمراہی کی باتیں کیا کرتا تھا، اُسکے مرنے کے بعد میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ **کانا** ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا مُعامَلہ ہے؟ جواب دیا: میں نے صَحابۂ کرام (علیہم الرضوان) کی مبارک شان میں ''عَیب'' نکالے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو ''عیب دار'' کردیا! یہ کہہ کر اُس نے اپنی **پھوٹی ہوئی آنکھ** پر ہاتھ رکھ لیا۔ (شَرْحُ الصُّدور ص ۲۸۰)

ہر صَحابی جنّتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِس حِکایت سے معلوم ہوا کہ صَحابۂ کرام علیہم الرضوان کی شانِ عَظَمت نشان میں نکتہ چینی کرنا بے حد خطرناک ہے۔ ان مُقتدَر حضرات کے بارے میں زَبان تو زَبان دل میں بھی کوئی بُری بات نہیں لانی چاہئے۔ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔(ترغیب وترہیب)

شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ252 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ''تمام صَحابۂ کِرام رضی اللہ تعالٰی عنہم اہلِ خیر وصَلاح (یعنی بھلائی اور تقوے والے) ہیں اور عادِل، ان کا جب ذِکر کیا جائے تو خیر (یعنی بھلائی) ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔'' مزید آگے چل کر صَفْحَہ254 پر فرماتے ہیں: ''تمام صَحابۂ کِرام اعلٰی واَدنٰی (اور ان میں ادنٰی کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنّم (میں داخل تو کیا ہوں گے اُس) کی بِھنک (بِھ۔نَ۔کْ یعنی ہلکی سی آواز تک) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انھیں غمگین نہ کرے گی، فِرِشتے ان کا اِستِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وَعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔'' عاشقِ صحابہ واہلبیت، اعلٰی حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:

اہلسنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حُضور
نَجم[1] ہیں اور ناؤ[2] ہے عِترت[3] رسول اللہ کی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿17﴾ پُراَسرار کُنویں کا قیدی

شَیْبان بن حسن کا بیان ہے: میرے والِد صاحِب اور عبدُ الواحِد بن زَید ایک جِہاد میں تشریف لے گئے، اُنھوں نے ایک پُراَسرار کُنواں دیکھا جس میں سے آوازیں

[1]: ستارے [2]: کشتی [3]: اولاد۔اہلبیت

آ رہی تھیں! اندر جھانکا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص تخت پر بیٹھا ہے اور اُس کے نیچے پانی ہے، انہوں نے دریافت کیا: **جن ہو یا انسان**؟ جواب دیا: انسان۔ پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ بولا: **اَنطاکِیہ کا**، میرا قِصّہ یہ ہے کہ **میرے ربّ** عَزَّوَجَلَّ **نے مجھے وفات دے دی اور اب مجھ کو اس کُنویں میں قَرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے قید کر دیا ہے،** ''اَنطاکِیہ'' کے کچھ لوگ میرا ذِکرِ خیر تو کرتے ہیں مگر میرا دَین (یعنی قرضہ) نہیں چُکاتے۔ چُنانچِہ یہ دونوں (یعنی میرے والِد صاحِب اور اُن کے رفیق) ''اَنطاکِیہ'' گئے اور (معلومات کرکے) اُس **پُر اَسرار کُنویں کے قیدی** کا دَین (یعنی قَرض) چُکا کر واپَس اُسی مقام پر آئے تو وہاں نہ اب وہ شخص تھا نہ ہی کُنواں! یہ دونوں حَضرات اُسی **پُر اَسرار کُنویں** والی جگہ پر جب رات سوئے تو خواب میں وُہی شخص آیا اور اُس نے کہا: ''**جَزَاکُمَا اللّٰہُ عَنِّیْ خَیْرًا۔**'' (یعنی اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم دونوں کو میری طرف سے بہترین بدلہ دے) میرا قَرض ادا ہونے کے بعد میرے **پَرْوَرْدَگار** عَزَّوَجَلَّ نے مجھ کو **جنّت** کے فُلاں حصّے میں داخِل فرما دیا ہے۔ (شَرْحُ الصُّدور ص۲۶۷)

مَقروض شہید بھی جنّت میں نہ جاسکے گا جب تک کہ......

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، ''قَرض'' بَہُت بڑا بوجھ ہے، جو لوگ ادائے قَرض میں ٹالَم ٹول کرتے ہیں اُن کو بیان کردہ **حِکایت** سے ڈر جانا چاہئے اور قَرض خواہ (یعنی جس سے قَرض لیا ہے اُس) کو اپنے پاس دھکّے کِھلانے کے بجائے خود اُس کے

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر روزِ جُمعہ دوسو بار دُرُودِ پاک پڑھا اُس کے دوسو سال کے گناہ مُعاف ہوں گے۔ (کنزالعمال)

پاس جا کر شکریہ کے ساتھ اُس کا قَرض ادا کر دینا چاہیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ جُھوٹ مُوٹ "آج کل" کرتے ہوئے موت آجائے اور **قَبْر** میں جان پھنس جائے۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر کوئی آدمی **اللہ** عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زِندہ ہو پھر **اللہ** عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس کے ذِمّے **قَرض ہو تو وہ جنَّت میں داخِل نہ ہو گا** یہاں تک کہ اُس کا قَرض ادا کر دیا جائے۔" (مُسندِ اِمام احمد ج۸ص۳۴۸ حدیث۲۲۵۰۶) کوئی مسلمان مقروض فوت ہو جائے تو عزیزوں کو چاہیے کہ فوراً اُس کا قرضہ ادا کر دیں تاکہ مرحوم کے لئے قَبر میں آسانی ہو۔ **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: "بے شک تمہارا رفیق جنَّت کے دروازے پر اپنے **قَرض** کی وجہ سے روک دیا گیا ہے اگر تم چاہو تو اُس کا **قَرض** پورا ادا کرو اور اگر چاہو تو اُسے (یعنی فوت شدہ مقروض کو) عذاب کے حوالے کر دو۔"

(اَلمُستَدرَک لِلحاکِم ج۲،ص۳۲۲ حدیث۲۲۶۰/۶۱)

نمازِ جنازہ سے قبل اعلان کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کیا ہی اچھا ہو کہ **نمازِ جنازہ** پڑھانے سے قبل امام صاحِب یا کوئی اسلامی بھائی اِس طرح **اِعلان** فرما دیا کریں: **مرحوم** کے اہلِ خاندان اور دوست اَحباب توجُّہ فرمائیں، **مرحوم** نے اگر زندَگی میں کبھی آپ کی دل آزاری یا حق تلفی کی ہو تو ان کو مُعاف کر دیجئے، اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مرحوم کا بھی بھلا ہو گا اور آپ کو بھی ثواب

ملیگا۔ آپ کا اگر مرحوم پر **قرض** ہو اور وہ مُعاف کردیں گے تو اِن شاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہوگا۔ اس کے بعد امام صاحِب **نیّت و نمازِ جنازہ کا طریقہ** بھی بتائیں۔

وقت پر قرضہ ادا کر دو پھرو مت قول سے
جھوٹ مت بولو بچو بے کار ٹالَم ٹُول سے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿18﴾ قَبْر میں آنکھیں کھولدیں

حضرتِ سیِّدُنا ابوعلی علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْوَلی فرماتے ہیں: میں نے ایک **فقیر** (یعنی اللہ کے ایک نیک بندے) کو قَبْر میں اُتارا، جب کفن کھولا اوران کا سر خاک پر رکھ دیا کہ اللہ تعالٰی ان کی غُربت (یعنی بیکسی) پر رَحم کرے، **فقیر** نے آنکھیں کھول دیں اور مجھ سے فرمایا: اے **ابوعلی!** تم مجھے اُس (ربِّ کریم) کے سامنے ذلیل کرتے ہو جو مجھ پر خاص کرم فرماتا ہے! میں نے عَرض کی: اے میرے سردار! کیا موت کے بعد زِندگی ہے؟ فرمایا: بَلْ اَنَا حَیٌّ وَّکُلُّ مُحِبِّ اللّٰہِ حَیٌّ لَاَنْصُرَنَّکَ بِجَاھِی غَدًا (میں زندہ ہوں اور خُدا کا ہر پیارا زندہ ہے، بیشک وہ وَجاہت وعزّت جو مجھے روزِ قیامت ملے گی اُس سے میں تیری مدد کروں گا)۔ (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص ٤٣٣)

اولیا بعدِ وفات بھی زندہ ہوتے ہیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اولیاءِ کرام و شہداءِ عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور سب کچھ مُلاحَظہ فرمارہے ہوتے ہیں: اعلٰی حضرت رحمۃُ اللّٰہِ

تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: علّامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ شرحِ مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں: اولیاءُ اللّٰہ کی دونوں حالتوں (یعنی زندگی وموت) میں اَصلاً (یعنی کسی قسم کا کوئی) فَرق نہیں، اِسی لیے کہا گیا ہے کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں تشریف لے جاتے ہیں۔

(فتاوٰی رضویہ ''مخرجہ'' ج۹ ص ٤٣٣ ،مِرقاۃُ المَفاتِیح ج ٣ ص ٤٥٩ تحت الحدیث ١٣٦٦)

کون کہتا ہے ولی کو، مر گئے
قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿19﴾ جب بھینس کا پاؤں زمین میں دھنسا۔۔۔

قبرِستان کی سُوکھی گھاس کاٹ کر لے جانا جائز ہے مگر جانوروں کو قبروں پر چلانے چَرانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: اِس فقیر (یعنی اعلیٰ حضرت) غَفَرَ اللّٰہُ تَعَالٰی لہٗ (اللّٰہ تعالٰی اس کی مغفرت فرمائے) نے (اپنے پیر بھائی) حضرتِ سیِّدی ابوالحسین نوری مُدَّظلُّه العالی سے سنا کہ ہمارے بلاد میں ''مارہرہ مُطَہَّرہ'' (الھند) کے قریب ایک جنگل میں گنجِ شہیداں ہے (یعنی جس میں بہت سارے شہید مدفون ہیں اس اجتماعی قبر کے اوپر چلتا ہوا) کوئی شخص اپنی بھینس لیے جاتا تھا، ایک جگہ زمین نَرم تھی، ناگاہ (یعنی یکا یک) بھینس کا پاؤں (زمین میں) جارہا، معلوم ہوا یہاں قبر ہے، قبر سے آواز آئی: ''اے شخص! تُو نے مجھے

تکلیف دی، تیری بھینس کا پاؤں میرے سینے پر پڑا۔'' (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجہ" ج ۹ ص ٤٥٣)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا شُہَدا ءِ کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام حیات ہوتے اور قبروں میں ان کے بدن سلامت رہتے ہیں۔

شہیدوں کو ملی حق سے حیاتِ جاوِدانی ہے
خدا کی رَحمتیں، جنّت میں اُن کی میہمانی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

﴿20﴾ قَبْر پر بیٹھنے والے کو تَنبِیہ

عُمارَہ بن حَزْم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے ایک قَبْر پر بیٹھے دیکھا، فرمایا: او قَبْر والے! قَبْر سے اُتر آ، نہ تو صاحِبِ قَبْر کو ایذا دے نہ وہ تجھے۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرجہ" ج ۹ ص ٤٣٤) اِس **مَدَنی حکایت** سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو جنازے کے ساتھ قبرِستان جاتے ہیں اور تدفین کے دَوران مَعاذَ اللہ بِلا تکلُّف قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

﴿21﴾ قَبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیمَرہ رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: کسی شخص نے ایک **قبر پر پاؤں** رکھا، قبر سے آواز آئی: اِلَیْكَ عَنِّیْ وَلَا تُؤْذِنِیْ اپنی طرف ہٹ، (یعنی دور ہو! اے شخص میرے پاس سے!) اور مجھے ایذا نہ دے۔ (ایضاً ص ٤٥٢، شَرحُ الصُّدُور ص ٣٠١)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فرشتے اس کیلئے اِستغفار کرتے رہیں گے۔(طبرانی)

﴿22﴾ قبر پر سونے والے سے صاحبِ قبر نے کہا۔۔۔۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: میں ''ملکِ شام'' سے بصرہ کو آتا تھا، رات کو خَندَق (یعنی کھائی یا گڑھے) میں اُترا۔ وُضو کیا اور دو رَکعت (رَکْ ۔ عَتْ) نماز پڑھی۔ پھر ایک قَبْــــر پر سر رکھ کر سو رہا، جب جاگا تو ناگاہ (یعنی اچانک) سُنا کہ صاحِبِ قَبْر شِکایت کرتا اور فرماتا ہے کہ لَقَدْ اٰذَیْتَنِیْ مَنْذُ اللَّیْلَۃِ یعنی تو نے رات بھر مجھے ایذا پہنچائی۔ (صاحِبِ قبر نے مزید فرمایا:) ہم جانتے ہیں اور تم کو پتا نہیں، ہم عمل پر قادِر نہیں، تم نے دو رَکعَت جو نَماز پڑھی وہ دُنیا وَمافِیہا (یعنی دنیا اور اِس میں جو کچھ ہے اُس) سے بہتر ہے، پھر اُس نے (مزید) کہا کہ اہلِ دنیا کو اللہ تعالٰی ہماری طرف سے جزائے خیر دے جب وہ ہم کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں تو وہ ثواب نور کے پہاڑ کی مِثْل ہم پر داخِل ہوتا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجَہ" ج ۹ ص ۴۵۲، شَرْحُ الصُّدُور ص ۳۰۵)

﴿23﴾ اٹھ تو نے مجھے ایذا دی!

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ مِینا تابِعی علیہ رَحمۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں گیا، دو رَکعات پڑھ کر ایک قَبْــر پر لیٹا رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سُنا، صاحِبِ قبر کہتا ہے: قُمْ فَقَدْ اٰذَیْتَنِیْ اُٹھ کہ تو نے مجھے ایذا دی۔ (دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی ج۷ ص ۴۰)

قَبْر پر پاؤں رکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حکایت نمبر 21-22-23 سے معلوم ہوا کہ قَبْر پر

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُود پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

پاؤں رکھنے یا سونے سے قَبْر والے کو اِیذا ہوتی ہے اور بِلا اجازتِ شَرْعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قَبْر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قَبْر کو رَوندے اور نہ کسی قَبْر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَ التَّسلِیم نے منع فرمایا ہے: **دو فَرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (۱) مجھے آگ کی چِنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جُوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اِس سے کہ میں کسی مسلمان کی قَبْر پر چلوں۔ (سُنَنِ اِبن ماجہ ج ۲ ص ۲۵۰ حدیث ۱۵۶۸) (۲) ایک آدمی کو آگ کی چِنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے کو جلا کر اس کی کھال تک پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قَبْر پر بیٹھے۔ (صَحیح مُسلِم ص ۴۸۳ حدیث ۹۷۱)

قَبروں کو مٹا کر بنائے ہوئے راستے پر چلنا حرام ہے

قبرِستان میں عام راستے سے جائے، جو راستہ نیا بنا ہوا ہو اُس پر نہ چلے۔ ''رَدُّالْمُحتار'' میں ہے: (قبرِستان میں قبریں مِٹا کر) جو نیا راستہ نکالا گیا ہو اُس پر چلنا حرام ہے۔ (رَدُّالْمُحتار ج ۱ ص ۶۱۲) بلکہ نئے راستے کا صِرف گمان ہو تب بھی اُس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

مزارات کے گرد قبریں مٹا کر بنائے ہوئے فرش پر چلنا پھرنا حرام

کئی مزاراتِ اولیاء پر دیکھا گیا ہے کہ زائرین کی سَہولت کی خاطر مسلمانوں کی

قبریں مِسمار کر کے (یعنی توڑ پھوڑ کر) فرش بنا دیا جاتا ہے، ایسے فرش پر لیٹنا، چلنا، کھڑا ہونا، ذکرواذکار اور تلاوت کیلئے بیٹھنا وغیرہ حرام ہے، دُور ہی سے فاتحہ پڑھ لیجئے۔

قَبر کے قریب گندگی کرنا

قَبر پر رہنے کا مکان بنانا، یا قَبر پر بیٹھنا، یا سونا، یا اس پر بَول وبَراز (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنا یہ سب اُمورِ اَشَدّ (یعنی سخت ترین) مکرُوہ قریب بحرام ہیں۔(فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجَه" ج ۹ ص ٤٣٦) سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: مُردے کو قَبر میں بھی اُس بات سے اِیذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اُسے اَذِیَّت ہوتی۔

(اَلْفِردَوس بمأثور الْخطّاب ج ۱ ص ۱۲۰ حدیث ٧٤٩ دار الفکر بیروت)

مَیِّت دَفنانے کے لئے قبروں پر پاؤں رکھنا پڑے تو؟

قبرِستان میں مَیِّت کے لیے قَبر کھودنے یا دُفن کرنے جانا چاہتے ہیں، بیچ میں قبریں حائل ہیں، اِس حاجت کیلئے اجازت ہے، پھر بھی جہاں تک بن پڑے بچتے ہوئے جائیں اور ننگے پاؤں ہوں، ان اَموات (یعنی قبر والوں) کیلئے دعا اِستِغفار (یعنی مغفِرت کی دعائیں) کرتے جائیں۔(فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجَه" ج ۹ ص ٤٤٧) ایسے موقَع پر صِرف وُہی جائیں جن کو تدفین کرنی ہے، ایک بھی زائد نہ جائے، مَثَلاً معلوم ہو کہ تین کافی ہو جائیں گے تو چوتھا وہاں تک نہ جائے، اور وہ تین بھی اگر مجبوراً قبروں پر کھڑے تھے تو مِٹّی ڈالنے کے بعد اذان وفاتحہ وغیرہ کے لئے نہ رکیں، فوراً لوٹ آئیں اور جہاں یقینی طور پر پاؤں

تلے قبریں نہ ہوں ایسی جگہ آکر اذان و فاتحہ کی ترکیب کریں۔

قبرِستان میں چِیُونٹیوں کو مِٹھائی ڈالنا

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' کے صَفحہ 348 تا 349 سے **ایک معلوماتی** ''عرض وارشاد'' مُلاحظہ ہو: **عرض:** مُردہ (یعنی مَیِّت) کے ساتھ مِٹھائی (چینی) قبرِستان میں **چِیونٹیوں** کے ڈالنے کے لیے لے جانا کیسا ہے؟ **ارشاد:** ساتھ لے جانا روٹی کا جس طرح عُلَمائے کِرام نے منع فرمایا ہے ویسے ہی مِٹھائی ہے اور **چِیونٹیوں** (آٹا یا مِٹھائی یا چینی وغیرہ) کو اس نِیَّت سے ڈالنا کہ مَیِّت کو تکلیف نہ پہنچائیں یہ مَحض جَہالت ہے۔ اور یہ نِیَّت نہ بھی ہو تو بھی بجائے اِس (یعنی چِیونٹیوں کو ڈالنے) کے مساکِینِ صالحین (یعنی نیک و پارسا غریبوں) پر تقسیم کرنا بہتر ہے۔ ﴿پھر فرمایا:﴾ مکان پر جس قَدَر چاہیں خیرات کریں، قبرِستان میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ اَناج تقسیم ہوتے وقت بچّے اور عورتیں وغیرہ غُل (یعنی شور) مچاتے اور مسلمانوں کی قبروں پر دوڑتے پھرتے ہیں۔

قَبْر پر پانی چِھڑکنا

شبِ بَراءت میں یا کسی بھی حاضِری کے موقع پر بعض لوگ اپنے عزیز کی قَبْر پر بِلا مقصدِ صحیح مَحض رَسمی طور پر پانی چِھڑکتے ہیں یہ اِسراف و ناجائز ہے، اور اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اِس سے مَیِّت کی قَبْر میں ٹھنڈک ہو گی تو اِسراف کے ساتھ ساتھ نِری جہالت بھی ہے، ہاں مَیِّت کی تدفین کے بعد چھڑکنے میں حرج نہیں بلکہ بہتر ہے۔ اِسی طرح اگر قَبْر پر پَودے

وغیرہ ہیں اِس لئے پانی ڈالا جب بھی حرج نہیں۔لیکن یہ یادر ہے!پانی ڈالنے کے لئے اگر قبروں پر پاؤں رکھ کر جانا پڑتا ہوتو جائے گا تو گنہگار ہوگا، بلکہ ایسی صورت میں اُجرت دیکر کسی اور سے بھی نہ ڈلوائے۔

پُرانے قبرِستان میں مکان بنانا کیسا؟

قبرِستان وَقف ہے اور وَقف میں اپنی سُکُونَت (یعنی رِہائش) کا مکان بنانا ''تَصَرُّفِ بے جا'' ہے اور اس (یعنی وَقف) میں تَصَرُّفِ بے جا **حرام** ہے۔ پھر اگر اُس قِطْعے(یعنی زمین کے ٹکڑے۔ پلاٹ) میں قُبُور بھی ہوں اگرچِہ نشان مٹ کر ناپَید (یعنی بالکل غائب) ہوگئی ہوں، جب تو **مُتَعدَّد حراموں کا مجموعہ** ہے،(مثلاً ان نظر نہ آنے والی) قبروں پر پاؤں رکھنا ہوگا، چلنا ہوگا، بیٹھنا ہوگا، پیشاب پاخانہ کرنا ہوگا، اور یہ سب **حرام** ہے۔اس میں مسلمانوں کو طرح طرح سے **ایذا** ہے اور مسلمان بھی کون؟ اَموات (یعنی فوت شدہ) کہ شکایت نہیں کر سکتے، دنیا میں عِوَض (عِ۔وَض۔یعنی بدلہ یا اِنتِقام) نہیں لے سکتے، بے وجہِ شَرعی مسلمانوں کی ایذا اللہ و رسول کی ایذا ہے، **اللہ و رسول** (عَزَّوَجَلَّ وصَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو اِیذا دینے والا **مُستَحِقِّ جہنَّم**۔ اِسی طرح اگر قبرِستان کے قریب مکان بنایا، پاخانے یا دھوبیوں کے غَلیظ پانی کا بہاؤ قُبُور پر رکھا تو یہ بھی **سخت حرام** ہے اور جو باوَصفِ قُدرت اُسے مَنْع نہ کرے وہ بھی **مُرتَکِبِ حرام** ہے اور بَطَمعِ کرایہ (یعنی کرائے کے لالچ میں) اُسے رَوا (یعنی جائز) رکھنا سستے داموں دوزخ مول لینا (یعنی سستے بھاؤ میں جہنَّم خریدنا) ہے، یہ

کام اُسی شخص کے ہو سکتے ہیں جس کے دل میں نہ اسلام کی قدر، نہ مسلمانوں کی عزّت، نہ خُدا کا خوف، نہ موت کی ہَیبت۔ وَالْعِیاذُ بِاللّٰہِ تعالٰی۔ (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص۴۰۹)

پُرانی قَبْر میں ہَڈِّیاں نظر آئیں تو.....؟

اگر بارِش یا کسی بھی سبب سے قبر کُھل جائے اور مُردے کی ہڈِّیاں وغیرہ نظر آنے لگیں تو اُس قَبْر کو مِٹّی سے بند کر دینا ضَروری ہے۔ اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** سے سُوال جواب ملاحظہ ہوں: **سُوال:** کیا فرماتے ہیں عُلَمائے دین اس مسئلے میں کہ قدیم قبر اگر کسی وجہ سے کُھل جائے یعنی اُس کی مٹّی الگ ہو جائے اور **مُردے کی ہڈِّیاں** وغیرہ ظاہر ہونے لگیں تو اِس صورت میں قبر کو مٹّی دینا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب:** اس صورت میں اُسے مِٹّی دینا فقط جائز ہی نہیں بلکہ **واجِب** ہے کہ سَترِ مسلِم (یعنی مسلمان کا پردہ رکھنا) لازِم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۹ ص ۴۰۳)

خواب کی بُنیاد پر قَبْر کُشائی کا مسئلہ

بعض اوقات مُردہ خواب میں آکر بتاتا ہے کہ میں زندہ ہوں! مجھے نکالو! یا کہتا ہے: میری قَبْر میں پانی بھر گیا ہے، مجھے یہاں پریشانی ہے! میری لاش کسی اور جگہ مُنتقِل (TRANSFER) کر دو! وغیرہ، چاہے بار بار اِس طرح کے خواب نظر آئیں، خوابوں کی بُنیاد پر ''قَبْر کُشائی''، یعنی قبر کھولنا جائز نہیں۔ بِالْفرض کسی نے خواب کی بُنیاد پر یا شَرعی اجازت نہ ہونے کے باوُجُود قَبْر کھول دی اور میِّت کا بدن مَعَ کفن سلامت نکلا، خوشبوئیں

آئیں اور دیگر بھی اچّھی اچّھی نشانیاں دِکھیں تب بھی بِلا اجازتِ شَرعی **قَبْر کُشائی** کرنے والے گنہگار ہی ٹھہریں گے، اِس ضِمن میں **فتاوٰی رضویہ شریف** کے ''سُوال جواب'' مُلاحَظہ ہوں، **سُوال:** اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک عورت پوری مدّتِ حَمل کے بعد بحالتِ حَمل انتِقال کرگئی، دستور کے مطابِق اُسے دَفْن کردیا گیا، ایک مردِ صالح (یعنی نیک آدمی) نے خواب دیکھا کہ اُس عورت کو **زندہ بچّہ** پیدا ہوا ہے، اب شخصِ مذکور کے خواب پر اعتِماد کرکے قَبْر کھود کر بچّے کو عورت کے ساتھ نکالنا جائز ہے یا نہیں؟ **الجواب:** جائز نہیں، مگر جب کوئی روشن دلیل ہو، پردہ محفوظ ہے، اور خواب طرح طرح کے ہوتے ہیں، ''سِراجیہ'' پھر ''ہندیہ'' میں ہے: ایک عورت کے حَمل کو سات مہینے ہوئے بچّہ اُس کے پیٹ میں حَرَکت کرتا تھا، وہ مرگئی اور اُسے دَفْن کردیا گیا، پھر کسی نے اُسے **خواب** میں دیکھا کہ وہ کہتی ہے میں نے بچّہ جنا ہے، تو قَبْر نہ کھودی جائے گی۔ **واللّٰہُ تعالٰی اَعْلَمَ** یعنی اور خدائے برتر خوب جاننے والا ہے۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجَه" ج ۹ ص ۴۰۵، ۴۰۶)

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت مُخَرَّجَه صَفْحَه 501 تا503 سے ''قَبْر کُشائی'' کے متعلق نہایت اَہَم وعبرت انگیز ''عرض وارشاد'' مُلاحَظہ فرمایئے: **عرض:** ایک قَبْر کچّی ہے، ہر بار (بارِش وغیرہ کا) پانی بھر جاتا ہے (کیا) اِس میں پکّی ڈاٹ (یعنی سوراخ بند کرنے کی چیز) لگادیں؟ **ارشاد:** قَبْر پر ڈاٹ لگانے میں حَرَج نہیں، ہاں کھولی نہ جائے۔ میّت کو دَفْن کرکے جب مٹّی دے دی گئی تو وہ ''اَمانت'' ہوجاتا ہے **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) کی، اس کا کشف

(یعنی کھولنا) جائز نہیں۔(کیونکہ قَبْر میں مُردہ) دو حال سے خالی نہیں (یا تو) مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے یا مُنعَم عَلَیہ (یعنی نعمت میں)۔اگر مُعَذَّب (یعنی عذاب میں) ہے تو دیکھنے والا دیکھے گا اِسے، جس سے اُسے (یعنی خود دیکھنے والے کو) رنج پہنچے گا اور کر کچھ نہیں سکتا۔اور اگر مُنعَم عَلَیہ (یعنی نعمت میں) ہے تو اس میں اُس (یعنی مَیّت) کی ناگواری ہے۔

قبر پر بچّے کودتے پھرتے ہیں

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت کے مُؤَلِّف (یعنی ترتیب دینے والے) شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنّت حُضُور مفتیٔ اعظم ہند حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد مصطفٰے رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے **ارشاد** کے تحت حاشیے میں فرماتے ہیں: ''فقیر کہتا ہے کہ اگر صورت مَعاذَ اللہ صورتِ اُولیٰ (یعنی عذاب والامُعامَلہ) ہے تو ناگواری اور زیادہ ہونی چاہیے اور بے وجہ ناحق اِیذائے مُسلِم حرام (اور) خُصُوصاً ایذائے مَیّت، نیز حدیث کے ارشاد سے ثابت ہے کہ ''مُردے کو قَبْر سے تکیہ (یعنی ٹیک) لگانے سے بھی اَذِیَّت ہوتی ہے۔'' تو مَعاذَ اللہ محض اپنی خواہش کے لیے نہ (کہ) ضَرورت و حاجت کے لیے اُس پر کُدال چلانا اور قَبْر کو کھود ڈالنا کس قَدَر سَخْت اِیذا کا باعِث ہو گا۔آہ! مسلمانوں کے قبرِستانوں کی آج جو رَدّی حالت ہے اُس پر جس قَدَر بھی رَویا جائے کم ہے۔قَبْر پر لوگ بیٹھ کر حُقّے پیتے، خُرافات کرتے، لَغو (یعنی بے کار) باتیں بناتے، گالیاں بکتے، قَہقَہے اُڑاتے ہیں۔غیر قوم ہی کے لوگوں پر بس نہیں خود مسلمان بھی یہ ناشائِستہ بے ہُودہ حَرکتیں کرتے

ہیں۔ **بچّے قُبُور پر کھیلتے کودتے پھرتے ہیں بلکہ گدھے اُن پر لوٹتے لِید کرتے ہیں،** بکریاں بیٹھتی مینگنیاں کرتی ہیں۔ **وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ** ۔ مسلمانو! خدا کے لیے آنکھیں کھولو! ایک دن تمہیں بھی (دنیا سے) جانا ہے۔ ان مُردوں کی خاطر کچھ انتِظام نہیں کرتے (تو) اپنے ہی لیے کرو۔''

﴿24﴾قَبْر کُشائی کرنے والا اندھا ہو گیا!

بِلا اجازتِ شَرعی قَبْر کُشائی کا بھیانک انجام دنیا میں بھی دیکھا جاسکتا ہے، چُنانچِہ **ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت** صَفْحَہ 502 پر ہے: علّامہ طاش کُبریٰ زادہ رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے یہ حدیث دیکھی کہ ''عُلَمائے دین کے بدن کو مِٹّی نہیں کھاتی، بدن اُن کا سلامت رہتا ہے۔'' شیطان نے اُن کے دل میں وَسوَسہ ڈالا کہ ہمارے استاد بہُت بڑے عالم ہیں اُن کی قَبْر کھول کر دیکھوں کہ ان کا بدن کس حال پر ہے! اِس وَسوَسے نے اُن پر ایسا غَلَبہ کیا کہ ایک شب میں جاکر قَبْر کھولی، دیکھا کفن بھی مَیلا نہ تھا۔ جب دیکھ چکے، قَبْر سے آواز آئی: ''دیکھ چُکا! **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) تجھے اندھا کرے۔'' اُسی وقت دونوں آنکھیں بہ گئیں (یعنی وہ نابینا ہو گئے)۔

﴿25﴾قَبْر کھولنے والا زندہ دَفْن ہو گیا

اِسی طرح ناجائز طور پر قَبْر کُشائی کرنے والے ایک اور شخص کا دردناک انجام مُلاحَظہ ہو چُنانچِہ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: **ایک عورت** کا اِنتقال ہوا، دَفْن کردی گئی،

Go To Index

اُس کے شوہر کو بَہُت مَحَبَّت تھی، مَحَبَّت نے مجبور کیا کہ اس کی قَبْر کھول کر دیکھے، کیا حال ہے! ایک عالِم سے یہ اِرادہ ظاہِر کیا، اُنہوں نے مَنْع کیا، نہ مانا اور اُن کو قبرِستان تک ساتھ لے گیا، عالِم نے ہر چند مَنْع کیا لیکن اس نے قَبْر کھولی۔ عالِم صاحِب قَبْر کے کنارے بیٹھے رہے، وہ نیچے اُترا دیکھا کہ **اُس عورت کے دونوں پاؤں پیچھے سے لے جا کر اُس کی چوٹی سے باندھ دیئے گئے ہیں۔** اُس نے چاہا کہ کھول دوں ہر چند طاقت کی مگر نہ کھول سکا۔ ''**اللہ** کی لگائی ہوئی گِرَہ کون کھول سکے!'' اُن عالِم صاحِب نے مَنْع فرمایا، نہ مانا۔ دوبارہ پھر زور کیا، عالِم صاحِب نے پھر مَنْع کیا کہ دیکھ اِسی میں خیریت ہے اسے ایسے ہی رہنے دے، اُس نے کہا: ایک بار تو اور زَور کر لوں پھر جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ زَور کر ہی رہا تھا، **بِالآخر زمین دھنسی اور وہ (زندہ) مرد و (مُردہ) عورت دونوں زمین میں چلے گئے۔**

وَالْعِیاذُ بِاللہ تَعَالٰی۔		(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص ۵۰۲،۵۰۳)

نہ پیدا ہو ضِد اور رہے ہر گھڑی سَر		مِرا حکمِ شَرْعی پہ خم یا الٰہی
تِرے قَہر سے میں اَماں چاہتا ہوں		تُو دے عافیّت کر کرم یا الٰہی

بسر زندگی میری نیکی کی دعوت
میں ہو، نکلے طیبہ میں دم یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!		صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَمانتاً دَفْن کرنے کا مَسْئَلہ

بعض لوگ دوسرے شہروں میں فوت ہوجاتے ہیں تو ان کو عارِضی طور پر اَمانتاً دَفْن کر دیا جاتا ہے، پھر مَوقَع کی مُناسَبَت سے نکال کر ان کے آبائی گاؤں وغیرہ میں لے جا کر تدفین کرتے ہیں یہ **ناجائز** ہے۔اسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ''یہ حرام ہے، دَفْن کے بعد (قَبْــــر) کھولنا جائز نہیں۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۹ ص٤٠٦)

کسی کے پلاٹ پر بِغیر اجازت تدفین

اگر لوگ کسی کے پلاٹ یا کھیت وغیرہ میں بِغیر اجازتِ مالِک تدفین کردیں تو مالِک کو اختیار ہے کہ مَیِّت کو نکلوا دے یا زمین کو ہموار کر کے اُس پر کھیتی یا تعمیرات وغیرہ جو چاہے کرے۔ چُنانچِہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: مِٹّی ڈالنے کے بعد مَیِّت کو قَبْر سے نہ نکالا جائے گا مگر کسی آدمی کے **حق** کے باعِث مَثَلاً یہ کہ زمین غَصْب کی ہوئی ہو اور مالِک کو اختیار ہوگا کہ مُردے کو باہَر نکالے یا قَبْر زمین کے برابر کردے۔(درمختار ج۳ ص۱۷۰) میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولانا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن ایک **سُوال** کے جواب میں اِسی طرح کا جُزْئِیّہ (جُزْ۔ئِی۔یَہ) تحریر کرنے کے بعد پلاٹ کے مالِک کو **نیکی کی دعوت** دیتے ہوئے فرماتے ہیں: یہ اَصل حکمِ فِقْہی ہے (یعنی شَرعاً اجازت تو ہے)، مگر مسلمان نَرْم دل اور دوسرے مسلمان (پر اور) خُصُوصاً مَیِّت

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھے۔ (حاکم)

پر رَحم دل ہوتا ہے، قَالَ اللّٰہُ تعالٰی: (یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے): **رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ** (پ۲۶ الفتح:۲۹) (ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں نرم دل) اگر وہ درگزر کرے گا (اور ناجائز طور پر دَفن کی جانے والی میّت کو اپنی زمین میں رہنے دے گا تو) **اللہ عَزَّوَجَلَّ اس** (پلاٹ کے مالِک) **کی خطاؤں سے درگُزر فرمائے گا۔ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ** ط (پ۱۸ النور:۲۲) (ترجمۂ کنز الایمان: کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی پر اِحسان کرے گا، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **اس پر اِحسان کرے گا، کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ** (یعنی جیسا تم کرو گے ویسا ہی تمہارے ساتھ کیا جائے گا) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی کا پردہ فاش نہ کریگا، **اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **اس کی پردہ پوشی کریگا مَنْ سَتَرَ سَتَرَہُ اللّٰہُ** (یعنی جو کسی کی پردہ پوشی کرے خدا عزوجل اس کی پردہ پوشی کرے گا) اگر وہ اپنے مُردہ بھائی کی **قَبر کا احتِرام کرے گا، اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) **اِس کی زندگی و موت میں اِسے اِحتِرام بخشے گا۔ اَللّٰہُ فِیْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا کَانَ الْعَبْدُ فِیْ عَوْنِ اَخِیْہِ** (اللہ (عَزَّوَجَلَّ) بندے کی مدد فرماتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے) واللّٰہُ تعالٰی اَعلم۔ (فتاوٰی رضویہ "مُخَرَّجَہ" ج ۹ ص ۳۷۹،۳۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میّت کے ساتھ مال دفن ہو گیا، کیا کرے؟

اگر کسی کی رقم وغیرہ میّت کے ساتھ دفن ہوگئی تو اُس کو نکالنے کیلئے قبر کُشائی کی اجازت ہے۔ چُنانچہ فُقَہائے کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: **عورت کو کسی وارِث نے**

زیور سمیت دَفْن کر دیا اور بعض وُرَثاء موجود نہ تھے ان وُرثاء کو قَبْـــر کھودنے کی اجازت ہے۔ کسی کا کچھ مال قَبْـر میں گر گیا، مٹّی دینے کے بعد یاد آیا تو قَبْـر کھود کر نکال سکتے ہیں اگرچِہ وہ ایک ہی دِرہم ہو۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۱۶۷)

''زیارتِ قُبُور سنَّت ہے'' کے چودہ حُرُوف کی نسبت سے 14 مَدَنی پھول

(۱) قُبُورِ مُسلمین کی زیارت سنّت اور مزاراتِ اولیاءِ کرام وشُہَداءِ عِظام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّــلام کی حاضری سعادت بَر سعادت اور انہیں ایصالِ ثواب مَندُوب (یعنی پسندیدہ) و ثواب۔ (فتاوٰی رضویہ "مخرَّجہ" ج ۹ ص ۵۳۲)

قبرِستان میں سلام کرنے کا طریقہ

(۲) اِس طرح کھڑے ہوں کہ قِبلے کی طرف پیٹھ اور قبر والوں کے چِہروں کی طرف منہ ہو، اس کے بعد تِرمِذی شریف میں بیان کردہ یہ سلام کہئے: اَلسَّـلامُ عَـلَـيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَاوَنَحْنُ بِالْاَثَر. ترجَمہ: اے قبر والو! تم پر سلام ہو، اللّٰہ عزوجل ہماری اور تمہاری مغفِرت فرمائے، تم ہم سے پہلے آگئے اور ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔

(تِرمِذی ج ۲ ص ۳۲۹ حدیث ۱۰۵۵)

اَربوں مرحوموں سے دعائے مغفِرت حاصل کرنے کا وِرْد

(۳) جو قبرِستان میں داخِل ہو کر یہ دُعا پڑھے: اَللّٰهُـمَّ رَبَّ الْاَجْسَـادِ الْبَـالِيَةِ وَالْعِظَامِ

النَّخِرَةِ الَّتِیْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْیَا وَھِیَ بِکَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَیْھَا رَوْحًا مِّنْ عِنْدِکَ وَسَلَامًا مِّنِّیْ ترجمہ: "اے اللہ! (اے) گل جانے والے جسموں اور بوسیدہ ہڈّیوں کے رب! جو دنیا سے ایمان کی حالت میں رخصت ہوئے تو اُن پر اپنی رَحْمت فرما اور ان کو میرا اسلام پہنچا دے۔" تو (حضرتِ سیِّدُنا) آدم (علیہ السلام) سے لے کر اِس (دُعا کے پڑھتے) وقت تک جتنے مُؤمن فوت ہوئے سب اُس (یعنی دعا پڑھنے والے) کے لیے دعائے مغفرت کریں گے۔

(شَرْحُ الصُّدور ص ۲۲۶)

(٤) اگر قبر کے پاس بیٹھنا چاہیں تو صاحِبِ قبر کے مرتبے کو ملحوظ رکھ کر با ادب بیٹھ جائیے۔

(رَدُّالْمُحتار ج ۳ ص ۱۷۹)

زیارتِ قُبور کے اَفضل اَوقات

(٥) قبروں کی زیارت کے لیے یہ چار دن بہتر ہیں: پیر، جُمعرات (جُم۔عَ۔رات)، جمعہ، ہفتہ۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) (٦) جمعہ کے دن بعدِ نمازِ صُبح زیارتِ قُبور افضل ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجَہ ج ۹ ص ۵۲۳) (٧) رات کو تنہا قبرِستان نہ جانا چاہئے۔ (اَیضاً) (٨) مُتبرَّک (یعنی بَرَکت والی) راتوں میں زیارتِ قُبور افضل ہے خُصُوصاً شبِ براءَت۔ (فتاوٰی عالمگیری ج ۵ ص ۳۵۰) (٩) اِسی طرح مُتَبرَّک (یعنی بَرَکت والے) دنوں میں بھی زیارتِ قُبور افضل ہے مَثَلاً عیدَین (یعنی عیدُ الفِطر اور بقرعید)، 10 محرم الحرام اور عَشْرۂ ذی الحجہ (یعنی ذوالحجہ کے ابتدائی 10 دن) (اَیضاً)

قَبْر پر اگر بتّی جلانا

(۱۰) قَبْر کے اوپر ''اگر بتّی'' نہ جلائی جائے اِس میں سُوئے ادب (یعنی بے اَدَبی) اور بد فالی ہے ہاں اگر (حاضِرین کو) خوشبو (پہنچانے) کے لیے (لگانا چاہیں تو) قَبْر کے پاس خالی جگہ ہو وہاں لگائیں کہ خوشبو پہنچانا مَحبوب (یعنی پسندیدہ) ہے۔

(مُلَخَّصاً فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۴۸۲،۵۲۵)

قَبْر پر موم بتّی رکھنا

(۱۱) قَبْر پر چَراغ یا **جلتی موم بتّی** وغیرہ نہ رکھے، ہاں اگر آپ کے پاس، ''چارجر'' ٹارچ یا ٹارچ والا موبائل فون نہ ہو، گورنمنٹ کی بتیاں بھی نہ ہوں یا بند ہوں اور رات کے اندھیرے میں راہ چلنے یا دیکھ کر تِلاوت کرنے کے لیے روشنی مقصود ہو، تو قَبْر کے ایک جانب خالی زمین پر **موم بتّی** یا چَراغ رکھ سکتے ہیں، جبکہ وہ خالی جگہ ایسی نہ ہو کہ جہاں پہلے قَبْر تھی اب مِٹ چکی ہے۔ (۱۲) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہِ تعالٰی علیہ نَقْل فرماتے ہیں: صحیح مسلم شریف میں حضرت عَمْرو بن عاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مَروی، انھوں نے دمِ مَرگ (یعنی بوقتِ وفات) اپنے فرزند سے فرمایا: ''جب میں مرجاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی نَوحہ کرنے والی جائے نہ آگ جائے۔''

(صَحیح مُسلِم ص۷۵ حدیث ۱۹۲، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص۴۸۲)

جس قبر کا پتا نہ ہو کہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی

(۱۳) جس قَبْر کا یہ بھی حال معلوم نہ ہو کہ یہ مسلمان کی ہے یا کافِر کی، اُس کی زیارت

کرنی، فاتحہ دینی ہرگز جائز نہیں کہ قبرِ مسلمان کی زیارت سنّت ہے اور فاتحہ مستحب، اور **قبرِ کافر کی زیارت حرام ہے اور اسے ایصالِ ثواب کا قصد کُفر۔**

(فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۹ ص ۵۳۳)

(۱۴) اپنے لیے کَفَن تیار رکھے تو حَرَج نہیں اور قبر کُھدوا رکھنا بے معنی ہے، کیا معلوم کہاں مرے گا۔ (دُرِّمُختار ج ۳ ص ۱۸۳)

ہوں بارِ گنہ سے نہ خَجِل دوشِ عزیزاں
للہ مِری نَعش کر اے جانِ چمن پھول (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

Go To Index

بیان:10

ذکر والی نعت خوانی

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

ذکر والی نعت خوانی

شیطٰن لاکھ سستی دِلائے یہ رسالہ (24 صَفْحات) پورا پڑھ کر اپنی آخِرت کا بھلا کیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ اُبَیّ بِن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ (سارے وِرد، وظیفے، دعائیں چھوڑ دوں گا اور) میں اپنا سارا وَقْت دُرُود خوانی میں صَرف کرونگا۔ تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''یہ تمہاری فِکروں کو دُور کرنے کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' (ترمذی ج ٤ ص ٢٠٧ حدیث ٢٤٦٥)

تِری اِک اِک ادا پہ اے پیارے سو دُرودیں فِدا ہزار سلام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ نعت خوانی اعلیٰ دَرَجہ کی چیز ہے۔ اچّھی اچّھی نِیّتیں کر کے نعت شریف پڑھنا اور سننا باعثِ ثوابِ آخِرت اور موجبِ خیر

Go To Index

و بَرَکت ہے۔ مگر ہر عملِ خیر کے کچھ آداب ہوتے ہیں اِسی طرح نعت خوانی کے بھی ہیں۔ یقیناً وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو خوش اِلحانی کی نعمت ملے اور وہ اِس کا سو فیصد دُرُست استِعمال کرتے ہوئے **اِخلاص** کے ساتھ نعت خوانی کرے۔ **اَلحمدُ لِلّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہمارے یہاں ایک سے ایک خوش آواز **نعت خوان** کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی ہیں جو کہ **عاشقانِ رسول** کے قُلوب کو گرماتے اور انہیں عشقِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں تڑپاتے ہیں۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! محبوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ثنا خوانوں کی نظرِ بد اور حُبِّ جاہ و ثروت سے حفاظت فرما۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! ان کو اور ان کے صدقے مجھ گناہ گاروں کے سردار عطّارِ بداطوار کو بے حساب بخش دے۔ **یا اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ! **اُمتِ مُصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مغفِرت فرما۔

تُو بے حساب بخش کہ ہیں بے حساب جُرم   دیتا ہوں واسِطہ تجھے شاہِ حجاز کا

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فلمی گیت کا گُمان!

کچھ عرصے سے ایک تبدیلی دیکھنے میں آرہی ہے اور وہ یہ کہ مخصوص ٹیکنیک کے

ساتھ مع ذکر اللہ ایکو ساؤنڈ پر کچھ اِس طرح نعت خوانی کی جا رہی ہے کہ سننے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ مُوسیقی کے ساتھ نعت شریف پڑھی جا رہی ہے بلکہ جس کی نعت خوانی کی طرف توجُّہ نہ ہو اور وہ اگر صرف سرسری طور پر **ذکر والی نعت شریف** کی آواز سنے تو شاید یہی سمجھے کہ **مَعاذَ اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ گانا بج رہا ہے۔ یہ بات **عاشقانِ رسول** کیلئے کتنے بڑے صدمے کی ہے کہ **میٹھے میٹھے** آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی کو محض پڑھنے والے کے انداز کے سبب کوئی فلمی گیت سمجھ بیٹھے!

اللہ، اللہ کے نبی سے　فریاد ہے نفس کی بدی سے

ایماں پہ موت بہتر او نفس　تیری ناپاک زندگی سے

تَرک کب افضل ہوتا ہے؟

مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی کے جواز و عدمِ جواز میں عُلَمائے اہلسنّت کا اختِلاف چل رہا ہے۔ **بعض** مُباح (جائز) کہہ رہے ہیں اور **بعض** ناجائز وحرام۔ جب کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو عافِیّت اجتناب (یعنی بچنے) ہی میں ہوا

Go To Index

کرتی ہے۔چُنانچِہ میرے آقا اعلیٰحضرت،اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نِعمت،عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت،پروانۂِ شمعِ رِسالت ،مُجَدِّدِ دین ومِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحِیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد8 صَفْحَہ303 پر فرماتے ہیں:''جب فِعل کے سنّت اورمکروہ ہونے میں شک ہوتو اُس کا ترک اَولیٰ (یعنی بچنا افضل) ہوتا ہے۔'' دیکھا آپ نے !سنّت ومکروہ میں عُلَماء کا جب اختِلاف ہو جائے تو ترک افضل ہوتا ہے۔تو پھر جہاں مُباح اورحرام میں تعارُض (ٹکراؤ) ہو وہاں بچنا کیوں نہ افضل ترین ٹھہرے گا!یہ توعمل میں احتیاط کا پہلو ہے اوررضائے رَبِّ غفّار عَزَّوَجَلَّ کے طلبگارِکومزید دلائل کی حاجت بھی نہیں۔

نبی کی نعت کی محفِل سجانا ہم نہ چھوڑیں گے یہ نعرہ یارسولَ اللہ لگانا ہم نہ چھوڑیں گے

Go To Index

مسلمانوں کو مُنافرت سے بچائیے

فِقہی مسائل میں علُمائے کرام کا اختِلاف کوئی نئی بات نہیں اور اس میں کوئی قَباحت بھی نہیں مگر ''مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی'' کم از کم پاک و ہند والوں کیلئے ایک نیا طریقہ ہے اور اس کی وجہ سے عوام وخواص کے ایک طبقے کو تشویش ہے۔ جب کسی ایسے کام سے مسلمانوں میں نفرت کی کیفیت جنم لینے لگے جس کا کرنا فرض، واجِب یا سُنَّتِ مُؤَکَّدہ نہ ہو تو اُس کام کو ترک کرنا ہوگا اگرچِہ افضل و مُستَحَب ہو۔ چُنانچِہ ایک مقام پر میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے اتّحاد کی اَھمِیَّت کو اُجاگر کرنے کیلئے فرماتے ہیں: ''لوگوں کی تالیفِ قلبی (یعنی دلجوئی) اور ان کو مُجتَمع (مُتَّحِد) رکھنے کے لئے اَفضل کو ترک کرنا انسان کے لئے جائز ہے تاکہ لوگوں کو نفرت نہ ہو جائے جیسا کہ نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم علیہ اَفضَلُ الصَّلوٰۃِ وَ التَّسلیم نے بیتُ اللہ شریف کی عمارت کو اس لئے حضرت سیِّدُنا ابراھیم خلیلُ اللہ علٰی نَبِیِّناوَعَلَیْہِ الصَّلوٰۃُ وَالسَّلام کی بنیادوں پر قائم

رکھا تا کہ نومسلم ہونے کے وجہ سے اہلِ قریش اس کی نئی بنیادوں پر کی جانے والی تعمیر کو نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں۔ تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اجتماع (اِتّحاد) کو قائم رکھنے کی مَصلَحت کو مُقدَّم سمجھا۔'' (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۷ ص۶۸۰)

طریقِ مصطَفٰے کو چھوڑنا ہے وَجْہِ بربادی

اِسی سے قوم دنیا میں ہوئی بے اقتِدار اپنی

اَنگُشت نُمائی کے اَسباب مکروہ ہیں

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک اور مقام پر مسلمانوں کو آپَسی ناراضگی اور **گروپ بندی** سے بچانے کیلئے رَقمطراز ہیں: ''ایک اور نُکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اپنے ملک اور شہر میں عام مسلمانوں کی جو وَضْع (یعنی ظاہری حالت) اور طرز و طریقہ ہو اُسے چھوڑ دینا اور دوسری وَضْع جو تَشہیر (یعنی شہرت) اور **اَنگُشت نُمائی** کا سبب ہے اُسے اختیار کرنا مکروہ ہے۔ چُنانچہ عُلَمائے کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السّلام فرماتے ہیں: اپنے شہر کی عادت اور طریقۂ کار سے باہَر ہو جانا

وجہِ شُہرت اور مکروہ ہے۔“ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۱۹۳)

میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہدوں ان کے چِہرے کو میں ان کے نقشِ پا پر چاند کو قربان کرتا ہوں

فتنے کا خوف ہو تو مُستَحَب ترک کرنا ہو گا

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں مُستَحَب کام کے کرنے کے بارے میں اِستِفتاء پیش ہوا، چُونکہ فی زمانہ اُس امرِ مُستَحَب پر ہند کے اندر عمل کرنے میں فتنے کا احتِمال تھا لٰہذا آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا: جہاں اس کا رَواج ہے مُستَحَب ہے، ان بلاد (ہند کے شہروں) میں کہ اس کا (نام و) نشان نہیں، اگر واقِع ہو (یعنی کوئی کرے) تو جُہّال (یعنی جاہل لوگ) ہنسیں اور مَسئلۂ شَرعِیّہ پر ہنسنا اپنا دین برباد کرنا ہے، تو یہاں اِس پر اِقدام (یعنی عمل) کی حاجت نہیں۔ خود ایک **مُستَحَب** بات کرنی اور مسلمانوں کو ایسی سخت بلا (یعنی شریعت کے مسائل پر ہنسنے کی آفت) میں ڈالنا پسندیدہ نہیں۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۲۰۳)

الٰہی دے مرے دل کو غمِ عشق نَشاطِ دَہر سے ہو جاؤں ناخوش

فرمانِ مصطفٰے: (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس نے کتاب میں مجھ پر دُرودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس کتاب میں لکھا رہے گا فرشتے اس کیلئے استغفار کرتے رہیں گے۔

خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیش کردہ جُزئیات سے اَظْھَر مِنَ الشَّمْس (یعنی سورج سے زیادہ ظاہِر) ہوا کہ لوگوں کا مُرَوَّجہ طریقہ جس کی شرعاً مُمانَعَت نہ ہو اُس سے ہٹ کر کوئی بھی ایسا فعل نہ کیا جائے جس سے لوگوں میں نفرتیں پھیلیں بلکہ کسی مُستحب کام سے بھی اگر مسلمانوں میں پھوٹ پڑتی ہو، فِتنے کھڑے ہوتے ہوں، ناراضگیاں اور دُوریاں پیدا ہوتی ہوں، لوگ بدظن ہوتے ہوں تو مسلمانوں کی دلجوئی کی خاطِر اُس مُستحب کو ترک کرنا ہوگا۔ مسلمانوں کو نفرت و وحشت سے بچانا بَہُت ضَروری ہے۔ جیسا کہ حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم، صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ معظّم ہے: بَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا یعنی خوشخبری سناؤ اور (لوگوں کو) نفرت نہ دلاؤ۔ (بُخارِی ج۱ ص ٤٢ حدیث ٦٩)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''مسلمانوں کی

عادت کا خِلاف کرنا اور وحشت دِلانا یہ جائز نہیں۔" (فتاوٰی رضویہ ج۲۲ ص۳۳۹)

شب بھر سونے ہی سے غَرَض تھی تاروں نے ہزار دانت پیسے

دن بھر کھیلوں میں خاک اُڑائی لاج آئی نہ ذرّوں کی ہنسی سے

گناھوں کا دروازہ کُھل گیا ھے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانیاں ہمارے یہاں کے لوگوں کے مِزاج کے مطابِق نہیں جبھی تو مسلمانوں میں افتِراق و انتِشار پھیل رہا ہے، عُلَمائے کرام اور عوام کے درمیان نفرتوں کی دیوار قائم ہو رہی ہے، آپَس میں بُغض وعِناد کی جڑیں اُستُوار ہو رہی ہیں، **غیبتوں، چُغلیوں، اِلزام تراشیوں، دل آزاریوں اور بد گُمانیوں کا ایک طوفان کھڑا ہو گیا ہے جس کے سبب کبیرہ گناہوں اور جہنَّم میں لے جانے والے کاموں کا ایک بہُت بڑا دروازہ کھل چکا ہے۔**

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے

سنّت پر عمل کے حرام ہونے کی صورت

آہ! شیطان نیکیوں کا بھرم دلا کر بھی کیسے کیسے گھنَو نے کھیل کھیلتا ہے کہ مسلمانوں کو بسا اوقات نفلی کاموں کی خاطِر **ایذائے مسلم** جیسے حرام کاموں میں جھونک دیتا ہے! شریعتِ اسلامِیّہ **اِحترامِ مسلم** کرنے والوں کی پذیرائی اور **ایذائے مسلم** کے اِرتِکاب کی سخت حَوصَلہ شکنی کرتی ہے۔ مسلمان کو اِیذا پہنچتی ہو تو سُنّت پر عمل کرنا بھی بعض صورتوں میں حرام ہو جاتا ہے۔ مَثَلاً نمازِ فجر وظُہر میں **طِوالِ مُفَصّل** (سورۃُ الحُجُرات تاسُورۃُ البُرُوج کوطِوالِ مُفَصّل کہتے ہیں) سے پوری دو سورَتیں ہر رَکعت میں **سورۂ فاتِحہ** کے بعد ایک ایک سورت پڑھنی سنّت ہے۔ ایک قول کے مطابِق فجر وظہر میں **سورۂ فاتِحہ** کے علاوہ مجموعی طور پر چالیس یا پچاس اور دوسری روایت کے مطابِق ساٹھ سے لیکر سو تک آیتیں پڑھی جائیں۔ البتّہ کوئی مریض یا ایسا آدمی نَماز میں شامل ہو جس کو جلدی ہے اور دیر ہونے کی صورت میں اس کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں

تکلیف دِہ حد تک طویل قِراءَت کرنا **حرام** ہے۔ مذکورہ مسئلہ (مَس۔ءَ۔لہ) اور اسکے مُتَعَلِّق مُندَرِجۂ ذَیل جُزئیہ **ذِکر والی نعت خوانی** کا حکم بیان کرنے کے طور پر نہیں، محض تَخوِیف (یعنی ڈرانے) کیلئے ہے کہ کہیں ہمارے نعت خوان اسلامی بھائی اِیذائے مسلم کے مُرتکِب نہ ہو رہے ہوں کیوں کہ بعض اَوقات نیکی کا کام نظر آنیوالی بات بھی گناہ کا کام ہوتی ہے جس کا ہمیں علم نہیں ہوتا چُنانچہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 6 صَفْحَہ 325 پر فرماتے ہیں: ''یہاں تک کہ اگر ہزار آدمی کی جماعت ہے اور صبح کی نَماز ہے اور خوب وسیع وَقت ہے اور جماعت میں 999 آدَمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورَتیں پڑھے مگر ایک شخص بیمار یا ضَعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضَرورت مند ہے کہ اس پر تَطویل (یعنی طوالت) بار ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو **حرام** ہے کہ تَطویل (یعنی طوالت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطَفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے صرف اُس عورت اوراس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر مُعَوَّذَتَین (یعنی سورۃ

الفلق اور سورۃُ النّاس) سے پڑھا دی۔ اور مُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تطویل میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک کہ رُخسارۂ مبارک شدّتِ جلال سے سُرخ ہو گئے اور فرمایا: کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فِتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! اے معاذ؟ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۶ ص۳۲۵)

مسلمانوں کو فِتنے سے بچایئے

میٹھے میٹھے نعت خوانو! اللہ عزوجل آپ کا مُنہ سلامت رکھے۔ خدارا! مان جایئے! اور صِرف پُرانے انداز پر نعتیں پڑھنے کی ترکیب بنایئے۔ یقیناً دنیا کا کوئی بھی مفتیٔ اسلام **مُرَوَّجہ ذِکْر والی نعت خوانی** کو واجِب نہیں کہے گا، زیادہ سے زیادہ مُباح (جائز) کہے گا۔ اگر بالفرض کوئی مفتی صاحِب مُستحب بھی قرار دے دیں تب بھی حالاتِ حاضِرہ کا تقاضا یِہی ہے کہ اس امرِ مُستَحَب کو ترک کر دیا جائے کیوں کہ اس سے مسلمانوں کے مابَین نفرت کا سلسلہ چل نکلا ہے اور تَنفیرِ مسلمین سے بچنے کیلئے ضَرورتاً مُستَحَب کو ترک کر دینے کا حکم ہے۔ جیسا کہ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلمانوں کے درمیان

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شفاعت کروں گا۔

پیار و مَحبَّت کی فضا قائم رکھنے کا ایک **مَدَنی اُصول** بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''اِتیانِ مُستَحب و ترکِ غیرِ اَولیٰ پر مُدارات ِخلق و مُراعاتِ قُلوب کو اہم جانے اور فتنہ ونفرت وایذا و وحشت کا باعِث ہونے سے بہُت بچے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۴ص ۵۲۸) اِس ارشادِ رضوی کے بعد سرکارِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے ماننے والوں کو **ذِکر والی نعت شریف** پڑھنے سے بچنا ہی چاہئے اس لئے کہ ان کا یہ فِعل فتنہ ونفرت و ایذا و وحشت کا باعِث بن رہا ہے اور مجھ سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۡہُ اور دیگر بے شمار مسلمانوں کو اس سے سخت تشویش ہے۔ اس ارشادِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مفہوم یہ ہے کہ مُستَحب عمل کو بھی ترک کرنا پڑے تو کر دے مگر لوگوں کے دلوں کی خوشی کو مُقدَّم رکھے اور فِتنہ وفساد کا سبب بننے سے دُور رہے۔ ایک دوسرے کے خلاف چہ مگوئیاں کر کے فتنے کھڑے کرنے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہُت بہُت بہُت ڈرنا چاہئے۔ آپ کی خیر خواہی کے جذبے کے تحت سرکارِ **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ایک فتویٰ عرض کرتا ہوں۔ یہ فتویٰ مذکورہ مسئلے میں شرعی حکم کے طور پر نہیں بلکہ فِتنے کے

Go To Index

حوالے سے اپنی اصلاح کی طرف توجُّہ دلانے کے لئے ہے۔ میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **فتنے** سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے نقل کرتے ہیں کہ **اَللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 30 سورۃُ البُرُوج کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿۱۰﴾ (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۲۴۰)

ترجَمۂ کنزالایمان: بیشک جنہوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

اس آیتِ مقدسہ کے تحت **مُفَسِّر** شہیر **حکیمُ الْاُمَّت** حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان یہ بھی فرماتے ہیں: ''مسلمانوں میں **فِتنہ** پھیلانے والا بڑا مجرِم ہے، عالم کو چاہئے کہ ایسا غیر ضَروری مسئلہ نہ بیان کرے جس سے **فِتنہ** ہو۔'' (نورالعرفان ص ۹۷۵)

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 21 صَفحہ 253 پر فرماتے ہیں: مسلمانوں میں بِلا وجہِ شَرعی اِختِلاف و فِتنہ پیدا کرنا

نَیابتِ شیطان (ہے۔) (یعنی ایسے لوگ اس مُعامَلے میں شیطان کے نائب ہیں) حدیثِ پاک میں ہے: اَلْفِتْنَۃُ نَائِمَۃٌ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَیْقَظَھَا یعنی فِتنہ سورہا ہے اس کے جگانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔

(اَلْجامِعُ الصَّغیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عُلَماء کی توہین کفر تک پہنچاتی ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چُونکہ بعض عُلَمائے کرام ذِکروالی نعت شریف پڑھنے کو جائز اور بعض مُوسیقی والے انداز کی وجہ سے ناجائز وحرام کہتے ہیں۔ جبکہ نَفس پکّا مَطلبی ہے، اِس نے وُہی فتویٰ پسند کرنا ہے جو اپنے مَوقِف کا مُؤَیِّد (تائید کرنے والا) ہے لہٰذا اِس مُعامَلے سے ''فائدہ اُٹھاتے ہوئے'' مردود شیطان بعض لوگوں کی زَبان سے عُلَمائے مانِعین کی توہین پر مُشتَمِل کلمات زَبان سے نکلوا کر، اُول فُول بکنے والوں کی تائید کروا کر ان کے ایمانوں سے کھیلنے کی کوشِش کررہا ہوگا اور ان بے چاروں کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوگی۔ لہٰذا ایمان کی

حفاظت کے خیر خواہانہ جذبے کے تحت ضمناً بعض جُزئِیّات عرض کرتا ہوں:

﴿1﴾ میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحہ 649 میں فرماتے ہیں: عالمِ دین سُنّی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حقّ کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمدٌ رَّسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا نائب ہے۔ اِس کی تحقیر معاذَ اللہ محمدٌ رَّسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی توہین اور محمدٌ رَّسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جناب میں گستاخی مُوجِبِ لعنتِ الٰہی وعذابِ الیم ہے۔ رسولُ اللہ (عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) فرماتے ہیں: "تین شخصوں کے حقّ کو ہلکا نہ جانے گا مگر مُنافِق کُھلا مُنافِق، ایک وہ جسے اسلام میں بُڑھاپا آیا، دوسرا علم والا، تیسرا بادشاہِ اسلام عادِل"۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۸ ص ۲۰۲ رقم ۷۸۱۹، کَنْزُ الْعُمّال ج ۱۶ ص ۱۵ رقم ۴۳۸۰۴)

﴿2﴾ "مولوی لوگ کیا جانتے ہیں" اِس (جُملے) سے ضَرور عُلَماء کی تحقیر (توہین) نکلتی ہے اور عُلَماء کی تحقیر کُفر ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۱٤ ص

﴿3﴾ فُقَہاء کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم فرماتے ہیں: **اَلْاِسْتِخْفَافُ بِالْاَشْرَافِ وَالْعُلَمَاءِ کُفْرٌ.** یعنی سادات وعُلَماء کی تخفیف وتحقیر کُفر ہے۔ (مَجْمَعُ الْاَنْهُر ج۲ ص ۵۰۹) عالِم کی تَوہین کی صورتیں اوران کے بارے میں حکمِ شَرعی بیان کرتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اگر عالِمِ دین کو اِس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ ''عالِم'' ہے جب تو صَریح کافِر ہے اور اگر بوجہِ علم اُس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصُومت (یعنی دشمنی) کے باعِث بُرا کہتا ہے، گالی دیتا ہے اور تَحقیر کرتا ہے تو سخت فاسِق و فاجِر ہے اور اگر بے سبب (یعنی بِلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو **مَرِیضُ الْقَلْبِ وَ خَبِیْثُ الْبَاطِن** (یعنی دل کا مریض اور ناپاک باطِن والا) ہے اور اُس (یعنی خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کُفر کا اندیشہ ہے، ''خلاصہ'' میں ہے: **مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِّنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاهِرٍ خِیْفَ عَلَیْهِ الْکُفْرُ** یعنی جو بِلا کسی ظاہِری وجہ کے عالِمِ دین سے بُغض رکھے اُس پر کُفر کا خوف ہے۔'' (فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص۱۲۹) (عُلَماء کی توہین کے متعلق مزید

فرمانِ مصطفےٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔

تفصیلات کیلئے **دعوتِ اسلامی کا تعارف** صَفْحَہ 21 تا 26 مطالعہ فرمالیجئے)

مجھ کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے دو جہاں میں ان شاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

مسلمانوں کا دل خوش کیجئے

کیا ہی اچّھا ہو کہ سبھی کا منظور شدہ وُہی پُرانا مُتَّفِقہ انداز اپنا لیا جائے تا کہ ایک بار پھر سارے ہی سُنّی **نعت خوانی** کے تعلُّق سے **مُتّحِد**، **مطمئن** اور **خوش** ہو جائیں اور گناہوں اور نفرتوں کا سلسلہ بند ہو۔ **اِحترامِ مُسلم** اور مسلمان کا دل خوش کرنے کی اَھَمِّیَّت کا اندازہ فتاوٰی رضویہ جلد 7 صَفْحَہ 230 پر موجود میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اِس مبارَک فتوے سے لگائیے۔ چُنانچِہ کچھ اِس طرح سُوال ہوا کہ جماعت کا مقرّرہ وَقت ہو گیا، اِتنے میں مزید دو چار نمازی آ گئے مگر اُن کے وُضُو سے فارِغ ہونے سے پہلے ہی جماعت کھڑی ہو گئی۔ آیا اُن کا انتظار کرنا چاہئے تھا یا نہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''یہ دوچار شخص جو بعد کو آئے اور اُن کے وُضو (کرلینے) کا انتِظار نہ کیا اور جماعت قائم کردی۔ اگر یہ لوگ اہلِ مَحَلّہ سے نہ تھے، اُنھیں اُس تعیینِ وقت پر جو اَہلِ مسجِد نے مقرر کرلی ہے اِطّلاع نہ تھی (یعنی اُنھیں جماعت کے وقتِ مقرّرہ کا علم نہ تھا) اور وَقت میں تنگی بھی نہ تھی اور حاضِرین میں کسی پر انتِظار سے کوئی ضَرَر حَرَج بھی نہ تھا تو اس صورت میں ان کے وُضو (سے فارِغ ہولینے) کا انتِظار کرلینا مناسِب تھا۔ **خُصُوصاً جبکہ اِس انتِظار نہ کرنے میں اُن کی دل شکنی ہو کہ بِلاوجہ کسی مسلمان کی دل شکنی بہُت سخت بات ہے۔** دوچار مِنَٹ میں وُضو ہوجائے گا، اس میں اُن (دیر سے آنے والوں) کا ایک نَفْع اور اپنے (یعنی انتِظار کرنے والے امام و مُقتدیوں کے) تین (مَنافِع) اُن کا (نَفع) تو یہ کہ تکبیرِ اُولیٰ پالیں گے اور اپنا پہلا نَفع یہ کہ اُس (تکبیرِ اُولیٰ کی) فضیلت کے ملنے میں مسلمانوں کی اِعانت (مدد) ہوئی اور اس کا اجرِ عظیم ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تعالٰی (یعنی اللہ عزوجل فرماتا ہے:)

تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی (پ٦ المائدہ ٢) ترجَمۂ کنزالایمان: نیکی اور

پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو﴾ یہاں تک کہ عَین نَماز میں امام کو چاہیے کہ اگر رُکوع میں کسی کی پہچل (قدموں کی چاپ) سُنے اور اُسے پہچانا نہیں تو دو ایک تسبیح زیادہ کردے کہ وہ شامل ہوجائے **دُوُم** (نفع) اِس رِعایت (وانتظار) سے اُن مسلمانوں کا دل خوش کرنا۔ مُتَعَدِّد احادیث میں ہے: فرائض کے بعد سب اعمال میں اللہ عزوجل کو زیادہ پیارا مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔" (اَلْمُعْجَمُ الْكَبِير ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) **سِوُم** (نفع ان کے آنے تک نماز کا انتظار کرنے کے سبب ملنے والا ثواب ہے چُنانچِہ) حُضُورِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا ارشادِ مبارک ہے: "**بیشک تم نَماز ہی میں ہو جب تک نَماز کے انتِظار میں ہو۔**"

(صَحِيحُ البُخارِيّ ج ۱ ص ۲۱۸ حدیث ۶۰۰، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۷ ص ۲۳۰)

سچ ہے انسان کو کچھ کھو کے ملا کرتا ہے آپ کو کھو کے تجھے پائے گا جویا تیرا

ذکر والی نعت خوانی سے بھی تو دل خوش ہوتے ہیں

سُوال: بانیانِ مجلس یا سامِعین فرمائش کریں تو ان مسلمانوں کا دل خوش کرنے

کی نیّت سے نیز ماڈرن نوجوان اِس بہانے محفلِ نعت میں آجاتے ہوں اِس وجہ سے اگر **ذِکر والی نعت خوانی** کر لی جائے تو کیا حَرَج ہے؟

جواب: بے شک مسلمانوں کا دل خوش کرنا نیز ماڈَرن نوجوانوں کو دین کے قریب لانا خوبیاں ہیں مگر **ذِکر والی نعت خوانی** کرنے سے مسلمانوں میں نفرتیں پھیل رہی ہیں جو کہ بَہُت بڑی خرابیاں ہیں اور خَرابیوں کے اسباب سے بچنے کیلئے خوبیوں کے اسباب کا لحاظ نہیں کیا جائے گا۔ اس کو آسان لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر نَفْع حاصل کرنے کی خاطِر نُقصان اُٹھانا پڑتا ہو تو اُس نَفْع کو تَرک کرنا ہوگا۔ جیسا کہ میرے آقا **اعلٰی حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ شریعتِ مطہرہ کا قاعدہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَهَمُّ مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ** یعنی خرابیوں کے اسباب دور کرنا خوبیوں کے اسباب حاصل کرنے سے اَہَم ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ ج۹ ص۵۵۱)

میں سمجھتا ہوں جنہوں نے جواز کا فتویٰ عنایت فرمایا ہے اُن علمائے کرام کو بھی اگر ذکر والی نعت خوانیوں کے سبب سنّیوں کے مابَین اُٹھ کھڑے ہونے والے نفرتوں اور عداوتوں کے طوفان کا علم ہو گیا یا ان حضرات کی خدمات میں صورتحال بیان کی گئی تو وہ بھی حالات کے پیشِ نظر **ذکر والی نعت خوانی** کی اب ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔

نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر مَدَنی اِلتجاء

میرا حُسنِ ظن ہے کہ ہر سنّی نعت خوان میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا چاہنے والا ہے اور حُسنِ اِتّفاق سے ذکر کے ساتھ نعت شریف پڑھنے والوں کی غالِب اکثریّت میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہی کے سلسلے میں بیعت بھی ہے اور سعادتمند مُریدوں کے لیے اپنے مرشِد کا ایک ہی اشارہ کافی ہے مگر ہمارے پیرو مرشِد سرکار **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا ایک اشارہ نہیں مُتَعَدِّد اشارات مل چکے ہیں جن کی روشنی میں **ذِکر والی نعت**

خوانی کا ترک ضَروری ہوگیا کہ اس کی وجہ سے نہ صرف فتنے کا امکان بلکہ فِتنہ واقِع بھی ہو چکا۔ **اُمّت کی خیرخواہی کے جذبے کے تحت میری تمام نعت خوانوں سے ہاتھ جوڑ کر، پاؤں پکڑ کر مَدَنی التجاء ہے کہ کوئی بھی نعت خوان اسلامی بھائی آئندہ ذکر والی نعت شریف کی ترکیب نہ بنائے۔** بِالفرض کوئی **نعت خوان** ایسا نکل بھی آئے جو میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے فرمودات اور فتاوٰی رضویہ شریف کے بیان کردہ جُزئیات سے عدَمِ اتّفاق کے سبب یا پھر اپنے نفس کے ہاتھوں مجبور ہوکر **ذکر والی نعت خوانی** سے باز نہ آئے تب بھی دیگر نعت خوان اسلامی بھائی اُس کی رِیس نہ فرمائیں۔ اُس سے اُلجھیں بھی نہیں اور اُس کی دل آزاری سے بھی باز رہیں۔ **جن اسلامی بھائیوں کے گھروں میں سَماعت کیلئے یا دُکانوں میں تجارت کیلئے ذکر والی نعتوں کی کیسٹیں ہیں اُن سے بھی مَدَنی التجاء ہے کہ تھوڑا سا مالی خَسارہ برداشت کرتے ہوئے ان میں سادہ نعتیں یا بیانات ڈَب کروالیں اور فِتنہ وفَساد کا دروازہ بند کروانے میں میری امداد فرمائیں۔**

دُعائے عطّار

یا ربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمارے نعت خوانوں کو مُرَوَّجہ ذکر والی نعت خوانی سے باز آنے، اور اسلامی بھائیوں کو ایسی نعتوں کی تمام کیسٹوں میں سادہ نعتیں یا سنّتوں بھرے بیانات ڈَب کروا لینے کی سعادت عطا فرما۔ اُن سب کو اور ان کے صدقے میں مجھ پاپی و بدکار کو مدینے کے تاجدار ہمارے مکّی مَدَنی سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بار بار دیدار نصیب فرما، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہماری قبروں میں مَدَنی محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلوے ہوں اور محشر میں شَفاعت کی خیرات ملے، **یا اللہ** عَزَّوَجَلَّ! جنّتُ الفردوس میں ہم سب کو ہمارے میٹھے میٹھے آقا مکّی مَدَنی مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عنایت فرما۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

زندگی بھر دھوم نعتوں کی مچاتے جائیں گے
یارسولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

٨ رَجَبُ المرجب ١٤٢٧ھ

٧٨٦
ایک چُپ سو سُکھ

Go To Index

بیان: 11

نعت خواں اور نذرانہ

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نعتِ مصطفٰے پڑھنا سننا یقیناً نہایت عُمدہ عبادت ہے مگر قبولیّت کی کنجی اِخلاص ہے، نعت شریف پڑھنے پر اُجْرَت لینا دینا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ برائے کرم! سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہ کے مکتوب کے صِرف (24 صَفْحات) مُکمَّل پڑھ لیجئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قَلْب میں اِخلاص کا چشمہ مَوجزن ہوگا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

اللّٰہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عَظَمت نشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور رات کے گُناہ بَخْش دے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرانی ج۱۸ ص۳۶۱ حدیث۹۲۸ داراحیاء التراث العربی بیروت)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی کی جانِب سے بُلبلِ مدینہ، میرے **میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے**........... سَلَّمَہُ الْبَارِی کی خدمت میں حضرتِ

سیِّدُ ناحسّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی مُعَنْبَریں جَبیں کو چومتا ہوا، جُھومتا ہوا مشکبار و پُر بہار سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکاتُہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ربِّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی کُلِّ حال

رضؔا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب
تو پیارے قیدِ خودی سے رَہیدہ ہونا تھا

۲۱ صفرُ الْمُظَفّر ۱۴۲۵ھ کونگرانِ شوریٰ نے بابُ الْمدینہ کراچی کے نعت خواں اسلامی بھائیوں سے ''مَدَنی مشورہ'' فرمایا۔ اُنہوں نے جب حِرْص وطَمَع کی مذمّت بیان کر کے اِس بات پر اُبھارا کہ اجتِماعِ ذِکر ونعت میں ہر نعت خواں اپنی باری آنے پر اِعلان کر دے: ''مجھے کسی قسم کا نذرانہ نہ دیا جائے میں اس کو قبول نہیں کروں گا۔'' اس پر آپ نے ہاتھ اُٹھا کر اس عَزْم کا اِظہار فرمایا کہ میں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِعلان کر دیا کروں گا۔ یہ خبرِ فرحت اَثر سن کر میرا دل خوشی سے باغ باغ بلکہ باغِ مدینہ بن گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو اس عظیم مَدَنی نیّت پر اِستِقامت بخشے۔ میرے دل سے یہ دعائیں نکل رہی ہیں کہ مجھے اور آپ کو اور جس جس نے یہ مَدَنی نیّت کی ہے اس کو اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں خوش رکھے، اِیمان کی حِفاظت اور حتمی مغفِرت سے نوازے، مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح ہمیشہ مسکراتا رکھے، حُبِّ جاہ و مال کی اندھیریوں سے نکال کر، عشقِ رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روشنیوں میں ڈوب کر، خوب نعتیں پڑھنے سننے کی سعادت بخشے۔ کاش! خود بھی روتے رہیں اور سامِعین کو بھی رُلاتے اور تڑپاتے رہیں۔ رِیا کاری سے حِفاظت ہو اور اِخلاص کی لازوال دولت ملے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

نعت پڑھتا رہوں ،نعت سنتا رہوں ، آنکھ پُر نَم رہے دل مچلتا رہے
ان کی یادوں میں ہر دم میں کھویا رہوں، کاش ! سینہ محبّت میں جلتا رہے

نعت شریف شُروع کرنے سے قَبْل یا دورانِ نعت لوگ جب نذرانہ لے کر آنا شُروع ہوں اُس وَقْت مناسِب خَیال فرمائیں تو اس طرح اِعلان فرمادیجئے:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے نعت خواں کیلئے "مَدَنی مرکز" کی طرف سے ہِدایت ہے کہ وہ کسی قِسم کا نذرانہ،لفافہ یا تُحفہ خواہ وہ پہلے یا آخِر میں یا دَورانِ نعت ملے قَبول نہ کرے۔ ہم اللہ تعالٰی کے عاجِزو ناتُواں بندے ہیں۔برائے کرم ! نذرانہ دیکرنعت خواں کو اِمتِحان میں مت ڈالئے ، رقم آتی دیکھ کر اپنے دل کو قابو میں رکھنا مشکِل ہوتا ہے ۔ نعت خواں کو اِخلاص کے ساتھ صِرْف اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِضا کی طَلَب میں نعت شریف پڑھنے دیں لِھٰذا نوٹوں کی برسات میں نہیں بلکہ بارِشِ اَنوار و تجلّیات میں نہاتے ہوئے نعت شریف پڑھنے دیں اور آپ بھی ادب کے ساتھ بیٹھ کر نعت پاک سنیں...

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زَر چاہئے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہئے

(نعت خواں یہ اِعلان اپنی ڈائری میں محفوظ فرمالیں تو سَہولت رہے گی۔اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ)

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میراذِکر ہوااور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

پیارے **نعت خواں!** نعت خوانی میں ملنے والا نذرانہ جائز بھی ہوتا ہے اور ناجائز بھی۔ آیندہ سُطُور بغور پڑھ لیجئے، تین[3] بار پڑھنے کے باوُجود سمجھ میں نہ آئے تو عُلَمائے اَہلسنّت سے رُجوع کیجئے۔

پروفیشنل نعت خواں

میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَھلسنّت، وَلیٔ نِعمت، عظیمُ الْبَرَکت، عظیمُ الْمَرْتَبَتْ، پروانۂ شمْعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامیِ سُنّت، ماحِیِ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْروبَرَکت، حضرتِ عَلّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کی خدمت میں سُوال ہوا: زید نے اپنے پانچ روپے فیس مولود شریف کی پڑھوائی کے مقرّر کر رکھے ہیں، بغیر پانچ روپیہ فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں۔

میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: زید نے جو اپنی مجلس خوانی خُصُوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرّر کر رکھی ہے ناجائز وحرام ہے اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں، اس کا کھانا صَراحۃً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپَس دے، وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارِثوں کو پھیرے، پتا نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدُّق کرے اور آیندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تو گُناہ سے پاک ہو۔ اول تو سیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ذِکْرِ پاک خود عُمدہ طاعات واَجَلّ عِبادات

سے ہے اور طاعت وعبادت پر فیس لینی حرام[1]۔۔۔۔ثانِیاً بیانِ سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شِعْر خوانی و زَمْزَمہ سَنْجی (یعنی راگ اور ترنُّم سے پڑھنے) کی فیس لیتا ہے یہ بھی مَحْض حرام۔ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: گانا اور اَشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں کسی پر اُجْرت لینا جائز نہیں۔

(فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص ۷۲۴۔ ۷۲۵ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاھور)

جو نعت خواں اسلامی بھائی .T.V یا مَحْفِلِ نعت میں نعت شریف پڑھنے کی فیس وُصول کرتے ہیں اُن کیلئے لمحۂ فکریہ ہے۔ میں نے اپنی طرف سے نہیں کہا، اَہلسنّت کے امام، ولیِّ کامِل اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عاشِقِ صادِق کا فتوٰی جو کہ یقیناً حُکْمِ شریعت پر مَبنی ہے، وہ آپ تک پہنچانے کی جَسارت کی ہے، حبِّ جاہ و مال کے باعث طَیش میں آکر، تیُوری (تِ۔یُو۔ری) چڑھا کر، بل کھا کر الٹی سیدھی زبان چلا کر عُلَمائے اَہلسنّت کی مخالَفت کرنے سے جو حرام ہے، وہ حلال ہونے سے رہا، بلکہ یہ تو آخِرت کی تباہی کا مزید سامان ہے۔

طے نہ کیا ہو تو......

ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذِہن میں یہ بات آئے کہ یہ فتوٰی تو اُن کیلئے ہے جو پہلے سے طے کر لیتے ہیں، ہم تو طے نہیں کرتے، جو کچھ ملتا ہے وہ تبرُّکاً لے لیتے ہیں، اس لئے ہمارے لئے جائز ہے۔ اُن کی خدمت میں سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کا ایک اور فتوٰی حاضِر ہے، سمجھ میں نہ آئے تو تین[3] بار پڑھ لیجئے:

مدینہ

[1] امام، موٴذِّن، مُعَلِّمِ دینیات اور واعظ وغیرہ اِس سے مستثنٰی ہیں۔ (ماخوذ از فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۸۶)

تِلاوتِ قراٰنِ عظیم بغرضِ ایصالِ ثَواب وذِکرِ شریف میلادِ پاک حُضُورسیِّدِ عالَم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ضَرور مِنْجُملہ عبادات وطاعت ہیں تو ان پر اِجارہ بھی ضَرور حرام ومَحْذُور (یعنی ناجائز)۔ اور اِجارہ جس طرح صَریح عَقْدِ زَبان (یعنی واضِح قول وقرار) سے ہوتا ہے، عُرفاًشَرطِ مَعْرُوف و مَعْہُود (یعنی رائج شدہ انداز) سے بھی ہوجاتا ہے مَثَلاً پڑھنے پڑھوانے والوں نے زبان سے کچھ نہ کہا مگر جانتے ہیں کہ دینا ہوگا (اور) وہ (پڑھنے والے بھی) سمجھ رہے ہیں کہ ''کچھ'' ملے گا، اُنہوں نے اس طور پر پڑھا، اِنہوں نے اس نیَّت سے پڑھوایا، اِجارہ ہوگیا، اور اب دووجہ سے حرام ہوا، (۱) ایک تو طاعت (یعنی عبادت) پر اِجارہ یہ خود حرام، (۲) دوسرے اُجْرت اگرعُرفاً مُعَیَّن نہیں تو اس کی جَہالت سے اِجارہ فاسِد، یہ دوسرا حرام۔ (مُلَخَّص اَز: فتاوٰی رضویہ ج۱۹ص ۴۸۶، ۴۸۷) لینے والا اور دینے والا دونوں گنہگار ہوں گے۔ (ایضاًص ۴۹۵)

اِس مبارَک فتوے سے روزِ روشن کی طرح ظاہر ہوگیا کہ صاف لفظوں میں طے نہ بھی ہو تب بھی جہاں UNDERSTOOD ہو کہ چل کر مَحْفل میں قراٰنِ پاک، آیتِ کریمہ، دُرُود شریف یا نعت شریف پڑھتے ہیں، کچھ نہ کچھ ملے گا رقم نہ سہی ''سوٹ پیس'' وغیرہ کا تحفہ ہی مل جائے گا اور بانیِ مَحْفل بھی جانتا ہے کہ پڑھنے والے کو کچھ نہ کچھ دینا ہی ہے۔ بس ناجائز وحرام ہونے کیلئے اتنا کافی ہے کہ یہ ''اُجْرت'' ہی ہے اور فَرِیقَین (یعنی دینے اور لینے والے) دونوں گنہگار۔

صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: جو مجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

قافِلۂ مدینہ اور نعت خواں

سفر اور کھانے پینے کے اَخراجات پیش کر کے نعتیں سننے کی غَرَض سے نعت خواں کو ساتھ لے جانا جائز نہیں کیوں کہ یہ بھی اُجْرت ہی کی صورت ہے۔ لُطْف تو اِسی میں ہے کہ نعت خواں اپنے اَخراجات خود برداشت کرے۔ بصورتِ دیگر قافِلے والے مخصوص مدّت کیلئے مَطلوبہ نعت خواں کو اپنے یہاں تنخواہ پر ملازِم رکھ لیں۔ مَثَلاً ذیقعدۃُ الْحرام، ذُوالْحِجَّۃِ الْحرام اور محرَّمُ الْحرام ان تین[۳] مہینوں کا اِس طرح اِجارہ (AGREEMENT) کریں کہ سارا وَقْت اور اُس کا ایک ایک سیکنڈ آپ کا۔ اب اِس دوران چاہیں تو اس سے کوئی سا بھی جائز کام لے لیں یا جتنا وَقْت چاہیں چُھٹّی دیدیں، حج پر ساتھ لے چلیں اور اَخراجات بھی آپ ہی برداشت کریں اور خوب نعتیں بھی پڑھوائیں۔ یاد رہے! ایک ہی وَقْت کے اندر دو جگہ نوکری کرنا یعنی اِجارے پر اِجارہ کرنا ناجائز ہے۔ البتّہ اگر وہ پہلے ہی سے کہیں نوکری پر لگا ہوا ہے تو اب سیٹھ کی اِجازت سے دوسری جگہ کام کرسکتا ہے۔

دَورانِ نعت نوٹیں چلانا

سامِعین کی طرف سے نعت شریف پڑھنے کے دوران نوٹیں پیش کرنا اور نعت خواں کا قَبول کرنا دُرُست ہے، اگر فَریقَین میں طے کرلیا گیا کہ نوٹ لفافے میں ڈال کردینے کے بجائے دورانِ نعت پیش کئے جائیں یا طے تو نہ کیا مگر دَلالَۃً ثابِت (یعنی UNDERSTOOD) ہو کہ مَحفل میں بلانے والا نوٹ لٹائے گا تو اب اُجْرت ہی کہلائے

Go To Index

گی اور نا جائز۔ بانیِ مَحْفِل جانتا ہے کہ نوٹیں نہیں چلائیں گے تو آیندہ نعت خواں نہیں آئیں گے اور نعت خواں بھی اِسی لئے دلچسپی سے آتے ہیں کہ یہاں نوٹیں چلتی ہیں تو کئی صورتوں میں یہ لین دین بھی اُجرت بن جائے گا اور ثواب کی بجائے گُناہ وحرام کا وَبال سر آئے گا لہٰذا نعت خواں غور کرلے کہ رضائے الٰہی مقصود ہے یا مَحْض روپے کمانا؟ کاش! اے کاش! صد کروڑ کاش! اِخلاص کا دور دورہ ہوجائے ، اور نعت خوانی جیسی عظیم سعادت کو چند حقیر سکّوں کی خاطر برباد کرنے والی حِرْص کی آفت خَتْم ہوجائے۔

اُن کے سوا کسی کی دل میں نہ آرزو ہو
دنیا کی ہر طلب سے بیگانہ بن کے جاؤں

نوٹیں لٹانے والوں کو دعوتِ فکر

سب کے سامنے اُٹھ اُٹھ کر نوٹ پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازِمی غور کرلے، کہ اگر اُس سے کہا جائے: سب کے سامنے بار بار دینے کے بجائے نعت خواں کو چپکے سے اِکٹّھی رقم دے دیجئے کہ حدیثِ پاک میں ہے: **"پوشیدہ عمل، ظاہری عمل سے 70 گُنا افضل ہے۔"** (فردوس الاخبار ج٣ ص١٥٣ رقم ٤٢٤٨ دار الکتاب العربی) تو وہ چپ چاپ دینے کیلئے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لئے کہ "واہ واہ" نہیں ہوگی! اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو **رِیا کاری** ہے اور رِیا کاری کی تباہ کاری کا عالَم یہ ہے کہ سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **جُبُّ الْحَزَن** سے پناہ مانگو۔ عَرْض کیا گیا:

وہ کیا ہے؟ فرمایا: جہنَّم میں ایک وادی ہے کہ جہنَّم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے اس میں قاری داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں رِیا کرتے ہیں۔(اِبن ماجه ج ١ ص ١٦٦ حديث ٢٥٦ دار المعرفة بيروت) بَہر حال دینے میں رِیا کاری پیدا ہوتی ہو تو رقم ضائع نہ کرے اور آخِرت بھی داؤ پر نہ لگائے، نیز اگر نوٹ چلانے سے ''محفل گرم'' ہوتی ہو یعنی نعت خواں کو جوش آتا ہو مَثَلاً نوٹ آنے کے سبب شِعْر کی بار بار تکرار، اُس کے ساتھ اِضافۂ اشعار، آواز بھی پہلے سے زور دار پائیں تو بارہ بار سوچ لیں کہ کہیں اِخلاص رخصت نہ ہو گیا ہو، پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حِرص کی تسکین کا ذریعہ بن سکتا ہے اس لئے دینے والوں کو بھی اس میں اِحتِیاط کرنی چاہیے اور نعت خواں کے اِخلاص کا خون کرنے کی کوشِش نہیں کرنی چاہیے۔ ہاں یہ یاد رہے کہ دیکھنے سننے والے کو کسی مُعَیَّن نعت خواں پر بدگمانی کی اِجازت نہیں۔

نعت خوانی اور دنیوی کشش

جہاں خوب نوٹ نچھاور ہوتے ہوں وہاں نعت خواں کا اہتمام کے ساتھ جانا، اِختِتام تک رُکنا مگر غریبوں کے یہاں جانے سے کترانا، حیلے بہانے بنانا، یا گئے بھی تو دُنیوی کَشِش نہ ہونے کے سبب جلد لوٹ جانا سَخْت محرومی ہے اور ظاہِر ہے کہ اِخلاص نہ رہا۔ اگر پیسے، کھانا یا اچّھی شیرینی ملنے کی وجہ سے مالدار کے یہاں جاتا ہے تو ثواب سے مَحروم ہے اور یہی کھانا اور شیرینی اس کا ثواب ہے۔ یونہی غریبوں سے کترانا اور مالداروں

کے سامنے بچھے بچھے جانا بھی دین کی تباہی کا سبب ہے مَنقول ہے: ''جو کسی غنی (یعنی مالدار) کی اس کے غِنا (یعنی مالداری) کے سبب تَواضُع کرے اس کا دو تہائی دین جاتا رہا۔'' (کشف الخفاء ج۲ ص ۲۱۵ دار الکتب العلمیة بیروت) عَدَمِ شرکت (یعنی شریک نہ ہونے) کے لئے جھوٹے حیلے بہانے بنانا مَثَلاً تھکن ومَرَض وغیرہ نہ ہونے کے باوُجود، میں تھکا ہوا ہوں، طبیعت ٹھیک نہیں، گلا خراب ہو گیا ہے وغیرہ زَبان یا اِشارے سے کہنا ممنوع وناجائز اور حرام ہے۔

ناجائز نذرانہ دینی کام میں صَرف کرنا کیسا؟

اگر کوئی نعت خواں صَراحۃً یا دَلالۃً ملنے والی اُجرت یا رقم کا لفافہ لے کر مسجِد، مدرَسے یا کسی دینی کام میں صَرف کر دے تب بھی اُجْرت لینے کا گناہ دُور نہ ہوگا۔ واجِب ہے کہ ایسا لفافہ یا تُحْفہ وغیرہ قَبول ہی نہ کرے۔ اگر زندگی میں کبھی قَبول کر کے خود استِعمال کیا یا کسی نیک کام مَثَلاً مدرَسے وغیرہ میں دے دیا ہے تو ضَروری ہے کہ توبہ کرے اور جس جس سے جو لیا ہے اُس کو واپَس لوٹائے، وہ نہ رہے ہوں تو اُن کے وارِثوں کو دے وہ بھی نہ رہے ہوں یا یاد نہیں تو فقیر پر تصدُّق (یعنی خیرات) کرے۔ ہاں چاہے تو پیش کرنے والے کو صِرف مشورہ دے دے، کہ آپ اگر چاہیں تو یہ رقم خود ہی فُلاں نیک کام میں خرچ کر دیجئے۔

سرکار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے چادر عطا فرمائی

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی نعت شریف سُن کر سیِّدُنا امام شَرَفُ الدّین بُوصیری عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو خواب میں ''بُردِ یمانی'' یعنی ''یَمَنی چادر'' عنایت فرمائی

اور بیدار ہونے پر وہ چادر مُبارَک اُن کے پاس موجود تھی۔ اسی وجہ سے اس نعت شریف کا نام قصیدۂ بُردہ شریف مشہور ہوا۔ اگر اس واقِعے کو دلیل بنا کر کوئی کہے کہ نعت خواں کو نذرانہ دینا سنّت اور قَبول کرنا تبرُّک ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ بے شک سرکارِ دو عالم، نورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عطا فرمانا سر آنکھوں پر۔ یقیناً سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اقوال و افعالِ مبارکہ عین شریعت ہیں۔ مگر یاد رہے! سرکارِ عالم مدار، شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بُردِ یَمانی عطا کرنے کا طے نہیں فرمایا تھا نہ ہی مَعاذَاللہ امام بُوصیری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے شَرْط رکھی تھی کہ چادر ملے تو پڑھوں گا بلکہ اُن کے تو وَہْم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ بُردِ یمانی عنایت ہوگی۔ آج بھی اس کی تو اِجازت ہی ہے کہ نہ اُجرت طے ہو اور نہ ہی دَلالۃً ثابِت (یعنی UNDER STOOD) ہو اور نعت خواں کے وَہْم و گمان میں بھی نہ ہو اور اگر کوئی کروڑوں روپے دیدے تو یہ لینا دینا یقیناً جائز ہے اور جس خوش نصیب کو سردارِ مکۂ مکرّمہ، سرکارِ مدینۂ منوّرہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کچھ عطا فرمادیں، خُدا کی قسم! اُس کی سَعادتوں کی مِعراج ہے۔ اور رہا سرکارِ نامدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنا، تو اس میں بھی کوئی مُضایَقہ نہیں اور اپنے آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے مانگنے میں نعت خواں و غیر نعت خواں کی کوئی قید بھی نہیں، ہم تو انہیں کے ٹکڑوں پہ پل رہے ہیں۔ سرکارِ والا تبار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عنایت نشان ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَّاللہُ یُعْطِیْ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ عطا کرتا ہے اور میں تقسیم کرتا

صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: اُس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے پاس میرا ذِکر ہو اور وہ مجھ پر دُرُود ِپاک نہ پڑھے ۔(حاکم)

ہوں۔ (بُخاری ج ۱ ص ۴۳ حدیث ۷۱ دارالکتب العلمیة بیروت)

رب ہے مُعْطی یہ ہیں قاسم رِزْق اُس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

نعت خواں اور کھانا

قاری ونعت خواں کو کھانا پیش کرنے کے سلسلے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: پڑھنے کے عِوَض کھانا کھلاتا ہے تو یہ کھانا نہ کھلانا چاہئے، نہ کھانا چاہئے اور اگر کھائے گا تو یہی کھانا اِس کا ثَواب ہوگیا اور (یعنی مزید) ثَواب کیا چاہتا ہے بلکہ جاہلوں میں جو یہ دَستُور ہے کہ پڑھنے والوں کو عام حِصّوں سے دُونا (یعنی ڈبل) دیتے ہیں اور بعض اَحْمَق پڑھنے والے اگر اُن کو اَوروں سے دُونا نہ دیا جائے تو اِس پر جھگڑتے ہیں۔ یہ زِیادہ لینا دینا بھی مَنْع ہے اور یہی اُس کا ثَواب ہوگیا قَالَ اللّٰـهُ تَعَالٰی (یعنی اللہ تعالٰی فرماتا ہے):

لَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا ؗ (پ ۱، البقرۃ ۴۱)

ترجمۂ کنزالایمان: میری آیتوں کے بدلے تھوڑے دام نہ لو۔

(فتاوٰی رضویه ج ۲۱ ص ۶۶۳)

سب کیلئے کھانا

اِسی صَفْحے پر ایک دُوسرے فَتوے میں ارشاد فرمایا: جب کسی کے یہاں شادی میں

عام دعوت ہے جیسے سب کو کھلایا جائے گا، پڑھنے والوں کو بھی کھلایا جائے گا اُس میں کوئی زِیادَت و تَخْصِیص نہ ہوگی (یعنی دوسروں کے مُقابلے میں نہ زیادہ ملے گا نہ ہی کوئی اسپیشل ڈِش ہوگی) تو یہ کھانا پڑھنے کا مُعاوَضہ نہیں، کھانا بھی جائز اور کھلانا بھی جائز۔ (اَیضاً)

اعلیٰ حضرت کے فتوے کا خُلاصہ

قاری اور نعت خواں کی دعوت سے مُتَعلِّق امامِ اَہلسنّت رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی سے جو اُمُور واضِح ہوئے وہ یہ ہیں: ﴿1﴾ کھانا کھلانے والے کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان نیک کاموں کی اُجْرَت کے طور پر مذکورہ اَفراد کو کھانا کھلائے ﴿2﴾ قاری اور نعت خواں کے لیے ناجائز ہے کہ وہ بطورِ اُجْرت دعوت کھائیں ﴿3﴾ اُجرت کی صورتیں پیچھے بیان کردی گئیں لِہٰذا ''اُجْرت کے کھانے'' کو نَفْس کی حِرْص کی وجہ سے ''نیاز'' کہہ کر مَن کو منا لینا اِس کھانے کو حلال نہیں کردے گا لِہٰذا مذکورہ اَفراد میں سے کوئی قِراءَت یا نعت شریف پڑھنے کے بعد ''صراحتاً یا دَلالتاً طے شدہ خُصُوصی دعوت'' قَبُول کرتے ہوئے کھائیگا تو ثَوابِ اُخرَوِی سے محروم رہیگا بلکہ یہی کھانا چائے بِسکُٹ وَغَیرہ اِس کا اَجْر ہوجائیگا ﴿4﴾ اگر عام دعوت ہو (یعنی وہ نعت خواں غیر حاضِر ہوتا جب بھی یہ دعوت ہوتی) تو اب ضِمْناً ان مذکورہ اَفراد کو کھلانے اور ان اَفراد کے کھانے میں کوئی مُضایَقہ نہیں ﴿5﴾ اگر دعوت تو عام ہو مگر قاری یا نعت خواں کے لیے خُصُوصی کھانے کا اِہتمام ہو مَثَلاً لوگوں کیلئے صِرْف بریانی اور ان کے لیے سَلاد، رَائِتے اور چائے کا بھی اِہتمام ہو یا دِیگر لوگوں کو ایک ایک حصّہ اور ان کو

زِیادَہ دیا جائے تو وہ خُصُوصیّت و زِیادَت (یعنی مخصوص غذا اور اضافہ) اُجْرت ہونے کے باعث فریقَین کے لیے ناجائز وحرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ اس میں بھی وُہی شرط ہے کہ پہلے سے صَراحتاً یا دَلالتاً طے ہو تب حرام ہے ورنہ اگر طے نہ تھا اور اس کے بِغیر ہی اہتِمام ہوا تو پھر جائز ہے۔

کیا ہر حال میں دعوت قَبول کرنا سنّت ہے؟

اگر نعت خواں اور قاری صاحِبان یہ کہیں کہ ہم نے نہ تو اس خُصُوصی دعوت کے لیے کہا تھا اور نہ ہی اُجْرت کے طور پر کھاتے ہیں بلکہ دعوت قَبُول کرنا سُنّت ہے اس لئے تبرُّک سمجھ کر نیاز کھالیتے ہیں، ایسا کہنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر کسی اجتماعِ ذِکْر ونعت کے موقع پر نیاز کے نام پر[1] ''خُصُوصی دعوت'' نہ کی جائے تو کیا اپنی دِلی کَیفیات میں تبدیلی نہیں پاتے؟ کیا انہیں اس بات کا اِحساس نہیں ہوتا کہ کیسے عَجیب (بلکہ مَعاذَاللّٰہ) کنجوس لوگ ہیں کہ پانی تک کا نہیں پوچھا؟ کیا آیَندہ اس جگہ پر نعت خوانی کے لیے آنے میں بے رغبتی نہیں ہوگی؟ اگر مذکورہ افراد اپنی دِلی کَیفیات تبدیل نہیں پاتے اور آنے والے وَساوِس کو نَفْس وشیطان کی شرارت قرار دیتے ہوئے ضِیافت نہ کرنے والے کی کسی کے سامنے نہ شکایت کرتے ہیں نہ ہی آیَندہ ایسی جگہ جانے سے کتراتے ہیں، نیز دیگر غریب اسلامی

مدینہ

[1]: اہلُ اللّٰہ کے ایصالِ ثواب کیلئے نیاز کرنا بڑی نیکی ہے، مگر اُجْرت کے حُکم میں آنے والی خصوصی دعوت کو نیاز کا نام نہیں دیا جاسکتا۔

Go To Index

بھائیوں کی دعوت قبول کرنے میں بھی پَس وپیش سے کام نہیں لیتے تو ان پر آفرین ہے، ایسے نعت خواں قابلِ سِتائش ہیں مگر دلوں کی حالت ایسی ہوتی ہے...... یا نہیں؟ یہ قاری و نعت خواں حضرات خوب جانتے ہیں، اپنے دل کی گہرائی میں جھانک کر اس کا فیصلہ خود ہی کر لیں۔ ؎

اللہ کرے دل میں اُتر جائے مری بات

وَسوَسوں میں مت آئیے

محترم نعت خواں! ممکن ہے شیطان آپ کو طرح طرح کے وَسوسے ڈالے، بہکائے اور یہ باوَر کروانے کی کوشش کرے کہ تُو تو مُخلِص ہے، تیرا کوئی قُصُور نہیں، لوگ تجھے مجبور کرتے ہیں، اور یہ بھی بے چارے مَحَبَّت کی وجہ سے بخوشی ایسا کرتے ہیں، کسی کا دل نہیں توڑنا چاہئے، تُو سب کچھ قَبول کر لیا کر اور یوں بھی یہ تیرے لئے تبرُّک ہے۔ نیز اگر کوئی نعت خواں نابینا یا معذور ہو تو اُس کو وَسوَسے کے ذَرِیعے مات کرنا شیطان کیلئے مزید آسان ہوتا ہے۔ دیکھئے! **نابینا** ہو یا بینا (یعنی دیکھتا) حُکمِ شریعت ہر ایک کیلئے وُہی ہے جو میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے فتاوٰی کی روشنی میں بیان کیا گیا۔ ہم سب کا اِسی میں بھلا ہے کہ حرام کھانے، کِھلانے سے بچیں۔ نَفْس کی چال میں آ کر شَرْعی فتاوٰی کے مُقابلے میں اپنی مَنطِق بگھار کر سادہ لوح عوام کو تو جھانسا دیا جا سکتا ہے مگر حرام پھر بھی حرام ہی رہے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو حرام کھانے پہننے سے بچائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

حرام لقمے کی تباہ کاریاں

منقول ہے: آدمی کے پیٹ میں جب حَرام کا **لقمہ** پڑا، تو زمین و آسمان کا ہر فِرِشتہ اُس پر لعنت کرے گا، جب تک کہ وہ **لقمہ** اس کے پیٹ میں رہے گا اور اگر اسی حالت میں مریگا تو اس کا ٹھکانہ جہنَّم ہوگا۔ (مکاشَفَۃُ القُلُوب ص ۱۰)

نعت خوانی اِعزاز ہے

پیارے بُلبلِ مدینہ! جو نعت خوانی کی سعادت کے اِعزاز کو سمجھنے سے مَحروم ہوا سے حُبِّ مال و جاہ وغیرہ کی آفتیں سرمایہ داروں، وزیروں اور افسروں وغیرہ کے یہاں ہونے والی مَحفلوں میں تو (خدانخواستہ نُمائشی ہوئیں تب بھی) خوش دلی سے لے جائیں گی مگر غریب اسلامی بھائی جو نہ ایکوساؤنڈ کی ترکیب بنا سکے نہ آؤ بھگت کر سکے نہ ہی غُربت کے سبب بے چارہ کثیر اَفراد جمع کر سکے وہاں جانے میں اس کا دل گھبرائے گا، جی اُکتائے گا اور گلا بھی ''بیٹھ'' جائے گا! جن کے دل میں واقعی عشق ومَحبّت اور نعت خوانی کی حقیقی عَظَمت ہے ایسے عاشقانِ رسول کو غریبوں کے یہاں طالِب ثَواب ہو کر حاضِری دینے میں کون سی رکاوٹ آسکتی ہے؟ امیر ہو یا غریب جو بھی شَرْعی تقاضوں کے مُطابِق اِخلاص کے ساتھ **اجتماعِ ذِکرونعت** کا اہتِمام کرے گا اُس کا اور اُس میں شریک ہونے والے ہر مسلمان کا اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بیڑا پار ہوگا۔

مصطَفٰے کی نعت خوانی سے ہمیں تو پیار ہے اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں اپنا بیڑا پار ہے

نعت خوانی اِیمان کی حِفاظت کا ذَرِیْعہ ھے

نعت خوانی حُضُورِ پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی اور مَحَبَّت کی نشانی ہے اور حُضُورِ پُرنور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ثنا خوانی اور مَحَبَّت اعلیٰ دَرَجے کی عِبادت اور ایمان کی حِفاظت کا بہترین ذریعہ ہے لہٰذا جب بھی اجتماعِ ذِکْر و نعت میں حاضِری ہو تو باادب رَہنا چاہیے اور مقصود رِضائے الٰہی ہو۔ جہاں اختِتام پر لنگر وغیرہ کا اہتمام ہوتا ہو ایسی جگہ تاخیر سے پہنچنا سخت مَعْیُوب اور اپنے لئے غیبت، تُہمت اور بدگمانی کا دروازہ کھولنے کا سبب ہے ایسوں کے بارے میں بسا اوقات اِس طرح کی گُناہوں بھری باتیں کی جاتی ہیں، کھانے کا لالچی ہے، کھانے کے وَقت ہی پہنچتا ہے وغیرہ۔ ہاں جو مجبور ہے وہ معذور ہے۔

نعت خواں کی حِکایت

اب مُخلص نعت خواں کی فضیلت اور معمولی سی بے احتِیاطی کی شامت پر مُشتمِل نہایت ہی عبرت آموز حِکایت مُلاحَظہ فرمائیے، چنانچِہ حضرت سیِّدُنا محمد بن ترین ''مدّاحِ رسول'' (یعنی نعت خواں) کے مُتَعلِّق مشہور ہے کہ انہیں جاگتے میں حُضُور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آمنے سامنے زیارت ہوتی تھی۔ جب وہ صُبْح کے وَقْت روضۂ اطہر حاضر ہوئے تو حُضُورِ انور صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان سے اپنی قَبْرِ انور میں سے کلام فرمایا۔ یہ نعت خواں اپنے اسی مقام پر فائز رہے حتّٰی کہ ایک شَخْص نے ان سے درخواست کی کہ شَہْر کے حاکم

Go To Index

کے پاس اس کی سِفارِش کریں آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ حاکم کے پاس پہنچے اور سِفارِش کی۔ اس حاکم نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کو اپنی مَسنَد پر بٹھایا۔ تب سے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی زِیارت کا سلسلہ خَتْم ہو گیا پھر یہ ہمیشہ حُضُور اقدس صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں زِیارت کی تمنّا پیش کرتے رہے مگر زیارت نہ ہوئی۔ ایک مرتبہ ایک شِعْر عَرْض کیا تو دُور سے زِیارت ہوئی، حُضُورِ اکرم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ظالموں کی مَسنَد پر بیٹھنے کے ساتھ میری زیارت چاہتا ہے اس کا کوئی راستہ نہیں۔'' حضرتِ سیِّدُنا علی خواص رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں کہ پھر ہمیں ان بُزُرگ (نعت خواں) کے مُتَعَلّق خبر نہ ملی کہ ان کو سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت ہوئی یا نہیں حتّٰی کہ ان کا وِصال ہو گیا۔

(میزانُ الشّریعۃ الکبریٰ ص ٤٨) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جو لوگ ذاتی مَفاد کی خاطر اربابِ اقتِدار کے آگے پیچھے پھرتے، کبھی کسی وزیر یا صدر وغیرہ کے یہاں موقع ملے تو اُڑتے ہوئے حاضِر ہو جاتے، صدر تمغہ پہنا دے یا ہاتھ ملا لے تو اُس کی تصویر آویزاں کرتے دوسروں کو دکھاتے اور اس کو بہت بڑا اِعْزاز تصوُّر کرتے ہیں اُن کیلئے گزشتہ حِکایت میں بہت کچھ درسِ عبرت ہے

اَلْعَاقِلُ تَکْفِیْہِ الْاِ شَارَۃُ یعنی عقلمند کیلئے اِشارہ کافی ہے۔

پیارے نعت خواں! اگر آپ روحانیّت چاہتے ہیں، تو سامِعین کی کثرت وقلّت

کومت دیکھئے، چاہے ہزاروں کا اجتِماع ہو یا فَقَط ایک ہی فَرْد، اُسی لگن اور دُھن کے ساتھ آقا صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تصوُّر میں ڈوب کر نعت شریف پڑھئے، بلکہ تنہائی میں بھی ثناخوانی کی عادت بنائیے۔ حضرت مولانا حسن رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن کے اس شِعْر کو صِرف رَسمی طور پر پڑھنے کے بجائے اس کی حقیقت کی طرف بھی متوجّہ رہیے۔

دل میں ہو یاد تری گوشۂ تنہائی ہو ۔۔۔ پھر تو خلوت میں عجب اَنْجُمَن آرائی ہو

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ پھر تو۔۔۔۔۔۔۔۔

جلوے خود آئیں طالِب دیدار کی طرف

اگر کوئی بات غَلَط پائیں تو میری اِصلاح فرما دیجئے۔

دعائے مغفِرت کا بِھکاری ہوں۔

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری

۲۹ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

14-2-2010

"غیبت کرکے نیکیاں برباد نہ کریں" کے پچیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خواں کے بارے میں غیبت کے الفاظ کی 25 مثالیں

❁ میراثی ہے ❁ اِس کو نعت پڑھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ❁ اِس کی آواز بس ایسی ہی ہے ❁ اس کی آواز بے سُری ہے ❁ پھٹے ہوئے ڈھول جیسی آواز ہے ❁ دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ❁ دوسروں کے شِعْر چُرا کر خود شاعِر بن بیٹھا ہے ❁ پیسوں کے لئے نعت پڑھتا ہے ❁ یہ تو پروفیشنل نعت خواں ہے ❁ صِرف بڑی پارٹیوں کی

Go To Index

محفلوں میں جاتا ہے ❁ اِس میں اِخلاص نہیں ہے ❁ زیادہ لوگ ہوں یا ❁ ایکوساؤنڈ ہو جبھی پڑھتا ہے ❁ جب آتا ہے مائیک نہیں چھوڑتا ❁ دوسروں کی باری ہی نہیں آنے دیتا ❁ جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے ❁ آہا! بڑا مہنگا سوٹ پہن رکھا ہے ضَرور نعت خوانی کروانے والوں نے لے کر دیا ہوگا ❁ اس کی ادائیں دیکھو! لگتا ہے گانا گا رہا ہے ❁ اسکی آنکھیں نیند سے بھری پڑی ہیں پھر بھی پیسوں کے لالچ میں نعت پڑھنے آگیا ہے ❁ جس شِعْر پر نوٹیں آنا شروع ہوجائیں بار بار اُسی شِعْر کو پڑھتا رہتا ہے ❁ بس کسی جگہ مَحْفل کا پتا چل جائے، یہ وہاں پیسوں کے لالچ میں بِن بلائے بھی پہنچ جاتا ہے ❁ رات گئے تک نعتیں پڑھتا ہے، فَجْر مسجِد میں جماعت سے نہیں پڑھتا ❁ اب اس کے پاس ٹائم کہاں ہوگا اس کے تو سیزن کے دن ہیں، بڑے نوٹ دکھاؤ تو آئے گا ❁ پچھلی بار شاید پیسے کم ملے تھے تبھی اس بار نہیں آیا ❁ اپنا کیسٹ نکلوانے کے لئے کمپنی والوں کی بڑی چاپلوسی کرتا ہے۔

"غیبت سے ہم کو بچا یا الٰہی" کے اُنیس حُرُوف کی نسبت سے نعت خوانی/جلسے یا اجتماع میں ہونے والی غیبت کی 19 مثالیں

۞ یہ مُبلِّغ (یا مولانا یا نعت خواں) کہاں کھڑا ہو گیا اب تو یہ مائیک نہیں چھوڑے گا ۞ اُس کی آواز اچّھی ہے اس لئے قِراءت سن کر لوگ داد دیتے ہیں وَیسے تجوید کی کافی

غَلطیاں کرتا ہے ۞ اس کے تلفُّظ غَلَط ہوتے ہیں ۞ اِس کو تقریر کرنی ۞ یا نعت پڑھنی ہی کہاں آتی ہے ۞ چلو! چلو! اب یہ لمبی کریگا ۞ نوٹیں چلتی ہیں تو اِس کی آواز کُھل جاتی ہے ۞ ہمارے شَہر میں آنے کیلئے تو اس نے ہوائی جہاز کا رِیٹَرن ٹکٹ مانگا تھا ۞ اس نعت خواں کا مزاج تو آسمان پر رہتا ہے ۞ اِس کو تو بس ایک ہی طرز آتی ہے ۞ یہ تو دوسرے نعت خوانوں کی طرزیں چُراتا ہے ۞ اِس نے بیان کی تیّاری نہیں کی اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے وَقت گزار رہا ہے ۞ آیتیں تو پڑھتا نہیں بس قِصّے کہانیاں سناتا ہے ۞ اُس مُقرِّر کی آواز اچّھی ہے مگر اس کی تقریر میں خاص مَواد نہیں ہوتا ۞ خطاب بڑا جوشیلا تھا مگر دلائل میں دم نہیں تھا ۞ ہمارے خطیب صاحِب اپنے بیان میں سنّت ایک نہیں بتاتے بس لٹھ لیکر بد مذہبوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ۞ آج خطیب صاحِب کے بیان میں مزا نہیں آیا ۞ وہ مولانا صاحِب جلسے میں دیر سے آنے کے عادی ہیں ۞ فُلاں کی تقریر میں بس جوش ہی جوش ہوتا ہے اپنے پلّے کچھ بھی نہیں پڑتا۔

”غیبتیں کرنے والے قیامت میں کُتّے کی شکل میں اُٹھیں گے“ کے چالیس حُروف کی نسبت سے نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفْحات پر مُشتمِل کتاب، ”غیبت کی تباہ کاریاں“ صَفْحہ 410 تا 411 پر ہے: ”نعت خوانی“

Go To Index

نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی آواز بے شک ربُّ الْعِزَّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بَہُت سخت ہے، جسے اِخلاص مل گیا وُہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خواں مَاشَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور سامِعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لااُبالی چَنچَل اور اِنتہائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، اِس طرح کے نعت خوانوں میں جن بدنصیبوں کا دل خوفِ خدا عَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے، وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب غیبتیں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ حقیقی مَدَنی نعت خواں حضرتِ سیِّدُنا حسّان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول میں رونے رُلانے والا مُخلص نعت خواں بنائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایسے نعت خوانوں کی اِصلاح کے جذبے کے تَحْت ان کے درمیان ہونے والی مُتَوَقَّع غیبتوں کی 40 مثالیں عَرْض کرتا ہوں: ۞ پتا نہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آگیا کہ اتنی لمبی تقریر شُروع کردی ہے! ۞ لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جا رہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا ۞ بانیِ مَحْفِل نے لائٹ کا اِنتِظام ٹھیک نہیں کروایا ۞ منچ (اِسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی ۞ اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دِیا ایک پیڈسٹل فین ہی رکھ دِیا ہوتا ۞ یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے ۞ کارڈلیس (Cordless) مائیک کی ترکیب

Go To Index

بھی ٹھیک نہیں تھی ۞ اُس نعت خواں نے سارا وَقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دِیا ۞ مجھے کم وَقت دِیا ۞ یار! یہ نعت خواں مائیک پر نہیں آنا چاہیے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ کر مَحفل کا رُخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! ۞ یار! اس نعت خواں نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! ۞ ارے! اِس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟ ۞ اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا ۞ پُرانی طرز میں پڑھتا ہے ۞ پُرسوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا ۞ اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے ۞ عَرَبی کلام نہیں پڑھ پاتا ۞ یہ نعت خواں طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے ۞ فُلاں نعت خواں جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے ۞ وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کا منہ کیسا بن جاتا ہے! ۞ ارے اُس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھا منہ کر کے گلا پھاڑ کر سُر بناتا ہے کہ ہنسی روکنا مشکِل ہو جاتا ہے ۞ بانیِ مَحفل بڑا کنجوس ہے، جیب میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا تھا ۞ فُلاں کی آواز ذرا اچّھی ہے تو مغرور ہو گیا ہے ۞ وہ تو بھئی بَہُت بڑا نعت خواں ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا ۞ منچ (اسٹیج) پر مالداروں کو بٹھا رکھا تھا ۞ اس کے نخرے بہت ہو گئے ہیں ۞ طرز کلام کے مُطابِق نہیں تھی ۞ اِیکو ساؤنڈ پر اِس کا گلا زِیادہ کام کرتا ہے ۞ اِس کو نذرانے ملنے

Go To Index

پر کیسا جوش چڑھتا ہے ❁ زیادہ لوگوں میں زِیادہ کُھلتا ہے ❁ فُلاں نعت خواں چُونکہ فارِغ ہے، اس لیے نئی نئی طرزیں بناتا رہتا ہے ❁ بھئی! وہ تو جیسے بَہُت بڑا نعت خواں ہو مَحْفِل میں اپنی باری کے وَقْت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے ❁ اِس اور اُس نعت خواں کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے ❁ بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے ❁ فُلاں نعت خواں کی نقّالی کرتا ہے ❁ نہ جانے کس شاعِر کا کلام اُٹھالایا تھا ❁ بانیِ مَحْفِل نے ثنا خوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی ❁ بانیِ مَحْفِل نے مجھے ٹیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بَہُت کنجوس نکلا ❁ گلا پھاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہَضْم ہو گیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانیِ مَحْفِل نے ثنا خوانوں کیلئے کھانے کا کوئی اِنتِظام ہی نہیں کیا تھا ❁ کل جس کے یہاں مَحْفِل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کور کھولا تو 1200 روپے تھے! مگر آج والا بانیِ مَحْفِل کنجوس ہے 100 روپلّی تھمادی!۔

(ان کے علاوہ غیبت کی بے شمار مِثالوں کی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 505 صَفْحات کی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کا مُطالَعہ کیجئے)

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کچھ اس رسالے کے بارے میں ......

پچھلے دنوں بجلی فراہمی کے ادارے کا ایک وَفد عالَمی مَدَنی مرکز **فیضانِ مدینہ** (بابُ الْمدینہ) میں حاضر ہوا، **دعوتِ اسلامی** کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران **حاجی عمران** سَلَّمَہُ الرَّحْمٰن سے ملاقات کی سعادت حاصِل کی اور **مَدَنی چینل** پر بجلی کے بے جاصَرف اور بجلی چوری کرنے والوں کی مذمّت کو خوب سراہا اور بجلی کی بچت میں معاون بننے والے ۲ دو عدد ہینڈ بلز پیش کئے ۔نگرانِ شوریٰ نے سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہ کو ہینڈ بلز دیکر کچھ لکھنے کا ذِہن دیا اور میں نے چند مشورے لکھ کر وہ ہینڈ بلز دعوتِ اسلامی کی مجلس ''**المدینۃُ الْعِلْمِیہ**'' کو بھجوا دیئے، اِس پر اُنہوں نے کچھ مَواد تیّار کر کے عنایت فرمایا اور سگِ مدینہ نے اس کی تدوین میں اپنا حصّہ مِلایا، مذکورہ اِدارے کی نظر سے گزارا، نگرانِ شوریٰ نیز **المدینۃُ الْعِلْمِیہ** سے نظرِ ثانی کروائی دعوتِ اسلامی کی ''مجلسِ اِفتاء'' نے شَرعی تفتیش فرمائی اور **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** یوں رسالہ ''بجلی استِعمال کرنے کے مَدَنی پھول'' منظرِ عام پر آیا۔ رسالہ ھٰذا میں پیش کردہ تکنیکی (Technical) معلومات زیادہ تر مذکورہ دو عدد ہینڈ بلز ہی سے لی گئی ہیں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اِس رسالے کو **عاشِقانِ رسول** کیلئے دنیا و آخرت کے فوائد و برکات کا باعِث بنائے اور اس کی ترتیب میں حصّہ لینے والوں اور اسے مکمَّل پڑھنے اور بجلی کے اِسراف سے بچنے والے اور بچنے والیوں کی بے حساب بخشش فرمائے۔ **اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

محمد الیاس قادری رضوی

۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ
25-10-2012

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

بجلی استعمال کرنے کے مدنی پھول

غالباً آپ کو شیطٰن یہ رسالہ (27 صَفْحات) نہیں پڑھنے دے گا مگر آپ کوشِش کر کے پورا پڑھ کر شیطٰن کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ رَحْمت نشان ہے:

’’جس نے کتاب میں مجھ پر دُرُودِ پاک لکھا تو جب تک میرا نام اُس میں رہے گا فِرِشتے اُس کے لیے استِغفار (یعنی دعائے مغفِرت) کرتے رہیں گے۔‘‘ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج۱ ص۴۹۷ حدیث۱۸۳۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ولیُّ اللّٰہ کی دعوت کی حِکایت

حضرتِ سَیِّدُنا حاتِمِ اَصَمّ عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الاکرم کو ایک مالدار شخص نے بَاِصرار دعوتِ طَعام دی، فرمایا: میری یہ **تین شَرطیں** مانو تو آ ؤں گا، ﴿۱﴾ میں جہاں چاہوں گا بیٹھوں گا ﴿۲﴾ جو چاہوں گا کھاؤں گا ﴿۳﴾ جو کہوں گا وہ تمہیں کرنا پڑے گا۔ اُس مالدار نے وہ تینوں شرطیں منظور کر لیں۔ ولیُّ اللّٰہ کی زیارت کیلئے بَہُت سارے لوگ جَمْع ہو گئے۔ وَقتِ

مقرّرہ پر **حضرتِ** سَیِّدُ ناحاتِمِ **اَصَمّ** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم بھی تشریف لے آئے اور جہاں لوگوں کے **جُوتے** پڑے تھے وہاں بیٹھ گئے۔ جب کھانا شُروع ہوا، سَیِّدُ ناحاتِمِ **اَصَمّ** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم نے اپنی جھولی میں ہاتھ ڈال کر **سُوکھی روٹی** نکال کر تناوُل فرمائی۔ جب سلسلۂ طَعام کا اختتام ہوا، مِیز بان سے فرمایا: ''چُولہا لاؤ اور اُس پر **توَا** رکھو،'' حکم کی تعمیل ہوئی، جب آگ کی تَپِش سے **توا** سُرخ انگارہ بن گیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ اُس پر ننگے پاؤں کھڑے ہوگئے اور فرمایا: ''**میں نے آج کے کھانے میں سُوکھی روٹی کھائی ہے۔**'' یہ فرما کر **توَے** سے نیچے اُتر آئے اور حاضِرین سے فرمایا: اب آپ حَضَرات بھی باری باری اِس **توَے** پر کھڑے ہوکر جو کچھ ابھی کھایا ہے اُس کا حساب دیجئے۔ یہ سُن کر لوگوں کی چیخیں نکل گئیں، **بَیَک** زَبان بول اُٹھے: یا سیِّدی! ہم میں اس کی طاقت نہیں، (کہاں یہ گرم گرم **توا** اور کہاں ہمارے نَرم نَرم قدم! ہم تو گنہگار دنیا دار لوگ ہیں) آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: **جب** اِس دُنیوی گَرم توَے پر کھڑے ہوکر آج صِرف ایک وَقْت کے کھانے کی نعمت کا حساب نہیں دے سکتے تو کل بَروزِ قِیامت آپ حَضَرات زِندَگی بھر کی نعمتوں کا حساب کس طرح دیں گے! پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے پارہ 30 **سُوْرَۃُ التَّکَاثُر** کی آخری آیت کی تلاوت فرمائی:

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ۠(۸)

ترجَمۂ کنز الایمان: پھر بےشک ضرور اُس دن تم سے نعمتوں سے پُرسِش ہوگی۔

یہ رِقّت انگیز ارشاد سن کر لوگ دھاڑیں مار کر رونے اور گناہوں سے توبہ توبہ پکارنے لگے۔

(مُلَخَّص از تذکرۃ الاولیاء، الجزء الاوّل ص ۲۲۲) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

ہر نِعمت کا حساب ہوگا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان اِس حِکایت میں مذکور آیتِ مبارَکہ **ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾** کے تَحْت یہ بھی فرماتے ہیں: یہ سُوال ہر نعمت کے مُتَعَلِّق ہوگا، جسمانی یا رُوحانی، ضَرورت کی ہو یا عیش و راحت کی، ٹھنڈے پانی، دَرَخْت کے سائے، راحت کی نیند کا بھی۔ (نورالعرفان ص ۹۵۶)

بجلی بھی ایک نِعمت ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عنایت کردہ بے شُمار نعمتوں میں سے **بجلی بھی ایک نِعمت** ہے کیونکہ اس کے ذَرِیعے ہمیں بَہُت سے دینی ودُنیوی فوائد حاصِل ہوتے ہیں لہٰذا اس کے بارے میں بھی **سُوال** ہوگا۔ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: بَروزِ قِیامت تم سے یہ **سُوالات** ہوں گے: ﴿۱﴾ تم نے یہ چیز کس طرح حاصِل کی؟ ﴿۲﴾ اسے کہاں خَرْچ کیا؟ اور ﴿۳﴾ کس نیّت سے خَرْچ کیا؟ (مِنہاجُ الْعابدین ص ۹۱)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بد بخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

بجلی فُضُول مت خَرْچ کیجئے

قراٰنِ کریم میں کئی مقامات پر فُضُول خرچی سے مَنْع کیا گیا ہے چُنانچہ فرمانِ ربُّ العظیم ہے:

وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِیْرًا ﴿۲۶﴾ (پ۱۵ بنی اسرائیل) ترجَمۂ کنزالایمان: اور فُضُول نہ اڑا۔

اِس حُکْمِ قراٰنی کے پیشِ نظر ہمیں چاہئے کہ **بجلی** کے فُضُول اِستِعمال سے بھی بچیں۔

افسوس! مکان ہو یا دُکان، کارخانہ ہو یا دوا خانہ، مسجِد ہو یا خانقاہ، مدرَسہ ہو یا درسگاہ، دن ہو یا شب عُموماً بے سبب کئی کئی بَلْب روشن اور پنکھے آن رکھے جاتے ہیں۔ گھروں کے خالی کمروں میں بھی بے پرواہی کے سبب بتّی پنکھے چل رہے ہوتے ہیں، اِستِنجاء خانوں (Toilets) میں کوئی نہیں ہوتا مگر بِلا حاجت وہاں کا بَلْب ہر وَقْت روشن رہتا ہے۔ ہاں جہاں بکثرت آمدو رفت رہتی ہو وہاں ضَرورتاً رات بھر بَلْب روشن رکھنے میں حَرَج نہیں۔ آلو چھولے، سَموسے پکوڑے، دَہی بھلے اور اسی طرح کے کھانے پینے کی چیزیں بیچنے والوں کا گاہکوں کو مائل کرنے کیلئے اپنی رَیڑھیوں وغیرہ پر کئی کئی بَلْب روشن رکھنا جائز ہے کہ یہاں اِس کا صحیح مقصد موجود ہے لیکن چونکہ بجلی ایک قیمتی اور ضَروری چیز ہے اور کئی ملکوں میں بجلی کی کمی کی وجہ سے لوگ پہلے ہی مسائل میں مُبتَلا ہیں خُصوصاً ہمارے اپنے ملک ''پاکستان'' میں لہٰذا بطورِ خاص ایسی جگہوں کے حوالے سے عَرْض ہے کہ جہاں دکانوں، ٹھیلوں پر زائد بَلْب جلانے کی اجازت بھی ہے وہاں بھی چند چیزوں کا شَرْعاً، قانوناً یا اخلاقاً خیال ضَرور رکھا جائے، پہلی یہ کہ بجلی چوری کر کے اِستِعمال نہ کی جارہی ہو۔ دوسری یہ کہ قانونی طور پر اس کی

اجازت ہو۔ تیسری یہ کہ یہاں بھی ضَرورت کی حد تک استِعمال کی جائے اور مَحْض ڈیکوریشن (یعنی سجاوٹ) کیلئے استِعمال نہ ہو بلکہ ڈیکوریشن کیلئے وہ طریقہ اختِیار کیا جائے جس میں بجلی کا استِعمال نہ ہوتا ہو، تاکہ کم از کم ہمارے یہاں جو بجلی کی صورتحال ہے اُس میں کچھ بہتری آ سکے۔

اِسراف کرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں

یاد رکھئے! اِسراف (یعنی بے جا خَرچ) کرنے والے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہیں چُنانچِہ پارہ 8 **سُوْرَۃُ الْاَنْعَام** کی آیت 141 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَلَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ﴿۱۴۱﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور بے جا نہ خَرچو بے شک بے جا خَرچنے والے اُسے پسند نہیں۔

اِسراف کی تفصیل

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان اِس آیتِ مقدّسہ کے تَحْت **بے جا خَرچ** (یعنی اِسراف) کی تفصیل بیان کرتے ہوئے رقم طَراز ہیں: ناجائز جگہ پر خَرچ کرنا بھی **بے جا خَرچ** ہے اور سارا مال خیرات کرکے بال بچّوں کو فقیر بنا دینا بھی **بے جا خَرچ** ہے، ضَرورت سے زِیادہ خَرچ بھی **بے جا خَرچ** ہے، اِسی لئے اَعضائے وُضو کو (بلا اجازتِ شَرعی) چار بار دھونے سے منْع کیا گیا ہے۔ (نورالعرفان ص ۲۳۲)

اِسراف کسے کہتے ہیں؟

فتاویٰ رضویہ جلد 1 صَفْحَہ 926 پر ہے، اِسراف کا معنٰی ہے: ’’غیرِ حق میں

صَرْف (یعنی خرچ) کرنا۔'' ایک اور مقام پر مزید تحریر ہے: (وہ) **اِسراف** کہ (جو) ناجائز و گناہ ہے (وہ) صِرْف (ان) دو[۲] صورَتوں میں ہوتا ہے، ایک یہ کہ کسی گناہ میں صَرْف (یعنی خَرْچ) واستِعمال کریں، دوسرے بیکار مَحْض مال ضائع کریں۔ (فتاوىٰ رضويه ج ٤ ص ٧٤٣)

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کے مطبوعہ ترجَمے والے پاکیزہ قراٰن، ''**کنزُالْاِیمان مَع خزائنُ الْعِرفان**'' صَفْحہ 5 پر پارہ 1 **سُوْرَۃُ الْبَقَرۃ** کی آیت نمبر 3 کے تَحْت صدرُ الْاَ فاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: ''اِنْفاق (یعنی خَرْچ) میں **اِسراف** ممنوع ہے یعنی اِنفاق (یعنی خَرْچ) خواہ اپنے نَفْس (یعنی اپنی ذات) پر ہو یا اپنے اَہل (یعنی گھر والوں) پر یا کسی اور پر، (خَرْچ ہمیشہ) اِعتِدال (یعنی مِیانہ رَوِی) کے ساتھ ہو (نا چاہیے اور خیال رکھنا چاہیے کہ) **اِسراف** نہ ہونے پائے۔''

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

بجلی اِستِعمال کرتے وَقْت موقَع کی مناسَبَت سے اچّھی نیّتیں کرلیجئے

ہر مُباح کام (یعنی جس کا کرنا ثواب ہو نہ گناہ) اچّھی نیّت سے کرنے سے عبادت بن جاتا ہے۔ **بجلی** اِستِعمال کرتے ہوئے بھی **اچّھی اچّھی نیّتیں** کرتے رہنا چاہیے مَثَلاً فرِیج، واشِنگ مشین، A.C.، پنکھا، بتّی وغیرہ آن آف کرتے وَقْت ہر بار بہ نیّتِ ثواب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط پڑھنا اور ضَرورت پوری ہوچکنے پر بِسمِ اللّٰہ پڑھ کر اِسراف

سے بچنے کی **نیّت** سے فوراً بند (OFF) کر دینا۔ نَماز پڑھتے وَقْت خُشوع (یعنی دل جمعی) پر مدد حاصِل کرنے کی نیّت سے **پنکھا** یا **A.C.** چلانا نیز یہ چیزیں سوتے وَقْت چلانے میں یہ **نیّتیں** کی جاسکتی ہیں: نیند پر مدد حاصِل کرنے اور نیند کے ذَرِیعے عبادت پر قُوَّت پانے کیلئے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ کر پنکھا (یا A.C) چلاؤں گا اور ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد اِسراف سے بچنے کی **نیّت** سے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم** پڑھ کر بند کر دوں گا۔ گھر کے دوسرے اَفراد یا مِہمان وغیرہ ہوں تو پنکھا وغیرہ چلانے میں اُن کی دلجوئی کی **نیّت** بھی کی جاسکتی ہے۔ اِسی طرح فرِیج میں غِذائیں رکھتے وَقْت موقع کی مناسَبَت سے اچّھی اچّھی **نیّتیں** کرسکتے ہیں مَثَلاً گوشت یا بچا ہوا کھانا رکھتے وَقْت یہ **نیّت** کیجئے: اِسے ضائع ہونے سے بچانے کیلئے فرِیج میں رکھتا ہوں۔ **واشِنگ مشین** چلاتے وَقْت حسبِ حال یہ **نیّت** ہوسکتی ہے: صَفائی کی سنّت پر مدد حاصِل کرنے کیلئے واشِنگ مشین on کر رہا ہوں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مسلمانوں کو نَفْع پہنچانے کی فضیلت

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے **مکتبۃُ المدینہ** کی مطبوعہ 743 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جنَّت میں لے جانے والے اعمال**'' صَفْحہ 534 اور 535 پر سے **دو فرامینِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: ﴿1﴾ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کو وہ شَخْص زیادہ

پسند ہے جو لوگوں کو زیادہ **نَفْع** پہنچاتا ہو اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا سب سے پسندیدہ عمل وہ سُرُور یعنی خوشی ہے جو تُو کسی مسلمان کے دل میں داخِل کرے خواہ تُو اس کی پریشانی دُور کرے یا اُس کا قَرض ادا کرے یا اُس کی بھوک مٹائے اور اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلنا مجھے اپنی اس مسجِد میں ایک مہینہ اعتِکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے اور جس نے اپنا غصّہ پی لیا حالانکہ وہ اسے نافِذ کرنے پر قُدرت رکھتا تھا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رِضا سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک اُس کے ساتھ رہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس دن اسے ثابِت قدَمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔ (اَلتّرغیب وَالتّرھیب ج۳ ص ۲۶۵ رقم ۲۲)

﴿۲﴾ خوشی کا فِرِشتہ

جو شَخص کسی مؤمِن کے دل میں خوشی داخِل کرتا ہے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اُس **خوشی سے ایک فِرِشتہ** پیدا فرماتا ہے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور توحید میں مصروف رَہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قَبْر میں چلا جاتا ہے تو وہ فِرِشتہ اُس کے پاس آ کر پوچھتا ہے: "کیا تُو مجھے نہیں پہچانتا؟" وہ کہتا ہے کہ "تو کون ہے؟" تو وہ فِرِشتہ کہتا ہے کہ "میں وہ خوشی ہوں جسے تُو نے فُلاں کے دل میں داخِل کیا تھا آج میں تیری وَحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سُوالات کے جوابات میں ثابِت قدم رکھوں گا اور روزِ قِیامت تیرے لئے تیرے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سِفارش کروں گا اور تجھے جنّت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔" (اَیضاً ص ۲۶۶ رقم ۲۳)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

بِجلی استِعمال کرنے کے69 مَدَنی پھول

مسلمانوں کی خیرخواہی اور نَفْع رسانی کی نیّت سے بجلی استِعمال کرنے کے **69 مَدَنی پھول** پیش کرتا ہوں، خود کو **اِسراف** اور **تَضْیِیعِ مال** (یعنی مال ضائع کرنے) سے بچانے کی **اچّھی اچّھی نیّتوں** کے ساتھ پڑھ سمجھ کر ان کے مطابق عمل کیجئے اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا وآخرت کی ڈھیروں بھلائیاں حاصل ہوں گی ،اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ **بجلی** کی بچت کی بَرَکت سے آپ کا بل (BILL) بھی کم آئے گا۔

رَوشَنی کے آلات کے 28 مَدَنی پھول

بجلی کم کھانے والا اِنرجی سَیور

❁ روشنی کے لئے کم تُو انائی صَرف کرنے والے آلات استِعمال کیجئے، 100 واٹ کے بَلْب کے مقابلے میں 20 واٹ کا اِنرجی سَیوَر (Energy Saver) 80 فی صد تک **بجلی** بچا سکتا ہے بلکہ اگر جدید LED لائٹس اِستِعمال کی جائیں تو یہ مزید کم تُوانائی اِستِعمال کریں گی۔

❁

برقی آلہ	تعداد	واٹ	اِستِعمال شدہ یونٹ	بچت
بَلْب	4	400	42	-
ٹیوب لائٹ	4	160	18	57%
اِنرجی سَیوَر	4	80	9	80%

❁ اچّھی کمپنی کا ''اِنرجی سَیور'' لینا چاہیے تا کہ ٹیوب لائٹ کی طرح آنکھوں کو ٹھنڈا محسوس

Go To Index

ہو، ایسا گھٹیا نہ لیا جائے جو کہ آنکھوں کو چُبھے اور نظر کے لئے مُضِر ثابِت ہو۔

۞ بجلی کی وائرنگ ہمیشہ معیاری کیبل سے کروایئے۔

۞ در و دیوار اور چھت پر ہلکا رنگ جیسے سفید یا آف وائٹ (Off white) وغیرہ کروایئے، ہلکے رنگ والا کمرہ کم بتّیوں میں بھی روشن رہے گا۔

۞ اپنے زیادہ تر کام دن کی روشنی میں مکمّل کر لیجئے، یہی کام رات کو کریں گے تو بتّی جلانی پڑے گی اور بجلی خَرچ ہو گی۔

۞ دن کے وَقت دروازوں اور کھڑکیوں سے پردے (اگر ہوں تو) ہٹا دیجئے اور بے پَردَگی کا اندیشہ نہ ہو یا آپ کی نظر کسی کے گھر میں نہ پڑتی ہو تو دروازے اور کھڑکیاں بھی کھول دیجئے تاکہ صحّت بخش تازہ ہوا کے ساتھ ساتھ جراثیم کُش روشنی بلکہ تندُرُستی دینے کیلئے دھوپ بھی آئے اور بتّی کے بِغیر کام بھی چلتا رہے۔

۞ بَلْب یا ٹیوب لائٹ دیوار پر نَصْب (فِٹ Fit) کروانے کے بجائے آنکھوں پر براہِ راست روشنی نہ پڑے اس طرح چھت سے لٹکا لیجئے، نیچے کی طرف جتنی قریب ہوگی اُتنی زیادہ روشنی ملے گی۔

۞ ہر کمرے میں اُتنے ہی بَلْب روشن کیجئے جتنی ضَرورت ہے، اگر ایک بَلْب سے کام چل سکتا ہے تو دوسرا نہ جلایا جائے۔

۞ آج کل خوبصورتی کیلئے مختلف بَلْب اور ٹیوب لائٹیں پلاسٹک کور میں بند (Grill Light)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور وہ مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھے تو وہ لوگوں میں سے کنجوس ترین شخص ہے۔ (ترغیب وترہیب)

لگائی جاتی ہیں، اِس سے بچنا چاہئے کہ بجلی زیادہ خَرچ ہونے کے باوُجُود روشنی کم ملتی ہے۔

۞ شاپنگ مالز میں برقی زینہ کم سے کم چلائیے۔

۞ صنعتوں میں کم بجلی خَرچ کرنے والی مشینری استِعمال کیجئے۔

۞ کہاں کتنی روشنی کی ضَرورت ہے، اس کا اِنحِصار مکان کی تنگی و کُشادَگی، کمرے کے چھوٹے بڑے ہونے اور لوگوں کی قِلّت و کثرت پر ہوتا ہے، الیکٹریشن کی صَوابدید پر چھوڑنے کے بجائے اچّھی طرح غور کرلیجئے کہ آپ کو کس جگہ کتنا اُجالا چاہئے پھر اِس کے مطابِق ترکیب بنائیے۔

۞ جس جگہ زیادہ روشنی کی ضَرورت ہو وہاں دو یا تین کے بجائے ایک بڑا بَلْب لگانا بہتر ہے لیکن ساتھ میں ایک چھوٹا بَلْب لگا لینا بہتر ہے تاکہ جب زیادہ روشنی کی حاجت نہ ہو تو اُسی سے کام چلایا جاسکے۔

۞ صِرف اُسی جگہ روشنی کیجئے جہاں آپ مُطالَعہ وغیرہ کررہے ہیں۔

۞ روشنی بڑھانے کیلئے ماہانہ کم از کم ایک بار ہر بَلْب و ٹیوب لائٹ سے گرد صاف کرلینا مُناسِب ہے۔

۞ کمرے سے باہَر جاتے ہوئے بَلْب و پنکھا وغیرہ بند (Off) کرنا نہ بھولیے۔

۞ گھر کے تمام اَفراد خُصوصاً مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کی تربیَّت کیجئے کہ وہ غیر ضَروری بتّی نہ جلائیں اور ضَرورت خَتْم ہونے پر فوراً بُجھا دیں۔ یِہی ترکیب دُکان، دفتر اور کارخانے

Go To Index

وغیرہ میں بھی بنا لیجئے۔

۞ عُموماً اِستِنجا خانوں (Toilets) کی بتّیاں بِلاضَرورت جلتی رَہتی ہیں، ہر شَخْص کو چاہیے کہ بعدِ فراغت خود ہی بُجھا دیا کرے۔

۞ بعض اسلامی بھائی سرِ شام ہی گھر یا دُکان کی تمام بتّیاں روشن کر دیتے ہیں، اندھیرا محسوس ہونے کے بعد صِرْف حسبِ حاجت بَلْب روشن کیجئے۔

۞ اگر مجبوری نہ ہو تو سونے سے پہلے کمرے کا بَلْب بند کر دیجئے یا پھر ضَرورتاً زِیرو کا بَلْب استِعمال کیجئے، نیز گھر کی تمام غیر ضَروری بتّیاں بُجھانا نہ بھولئے۔

رات بھر اندھیرے میں پڑا رہنا!

۞ مکان، رات اندھیرے میں ڈوبا ہوا رکھنا اہلِ خانہ اور خُصوصاً بچّوں کیلئے باعثِ وَحْشت ہے، اس میں چوروں نیز حَشْرات الْاَرض (کیڑے مکوڑوں، چوہوں، چھپکلیوں وغیرہ) کیلئے سَہولت ہے۔ لال بیگ اور بعض طرح کے کیڑے اُجالے میں کم نکلتے ہیں۔ صاف صفائی والی پختہ عمارتوں میں کیڑے مکوڑوں کا سلسلہ کم ہوتا ہے۔ بَہَر حال رات جب گھر میں لوگ موجود ہوں تو کچھ نہ کچھ روشنی ہونی مُناسِب ہے۔

۞ مغرِب کے وَقْت جبکہ ابھی کافی اُجالا باقی ہوتا ہے اکثر لوگ گھروں کی بَہُت ساری بتّیاں جلا دیتے ہیں، ایسی جلد بازی نہ کیجئے صِرْف ضَرورت کے مطابِق روشنی کیجئے۔

۞ راہگیروں کی سَہولت کیلئے بعض حَضْرات اپنے گھر کے باہَر ساری رات بَلْب روشن

Go To Index

رکھتے ہیں یہ کارِثواب ہے مگر صُبْح کا اُجالا پھیلتے ہی بتّی بند کر دیجئے۔

۞ کوٹھیوں کے لان و گیراج میں کسی بھی وَقْت غیر ضَروری بتّیاں روشن نہ رہیں اِس کا خیال رکھئے۔

۞ آمدورفت نہ ہونے کے باوُجُود بعض مکانات کی سیڑھیوں کی بتّی ساری رات جلتی رہتی ہے، اِس کا حل یہ ہے کہ ''ٹُو وے'' کی ترکیب بنالیجئے یعنی ایک بٹن سیڑھی کی ابتِدا پر اور ایک انتہا (یعنی خَتْم) پر اس طرح لگوایئے کہ دونوں طرف سے بتّی جلائی بُجھائی جاسکے۔

مسجِد میں بتّی پنکھا چلانے کے اَہَم مسائل

۞ مسجِد میں بھی بلاضَرورت بَلْب روشن مت کیجئے اور ضَرورت پوری ہوتے ہی بُجھا دیجئے، مسجِد کے خادِمین کو اس سلسلے میں زیادہ اِحتِیاط کی ضَرورت ہے کیونکہ مسجِد کا بل چندے کی رقم سے دیا جاتا ہے جس کا حساب زیادہ سَخْت ہے۔ بعض مساجِد میں اَذان کا وَقْت ہوتے ہی تمام بتّیاں روشن کر دی جاتیں اور سارے پنکھے چلا دیئے جاتے ہیں جن کی ہوا لینے والا کوئی نہیں ہوتا کیونکہ نَمازی حَضْرات عُمُوماً جماعت سے چند مِنَٹ پہلے ہی پہنچتے ہیں۔ میری مَدَنی اِلتِجا ہے کہ جیسے جیسے نَمازی آتے جائیں خُدّام حسبِ ضَرورت بتّیاں اور پنکھے آن کرتے جائیں اور جُوں جُوں نَمازی رخصت ہوں آف کرتے جائیں اور رات میں صِرْف عُرْف (یعنی وہاں کے معمول) کے مطابِق روشنی رکھیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مُجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ

Go To Index

جلد 9 صَفْحَہ 504 پر لکھتے ہیں: مسجد میں روشنی خِشْت و گِل (یعنی اینٹ، مِٹّی) کی ذات کے لیے نہیں ہوتی بلکہ نَمازیوں کے واسِطے، بلکہ نَماز میں بھی اَصْل نظر صِرْف فرائِض پر مقصود ہے کہ اَصالتاً بِنائے مسجِد (یعنی بذاتِ خود مسجِد بنائی جانا) انہی (یعنی فرائض) کے لیے ہے۔ وَلِہٰذا جہاں تَہَجُّد وغیرہ نوافِل خواں (یعنی نَفْل پڑھنے والے) و ذاکِرین (یعنی ذِکْرُ اللّٰہ کرنے والے) شب بھر مسجِد میں رہتے یا رات کے سب حصّوں میں اُن کی آمد و رفت مسجِد میں رہتی ہو اور اِس وجہ سے وہاں شب بھر روشنی رکھنے کی عادت ہو یا واقِف (یعنی وَقْف کرنے والے) نے خود اِس کی تَصرِیح کردی (یعنی واضح طور پر کہدیا) ہو، ایسی جگہ کے عِلاوہ باقی تمام مساجِد میں تہائی رات کے بعد روشنی گُل کر (یعنی بتّی بُجھا) دینے کا حُکْم ہے کہ اب (جلتی رکھنا) اِسراف وتَضْیِیعِ مال (یعنی مال کا ضائع کرنا) ہے۔ (فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج۹ص ۵۰٤)

نَمازیوں کی غیر موجودگی میں بتّی جلانے کی مُمانَعت کا فتویٰ

فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 374 تا 375 سے ایک سُوال جواب مُلاحَظہ ہو:

سُوال: زید فَجْر کو بعد پانچ بجے کے مسجِد میں چَراغ بَغَرَضِ رونق و زینتِ مسجِد، نہ کہ بَغَرَضِ تلاوت اور مُطالعۂ کُتُبِ دینیہ جلا دیتا ہے حالانکہ روشنی کی اُس وَقْت ضَرورت نہیں ہوتی ہے کیونکہ نَمازیوں کی آمد پونے چھ بجے اور جماعت بعد چھ بجے طلوعِ روشنی صُبْحِ صادِق میں ہوتی ہے اور علاوہ اس کے سرکاری لالٹین کی روشنی تینوں دروں میں مسجِد کے اور صِحن میں کافی طور سے ہوتی ہے عَمْرو جو مُہْتَمِم قدیم مسجِد کا ہے اور سینکڑوں روپیہ اپنی کوشِشِ

مَوفُورہ (وافِر وکثیر کوشش) سے فراہم کرکے مسجِد کی ترمیم ودیگر اَخراجات میں لگا تا رہا ہے بلکہ اب بھی مَرمَّت کرارہا ہے، زید کو اِس وَقت کے **فُضُول بلاضَرورت چَراغ جلانے** سے مَنْع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مسجِد کے مال میں اِسراف نہ چاہئے مگر زید نہیں مانتا پس ایسی صورت میں چَراغ جلانا چاہئے یا نہیں؟ **اَلجواب: جبکہ اس وَقت مسجِد میں کوئی نہیں آتا چَراغ جلانا فُضُول ومَمنوع** ہے خُصُوصاً جبکہ (گلی میں سرکاری) لالٹین کی روشنی (Street Light) جل رہی) ہوتی ہے۔ وَاللّٰہُ تعالٰی اَعلم۔

جشنِ وِلادت کا چَراغاں

بڑی راتوں اور جشنِ ولادت کے موقع پر اچھّی اچھّی نیّتوں کے ساتھ چَراغاں کرنا جائز وکارِثواب ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 561 صَفْحات پر مشتمل کتاب، **"ملفوظاتِ اعلٰی حضرت"** صَفْحَہ 174 پر ہے: **عَرض:** میلاد شریف میں جھاڑ (یعنی پنج شاخہ مَشْعَل)، فانوس، فُرُوش وغیرہ سے زَیب وزینت اِسراف (یعنی فُضُول خرچی) ہے یا نہیں؟ **ارشاد:** عُلَما فرماتے ہیں: **لَاخَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْر** (یعنی اِسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خَرْچ کرنے میں کوئی اِسراف نہیں) جس شے سے تعظیمِ ذِکرِ شریف مقصود ہو، ہر گز مَمنوع نہیں ہوسکتی۔

ایک ہزار شمعیں

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی نے **اِحْیاءُ الْعُلوم** شریف میں سیِّدی ابوعلی رُوذ باری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ البارِی سے نَقل کیا کہ ایک بندۂ

صالِح (یعنی نیک شخص) نے مجلسِ ذِکر شریف ترتیب دی اور اُس میں **ایک ہزار شمعیں** روشن کیں۔ ایک شخص ظاہِر بین (یعنی صِرف ظاہر پر نظر رکھنے والے) پہنچے اور یہ کیفیّت دیکھ کر واپَس جانے لگے۔ بانیِ مجلس (جو کہ خاصانِ خدا سے تھے انہوں) نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جا کر فرمایا کہ جو شمع مَیں نے غیرِ خدا کے لئے روشن کی ہو وہ بُجھا دیجئے۔ کوشِشیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۲ ص ۲٦ مُلَخَّصاً)

لہراؤ سبز پرچم اے آقا کے عاشِقو!
گھر گھر کرو چَراغاں کہ سرکار آ گئے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کُنڈا لگانا کیسا؟

❁ جشنِ وِلادت کی مجلسوں، نعت کی محفِلوں، شادی کی تقریبوں، دُکانوں، کارخانوں وغیرہ وغیرہ ہر جگہ صِرف قانونی طریقے پر بجلی استِعمال کیجئے۔ کُنڈے وغیرہ کے ذَرِیعے بجلی چوری کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے۔ جس نے ماضی میں ایسا کیا ہے وہ توبہ بھی کرے اور جتنی بجلی چوری کی ہے حساب لگا کر مُتَعَلِّقہ ادارے کو اُتنا بل (BILL) ادا کرے۔

مختلف برقی آلات کے بارے میں 14 مَدَنی پھول

کمپیوٹر، ٹیپ ریکارڈر، موبائل چارجر وغیرہ

❁ کمپیوٹر، مانیٹر (Monitor)، کاپئیر، پرنٹر، ٹیپ ریکارڈر، موبائل چارجر وغیرہ جب

استعمال میں نہ ہوں تو بند کر دیجئے۔ اِسٹینڈ بائی (Standby) رکھنے کی صورت میں بھی یہ بجلی خَرچ کرتے ہیں۔ بجلی بچانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ برقی آلات جس وَقت استعمال میں نہ ہوں اُنہیں ''پاور سا کِٹ'' سے نکال دیا جائے، تاکہ نکتے کے برابر چھوٹا سے بَلْب روشن رہتا ہے وہ بھی بند ہو جائے اِس طرح کرنے میں بجلی کی بچت کے ساتھ ساتھ آپ کے بَرقی آلات کی بھی حِفاظت ہے۔

❁ مانیٹر کی جگہ LCD یا LED استعمال کرنے سے بجلی کم خَرچ ہوتی ہے۔

مَدَنی چینل اُسی صورت میں چلائیے جب کوئی دیکھنے والا ہو

❁ گناہوں بھرے چینلز کے ناجائز سلسلے دیکھنے سے اپنی جان چُھڑا کر سچّی توبہ کر لیجئے اور صِرف وصِرف 100 فیصد شَرعی **مَدَنی چینل** دیکھنے کا معمول بنائیے، مگر ایسا نہ ہو کہ **مَدَنی چینل** لگانے کے بعد آپ بات چیت وغیرہ میں لگ کر غافِل ہو جائیں یا گھر بھر میں یہاں وہاں گھومتے رہیں، اگر کوئی ایک فرد بھی فائدہ نہ اُٹھا رہا ہو گا تو بجلی بے کار خَرچ ہوتی رہے گی اور جان بوجھ کر ایسا کرنے کی صورت میں بعض صورَتوں میں آپ تَضْیِیْعِ مال (یعنی مال ضائع کرنے) کے گناہ میں گِرِفتار اور عذابِ نار کے حقدار ہو سکتے ہیں۔

❁ ایگزاسٹ فین (Exhaust Fan) خواہ مَطْبَخ (کچن Kitchen) میں ہو یا کمرے میں یا کہ اِستنجا خانے میں ضَرورت پوری ہو جانے کے بعد بند کر دیجئے۔

❁ پانی کا بے جا استِعمال نہ کیجئے، موٹر زیادہ چلے گی تو بجلی بھی زیادہ خَرچ ہو گی۔

❁ بیٹھنے یا سونے کی ترکیب یوں بنائیے کہ کم پنکھوں میں زیادہ اَفراد مُسْتَفِید ہو سکیں۔

ایک پنکھے سے کئی اَفراد اِستِفادہ کر سکتے ہیں

❁ مدارِس و جامِعات کے اساتِذہ و طَلَبہ نیز دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں کے مسافِر مساجِد میں بجلی کے اِستِعمال میں خوب مُحتاط رہیں کہ چندے کا مُعامَلہ بڑا سَخْت ہے۔ ناظِمین و امیرِ قافِلہ خاص کڑی نظر رکھا کریں ایسا نہ ہو کہ فی پنکھا ایک اسلامی بھائی سویا پڑا ہو۔ گھر کے کمرے میں جب ایک پنکھے کے نیچے کئی اَفراد سو سکتے ہیں تو آخِر مساجِد و مدارِس میں کیوں نہیں سو سکتے؟

❁ الیکٹرک اَوْوَن (Oven) 600 تا 1500 واٹ کا ہوتا ہے، اس میں کافی بجلی خَرْچ ہوتی ہے بِلا سَخْت ضَرورت اِستِعمال نہ کیجئے۔

U.P.S. بَہُت زیادہ بجلی کھاتا ہے

❁ یو پی ایس (U.P.S) کا استعمال کم سے کم کرنا چاہئے کیونکہ اس کی ''بیٹری'' رِی چارج (Recharge) کرنے میں 300 تا 400 واٹ کے حساب سے بجلی خَرْچ ہوتی ہے، لہٰذا دن کے وَقْت UPS بند رکھ کر کافی ساری بجلی کی بچت کی جاسکتی ہے۔

❁ سردیوں میں استِعمال کیا جانے والا بجلی کا ہِیٹر (Heater) اَوسطاً 1800 واٹ کا ہوتا ہے، اِس میں بے تحاشا بجلی خَرْچ ہوتی ہے۔ کم سے کم اِستِعمال کیجئے۔

اِستری بے دردی سے بجلی کھاتی ہے

❁ اِستری 800 تا 1200 واٹ کی (یعنی 10 تا 15 چھت کے پنکھوں کے برابر) ہوتی ہے،

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا۔ (طبرانی)

نہایت بے دردی سے بجلی کھاتی اور خوب BILL بڑھاتی ہے، سَخْت حاجت میں ہی اِستِعمال کیجئے۔ اگر ممکِن ہو تو بِغیر اِستری کے کپڑے پہن لیجئے ، انمول وَقْت کے ساتھ ساتھ پیسوں کی بھی ٹھیک ٹھاک بچت ہو گی۔

❁ لِفٹ (Lift) اچّھی خاصی بجلی کھاتی ہے، اسے کم سے کم اِستِعمال کیجئے ، سیڑھیوں کے ذَرِیْعے آنا جانا ایک ورزِش ہے اور بدن کیلئے طِبّاً مفید ہے۔

❁ گھر سے باہَر جانے سے پہلے بجلی کا ہر سِوِچ (SWITCH) چیک کر لیجئے کہ کہیں کوئی بَلْب ، جل اور پنکھا وغیرہ چل تو نہیں رہا!

❁ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ باہَر جائیں تب بھی خالی گھر کا بَلْب خواہ مخواہ روشن رکھتے ہیں، بِلا حاجت ایسا نہ کریں، ہاں اس لیے روشن رکھا کہ واپسی میں روشنی ملے یا چور وغیرہ سے حفاظت رہے کہ سمجھیں کہ گھر میں کوئی ہے تو حَرَج نہیں۔

فریج و ڈیپ فریزر کے بارے میں 13 مدنی پھول

❁ فریج و ڈیپ فریزر (18 کیو بِک فُٹ (FOOT) کے اَوسطاً 500 واٹ کے ہوتے ہیں یہ) آپ کے گھر میں ہوں تو تقریباً 25 فی صد بجلی اِستِعمال کرتے ہیں۔

❁ بعض اوقات اپنی ضَرورت سے بڑا فریج لے لیا جاتا ہے، یاد رکھئے! خالی فریج زیادہ بجلی کھینچتا ہے، اگر رکھنے کو زیادہ چیزیں نہ ہوں تو پانی ہی بھر کر رکھ دیجئے اور ٹھنڈا ہونے پر ثواب کی نیّت سے مسلمانوں کو پلا دیجئے۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُودِ پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہو گیا۔ (ابن سنی)

❁ فریج میں ایک آلہ تھرمواسٹیٹ (Thermostat) لگا ہوتا ہے جس سے اس کی ٹھنڈک (Cooling) کو کنٹرول کیا جا سکتا ہے، زیادہ ٹھنڈک پر زیادہ بجلی صَرف ہوتی ہے، اس لئے فریج کی ٹھنڈک کو موسِم اور ضَرورت کے مطابِق رکھئے۔

❁ فریج یا ڈیپ فریزر کو دیوار سے لگا کر نہ رکھئے پچھلے حصّے کی طرف ہوا کا راستہ کُھلا رہے۔

❁ فریج ایسی جگہ نہ رکھئے جہاں دُھوپ آتی ہو بلکہ کوشِش کر کے اسے گھر میں سب سے ٹھنڈی جگہ پر رکھئے۔

❁ فریج کا دروازہ بار بار کھولنے سے اس کی ٹھنڈک میں کمی آتی اور بجلی زیادہ خَرچ ہوتی ہے۔

❁ زیادہ دیر دروازہ کُھلا رکھنے سے بھی بجلی زیادہ خَرچ ہوتی ہے، لہٰذا کیا کیا نکالنا ہے یہ ذِہن بنانے کے بعد ہی فریج کھولئے اور چیز نکالنے کے بعد دروازہ اچّھی طرح بند کر دیجئے۔

❁ بار بار فریج نہ کُھلے اس کے لئے پانی کے کُولر کا استِعمال کیجئے۔

❁ فریج میں گرْما گرْم غذا وغیرہ رکھنے سے اندر کا دَرَجۂ حرارت بڑھ جاتا اور بجلی زیادہ خَرچ ہوتی ہے۔

❁ ریفریجریٹر کے پیچھے ننھّے مُنّے پائپوں کی ایک جالی ہوتی ہے جس پر مِٹّی اور گَرد پڑتی رہتی ہے، اس سے فریج کی کارکردَگی پر اثر پڑتا ہے، ہفتے پندرہ دن میں ''پاوَر سا ِکٹ'' سے نکال کر اسے صاف کر لینا مفید ہے۔

❁ وہ فریج اور فریزر جو کہ خود بَرْف پگھلا دینے کی صلاحیّت رکھتے ہیں جنہیں ''نوفراسٹ''

(No frost) کہا جاتا ہے وہ نسبتاً زیادہ بجلی کھاتے ہیں۔

فریج سے زائد برف نکالنے کا طریقہ

❁ اپنے فریج اور فریزر میں ایک چوتھائی (1/4) انچ سے زیادہ بَرْف نہ جمنے دیجئے، بَرْف اُتارنے کے لئے تھوڑی دیر بند (OFF) کر کے اس کا دروازہ کھول دیجئے اور ہاتھوں سے صاف کیجئے، حسبِ ضَرورت پلاسٹک کا چَمَّچ استِعمال کیجئے، لوہے کی چَمَّچ یا چُھری چاقو کے استِعمال سے فریج خراب ہوسکتا ہے۔

❁ اگر چند دنوں کے لیے گھر سے باہَر جانا ہو تو فریج خالی کر کے بند کر دیجئے، اگر اس میں ضَروری اشیاء موجود ہوں تو کم سے کم کُولنگ (Cooling) پر ترکیب بنا دیجئے۔

واشِنگ مشین کے بارے میں 3 مَدَنی پھول

❁ واشِنگ مشین (Washing Machine) آپ کے استِعمال کی تقریباً 20 فی صد بجلی استِعمال کرتی ہے۔

❁ واشِنگ مشین پر کپڑے دھونے سے بجلی کے ساتھ کئی لیٹر پانی بھی استِعمال ہوتا ہے، اگر زیادہ کپڑے دھونے ہوں تو ہی اِستِعمال کیجئے، ایک یا دو کپڑے ہوں تو ہاتھوں سے دھو لیجئے۔

❁ کئی گھروں میں واشِنگ مشین کے ساتھ کپڑے سُکھانے والا ڈرائیر (Dryer) بھی استِعمال ہوتا ہے جس سے بجلی کا خَرْچ بڑھ جاتا ہے، اگر کُھلی جگہ اور دھوپ مُیَسَّر ہو تو کپڑے بغیر ڈرائیر کے سُکھا لیجئے۔

Go To Index

ائیر کنڈیشنر کے بارے میں 8 مَدَنی پھول

خوش ذائِقہ فالُودہ

امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کی خدمتِ بابَرَکت میں ایکبار **خوش ذائِقہ فالُودہ** پیش کیا گیا۔ فرمایا: اِس کی خوشبو، رنگ اور ذائِقہ کتنا اچّھا ہے! میں یہ بات پسند نہیں کرتا کہ میرا نَفْس ایسی چیز کا عادی ہوجائے گا جس کی اسے عادت نہیں۔ (حلیۃُ الاولیاء ج ۱ ص ۱۲۳) **اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحْمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔**

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

A.C. کی عادت نکالئے، بجلی بچائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کی نَفْس کُشی مرحَبا! کاش! ہم بھی سَخْت گرمی میں نَفْس کے مطالَبے پر آئسکریم یا فالُودہ کھاتے اور ٹھنڈے مَشروبات غٹ غٹا تے وَقْت امیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ مولائے کائنات کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجْہَهُ الْکَرِیْم کی اِس ایمان افروز حِکایت کو بھی کبھی کبھی یاد کرلیا کریں! یاد رکھئے! نَفْس کو جس قَدَر آسائشوں کی عادت ڈالی جائے وہ اُسی قَدَر ڈِھیٹ اور عیش پرست ہوجاتا ہے۔ دیکھئے! جب پنکھا اِیجاد نہیں ہوا تھا اُس وَقْت بھی لوگ

گُزارہ کر ہی لیتے تھے اور آج بہُت سوں کو ائیر کنڈیشنڈ روم میں بیٹھنے اور سونے کی عادت پڑ گئی ہے ،ان کو اب گرمیوں میں .A.C کے بِغیر نیند آنا دشوار ہوتا ہوگا، جوڑوں کے دَرْد وغیرہ میں وہ الگ سے مُبتَلا رہتے ہوں گے۔ آہ! دنیا میں نعمت جتنی عُمدہ ہوگی بروزِ قِیامت اُس کا حساب بھی اُتنا ہی زِیادہ ہوگا۔ اِس لئے بدلتے موسِموں کے گرْم وسَرْد اَثرات کو کبھی کبھی برداشت بھی کر لیا کیجئے! البتّہ جو .A.C استِعمال کرتے ہیں، وہ گنہگار نہیں، .A.C کا استِعمال چونکہ جائز ہے لہٰذا اِس کے بھی مَدَنی پھول قبول فرمائیے:

۞ ڈیڑھ ٹن کا ایک اے۔سی (Air conditioner) ڈبل بارہ (24) پنکھوں سے زیادہ بجلی استِعمال کرتا ہے۔

۞ .A.C سائے میں رکھئے، کُھلی دھوپ میں رکھنے سے پانچ فی صد بجلی زیادہ خَرْچ ہوگی۔

۞ جب تک پنکھے سے گُزارا ہوسکتا ہو، اے سی (.A.C) نہ چلائیے۔

۞ اپنے اے۔سی کا تھرموسٹیٹ (Thermostat) 16 کے بجائے 26 ڈگری سینٹی گریڈ پر مقرّر (Set) کیجئے، اس سے آپ کے ماہانہ بل میں 30 فی صد کمی ہوسکتی ہے۔

۞ جب .A.C چلائیں تو اسے شُروع ہی سے کم ٹھنڈک (کُولنگ Cooling) پر سیٹ نہ کریں کہ یہ آہِستہ آہِستہ ٹھنڈا کرے گا اور بجلی زیادہ خَرْچ ہوگی۔

۞ بار بار کمرے کا دروازہ کُھلنے سے بھی .A.C پر بوجھ بڑھتا ہے اور بجلی زیادہ خَرْچ ہوتی ہے۔

۞ ساتھ میں چھت کا پنکھا اِستِعمال کرنا مُفید ہے۔

Go To Index

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مجھ پر دُرُود پاک کی کثرت کرو بے شک یہ تمہارے لئے طہارت ہے۔ (ابویعلی)

ہر ماہ اس کا فِلٹر (Filter) صاف کرنا مُفید ہے۔

گھریلو برقی آلات کی اَوسط تُوانائی (واٹس میں)

باورچی خانے کے برقی آلات

لوڈ ٹائپ	اَوسط واٹ
ٹوسٹر	800-1500
گرنڈر/مکسچر	300
کافی/ٹی میکر	800-1000
مائیکرو ویو اوون	600-1500

گھریلو برقی آلات

واشنگ مشین	400-700
اِستری	800-1200

ٹی وی ("21)

سی آر ٹی	70-80
ایل سی ڈی	20-25

ٹی وی "25

سی آر ٹی	90-100
ایل سی ڈی	26-28

ڈِیپ فریزر (18 کیو بِک فُٹ)	500
رَیفریجریٹر (18 کیو بِک فُٹ)	500

فکسچرز اینڈ فٹنگز

لوڈ ٹائپ	اَوسط واٹ
روشن بَلْب	40-200
اِنرجی سَیوَر	7-80

پنکھا

چھت کا پنکھا	80
بریکٹ پنکھا	55
پیڈسٹل پنکھا	155

اے سی (اسپلٹ 1.5 ٹن)	2000
اے سی (اسپلٹ 1 ٹن)	1500
ہِیٹر	1800

مُندرَجہ بالا اَعداد وشُمار اَوسط (Average) خَرچ کے طور پر دیئے گئے ہیں اور مختلف برانڈز کے لیے جُدا جُدا ہو سکتے ہیں۔

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اَللہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے۔(طبرانی)

گیس بچانے کے 3 مدَنی پھول

۞ سردی سے بچنے کیلئے ہیٹر کی بجائے گرم کپڑے استِعمال کیجئے۔

۞ ہوسکے تو انسٹنٹ واٹر گیزر استِعمال کیجئے کہ یہ صرف استِعمال کے وَقْت ہی گیس خَرْچ کرتا ہے۔

۞ گیزر میں کونیکل بیفل ڈالئے اور 25 فی صد تک گیس بچایئے۔ کونیکل بیفل کے بِغیر گیزر زیادہ گیس استِعمال کرتا ہے اور گیس بل میں اِضافہ کرتا ہے۔

سردیوں میں گیس کا بل زیادہ کیوں؟[1]

ایک عدد ہیٹر
(2 پلیٹ والا)
(6 گھنٹے روزانہ)
7,460 روپے تقریباً

ایک عدد گیزر
(35 گیلن)
(10 گھنٹے روزانہ)
4,010 روپے تقریباً

ایک عدد گیزر کونیکل بیفل کے ساتھ
(35 گیلن)
(10 گھنٹے روزانہ)
1,920 روپے تقریباً

ایک عدد چولھا
(ایک برنر والا)
(6 گھنٹے روزانہ)
270 روپے تقریباً

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع ومغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۸ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ
25-10-2012

[1] یہ معلومات سوئی ناردرن گیس پائپ لائنز لمیٹڈ، مرکز الاولیاء لاہور اپریل 2012ء کے ایک بل سے لی گئی ہیں۔

Go To Index

مآخذ (یعنی جن کُتُب کے حوالے اس رسالے میں دئے گئے ہیں ان کے نام)

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
1	قراٰنِ پاک	کلامِ الٰہی		☆☆☆☆☆
2	تفسیر بغوی	امام ابومحمد حسین بن مسعود فراء بغوی	516ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
3	تفسیر کشاف	محمود بن عمر زمخشری معتزلی	528ھ	مکتب الاعلام الاسلامی ایران
4	تفسیر قرطبی	امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی	671ھ	دارالفکر بیروت
5	تفسیر روح البیان	شیخ اسماعیل حقی بروسی	1137ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت
6	تفسیر خزائن العرفان	علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
7	تفسیر نورالعرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	پیر بھائی کمپنی لاہور
8	تفسیر نعیمی	//	//	نعیمی کتب خانہ گجرات ٢٠٠٤ء
9	بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری	256ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
10	مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری	261ھ	دارالکتاب العربی بیروت ١٤٢٧ھ
11	ابوداؤد	امام سلیمان بن اشعث سجستانی	275ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢١ھ
12	ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی	279ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
13	ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی	273ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
14	موطا امام مالک	امام مالک بن انس اصبحی	179ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
15	مصنف عبدالرزاق	امام عبدالرزاق بن ہمام صنعانی	211ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
16	مصنف ابن ابی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ	235ھ	دارالفکر بیروت
17	مسند امام احمد بن حنبل	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
18	مسند ابی یعلی	علامہ احمد بن علی بن المثنی موصلی	307ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
19	مسند عبد بن حمید	امام ابومحمد عبد بن حمید	249ھ	عالم الکتب بیروت ١٤٠٨ھ
20	مسند بزار	امام ابوبکر احمد بن عمرو البزار	292ھ	مکتبۃ العلوم والحکم مدینہ منورہ
21	سنن کبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
22	الزہد لابن المبارک	علامہ عبداللہ بن مبارک مروزی	181ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
23	الزہد	امام احمد بن حنبل	241ھ	دارالغد الجدید مصر ١٤٢٦ھ
24	الاحسان بترتیب صحیح ابن حبّان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی	739ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
25	موسوعہ ابن ابی الدنیا	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد القرشی	281ھ	المکتبۃ العصریۃ بیروت ١٤٢٦ھ

Go To Index

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
26	معجم کبیر	امام سلیمان بن احمد طبرانی	360ھ	داراحیاء التراث العربی بیروت ١٤٢٢ھ
27	معجم اوسط	//	//	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ
28	مستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری	405ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤١٨ھ
29	حلیۃ الاولیاء	علامہ ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٨ھ
30	شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
31	التّرغیب والتّرہیب	علامہ عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری	656ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
32	الفردوس بمأثور الخطاب	امام شیرویہ بن شہردار دیلمی	509ھ	دارالفکر بیروت ١٤٠٦ھ
33	جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
34	جامع الاحادیث	//	//	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
35	جامع صغیر	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٥ھ
36	مجمع الزّوائد	امام حافظ نورالدین ھیثمی	807ھ	دارالفکر بیروت ١٤٢٠ھ
37	کنزالعمال	علامہ علاء الدین علی متقی بن حسام الدین	975ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
38	فضل الصلاۃ علی النبی	امام اسماعیل بن اسحاق القاضی	282ھ	المکتب الاسلامی بیروت ١٣٨٩ھ
39	کشف الخفاء	علامہ اسماعیل بن محمد بن عبدالھادی	1162ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
40	اعلام الحدیث	امام ابوسلیمان حمد بن محمد الخطابی	388ھ	مکۃ المکرّمہ
41	شرح صحیح مسلم	علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی	676ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
42	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی قاری	1014ھ	دارالفکر بیروت ١٤١٤ھ
43	اشعۃ اللمعات	شیخ عبدالحق محدث دہلوی	1052ھ	کوئٹہ ١٤٣١ھ
44	مرآۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
45	نزہۃ القاری	مفتی محمد شریف الحق امجدی	1420ھ	فرید بک اسٹال لاہور ١٤٢١ھ
46	الکامل فی ضعفاء الرجال	علامہ ابواحمد عبد اللہ بن عدی الجرجانی	365ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
47	ترتیب المدارک	علامہ ابوفضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض	544ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
48	دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی	458ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٠٨ھ
49	تاریخ اصبہان	امام ابونعیم احمد بن عبد اللہ اصبہانی	430ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
50	تاریخ بغداد	امام ابوبکر احمد بن علی بغدادی	463ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٧ھ
51	تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین محمد عطار	637ھ	انتشارات گنجینہ تہران ١٣٧٩ھ

Go To Index

	کتاب	مصنف/مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
52	خصائص الکبریٰ	امام جلال الدین بن ابوبکر سیوطی	911ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
53	الشفاء	علامہ ابوفضل عیاض بن موسیٰ قاضی عیاض	544ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند
54	شرح الشفاء	علامہ علی بن سلطان ملاعلی قاری	1014ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
55	تاریخ قزوین	علامہ عبدالکریم بن محمد رافعی قزوینی	623ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
56	ذخائر العقبیٰ	علامہ احمد بن عبداللہ محبّ الدین طبری	694ھ	مکتبۃ الصحابۃ جدۃ
57	شواہد النبوۃ	مولانا عبدالرحمٰن جامی	898ھ	مکتبۃ الحقیقۃ استنبول ترکی
58	طبقات کبریٰ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دارالفکر بیروت
59	حیات اعلیٰ حضرت	ملک العلما مولانا محمد ظفر الدین بہاری	1382ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
60	152 رحمت بھری حکایات	مرتبین شعبہ تراجم کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
61	محبوب عطار کی 122 حکایات	مؤلفین شعبہ اصلاحی کتب المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٢٩ھ
62	جوہرہ	امام ابوبکر بن علی حداد	800ھ	کراچی
63	فتاویٰ بزازیہ	علامہ محمد بن محمد کردری حنفی	827ھ	کوئٹہ
64	بحرالرائق	امام زین الدین بن ابراہیم ابن نجیم	970ھ	//
65	تنویرالابصار	علامہ محمد بن عبداللہ بن احمد تمرتاشی	1004ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
66	درمختار	علامہ علاءالدین محمد بن علی حصکفی	1088ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
67	عالمگیری	شیخ نظام و جماعۃ من علماء الہند	1161ھ	کوئٹہ
68	ردالمحتار	علامہ ابن عابدین محمد امین شامی	1252ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٠ھ
69	فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ١٤١٢تا١٤٢٣ھ
70	بہارشریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی	1367ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ
71	قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی	386ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٦ھ
72	طبقات الصوفیہ	امام ابوعبدالرحمٰن محمد بن حسین سلمی	412ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤١٩ھ
73	احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	505ھ	دارصادر بیروت 2000ء
74	منہاج العابدین	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
75	کیمیائے سعادت	//	//	انتشارات گنجینہ تہران
76	مکاشفۃ القلوب	منسوب بہ امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت
77	بستان الواعظین	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت

	کتاب	مصنف/ مؤلف	وفات	سالِ اشاعت
78	منہاج القاصدین	امام ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی	597ھ	دارالتوفیق دمشق ١٤٣١ھ
79	عیون الحکایات	//	//	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢٤ھ
80	مثنوی شریف	مولانا جلال الدین رومی	672ھ	الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور
81	بوستان سعدی	شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی	691ھ	انتشارات عالمگیر ایران ١٣٨٤ھ
82	شمس المعارف	امام احمد بن علی البونی	622ھ	کوئٹہ
83	المجالسۃ	علامہ ابوبکر احمد بن مروان دینوری	333ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
84	تنبیہ الغافلین	فقیہ ابواللیث نصر بن محمد سمرقندی	373ھ	پشاور ١٤٢٠ھ
85	تنبیہ المغترین	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دارالمعرفہ بیروت ١٤٢٥ھ
86	حدیقہ ندیہ	علامہ عبدالغنی بن اسماعیل النابلسی	1143ھ	پشاور
87	اتحاف السادۃ	علامہ محمد بن محمد الحسینی الزبیدی	1205ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
88	القول البدیع	امام ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن سخاوی	902ھ	مؤسسۃ الریان ١٤٢٢ھ
89	شرح الصّدور	امام جلال الدین سیوطی	911ھ	مرکز اہل سنّت برکات رضا ہند ١٤٢٣ھ
90	میزان الکبریٰ	علامہ عبدالوہاب بن احمد شعرانی	973ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت
91	روض الرّیاحین	علامہ عبداللہ بن اسعد بن علی یافعی	768ھ	دارالکتب العلمیۃ بیروت ١٤٢١ھ
92	تعلیم المتعلم	امام برہان الدین زرنوجی	610ھ	کراچی
93	المفردات	امام راغب حسین بن محمد اصفہانی	502ھ	دارالقلم دمشق
94	کتاب التعریفات	علامہ سید شریف جرجانی	816ھ	دارالمنار
95	ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٦ھ
96	سنی بہشتی زیور	مفتی محمد خلیل خاں برکاتی	1405ھ	فرید بک اسٹال لاہور
97	جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی	1406ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
98	معلم تقریر	مفتی احمد یار خان نعیمی	1391ھ	قادری پبلشرز لاہور
99	فرہنگ آصفیہ	احمد دہلوی	1918ء	مطبع رفاہ عام پریس لاہور
100	حدائقِ بخشش	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان	1340ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٣ھ
101	سامانِ بخشش	مفتی اعظم ہند مصطفیٰ رضا خان	1402ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
102	وسائلِ بخشش	(علامہ مولانا) محمد الیاس عطار قادری رضوی		مکتبۃ المدینہ کراچی ١٤٣٧ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ۔

نئے شہر یا نئے گھر میں حفاظت کیلئے

اللّٰہ

وَقُلْ رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ۔ (سورۃ المؤمنون آیت ۲۹)

جو کوئی کسی نئے شہر یا نئے مکان یا نئی جگہ پر اُترے تو یہ آیتِ مبارکہ تین بار پڑھ لے، چور ڈاکو، سانپ بچھو، جنات اور جادو اور ہر قسم کے خطرے سے اللّٰہ کی رحمت سے حفاظت میں رہے گا۔

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net